

مہرباں ہوا میرا شتمگر

نازیہ راجپوت

خان حویلی میں چاروں طرف گہما گہمی تھی ہر کوئی خوش دیکھائی دے رہا تھا کیونکہ آج انکی لاڈلی
--- بیٹی نیناں جو چائنا سے واپس آنے والی تھی
تابندہ بیگم صبح سے گھن چکر بنی ملازموں کو مختلف قسم کی ہدایات دے رہیں تھیں مختلف قسم کے
--- لوازمات کے ساتھ حویلی کو بھی خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا
--- جسکے تابندہ بیگم نے خصوصی طور پہ آج کچھ ڈشز خود نیناں کے لیے تیار کیں تھیں
میر علی خان کے دوہی بیٹے تھے سلطان خان اور شمال خان سلطان خان نے شادی اپنی پسند سے
کی تھی تابندہ بیگم سے جو انکے ساتھ یونی میں زیر تعلیم تھیں وہی پہ ان دونوں کو محبت ہوئی تھی

اور پھر شادی سلطان خان اور تابندہ بیگم کے تین بچے تھے بڑا بیٹا عالم سلطان خان پھر بیٹی نیناں
--- سلطان خان اور سب سے چھوٹی میرال سلطان خان تھی

شمال خان کی شادی انکے رشتہ داروں میں ہوئی تھی شہلا بیگم سے چونک کے انکا خان حویلی میں
آنا جانا تھا تو شمال خان کو شہلا بیگم پہلی نظر میں ہی بھاگئیں تھیں اور انھوں نے بھی گھر والوں کی
--- رضامندی سے شادی رچالی تھی

شمال خان اور شہلا بیگم کا ایک ہی بیٹا تھا شاداب خان شاداب خان جب پندرہ برس کا تھا جبھی
اس کے والدین ایک دعوت سے واپس آتے ہوئے ایک المناک حادثے کا شکار ہوتے ہوئے
--- خالق حقیقی سے جا ملے تھے

اس کے بعد سے شاداب خان بہت اکیلا ہو گیا تھا اسے اکیلے پن سے وحشت محسوس ہونے لگی
تھی اس کے تایا سلطان خان نے پندرہ برس کی عمر میں ہی اسے پالا پوسا تھا اور آج وہ پچیس سال
کا نوجوان مرد بن چکا تھا سلطان خان نے اپنے بچوں اور اس میں کوئی فرق نہ کیا تھا لیکن شاداب کو

عالم سے ہمیشہ ہی نفرت محسوس ہوتی تھی حسد محسوس ہوتی تھی اسکے مطابق ماں باپ کو اپنی اولاد سے بڑھ کے کچھ نہیں ہوتا لیکن وہ غلط تھا تا بندہ بیگم اور سلطان خان نے اسکا خیال اپنی سگی اولاد سے بڑھ کر رکھا تھا لیکن شاید کچھ لوگ کم ظرف ہوتے ہیں انکو محبت ملے بھی تو انکو لگتا ہے --- کہ وہ محض دکھاوا ہے

وہ جینز کی بلیو پیٹ پہنے اوپر وائٹ گھنٹوں تک آتا سمپل سافراک پہنے لمبے کالے آبشار کی طرح --- اپنے بالوں کو کھولے اپنی کلائی پہ بندھی قمیٹی گھڑی پہنے ادھر ادھر نظریں دور رہی تھی میک اپ میں اسنے صرف اپنی گہری سبز آنکھوں میں کاجل لگایا تھا گوری رنگت اس پہ لمبی دراز پلکیں اور کلجی رنگ کے ہونٹوں پہ ہلکا سا پینک گلوں لگائے وہ کسی کے بھی چاروں خانے چت --- کرنے کا ہنر رکھتی تھی

وہ ابھی ادھر ادھر نظریں دورا رہی تھی کہ سامنے سے آتے عالم کو دیکھ کے مسکرائی تھی جو بلیک
کلر کی پینٹ پہ نیوی بلیو کلر کی شرٹ پہنے بازوؤں کو کمنیوں تک فولڈ کیے سب سے بے نیاز
--- آنکھوں پہ سن گلاس لگائے اسکی جانب آرہا تھا

--- ! لالہ

وہ خوشی کے مارے اچھلتی ہوئی عالم کے سینے سے جا لگی جسکے وہ اسکی حرکت پہ مسکرایا تھا اور اسکے
--- ماتھے پہ پیار کیا تھا
کیسی ہے میری گڑیا؟

؟ جی لالہ میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں باقی سب کیسے ہیں
--- جی میری گڑیا سب ٹھیک ہیں اب چلیں

جی لالہ

--- وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی

--- اسلام و علیکم دادا جان

نیناں نے حویلی میں قدم رکھتے ہی اپنے سامنے کھڑے میر علی خان کو سلام کیا اور بھاگ کے

--- انکے سینے سے جا لگی تھی

و علیکم اسلام کیسا ہے میرا بچہ؟

--- نیناں ہمیشہ سے ہی میر علی کی لاڈلی تھی انکی جان اپنی پوتی میں بستی تھی

--- انھوں نے اپنا شفقت بھرا ہاتھ اسکے سر پہ پھیرتے ہوئے پوچھا تھا

میں ٹھیک ہوں آپ سب کیسے ہیں؟

--- وہ اپنے ماں باپ اور بہن سے ملتی ہوئی بولی تھی

--- عالم ہی اسکو ایئر پورٹ سے پک کر کے لایا تھا

--- ہم بھی ٹھیک ہیں بچے

--- سلطان خان محبت سے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولے تھے

دراصل نیناں ایم بی بی ایس کرنے چاہنا گئی ہوئی تھی ایف ایس سی میں ٹاپ کرنے پہ اسے سکالرشپ ملی تھی جسکی بناء وہ ڈاکٹر کی ڈگری حاصل کرنے آؤٹ آف کنڑی گئی تھی اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو کے بھی لوٹی تھی

اسکی فیملی پڑھی لکھی تھی لہذا کسی کو بھی اس کے باہر جانے سے کوئی اعتراض نہ تھا بلکہ سب نے خوشی خوشی اسے رخصت کیا تھا

اب وہ 25 برس کی ہو کے اپنی پڑھائی مکمل کر کے ڈاکٹر کی ڈگری لے کے اپنے وطن واپس لوٹی تھی

--- عالم اپنی پڑھائی مکمل کر چکا تھا جبکہ میرال ابھی یونی میں تھی اسکا لاسٹ ایئر چل رہا تھا

--- بیٹا تم فریش ہو جاؤ پھر کھانا کھاتے ہیں

--- سلطان خان نے بولا تھا

--- ہاں میرا بچہ تم فریش ہو جاؤ میں نے اپنے ہاتھ سے کھانا بنایا ہے میرے بچے کے لیے

--- تابندہ اسے پیار کرتی ہوئیں بولیں تھیں

--- ظاہر ہے بھی اب لاڈلی بیٹی جو واپس آگئی ہے اب ہم جیسے غریبوں کو کون پوچھے گا

--- میرا معصومیت سے آنکھیں پٹیٹاتے ہوئے بولی تھی جس پہ سبھی ہنس پڑے تھے

--- اور نیناں اسکو انگوٹھا دکھاتی اوپر اپنے کمرے میں فریش ہونے چل دی تھی

کھانا بہت پر تکلف انداز میں کھایا گیا تھا کھانے سے فراغت حاصل کرتے چائے کا دورہ چلاتھا

--- دادا جان مجھے آپ سے اور بابا سے کچھ بات کرنی تھی

--- چائے پیتے نیناں بولی تھی

--- ہاں میرا بچہ بولو

--- میر علی بولے

داد جان میں سوچ رہی تھی اب جبکہ میری پڑھائی مکمل ہو چکی ہے تو کیوں ناہم غریبوں کے لیے

--- ایک ہاسپٹل کھولیں جہاں انکا مفت علاج ہو سکے

--- ماشاء اللہ میرا بچہ کافی سمجھدار ہو گیا ہے

میر علی مسکراتے ہوئے بولے

بہت اچھا خیال ہے تمہارا بیٹا تم کل ہی میرے ساتھ چلنا اور اپنی پسند سے جگہ پسند کر لینا پھر

جہاں تم کہو گی وہی یہ ہم ہاسپٹل کی کنسٹرکشن کا کام سٹارٹ کر دیں گے کیوں ابو جان؟

سلطان خان مسکراتے ہوئے بولے

--- بالکل ٹھیک ہے بیٹا

--- سب کی رضا مندی پہ نیناں کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی

رات کونیناں سونے کے لیے لیٹی تھی کہ دروازے پہ ہوئی دستک پہ اسنے آنکھیں کھولیں تھیں

--- یس کم ان

--- میرال کو اندر آتا دیکھ وہ مسکرائی تھی

--- آؤ نامیرو

--- کیا آؤ نامیرو میرے لیے تو آپ کے پاس ٹائم ہی نہیں آپی

--- وہ افسردہ ہوتی بولی تھی

--- ارے رے کیا ہوا میرے بچے کو ناراض ہے اپنی آپی سے

جس پہ میرال نے ناک چڑھا کے ہاں میں سر ہلایا تھا

--- جس پہ نیناں مسکرا دی تھی

--- اچھا یہاں آؤ میرے پاس

--- نیناں کے کہنے کی دیر تھی کہ وہ جھٹ سے اسکی قریب جا کے اسکے گلے لگی تھی

آئی مسڈ یو سو مچ آپی

I Missed You so Much Api...

--- آئی مسڈ یو ٹو

I Missed you too...

اچھا آپی آپ سے ایک بات پوچھوں؟

میرا نیناں کے قریب بیٹھتی ہوئی بولی

--- ہاں پوچھو

آپ نے وہاں کوئی گورا پٹایا تھا کیا

واٹ میرال کی بچی تمھیں میں ایسی لگتی ہوں

۔۔۔ وہ کشن اٹھا کے میرال کو مارتی ہوئی بولی جس پہ میرال کا قہقہہ بلند ہوا تھا

۔۔ ہاہا نہیں میں بس مذاق کر رہی تھی آپ

۔۔۔ وہ اسکی جانب دیکھتے مسکراتی ہوئی بولی

۔۔۔ جس پہ نیناں بھی مسکرائی تھی

۔۔۔ اچھا آپ گڈ نائٹ آپ صبح یونی ہے واپس آ کے آپکی خبر لیتی ہوں

میرال کے یوں کہنے پہ نیناں نے اسے گھورا تھا جس پہ میرال مسکراتے ہوئے وہاں سے بھاگی
۔۔۔ تھی

۔۔۔ نیناں چونکہ تھکی ہوئی تھی لہذا جلد ہی نیند نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا تھا

۔۔۔ شاہ پیلس میں حسبِ معمول سب ملازم اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے

--- اسلام و علیکم ڈیڈ

--- و علیکم اسلام آؤ میرے شیر

--- علی شاہ اپنے بڑے بیٹے حیدر علی شاہ کو آتے ہوئے دیکھ کے بولے تھے

وہ بھرپور مردانہ وجاہت کا شکار تھا گوری رنگت پہ بھرے کالے بال گرے کلر کی آنکھیں اور

--- گلابی لب وہ قدرت کا ایک خوبصورت شاہکار تھا

بیٹا ارتم کہاں ہے؟

ڈیڈ آپ اسے جانتے تو ہیں اسے ہر روز نئے نئے شوق لاحق ہوتے رہتے ہیں آجکل کسی یونی میں پروفیسر کی وکینسی خالی تھی وہاں اپلائی کیا اور اب وہاں سے جواب آگیا ہے جاب مل گئی ہے اسے اس لیے وہ دھڑکن کو ساتھ لیتا ہوا یونی گیا ہے دھڑکن کو یونی ڈراپ کر کے اب اپنی یونی جائے گا

دھڑکن ڈرائیور کے ساتھ چلی جاتی نا؟

--- ڈیڈ میں زمینوں کی سائیڈ پہ گیا ہوا تھا اس لیے میں فری ہی نہیں تھا
دوسری گاڑی خراب تھی لہذا ڈرائیور اسکو میکینک کے پاس لے کے گیا ہوا ہے

حیدر ٹانگ پہ ٹانگ جمائے بولا تھا

--- اور تیسری میں وہ دونوں گئے ہیں

اچھا پھر کیا بنا اسے نیو پراجیکٹ کا؟

آفس کا چکر نہیں لگا تمہارا؟

نہیں آجکل آپ خود ہو آئیے گا میں فری نہیں ہوں گا

؟ کیوں بر خور دار وجہ

--- وجہ میں آپ کو بتانا ضروری نہیں سمجھتا

--- وہ طنزیہ مسکراتا ہوا بولا تھا

--- اس کی انہی باتوں پہ سکندر علی شاہ بیچ و تاب کھا کے رہ جاتے تھے

--- وہ ان کو کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا تھا

--- اور شاہانہ چال چلتا ہوا اوپر اپنے کمرے کی جانب چل دیا تھا

حیدر کا یہ سلوک روشنا اور سکندر دونوں کے ساتھ تھا کیونکہ حیدر کو لگتا تھا کہ زرتاشہ کو روشنا نے مارا ہے دولت اور محبت حاصل کرنے کی خاطر جبکہ اپنے باپ پہ وہ اس وجہ سے غصہ تھا کہ --- انھوں نے دوسری شادی کیوں کی زرتاشہ کی جگہ کسی اور کو کیوں دی

شاہ ویز علی شاہ کے بھی دو ہی بیٹے تھے سکندر علی شاہ اور شازیب علی شاہ سکندر کی شادی انکی اپنی کزن سے ہوئی تھی جو انکی بچپن کی محبت تھیں زرتاشہ علی شاہ لیکن ان دونوں کی محبت کو نظر، گئی تھی شازیب علی شاہ کی بیوی ثانیہ علی شاہ کی کیونکہ وہ سکندر علی شاہ سے شادی کی خواہش مند تھیں لیکن قسمت میں کچھ اور ہی لکھا تھا شازیب انتہائی محبت کرنے والے شوہر تھے لیکن ثانیہ انکی قدر نا کر سکیں بلکہ بات بات پہ طعنے دینا دل توڑنا تو انکا شیوہ تھا لہذا شازیب نے ایک دن ان

باتوں کو دل سے لگالیا اور پھر ایک دن ہارٹ اٹیک کے باعث اس جہان فانی سے کوچ کر گئے
--- تھے

--- شازیب اور ثانیہ کی دوہی سیٹیاں تھیں بڑی بیٹی پاکیزہ علی شاہ اور چھوٹی بیٹی پلوشہ علی شاہ
چونکہ ثانیہ ہمیشہ سے ہی زرتاشہ سے حسد کرتی آئیں تھیں اس لیے یہ حسد اور جلن اس انتہا تک
جا پہنچی کہ انھوں نے زرتاشہ کی جان ہی لے لی۔۔۔ جب زرتاشہ دھڑکن کی مرتبہ امید سے
تھیں تب انھوں نے زرتاشہ کو سیڑھیوں پہ جان بوجھ کے تیل گرا دیا تھا چونکہ دھڑکن کی
پیدائش کو کچھ ہی وقت درکار تھا تو زرتاشہ کو چلنے پڑھنے میں مسئلہ ہوتا تھا اس دن بھی وہ جانتی
تھیں کہ کیچن میں زرتاشہ سکندر علی شاہ کے لیے کچھ بنا رہی ہیں لہذا انھوں نے مکاری سے تیل
گرا دیا تھا اور خود راستے سے ہٹ گئیں تھیں اور یوں نیچے اترتے وقت زرتاشہ کا پاؤں پھسلا تھا
دھڑکن کو تو بچا لیا گیا تھا لیکن زرتاشہ نا بچ سکیں تھیں اور ثانیہ نے بڑی چالاکی سے سارا ملبہ
زرتاشہ کی چھوٹی بہن روشنا پہ ڈال دیا تھا جو ان دنوں زرتاشہ کا خیال رکھنے آئیں ہوئیں تھیں۔۔۔
سکندر علی شاہ کے دل میں بدلے کی آگ جاگ اٹھی تھی اور انھوں نے زبردستی روشنا علی شاہ

سے شادی کر لی تھی جو محض بدلہ تھا ثانیہ بیگم نے بچپن سے ہی حیدر اور اس کے بہن بھائیوں کے دل میں روشنا علی شاہ کے لیے نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی تھی جسکے بدلے میں حیدر تو روشنا علی شاہ سے نفرت کرنے لگا تھا لیکن ار قم اور دھڑکن انھیں اپنی ماں جیسا ہی مانتے بھی تھے اور سمجھتے بھی تھے دراصل ثانیہ بیگم کو قدرت کے ہاتھوں جو شکست ہوئی تھی وہ اسے تسلیم ہی نہ کر پار ہی تھیں اس حویلی کا پورے بزنس ایمپائر کا مالک بننے اور سکندر علی شاہ کی بیوی بننے کے لیے انھوں نے قتل بھی کر دیا تھا لیکن پھر بھی انکو وہ سب نصیب نہ ہو سکا تھا جو وہ چاہتی تھیں انکی --- نفرت روشنا علی شاہ سے دن بہ دن بڑھتی ہی چلی گئی تھی

پلو شہ اور پاکیزہ بھی انکے نقش قدم پہ چلنے لگیں تھیں پاکیزہ حیدر پہ جسکے پلو شہ ار قم پہ ڈورے ڈالنے کی کوشش میں لگی رہتی تھیں لیکن دونوں ہی بھائی نے کبھی بھی انکو گھاس نا ڈالی تھی ---

میرال بلیک اور پنک کلر کی کی کو بہمنیشن کا فراک پہنے ساتھ ہی بلیک کلر کی پینٹ پہنے بالوں کا سائیڈ پف بنائے باقی بالوں کو کھلا چھوڑے آنکھوں پہ مسکارا لگائے کا جل ڈالے اور گلابی

ہو نہوں پہ لائیٹ پنک کلر کی لپ اسٹک لگائے یونی میں بولائی بولائی پھر رہی تھی اتنی دیر ہو گئی
تھی لیکن اسکی بیسٹ فرینڈ مار یہ ابھی تک نہیں آئی تھی ابھی وہ تھوڑا ہی قریب آئی تھی مین
گیٹ کے اسے سامنے سے مار یہ آتی ہوئی دیکھائی دی تھی۔۔۔

یار کہاں رہ گئی تھی تم؟

اوسوری یار دراصل وہ میری گاڑی راستے میں خراب ہو گئی تھی لہذا ڈرائیور وہ میکینک سے
۔۔۔ ٹھیک کر رہا تھا

۔۔۔ اچھا جلدی چلو کلاس سٹارٹ ہونے والی ہے

۔۔۔ ہم

۔۔۔ اچھا میرا سنو

۔۔۔ ہم

۔۔۔ یار آج سنا ہے کہ میتھ کے نیو سر آئیں گے

ہاں تو؟

میرال نے کندھے اچکاتے پوچھا

تو یہ اگر وہ ہینڈ سم ہوئے تو؟

--- تو تم ان سے شادی کر لینا

--- میرال نے ہنستے کہا

--- ہا ہا ویری فنی

--- ماریہ نے کہتے ہوئے میرال کو کہنی ماری اور دونوں کلاس کی جانب بڑھ گئیں تھیں

... اسلام و علیکم کلاس

او کے سو مجھے اپنا تعارف کرانے دیں

--- میرا نام ار قم علی شاہ ہے

--- میں آپکا نیو پروفیسر ہوں آج سے میں آپکو میتھ پڑھاؤں گا

Ok Let Me Introduce My self...

My Name is Arqam Ali shah I'm Your New
Professor From today I will teach you Math...

ساری کلاس کی نظریں اس پہ جمی تھیں جبکہ ایک ہی لڑکی وہاں لا پرواہ سی تھی جس پہ اس کی
--- نظریں جمی تھیں

او کے کلاس اب آپ لوگ مجھے بتائیں گے آپکا نام کیا ہے اور فیوچر میں آپ کیا کرنا چاہتے ہیں

اس طرح سب کلاس اپنا انڈوکراتی گئی اور جب میرال کی باری آئی تو وہ میڈم فون پہ بزی تھی
جبکہ ماریہ نے ارقم کی سرد نظریں اس پر پڑتی دیکھ کے گڑبڑ محسوس کرتے اسکو فوراً گونہنی ماری

تھی جس سے میرال نے ہوش میں آتے ایک نظر اس خوبرونو جوان کودیکھا تھا جو گہری سرد
--- نظروں سے اسکی جانب دیکھ رہا تھا

بلیک پینٹ پہ وہ سکائے بلیو کلر کی شرٹ پہنے کالی گہری آنکھیں لیے بالوں کو جیل سے سیٹ انتہا کا
--- ڈیشنگ لگ رہا تھا

خود پہ اسکی گہری نظریں محسوس کر کے گھبراہٹ کا شکار ہوتی اسنے اپنے بالوں کو کان کے پیچھے
--- اڑسا تھا جس پہ رقم کے چہرے پہ ایک گہری مسکان ٹھہر گئی تھی

--- میرا نام میرال سلطان خان ہے اور فیوچر میں میں کچھ نہیں بننا چاہوں گی

--- اسکے بولتے ہی کلاس میں لڑکیوں اور لڑکوں کے زوردار قہقہے گونجنے تھے

--- رقم بھی اسکے یوں بولنے پہ گہرا مسکرایا تھا

--- اور وہ غلط جملہ بولتے ہوئے اپنی زبان دانتوں تلے دبا گئی تھی

--- دراصل رقم کی گہری نظروں سے کنفیوز ہوتے اسکے منہ سے غلط جملہ نکل گیا تھا

--- جس پہ وہ جی بھر کے شر مندہ ہوئی تھی

--- ماریہ کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتی وہ کلاس سے نکلتی چلی گئی تھی

--- جبکہ ارقم نے اسکی پشت پہ بکھرے لمبے بھورے بالوں کو دیکھ کے ایک ہی جملہ ادا کیا تھا

--- " دلچسپ لگتی ہے "

--- " Looks Interesting "

--- صبح سات بجے کے الارم پہ اسنے اپنی مندی مندی آنکھیں کھولیں تھیں

فون کا الارم بند کرتے وہ یوں ہی بیڈ پہ لیٹی رہی تھی اسکا یونیورسٹی جانے کا کوئی موڈ نہیں تھا

کیونکہ ارقم کی نظریں ہمیشہ اسکے چہرے کا طواف کرتی رہتی تھیں وہ اسکی لودیتی محبت سے لبریز

--- نظروں سے کنفیوز ہو جاتی تھی

اس لیے اسنے ناجانے کا سوچا لیکن اگلے ہی لمحے اپنی سوچ کو جھٹکا تھا "دی گریٹ میرال سلطان خان ایک بہت بہادر کونفیدیٹ لڑکی ہے پتھر کا جواب اینٹ سے دینا جانتی ہے تو ڈرنے کی کیا ضرورت اٹھو اور اٹھ کے حالات کا مقابلہ کرو جو ہو گا دیکھا جائے گا

--- یہ سوچ کے وہ اٹھی اور واشروم میں فریش ہونے چل دی تھی

لائٹ پیچ کلر کے فراک کے ساتھ وائٹ کلر کی پینٹی پہنے بالوں کا میسی جوڑا بنائے جس میں سے دو لٹیں نکلی ہوئیں تھیں کا جل لگاتے اور ریڈ کلر کالپ گلوں لگاتے اسنے گلے میں ٹھیک سے --- ڈوپٹہ لیا اور اپنا بیگ موبائل اٹھائے وہ نیچے کی جانب چل دی تھی

--- اسلام و علیکم ایوری ون

--- و علیکم اسلام آؤ میرا بچہ اٹھ گیا

--- جی دادا جان اٹھ گئی

--- وہ انکے ہاتھوں کو چومتے ہوئے بولی

--- جس پہ وہ مسکرائے تھے

--- نیناں عالم تابندہ بیگم سلطان خان سبھی وہاں موجود تھے اور ناشتہ کرنے میں مگن تھے

--- اوکے دادا جان میں چلتی ہوئی یونی کے لیے لیٹ ہو رہی ہوں

--- ارے رو کو میر و میں چھوڑ دیتا ہوں

--- نہیں بھائی ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤں گی آپکو بھی کام ہو گا تو اس اوکے

--- میرال نے مسکرا کے کہا تو وہ بس مسکراتا ہوا اثبات میں سر ہلا گیا تھا

--- اوکے گائز اللہ حافظ

--- اللہ کی امان میں بیٹا

--- میر علی نے کہا تھا

--- اف تو بہ یہ لڑکی بھی ناپر وقت انگریزی بولتی رہتی ہے

--- تابندہ بیگم خفگی سے میرال کے انگریزی بولنے پہ بولیں تھیں

--- ارے بہو بولنے دو میری بچی کو اسے اچھا لگتا ہے تو بولنے دیا کرو ٹوکا مت کرو

--- میر علی کے کہنے پہ سبھی بیک وقت مسکرائے تھے

سکندر علی شاہ کو آج خود ز مینوں اور آفس کا چکر لگانا تھا لہذا وہ جب شاور لے کے نکلے تو جو شلوار

قمیض انکے پریس ہو کے ہینگ ہوئے تھے اسی کُرتے کا بٹن ٹوٹ ہوا تھا جس پہ انکو بہت شدید

--- تیش آیا تھا جی انھوں نے اپنی پوری قوت لگا کے کہا تھا

--- روشنا بیگم

--- کہاں ہیں آپ

روشنا جوان کے لیے ہی ناشتہ لے کے جا رہی تھیں انکی غضبناک آواز سن کے اپنی جگہ اچھل کے

--- رہ گئی تھیں

کمرے میں داخل ہوتے انھوں نے ناشتے کی ٹرے کو سامنے صوفے کے ساتھ پڑے ٹیبل پہ
--- رکھا اور پھر سر جھکا کے بولیں

--- " جج جج جی سس سکندر آپ کو کوئی کام تھا "

ہاں کام تھا آپ کوئی کام بھی دھیان لگا کے کرتی ہیں کے نہیں دیکھیے یہ کرتے کا بٹن ٹوٹ ہوا
--- ہے ہم آل ریڈی بہت لیٹ ہو چکے ہیں

--- وہ غصے سے بھری تیز آواز میں بولے تھے

روشنا علی اپنی صفائی میں کچھ نابولیں تھیں کیونکہ وہ جانتی تھیں کچھ بھی کہنا بیکار ہے بٹن ملازمہ
--- سے پریس کرتے ٹائم غلطی سے ٹوٹ گیا تھا

--- آپ رکیں میں لگا دیتی ہوں

--- وہ واڈروب سے سوئی دھاگانکا لتے ہوئے انکی جانب آئیں تھیں

--- چونکہ سکندر علی شاہ نے کرتا پہن لیا تھا اس لیے روشنا علی شاہ کو ایسے ہی بٹن لگانا پڑا تھا

وہ لرزتی پلکوں سمیت کانپتے دل سے بٹن لگانے میں مصروف تھیں کہ یکدم ہی انھیں اپنی کمر پہ سخت گرفت محسوس ہوئی تھی انھوں نے اپنی گھنی پلکوں کی بار اٹھائی تھی تو گویا سکندر تو جیسے انکی سحر انگیز آنکھوں میں ہی ڈوب گئے تھے وہ بھول گئے تھے کہ سامنے موجود عورت انکا انتقام --- ہے انکی زرتاشہ انکے عشق انکی محبت کی قاتل ہے

سفید رنگت گہری کالی آنکھیں گلابی لب اور سیاہ ریشمی بال وہ ماننے پہ مجبور ہوئے کہ وہ بہت --- خوبصورت ہیں

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اپنا کام کرنے میں مصروف تھیں کہ اچانک ہی سکندر علی شاہ نے انکے --- بال پکڑ لیے اور انکا چہرہ اپنا قریب کرتے ہوئے نفرت سے پھنکارے تھے

آپ کیا سمجھتی ہیں کہ آپ بہت خوبصورت ہیں آپ میری زرتاشہ کے آگے کچھ بھی نہیں " ہیں روشناسکندر علی شاہ آپ صرف میرا انتقام ہیں آپ سے مجھے بے انتہا نفرت ہے آپکی حیثیت --- " سکندر علی شاہ کے سامنے دو کوڑی کی بھی نہیں ہے آپ ونی ہیں سمجھ آئی

وہ اپنی گرفت مضبوط کرتے بولے تھے کہ روشنا در دسے کراہ اٹھیں تھیں آنسو بھی متوسط
--- جاری تھے

یکدم ہی انھوں نے روشنا کو اپنی سخت گرفت سے آزاد کیا تھا اور پھر ڈریسنگ کی جانب بڑھتے
ہوئے بالوں کو کنگھی کرتے پر فیوم خود پہ سپرے کرتے اپنا والٹ اور موبائل اٹھاتے وہاں سے
--- واک آؤٹ کر گئے تھے

جبکہ روشنا وہی صوفے پہ ڈھے گئیں تھیں اور بے تحاشہ رودی تھیں نجانے انکے آزمائش کب
--- ختم ہونی تھی کب سکندر علی شاہ کو انکی بے گناہی کا پتہ چلنا تھا

وہ لائبریری میں کوئی بک ڈھونڈنے میں مصروف تھی اور بک تھی کے مل ہی نہیں رہی تھی

--- اچانک اسکی نظر کونے والے ریک پہ پڑی تو وہ بک اسے سامنے ہی دیکھائی دی تھی

وہ چلتی ہوئی سیدھی اس ریک کے پاس جا کھڑی ہوئی تھی پتہ نہیں اسے پچھلے کچھ دنوں سے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ کسی کی نظروں کے حصار میں ہے ابھی بھی اپنے پیچھے کسی کی آہٹ محسوس کر کے وہ یکدم ہی پیچھے پلٹی تھی لیکن وہاں کوئی نا تھا اپنا وہم سمجھ کے وہ کندھوں کو اچکائے آگے کی جانب ہوتے ہوئے بک اٹھانے لگی لیکن قد چھوٹا ہونے کے باعث وہ اٹھانا پائی --- تھی

--- اس سے پہلے کے وہ پلٹی کسی نے بک اٹھا کے اسکے سامنے کی تھی

جسنے بھی وہ بک اسکو اٹھا کے دی تھی وہ اسکے بہت قریب تھا اسکی خوشبو اسکے نتھوں سے ٹکرائی --- تھی کہ اسکی یہ ہی خوشبو مدہوش کرنے کو کافی

وہ پلٹی تھی اور ارقم کو اپنے سامنے دیکھ کے خوف سے مزید ریک کے ساتھ جا لگی تھی اور ارقم نے موقع پاتے اپنے دونوں ہاتھ اسکے ارد گرد رکھ کے اسکی فرار ہونے کی راہیں مسدود کیں تھیں ---

کیا ہوا تھینکس نہیں بولو گی بک اٹھا کے دی ہے تمہیں؟

--- جج جج جج جج تھینک یو سر

میرال نے کہا

--- ہم

مجھے کچھ کہنا تھا تم سے؟

مجھ سے؟

ظاہر ہے تمہارے اور میرے علاوہ کوئی تیسرا نظر آ رہا ہے تمہیں؟

--- نن نن نن نہیں سس سر

ساری دنیا کے سامنے زبان چلانے والی دی گریٹ میرال سلطان خان کی آواز ار قم علی شاہ کے

--- سامنے بند ہو جاتی تھی حیرت کی بات تھی نا

--- آئی وانٹ یو

I Want You...

ججج جی سر؟

--- میرال نے ہکلاتے ہوئے کہا تھا

--- جس پہ ار قم نے اسے گہری نظروں سے دیکھا تھا اور کہنے لگا

--- " میرادل آگیا ہے تم پہ "

--- کہتے وہ ہلکا سا ہنسا تھا

--- جبکہ میرال کی نظروں میں تو زمین آسمان گھوم گئے تھے

اسنے اچانک ہی ار قم کو دکھادیا تھا اور غرائی تھی

کیا بکو اس کر رہے ہیں آپ ہوش میں تو ہیں سمجھتے ہیں میں خوب سمجھ رہی ہوں آپ کی نظروں " ---
" کو آخر آپ کا مقصد کیا ہے کرنا کیا چاہتے ہیں آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں

اسکے یوں غصہ ہونے پہ ار قم مٹھیاں بھینچتے ہوئے غصہ پہ قابو پاتے ہوئے ایک بار پھر مسکرایا ---
تھا

--- " تمہیں "

اسنے کہا تھا کہ ار قم کی بات پہ گویا میرال بھڑک اٹھی تھی اور نا چاہتے ہوئے بھی اسکا ہاتھ اسکے ---
چہرے پہ اپنے نشان چھوڑ گیا تھا

جبکہ ار قم کی رگیں تن گئیں تھیں اسکی آنکھیں لہو پڑکانے لگیں تھیں آج تک کسی نے اس سے ---
اس لہجے میں بات تک نا کی تھی اور اس چھٹانک بھر کی لڑکی نے اس پہ ہاتھ اٹھا دیا تھا جبکہ یہ بات ---
تو اسکو قطعاً برداشت نا تھی در حقیقت اس بات کو وہ اپنی انا پہ لے گیا تھا

--- اسکے قریب جاتے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے کہنے لگی تھی

لاسٹ بار آپ کو وارن کر رہی ہوں اگر آپ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو آپ پہ ہراسمنٹ " کا کیس کر دوں گی کہ ایک پروفیسر اپنی سٹوڈنٹ کو ہراس کر رہے تھے اپنے شعبے تک کا بھی لحاظ نہ کیا اور پھر جو آپ کی بدنامی ہو گی ار قم علی شاہ آپ شرمندگی سے منہ چھپاتے پھریں گے --- کہہ کے وہ وہاں سے جانے لگی تھی کہ یکدم ار قم نے اسے پیچھے سے اپنی گرفت میں لیا تھا اسکی --- لال انگارہ ہوتی آنکھوں کو وہاں گردیکھ لیتی تو یقیناً اس سے خوفزدہ ہو جاتی --- اسکی کمر پہ ہاتھ رکھے اسکے کان میں وہ زہر خند لہجے میں بولا

تم نے بہت بڑی غلطی کی ہے میرا سلطان خان مجھے ٹھکرا کے میری محبت کو ٹھکرا کے " میرے جنون کو ہوا دے کے محبت تو تم میری ہو ہی لیکن میری ضد اور جنون بھی بن جاؤ گی اسکا علم نہ تھا مجھے یقین کرو ہماری خوب جے گی اگر تم سیر ہو تو میں سوا سیر تمہاری اس اکڑ کو نا توڑ دینا --- " تو میرا نام بھی ار قم علی شاہ نہیں

آنچ دیتے لہجے میں بولتے ہوئے اسکے لب اسکی کان کی لو سے مس ہو رہے تھے جبکہ میرال کا
--- اعتماد اڑن چھو ا تھا اور اب وہ باقاعدہ اسکے جنون سے خوفزدہ ہوئی تھی

اور جیسے ہی اسکی گرفت ڈھیلی ہوئی تھی وہ ڈورتی ہوئی لائبریری سے نکل گئی تھی جبکہ ارقم علی
--- شاہ کے چہرے پہ ایک پراسرار لیکن خطرناک مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا

وہ یونی سے انتہائی بگڑے ہوئے موڈ کے ساتھ واپس آئی تھی کہ اچانک ہی راستے میں سامنے
--- سے آتے شاداب خان سے مڈ بھٹڑ ہو گئی تھی

جبکہ شاداب خان کو تو جیسے موقع چاہیے تھے فوراً سے میرال نکلنے لگی تو شاداب راہ میں حائل
--- ہو گیا تھا

کہاں جا رہی ہو میرواتنے دن ہو گئے نا تم گھر آئی نا ہی ہماری کوئی بات ہوئی ٹکیسٹ کروں تو
جواب نہیں دیتی تم کال کروں تو پک نہیں کرتی؟ ایسا بھی کیا ہوا ہے جو تم مجھے اتنا گنور کرتی ہو

--- میرال بھی میرال تھی اس لیے آنکھوں میں چمک لیے بولی

--- کیا شاداب بھائی آپ کا کوئی اپنا گھر نہیں ہے کیا جب دیکھو یہاں ہی پڑے رہتے ہو

شاداب کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ ہوا لیکن خود پہ قابو پاتے ایک بار پھر وہ مسکراتی
--- نظروں سے گویا ہوا

بہت زبان نہیں چلنے لگی تمہاری لیکن یاد رکھو شاداب خان کو زبان پہ قفل لگانا بہت اچھے سے "
--- " آتا ہے

--- شاداب نے بے باکی سے اسکے گلابی ہونٹوں کی جانب جھکتے اشارہ کیا تھا

جبکہ میرال کو حد درجہ غصے آ رہا تھا اگر وہ جواب دیتی تو بلاوجہ بات بڑھ جاتی سوائے وہاں سے
جانے میں ہی عافیت جانی لیکن شاداب نے اسکی کلائی کو پکڑ کے جھٹکا دیتے خود کے قریب کر لیا
تھا۔۔۔

اتنا تراکیوں رہی ہو ہم کس بات کا غور ہے تمہیں ہاں دیکھو مجھے غور سے خوش شکل ہوں " اکلوتا وارث ہوں اپنی تمام جائیداد کا گھر گاڑی پیسہ سب کچھ ہے اور کیا چاہیے تمہیں ہاں عیش --- " کروں گی تم میرے دسترس میں آ کے

جبھی میرال کی برداشت کی حد ختم ہوئی اور ایک جھٹکے سے اپنی کلائی آزاد کراتی ہوئی وہ اسکی --- آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے کہنے لگی

تھوکتی ہوں میں آپ پہ آپکے پیسے پہ سمجھ آئی آئندہ اگر میرا راستہ روکا یا پھر مجھ سے کوئی " گھٹیا بات کی یا میرا ہاتھ پکڑا تو باخدا آپکا یہی ہاتھ توڑ کے آپکے ہاتھ میں دے دوں گی سمجھے آپ ---

وہ چبا چبا کے ایک ایک لفظ کہتی اوپر کی جانب بڑھ گئی تھی جبکہ شاداب نے اپنی شعلہ اگلتی سرخ --- آنکھوں کو رگڑا تھا

تمہاری یہی اکڑ یہی گھمنڈ جو تمہیں اپنی ذات پہ ہے مٹی میں ناملا دیا نا تو میرا نام بھی شاداب "
 --- خان نہیں

--- وہ سلگتے کڑھتے لہجے میں گویا ہوا تن فن کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا

میرال اپنے کمرے میں آئی تھی اور یونہی نیچے دروازے کے ساتھ بیٹھ کے بے آواز آنسو بہانے
 --- لگی تھی

کیا وہ اتنی بے مول تھی کہ جو چاہتا اسے زیر کر لیتا حاصل کر لیتا اپنا فیصلہ سنا دیتا اور جب چاہا اسے
 --- چھولیتا

اسے اپنے وجود سے گھن آئی تھی لہذا وہ گھبراتی اٹھتی ہوئی مرے مرے قدموں سے واشر و م
 --- میں جابند ہوئی تھی

رات کے آٹھ بج چکے تھے سب کھانے کے ٹیبل پہ بیٹھے کھانے سے لطف اندوز ہو رہے تھے
کھانا کھاتے بھی شاداب کی نظریں میرال پہ مرکوز تھیں جبکہ میرال کو اسکی نظریں زہر لگ رہی
--- تھیں

--- آج سب لوگ جمع ہیں تو میں کچھ کہنا چاہتا ہوں

--- میر علی بولے

جبھی سبھی انکی جانب متوجہ ہوئے تھے

جیسا کہ سبھی جانتے ہیں کہ میرا سبھی کچھ میرے بیٹے یعنی سلطان علی خان کے بعد میرے پوتے
پوتیوں کا ہے اب جب کہ سلطان بھی اپنے فرائض باخوبی نبھا چکا ہے لہذا میں نے اپنے بیٹے
سلطان خان کی رضامندی سے اپنا سب کچھ میرے پوتے عالم سلطان خان کے نام کر دیا ہے آج
--- سے سبھی کچھ وہی دیکھے گا جسکے میں اور میرا بیٹا اب کچھ وقت فارغ ایک ساتھ گزاریں گے

سبھی انکی بات سن کے خوش ہوئے تھے جبکہ عالم کو ڈھیروں دعاؤں سے نوازا تھا عالم سبکا اس قدر
پیار و محبت دیکھ کے مسکرایا تھا جبکہ شاداب خان کی رگیں تن گئیں تھیں اسنے بے دلی سے پھیکی
--- سی مسکراہٹ کے ساتھ عالم کو مبارک باد دی تھی اور اٹھ کے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا
--- آہہ

نہیں نہیں یہ نہیں ہو سکتا کیسے وہ عالم اس سب جائیداد کا وارث بن سکتا ہے کیا میں میر علی کا پوتا
--- نہیں جو ان سب سے اتنی محبت اور مجھ سے اتنی نفرت نہیں

--- شاداب اس وقت اپنے فارم ہاؤس میں موجود اپنا غصہ اتار رہا تھا

نہیں عالم سلطان خان نہیں میں قطعاً اپنا حق نہیں چھوڑوں گا میں ایسی چال چلوں گا کہ تم اور "
تمہارا خاندان الجھ کے رہ جاؤ گے تم سے اپنا حق لوں گا میں جائز طریقے سے نا سہی ناجائز طریقے
سے ہی میں اپنا حق وصول لوں گا تم سے تم سب کے درمیان سبھی رشتوں میں دراڑ نا دلوادی ناتو
--- " میرا نام بھی شاداب خان نہیں

اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتا وہ اس وقت کوئی جنونی لگ رہا تھا اسکے اندر بدلے کی آگ جل رہی تھی جو
--- کسی بھی طریقے سے بجھنے کا نام ہی نالے رہی تھی

یکدم ہی اسکے دماغ میں جھماکا سا ہوا تھا اور اسنے اپنے خاص ملازم کو انٹر کام سے کال کر کے اپنے
--- روم میں اوپر اپنے پاس بلایا تھا

جی صاحب آپنے بلایا تھا؟

--- ہاں یہاں آؤ بیٹھو

شاداب نے صوفے کی جانب اشارہ کرتے کہا تھا

ملازم چپ چاپ وہی بیٹھ گیا

؟ تم بتاؤ مجھے کہ خان حویلی کو اسکے مکینوں کو کب سے جانتے ہو

صاحب جی ہم لوگوں کا تو کام یہی ہے پہلے میرے باپ دادا اور اب میں عرصے سے خان حویلی
--- کے لیے کام کر رہے ہیں

ہممم اگر میں تم سے کچھ پوچھوں تو جواب دو گے؟

۔۔۔ جی، صاحب حکم کریں

دادا، جان کی دشمنی ہو، کسی سے، یا، پھرتا یا جان کی کچھ معلوم ہے؟

۔۔۔ ملازم ایک منٹ کے لیے گھبرا گیا تھا لیکن پھر خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہنے لگا

۔۔۔۔ نہیں صاحب جی مجھے نہیں پتہ

۔۔۔ دیکھو میں جانتا ہوں تم جھوٹ بول رہے چلو اب ناٹک بند کرو سچ سچ بتاؤ کہ بات کیا ہے

نہیں جی صاحب نا مجھے اس بات کا ذکر کرنے سے سختی سے خان صاحب نے منع کیا ہے (میر علی... کی بات کرتے ہوئے کہا

شاداب نے ایک گہری سانس بھری اور سائیڈ ٹیبل سے ایک سوٹ کیس اٹھا کے اسکے سامنے رکھا

۔۔۔ کھولو اسے

--- شاداب نے اسے کہا

اسنے کانپتے ہاتھوں سے سوٹ کیس کھولا تھا لیکن اسکے اندر کافی بھاری رقم دیکھ کے حیران رہ گیا
--- تھا

--- شاداب کے چہرے پہ ایک کمینگی مسکراہٹ ابھری تھی

غور سے دیکھو اور سوچو کے اتنے پیسوں میں تم اپنی بیوی بچوں کو اچھا کھلا پلا سکتے ہو انکے سکول
--- کی فیس گھر کے باقی اخراجات پورے کر سکتے ہو

--- شاداب نے اسے بغور دیکھتے ہوئے کہا

اب بتاؤ یہ سب چاہیے کے نہیں؟

--- ملازم نے سر کو ہاں میں ہلایا تھا

--- ٹھیک ہے تو بتاؤ مجھے

صاحب میرے باپ نے ایک مرتبہ اس بات کا ذکر کیا تھا آج سے پچیس سال پہلے خان خاندان اور شاہ خاندان کے بیچ میں کسی بات پہ جھگڑا ہوا تھا یہ کوئی معمولی جھگڑا تھا کافی خون خرابا ہوا تھا اس میں لیکن کچھ عرصے میں سب کچھ نارمل ہو گیا تھا اور بڑے صاحب نے اس بات کا ذکر کرنے سے سختی سے منع کیا تھا لہذا ہم لوگوں نے یہ بات پھر کبھی نادہرائی کیونکہ بڑے صاحب --- کو ان کا ذکر بالکل پسند نہ تھا

--- ملازم نے ایک سانس میں بولا

۔۔ ہم اچھا تم مجھے یہ بتاؤ کہ جھگڑے کی نوعیت کیا تھی جھگڑا کیوں ہوا

صاحب جی یہ میں نہیں جانتا لیکن خان حویلی اور شاہ خاندان ایک دوسرے کے دشمن ہیں اور یہ --- دشمنی پچھلے پچیس سال سے چلی آرہی ہے

ٹھیک ہے تم جاسکتے ہو منہ بند رکھنا اور اگر یو نہیں میرے لیے کام کرتے رہے تو عیش کرو گے " اور اگر اپنا منہ کھولا کسی کے بھی سامنے تو پھر کبھی کسی کے سامنے منہ کھولنے کے قابل نہیں " رہو گے

۔۔۔ جی بہتر صاحب

۔۔۔ کہتا وہاں سے نکلا تھا اور اسی وقت شاداب نے ایک کال کی تھی

ہاں مجھے صبح اپنے آفس میں شاہ خاندان کی تمام ڈیٹیلز چاہیں میرے آنے سے پہلے فائل " ریڈی ہونی چاہیے کیوں کس لیے یہ پوچھنے کا حق تمہیں کس نے دیا ہے؟ یاد رکھو صبح جو کام کہا ہے وہ ہو جانا چاہیے ورنہ اپنی نوکری سے ہاتھ دھو بیٹھو گے

کہتے ہوئے اسنے فون کو دور بیڈ پہ اچھالا تھا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے اسنے ایک قہقہہ لگایا تھا جو ۔۔۔ یقیناً کسی بڑے طوفان کے آنے کا اندیشہ تھا

میرال اس دن کے بعد یونی نہیں گئی تھی تقریباً اسے یونی ناگئے ہوئے پانچ دن تو گزر ہی چکے تھے ماریہ تو اس پہ کافی غصہ تھی کہ ناجانے وہ کیوں نہیں یونی آرہی ہے لیکن میرال نے فل --- وقت یہ بات بتانا کسی کو مناسب نا سمجھا تھا

میرال بیڈ پہ لیٹی لیپ ٹاپ پہ کوئی ایڈ ونچر مووی دیکھنے میں مصروف تھی کہ اچانک سے اسکا سیل رنگ ہوا تھا جسکو وہ اگنور کرتی اپنی مووی کی جانب متوجہ ہوئی تھی کہ ایک بار پھر سے کال آنے لگی میرال نے ایک نظر فون کی جانب دیکھا اور پھر منہ بنا کے مووی کی جانب دیکھنا شروع --- کر دیا لیکن کال مسلسل آرہی تھی

--- اوہو یار نہایت ہی کوئی ڈھیٹ بندہ ہے مسلسل کال کی جا رہا ہے

--- اسنے کوفت سے بڑبڑاتے ہوئے فون اٹھا کے کان سے لگایا

کون ہو خیر جو کوئی بھی ہو نہایت ہی ڈھیٹ انسان ہو میں مووی دیکھ رہی ہو کال رکھو اور اب " فون کیا نامنہ توڑ دو گی تمہارا فون سے ہی نکل کے

--- میرال کے یوں کہنے پہ ار قم کو ہنسی آئی تھی لیکن اسنے فوراً ہنسی دانتوں میں دباتے کہا تھا

؟ "تم اتنے دنوں سے یونی کیوں نہیں آرہی ہو "

--- مقابل کی آواز سن اور سر دلچہ محسوس کر کے میرال نے یکدم ہی فون کو کان سے ہٹایا تھا

ارے اس شیطان کا فون کیسے آگیا میرا نمبر کیسے ملا اسے ؟

--- میرال نے حیرت سے فون کی جانب دیکھا اور فون پھر کان سے لگایا تھا

؟ "پپ پپ پروفیسر آپکو مم میرا نمبر کیسے مم ملا "

ایک اور سوال داغا گیا تھا

--- میرا نہیں خیال کے ار قم علی شاہ کے لیے کچھ بھی مشکل ہے

ار قم نے سنجیدہ لہجے میں کہا

ہاں ظاہر ہے کہ وہ قاف سے جو تعلق ہے آپ کا ہر ایک چیز کا حساب کتاب سب جانتے ہیں آپ
--- اب تو آپ کو یہ بھی پتہ کہ میں کیوں نہیں آرہی یونی

-- میرا ل نے بھی سنجیدہ لہجے میں آنکھیں گھماتے پوچھا تھا جس پہ ارقم گہرا مسکرایا تھا

--- ہاں میں جانتا ہوں کیوں لیکن تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہوں

نہیں نہیں آج آپ بتا ہی دیں نا مجھے آپ خود کو بہت تیس مار خان سمجھتے ہیں نا تو کیوں نہیں آرہی
میں یونی؟

میری وجہ سے میرے ڈر کی وجہ سے خوفزدہ ہو مجھ سے میرے جنون سے میری ضد سے "
تمہیں ڈر لگتا ہے میری آنکھوں میں دیکھنے سے کیونکہ میری آنکھوں میں تمہیں اپنا عکس
" دیکھائی دیتا ہے اپنے لیے محبت کا ایک جہاں آباد دیکھائی دیتا ہے

-- وہ شخص اپنے الفاظ سے انسان کو جکڑنے کی طاقت اپنے پاس محفوظ رکھتا تھا

--- میرا ل مکمل طور پہ کھوئے اسکی بات کو سن رہی تھی اور اسکا کہا لفظ لفظ سچ تھا

--- میرا ل بے چینی سے پہلو بدل کے رہ گئی تھی

اب بولو کیا یہ سچ نہیں ہے؟

--- ار قم نے پوچھا

--- سچ ہے

گویا سننے اعتراف کیا تھا

--- تو پھر کل سے چپ چاپ یونی آنا شروع کرو

ار قم نے روعب دار لہجے میں کہا

--- نہیں آؤں گی کیا کر لیں گے آپ

ٹھیک ہے کچھ زیادہ نہیں بس تمہارے گھر آنے میں مجھے بالکل بھی مشکل درپیش نہیں آئے گی

--- ہا ہا میرا ایڈریس تو پتہ ہی نہیں ہے آپ کو

--- میری جان فون نمبر بھی لیا ناویسے ہی ایڈریس لینا بھی مشکل نہیں آگے تم خود سمجھ دار ہو

--- ار قم نے مسکراتے ہوئے کہا

--- اسے اسکا میری جان کہنے پہ دل زور سے دھڑکا تھا

--- اور اسنے کھٹاک سے فون بند کر دیا تھا

--- ار قم نے نفی میں مسکراتے ہوئے سر ہلایا تھا

یا اللہ یہ کیا عجیب و غریب چیز پیدا کر دی ہے آپ نے اور افسوس یہ کے پیدا کر کے اسے "

" میرے پیچھے لگا دیا ہے

میرال نے زور و شور سے دھڑکتے ہوئے دل پہ قابو پاتے کہا تھا کہ یکدم ہی سیل پھر بجنے لگا تھا

" بہت ہی کوئی ڈھیٹ انسان ہو تم اب اگر کال کی ناتوکتوں کے آگے ڈال دو نگئی تم کو "

میرال نے اپنے دل کی بھڑاس نکالتے کہا تھا جبکہ سعد نے حیرانگی سے فون کی جانب دیکھا تھا

--- پیسے میرا اس می سعد

--- او سعد سو سوری کیسے ہو

میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو اور اتنے غصے میں کیوں ہو؟

--- ویسے ہی یار کوئی رانگ نمبر تنگ کر رہا ہے

--- میرال نے کہا تھا

- اچھا نمبر دو میں بات کرتا ہوں اس سے

--- ارے نہیں نہیں میں ہینڈل کر لوں گی

--- اسے نمبر دینا سعد کی جان کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف تھا

اچھا چھوڑو تم بتاؤ یونی کیوں نہیں آرہی ہو

بس طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے

اچھا میرا بہت دل چاہ رہا ہے تم سے اور ماریہ سے ملنے پہ آج رات ڈنرا کھٹے کرتے ہیں کیا خیال ہے؟

--- سعد نے پوچھا

" اُمم ٹھیک ہے ماریہ کو کال کر دیتی ہوں "

" نہیں اسے مت کرنا کال میں نے کر کے بتا دیا تھا میں رات کو لوکیشن سینڈ کر دوں گا "

--- ٹھیک ہے

--- میرال نے مسکراتے ہو کال ڈسکنٹ کی تھی

ہممم حیدر علی شاہ اور ارقم علی شاہ شاہ ویز علی شاہ کے پوتے ہیں اور انکا باپ سکندر علی شاہ ہے

--- شاداب شراب کا گلاس منہ سے لگاتا بولا تھا

--- جی صاحب

--- پاس کھڑے ملازم نے کہا

ٹھیک ہے تم ایک کام کرو کہ تم ار قم علی شاہ پہ اور حیدر علی شاہ پہ نظر رکھو وہ کب کہاں اور کیوں
--- آتے جاتے ہیں ان سب سے اپ ڈیٹ کرتے رہنا مجھے

--- جی بہتر صاحب جی

بس کچھ انتظار اور عالم سلطان خان تمہیں ایسا بدنام کرونگا کہ کسی کو منہ دیکھانے کے لائق "
--- " نہیں رہو گے

--- مکر و ہنسی ہنستے وہ گھونٹ گھونٹ شراب کو اپنے اندر اتارنے لگا تھا

میرال نے باٹل گرین اور بلیک کو بیہ منیشن کا لانگ فرائک پہنا تھا لمبے بالوں کو کھلا چھوڑے
آنکھوں میں کا جل ڈالے مسکارا لگائے ہونٹوں کو گلابی رنگ سے رنگے کانوں میں چھوٹے سے

بلیک اینڈ گرین ٹاپس ڈالتی ڈوپٹہ گلے میں ڈالتی اپنا کلچ اور موبائل اٹھاتی آگے کی جانب بڑھتے ہوئے بلیک کلر کی سینڈل پہنتی وہ نیچے آئی تھی تابندہ بیگم کو بتاتی وہ آگے بڑھی اور گاڑی کو زن --- سے بھگالے گئی تھی

میرال سعد کی بتائی ہوئی لوکیشن پہ پہنچ چکی تھی سامنے ہی اسے ماریہ اور سعد بیٹھے دیکھائی دیئے تھے

--- وہ ان دونوں کو ہاتھ ہلاتی انکی جانب چل دی تھی

اسلام و علیکم گائز واٹس ایپ؟

-- و علیکم اسلام ہم ناراض ہیں تم سے

!ہاہاہا

میرال نے قہقہہ لگایا تھا

--- کیوں بھی کیوں مجھ بیچاری غریب سی بندی سے ناراض ہو تم لوگ

--- اسکی ایکٹنگ پہ ان دونوں نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا

اچھا تم یونی کیوں نہیں آرہی تھی؟

ماریہ نے جوس کاسپ لیتے ہوئے کہا تھا

یار میری طبیعت خراب تھی اور نین آپي بھی آئی ہوئیں ہیں نا تو بس سارا ٹائم آجکل انکو دے رہی
--- تھی

--- ہممم اچھا

--- ماریہ نے اسکی جانب دیکھتے کہا تھا

--- چلو بھی ویٹر آگیا ہے تم دونوں آرڈر کرو

سعد نے ان دونوں کو گپیں لڑاتے دیکھ کے کہا تھا

اس سے پہلے کہ ماریہ ٹیبل پہ موجود مینیو بک اٹھاتی بے دھیانی سے اسکا ہاتھ لگا اور جوس کا گلاس

--- اسکی شرٹ پہ گر گیا

--- اونو

--- چلو گائز تم دونوں آرڈر کرو میں اسکو واش کر کے آئی

--- ماریہ کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور ویٹر سے راستہ پوچھتی آگے کی جانب بڑھ گئی تھی

میرال اور سعد ایک دوسرے کے قریب ہی بیٹھے تھے وہ دونوں اب ہنستے ہوئے آرڈر کرنے

--- لگے تھے

اتفاق سے آج ار قم اپنے ایک کولیگ کے ساتھ ڈنر پہ آیا تھا اور وہ ان دونوں کے بالکل سامنے

کے ٹیبل پہ بیٹھا تھا کہ یکا یک اسکی نظر میرال پہ پڑی اور پھر پلٹنا بھول گئی وہ اسقدر خوبصورت

--- لگ رہی تھی کہ اسے اپنی نظریں ہٹانا دنیا کا مشکل ترین کام لگا تھا

لیکن اچانک ہی اسکی کالی آنکھیں لال انگارہ ہوئیں تھیں جب اسنے دیکھا کہ سعد نے میرال کی

دونوں بازوؤں کو جکڑ رکھا تھا میرال جو سعد کو مارنے کی کوشش میں تھی تو اسنے ہنستے ہوئے اپنا

--- بچاؤ کرنے کے لیے اسکی دونوں بازوؤں کو پکڑ لیا تھا

اسنے بہت مشکل سے خود پہ ضبط کیا تھا اور ناچاہتے ہوئے بھی اپنی نظریں وہاں سے ہٹا گیا تھا

ماریہ کے واپس آتے ان لوگوں نے ڈنر کیا تھا ایک اچھی شام گزارنے کے بعد وہ تینوں اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے تھے ماریہ سعد پہلے ہی جا چکے تھے کیونکہ ماریہ کی کار میں کوئی پرابلم تھی تو سعد اسے اپنی کار میں لے گیا تھا انھوں نے میرال کو بھی ساتھ چلنے کو کہا تھا لیکن اس نے کہا کہ

--- اسکے پاس اپنی کار موجود ہے

میرال ٹیبل سے اٹھتے ہوئے پارکنگ ایریا کی جانب بڑھ گئی تھی پارکنگ ایریا فل وقت کافی سنسان تھا اکاد کا گاڑیاں وہاں پارک تھیں لہذا وہ تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھنے لگی تھی اس سے پہلے کہ اپنی کار کی جانب جاتی کسی نے ایک ہاتھ اسکی کمر پہ رکھا اور دوسرا ہاتھ اسکے منہ پہ رکھ

--- کے زور سے اسے اپنی جانب کھینچا تھا

جھٹکے سے اسے دیوار کے ساتھ پن کرتے اسکی اطراف میں اپنے دونوں بازوؤں کو رکھتے وہ مکمل

--- طور پہ اسپر حاوی ہوا

اندھیرے کے باعث وہ اس کا چہرہ نہ دیکھ سکی لیکن وہ اسے اسقدر خوفزدہ ہوئی کہ اسکا جسم کانپنے

--- لگا تھا

--- دو آنسو اسکے چہرے پہ لڑھک گئے تھے

للل کل کلکی کل کون ہوتی ت تم؟

--- میرال نے ہکلاتے ہوئے کہا

اگر تم آج کے بعد اس لڑکے قریب گئی یا اسکے آس پاس بھی دیکھائی دی یا وہ لڑکا تمہارے "

--- " قریب آیا تو آئی سویر تم دونوں کا زمین پہ آخری دن ہوگا سمجھی تم

--- مقابل کی سرد آواز سنتے اسکی ریڈھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی تھی

للل کل کل کون ہے ہوتی تم؟

میرال نے ایک مرتبہ پھر پوچھا تھا

--- میری آواز سے بھی اندازہ نہیں ہو سکا تمہیں خیر چلو تمہیں اپنا دیدار کراہی دیتا ہوں

--- کہتے ار قم نے اپنی پاکٹ سے لائٹرنکال کے جلا یا تھا

--- میرال کے چودہ طبق روشن ہوئے اسے اپنے قریب دیکھ کے

پپہ پپہ پروفیسر آپ آپ یہاں؟

--- لیس مائی ڈیر سٹوڈنٹ

--- ار قم نے مسکراتے کہا تھا

اسکو اپنے قریب دیکھ میرال کو خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہوئی تھی اس نے روتے اپنے

--- دونوں ہاتھوں کو اسکے سینے پہ رکھتے اسے دور ہونا چاہا تھا

کہ چاند کی روشنی میں میرال کا چہرہ اس کو دیوانہ کر گیا تھا وہ بے بس ہوتے اپنا اختیار کھوتے ہوئے

بے ساختہ اسکے آنسوؤں کو اپنے لبوں سے چنے لگا تھا میرال اسکا لمس پاتے کانپ اٹھی تھی اور

اسے ایک زوردار دھکادیتے وہاں سے نکلی تھی بھاگتی ہوئی اپنی کار میں بیٹھی کھینچ کھینچ کے سانس لیتی وہ کار سٹارٹ کرتی گاڑی کو زن سے بھگالے گئی تھی گویا وہ پھر سے ہی پیچھے نا آجائے جسکے --- ار قم کو اپنی بے خودی پہ جی بھر کے تاؤ آیا تھا اور اپنا ہاتھ دیوار میں دے مارا تھا

شاداب اپنے ٹیبل پہ بیٹھا شاہ خاندان کی فائل چیک کرنے میں مصروف تھا کہ اسکے قریب ہی --- کھڑا سکا پر سنل سیکریٹری عاطف کہنے لگا

سر مجھے آپ کو بتانا تھا کہ حیدر علی شاہ اپنے بزنس ٹور کے لیے ایک ہفتہ آؤٹ آف کنٹری گیا " --- ہو ا ہے جسکے اسکا بھائی ار قم علی شاہ یہی پہ موجود ہے

--- ہممم ٹھیک ہے

--- سر ایک بات اور بھی ہے

--- کہو

سروہ دراصل جہاں میرال میم میرا مطلب جس یونی میں میرال میم پڑھتی ہیں ار قم اسی یونی میں
پروفیسر ہے اور مجھے اپنے ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس ہفتے کو انکی یونی میں ایک گیٹ ٹو گیڈر
--- ہے تو، کافی سارے لوگ ہونگے تو کیوں نا اسی دن پلان پہ عمل کیا جائے

--- ہم ٹھیک ہے جیسا تم مناسب سمجھو لیکن کام ہو جانا چاہیے

--- اوکے سر

کہتا ہوا وہ آفس سے باہر نکلا جبکہ شاداب نے اپنی چیئر کے ساتھ ہی ٹیک لگاتے آنکھیں موندی
--- تھیں چہرے پہ ایک خطرناک مسکراہٹ تھی جو بہت جلد سب کچھ تباہ کرنے والی تھی
دھڑکن یونی سے واپس آتی کافی تھک چکی تھی لہذا وہ بیگ وہی صوفے پہ رکھتی بیٹھی ہی تھی کہ
--- سامنے سے روشنا بیگم آتی ہوئیں دیکھائی دی تھیں

--- اسلام و علیکم ماما

--- و علیکم اسلام میرا بچہ آگیا

--- جی ماما آگئی

--- کیسی ہو وہ اسکے قریب ہی بیٹھتی ہوئیں محبت سے اسکے بال سہلاتے ہوئے بولیں تھیں

--- جی ماما ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں کچھ کھایا آپ نے

--- اسکی محبت پہ وہ نم آنکھوں سے مسکرائی تھیں

دھڑکن بالکل زرتاشہ کی فوٹو کاپی تھی اسی کے جیسے خوبصورت کسی کو بھی پل میں دیوانہ کرنے کا
--- ہنر رکھتی تھی

بیٹا میں نے کھالیا ہے تم بیٹھو ابھی تمہارے لیے کچھ بنا کے لاتی ہوں ایسا کرو فریش ہو جاؤ پہلے تم

--- تمہارا فیورٹ پاستہ بناتی ہوں وہ اسکا ماتھا چومتی ہوئیں کیچن کی جانب بڑھی تھیں

دھڑکن مسکراتی ہوئی اوپر کی جانب بڑھی تھی کہ سامنے سے آتی پاکیزہ کو دیکھ کے اسنے ایک

--- ناگوار نظر اسپر ڈالی اور پھر آگے بڑھ گئی تھی

پاکیزہ اور پلوشتہ کو ہمیشہ سے روشنا اور ددھڑکن سے جلن حسد محسوس ہوتی تھی یہ سب انہوں نے اپنی ماں سے سیکھا تھا کہ ثانیہ بیگم کا کہنا تھا کہ پہلے زرتاشہ نے سکندر علی شاہ کو اذکارنا ہونے دیا اور اب انکی بہن روشنا نے جبکہ دھڑکن سے نفرت کی وجہ یہ تھی کہ گھر میں سبھی اسپر اپنی جان --- چھڑکتے تھے کیونکہ وہ سب سے چھوٹی تھی

پاکیزہ کے شیطانی اور فساد دی دماغ میں ایک ترکیب آئی تھی اسنے جان بوجھ کے خود کو سیڑھیوں سے گرایا اور اونچی اونچی آواز میں رونے لگی جبکہ دھڑکن دوڑتی ہوئی اسکے پاس پہنچی تھی۔۔

--- " ہائے اللہ میں مرگئی ہائے اماں میرے پاؤں میں موج آگئی "

..پاکیزہ آپ کی کیا ہوا آپ ٹھیک ہیں نا؟

دھڑکن نے فکر مندی سے پوچھا

--- کیا خاک ٹھیک ہوں دیکھ نہیں رہی چوٹ لگی ہے مجھے

--- اسکی آواز سن کے روشنا بیگم اور ثانیہ بیگم بھی وہاں آگئیں تھیں

" ہائے کیا ہوا میری بچی تجھے تو ٹھیک ہے نا "

ثانیہ بیگم دل پہ ہاتھ رکھتیں نیچے بیٹھی پاکیزہ کو دیکھ کے کہنے لگیں

" نہیں اماں یہ اس دھڑکن نے مجھے جان بوجھ کے سیڑھیوں سے دھکا دیا ہے "

---- کیا اسکی اتنی مجال کہ میری بیٹی کو نقصان پہنچائے تجھے ابھی بتاتی ہوں

کہہ کے ثانیہ بیگم اسکی جانب بڑھنے لگیں جبکہ دھڑکن روشنا کو دیکھ کے نفی میں سر ہلاتی بے یقینی

--- سے پاکیزہ کی جانب دیکھنے لگی جواب شاطرانہ مسکراہٹ سے اسکی جانب دیکھ رہی تھی

--- اس سے پہلے ثانیہ بیگم اس پر ہاتھ اٹھاتی روشنانے انکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہنے لگی

بس کر دیں بھابی بہت ہوا میری ڈھڑکن ایسا کچھ نہیں کر سکتی پاکیزہ بیٹی کو غلط فہمی ہوئی ہوگی "

اے اے اے محترمہ تو جھوٹی ہوگی تیری یہ سوتیلی بیٹی جھوٹی ہوگی جو پیدا ہوتے ہی اپنی ماں

--- کو کھا گئی بڑی آئی مجھے اور میری بیٹی کو جھوٹا کہنے والی

--- وہ کہتیں پاکیزہ کو اپنے ساتھ لیتی اپنے کمرے کی جانب چل دی تھیں

جبکہ ڈھڑکن کی آنکھوں سے ضبط کے مارے آنسو بہہ نکلے تھے روشنائے اسے روکنا چاہا اسے آواز

.... دی لیکن وہ سنی ان سنی کرتی سیڑھیاں عبور کرتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی

میرال سوئی ہوئی تھی جب اچانک ہی اسکا سیل رنگ ہوا تھا اسنے کوفت سے آنکھیں کھولیں

--- تھیں اور سیل کی جانب دیکھا تو ماریہ کی کال آرہی تھی

ہاں ہیلو اسلام و علیکم

--- و علیکم اسلام او بہن خدا کا نام لے اٹھا جا اب

ماریہ نے افسوس سے کہا تھا

--- یار ماریہ تم بھی اور سعد بھی میری نیند کے دشمن کیوں ہو ویسے بھی آج سنڈے ہے نا

یار میرال اس سبکو چھوڑو کل یونی میں گیٹ ٹو گیڈ رہے تم آؤ گی نا؟

--- کیا مطلب کل ہے نہیں یار میں نے نہیں آنا

میرال نیند میں ڈوبی خماز زدہ آواز میں بولی

--- کیا مطلب نہیں آنا تم آؤ گی اینڈ ڈیٹس فائنل

ماریہ نے اونچی آواز میں کہتے ہوئے فون بند کر دیا تھا جبکہ میرال فون کو ہی گھور کے رہ گئی تھی اور

--- فون کو سائیڈ پہ رکھتے ہوئے ایک بار پھر نیند کی وادیوں میں اتر چکی تھی

--- اسلام و علیکم داداجان

--- نیناں کی میٹھی آواز میں بولی تھی

--- و علیکم اسلام میرا بچہ اٹھ گیا

میر علی نے ایک محبت بھری نظر نیناں پہ ڈالی تھی جو کہ نکھری نکھری سی نیلے رنگ کے فرائ

اور چوڑی دار باچامے میں ملبوس بہت پیاری لگ رہی تھی کالے بالوں کو کھولے ہرے رنگ کی

--- آنکھوں میں کاجل ڈالے وہ نیچے آئی تھی

جی داداجان ہو گئی نیند پوری نیناں کی عادت تھی جلدی اٹھنے کی اس لیے فل وقت داداجان اور
تابندہ بیگم اور میر علی ہی جاگ رہے تھے وہ ناشتے کے میز پہ بیٹھی جہاں مختلف قسم کے پکوان
--- بنے پڑے تھے

... داداجان آپ سے کچھ بات کرنی ہے مجھے

نیناں نے میر علی کی جانب دیکھتے کہا تھا

--- ہاں بیٹا بولو

داداجان میں پاکستان جب سے آئی ہوں کہیں گھومنے ہی نہیں گئی تو سوچا کہ آپ سے اجازت

--- لوں اور کہیں سے گھوم آؤں

--- نیناں نے اپنی بات مکمل کی

--- ہاں بیٹا چلی جانا لیکن ڈرائیور کو ساتھ لے جانا

نہیں دادا جان میں خود ڈرائیو کرونگی چائنا سے سیکھی لی تھی ڈرائیونگ میں نے پلیز پلیز پلیز نا

--- اچھا ٹھیک ہے چلی جانا

وہ پیار سے اسکے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے جسکے نیناں نے خوش ہوتے ہوئے انکے دونوں ہاتھ

--- چوم لیے تھے

حیدر ٹانگ پہ ٹانگ رکھے سگریٹ کے گہرے کش لینے میں مصروف تھا کہ ابھی اسی اثنا میں اسکا

--- سیکرٹری آفس روم میں داخل ہوا اور کہنے لگا

سر آل موسٹ سارا کام تو ڈن ہے یہاں اور آپ نے کہا تھا کہ آپ جلد از جلد واپس جانا "

چاہتے ہیں تو ار جنٹس فلائٹس چیک کیں ہیں میں نے تو آج رات دس بجے کی ہی فلائٹ ملی ہے

"

--- ٹھیک ہے یا سر آج رات نوبے ہوٹل پہنچ جانا

!جی بہتر سر

--- کہتے ہوئے یاسر وہاں سے نکلا تھا

میرال کی آنکھ ساڑھے سات بجے کھلی تھی ٹائم دیکھ کے وہ بیڈ سے چھلانگ لگا کے اٹھی تھی کیونکہ آج یونی میں فنکشن تھا اور جانے میں صرف آدھا گھنٹہ باقی تھا ناجاتی تب بھی ماریہ اور سعد نے ناراض ہو جانا تھا لہذا ان دونوں کا خیال کرتے وہ اپنا ڈریس لیتی واشروم کی جانب بڑھ گئی پانچ منٹ کے بعد وہ باہر آئی تھی رائل بلیو کلر کا گاؤن پہنے جو کے فل تھا اسنے اپنے لمبے گھنے بالوں کو یونہی کھلا چھوڑا تھا ڈریسنگ پہ پڑا کا جل اٹھاتے آنکھوں میں لگا یا پھر مسکارا اور آئی لائنر لگاتے ہونٹوں کو لال رنگ سے رنگا تھا کانوں میں بڑے بڑے آویزے پہنتے پاؤں میں ہیلز پہنے اپنا کلچ اٹھائے وہ دروازے کی جانب مڑی ہی تھی کہ سامنے موجود ملازمہ کو دیکھ کے رکی تھی

چھوٹی بی بی وہ نیچے آپ کا بڑی بیگم پوچھ رہی ہیں کتنی دیر ہے؟

--- جی بس آگئی چلیے

--- ملازمہ سر کو اثبات میں ہلاتی باہر نکلی تھی جبکہ اسی کے پیچھے میرال بھی گئی تھی

تابندہ بیگم کو پیار کرتے ان سے اجازت لیتے وہ گاڑی میں آ بیٹھی تھی اور گاڑی کو سٹارٹ کیا تھا

--- سعد --- تم نے ڈر دیا تھا مجھے

--- میرال نے جب سعد کا چہرہ دیکھا تو کچھ پر سکون ہوئی تھی

--- واؤ گرل یو لوک بیوٹیفل

Wao Girl you look beautiful!!!

--- اسنے اسکی جانب دیکھتے پیار سے کہا تھا

-- تھینکس تم بھی اچھے لگ رہے ہو دوست

--- میرال نے مسکراتے کہا تھا

اچھا ویسے سچ بتاؤ کہ تمہاری خوبصورتی کا راز کیا ہے جو یونیورسٹی کی سب لڑکیاں دی گریٹ

--- میرال سلطان خان سے جیل سے جیل ہوتی ہیں

--- میرال بے دھیانی میں ہنستے ہوئے اپنا ہاتھ سعد کے کندھے پہ رکھتے ہوئے کہا تھا

سیریلی سعد تم بھی ایسا سوچتے ہو ایسا کچھ نہیں ہے کوئی راز نہیں ہے ہاں البتہ میرال سلطان خان کا سوگ اسکا ایٹیوڈ سب سے الگ ہے اس لیے یا پھر شاید یونی کی ٹاپ سٹوڈنٹ ہونے کی

--- وجہ سے

--- میرال نے کہا جسکے سعد اسکی بات پہ مسکرایا تھا

اور یہ منظر کالی آنکھوں نے دیکھتے ہوئے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں کالی آنکھوں میں خون اتر آیا

--- تھا

--- اوہائے میرال کافی خوبصورت لگ رہی ہو

--- سبیل نے میرال کی جانب دیکھتے جلتے کڑتے کہا تھا

--- تھینک یو سبیل تم بھی بس ٹھیک ہی لگ رہی ہو

میرال نے مسکراتے کہا تھا جبکہ سبیل اسکے طنز کرنے پہ ہاتھ میں پکڑے جو س کا گلاس پورا میرال کے کپڑوں پہ الٹ دیا تھا

--- اوو سوری میرال پتہ نہیں کیسے میرا ہاتھ سے جو س کا گلاس گر گیا

--- میرال نے اپنی اوشن کلر کی آنکھیں اسکی آنکھوں میں گاڑھیں تھیں

اوف یہ سبیل چڑیل کہیں کی ایک دن میں اسکی جان لے لوں گی اپنا بدلہ تو میں لے کے رہوں
--- گی

--- وہ خود سے بڑبڑا رہی تھی اور اپنا ڈریس واش کر رہی تھی

--- کہ اچانک ہی اسکو اپنی گردن پہ کسی کی پر تپش سانسوں کا لمس محسوس ہوا تھا

--- اس سے پہلے کے وہ پلٹی جھٹ سے ارقم نے اسے بازوؤں سے پکڑے دیوار سے لگایا تھا

تمہیں ایک بار کی کی ہوئی بات سمجھ نہیں آتی کیا کیا کہا تھا میں نے کہ دور رہو اس سعد سے "

--- آپ ہوتے کون ہیں مجھ پہ پابندیاں لگانے والے ڈھونس جمانے والے

میرال نے اپنی بازوؤں کو جھکٹے سے چھڑاتے اپنا رخ ارقم کی جانب کرتے تڑخ کے کہا تھا

--- تمہارا ہونے والا شوہر

--- ارقم نے اسے گہری نظروں سے سرتاپاؤں دیکھتے ہوئے کہا تھا

کونسا شوہر کیسا شوہر نامیں جانتی ہوں آپکے بارے میں ناہی آپ جانتے میرے بارے میں

میں جانتا ہوں کہ تم کون ہو کیا ہو کس کی بیٹی ہو گھر کہاں ہے تمہارا یہاں تک کے تمہاری بیڈ

--- شیٹ کا کلر بھی پتہ ہے مجھے

--- آخری بات سن کے میرال سٹپٹائی تھی

--- جج جی نن نہیں اتنا جاننا کافی نہیں ہوتا اور بھی بہت کچھ جاننا ہوتا ہے

--- میرال نے اپنا اعتماد بحال کرتے کہا تھا

--- بے ساختہ ہی اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے وہ اسے اپنے قریب ترین کر گیا تھا

تو تم چاہتی ہو میں جانوں تمہیں ہاں؟

--- نان نن وہ مطلب نہیں تھا میرا

--- میرال نے اپنا تھوک نگلتے کہا تھا

وہ بھی جان لیں گے شادی کے بعد فلحال جو کہا وہ کرو خبردار جواب اس سعد کے ساتھ نظر آئی تو

. میں آؤں گی نظر بلکہ اب ہر وقت اسکے ساتھ رہوں گی کیا کر لیں گے آپ ہاں؟

--- ار قم اسکی کمر پہ مزید دباؤ ڈالتے اسکے کان میں سرگوشی کرنے لگا تھا

ایسا کر کے تم میرے جنون کو مزید ہوا دو گی میری جان اس لیے تمہارے حق میں بہتر ہے کہ " تم اس سے دور رہو ٹھیک ہے ویسے اس ڈریس میں کافی خوبصورت لگ رہی ہو وائفی ٹوبی

اسکی کان کی لوپہ اپنی پر تپش سانسیں چھوڑتا وہ اسکو اپنی گرفت سے آزاد کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا

--- گھٹیا ٹھہر کی پروفیسر

--- کہتے ہوئے میرال نے اپنے سامنے لگے شیشے کے دو ٹکڑے کیے تھے

میرال نے سوچ لیا تھا کہ ار قم کو خود سے دور کیسے کرنا ہے ماریہ کے گھر سے ار جنٹ کال آئی تھی اس لیے وہ گھر جا چکی تھی لیکن سعد فل وقت وہی تھا اور اسی چیز کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میرال سعد کے ساتھ پارکنگ ایریا میں آئی تھی میرال نے ایک نظر ادھر ادھر ڈالی کہ سامنے ہی ار قم اسے

گاڑی میں بیٹھا نظر آیا تھا جبکہ وہ دل جلا دینے والی مسکراہٹ اسنے ار قم کی جانب اچھالی تھی اور جان بوجھ کے گرنے کی ایکٹنگ کرتی ہوئی خود کو نیچے گرانے لگی تھی کہ اچانک ہی سعد نے اسے کمر سے تھام لیا تھا جبکہ ار قم کی یہاں بس ہوئی تھی دھاڑ سے گاڑی کا دروازہ بند کرتے وہ ان کی جانب بڑھنے لگا تھا جبکہ سعد میرال کو چھوڑتا ایکسیوز کرتا وہاں سے نکل گیا تھا کیونکہ اسکے سیل پہ اسکے ڈیڈ کی کال آرہی تھی ار قم ایک ہی جھٹکے میں میرال کا بازو پکڑے گھسیٹتے ہوئے اسے اپنی --- گاڑی کی جانب لایا تھا اور اسکو گاڑی کی ڈگی سے پن کرتے وہ گویا ہوا تھا

منع کیا تھا نامیں نے کہ دور رہو اس لڑکے سے لیکن نہیں تمہیں میری ساری باتیں مذاق لگتی " ہیں ناب دیکھو کیا کرتا ہوں تمہارے ساتھ

کہتے وہ اسکے گال پہ جھکا اور بھرپور درندگی سے اپنے دانت اسکے گال پہ گاڑھے تھے کہ میرال --- تکلیف سے مچل اٹھی تھی آنسو متواتر آنکھوں سے بہہ رہے تھے

--- ار قم نے ایک نظر اسکے گال پہ دیکھا جہاں دانتوں کے نشان واضح تھے

اب یقیناً سمجھ آگیا ہوگا کہ ار قم علی شاہ کی دھمکیاں محض دھمکیاں نہیں ہوتیں میں چاہتا تو اور " بھی بہت کچھ کر سکتا تھا لیکن نہیں یہ لاسٹ وارنگ ہے امید ہے آئندہ وہ چپکو تمہارے آس --- " پاس دیکھائی نہیں دے گا

--- ار قم نے ایک نظر اسکی جانب دیکھتے کہا تھا

--- " آپ بہت برے ہیں آئی ہیٹ یو "

میرال نے شدت سے روتے اسکے سینے پہ مکے برساتے وہاں سے دور ہونا چاہا تھا کہ ار قم نے --- اسکی دونوں کلائیوں کو گرفت میں لیتے کہا

" بٹ آئی ریٹلی لویو "

اسکے ایسا کہنے پہ میرال کو اس سے اس پل نفرت محسوس ہوئی تھی اور اسے ایک زوردار دھکا دیتی وہاں سے بھاگتی ہوئی نکلی تھی اور اپنی گاڑی میں بیٹھی تھی اس سے پہلے کہ میرال گاڑی کو سٹارٹ --- کرتی ار قم اسکی گاڑی کے عین سامنے آن کھڑا ہوا تھا

میرال نے غصے میں اپنی آنکھیں اسکی، آنکھوں گاڑھیں

--- " ہٹیں سامنے سے مجھے جانا ہے "

--- نہیں نہیں ہٹاتا ہمت ہے تو گاڑی چلاؤ

میرال کی گرفت سٹیرنگ پہ مضبوط تر ہو چکی تھی خود پہ ضبط کرتے ہوئے وہ گاڑی سے باہر نکلی

--- اور دروازے کو زور سے بند کرتی اسکے سامنے آئی تھی

کیا بگاڑا ہے میں نے آپ کا کیوں پیچھے پڑ گئے ہیں آپ میرے اللہ کا واسطہ ہے مجھے تنگ کرنا "

" بند کر دیں

--- میرال نے تھکے تھکے لہجے میں کہا تھا جبکہ ار قم ایک بازو سے پکڑتے اسنے اپنی قریب کیا تھا

تمہیں کیوں سمجھ نہیں آتا کہ تم سے محبت کرنا لگا ہوں میں جس دن سے تمہیں دیکھا تھا اسی "

--- " دن سے میں اپنے اور تمہارے درمیان کسی اور کا وجود برداشت نہیں کر سکتا

--- ار قم نے زخمی نگاہوں سے اسکی جانب دیکھتے کہا تھا

آپکی یہ گھٹیا باتوں میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے مسٹر ار قم علی شاہ آپ میرے استاد ہیں یہ ہی " وجہ ہے آپ کا لحاظ کر رہی ہوں ورنہ آپ پہ کیس کر کے آپکو اندر کروا سکتی ہوں سو پلیز دور " رہیں مجھ سے گوٹاٹ

وہ اسے اپنی انگلی دیکھاتی وارن کرتے ہوئی بولی اس سے پہلے وہ دور جاتی ار قم اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے اپنے قریب کر چکا تھا ان دونوں کے چہروں کے درمیان انچ بھر کا فاصلہ تھا میرال کا --- دل ار قم کی اتنی قربت پہ پسلیاں توڑ کے باہر آنے کو تھا

تم مجھ سے دور نہیں جاسکتی میرال قسم خدا کی میں جھوٹ نہیں بول رہا نا ہی میری باتیں گھٹیا " ہیں میں سچ کہہ رہا ہوں میں نے محبت کی ہے تم سے اور بے انتہاء کی ہے پلیز میرال میرے ساتھ " ایسا مت کرو میں مر جاؤں گا تمہارے بنا

میرال نے ایک نظر ار قم کی آنکھوں میں دیکھا جہاں وحشت ہی وحشت تھی کسی کے کھوجانے --- کاڈر کسی کے بچھڑنے کاڈر وہ اسکی آنکھوں میں واضح طور پہ محسوس کر سکتی تھی

اسکی دیوانگی پہ وہ گھبراہٹ کا شکار ہوتی جھٹکے سے اپنا آپ چھڑاتی اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال
--- کے بولی تھی

کوئی کسی کے لیے نہیں مرتا لہذا آپ یہ ناک بند کر دیں مجھے بھی سکون سے رہنے دیں خود "
-- " بھی سکون سے رہیں

--- اس سے پہلے وہ وہاں سے نکلتی اپنے بالوں پہ رقم کی سخت گرفت پہ وہ چیخ اٹھی تھی

--- " میرال میں کسی اور کی بات نہیں کر رہا لیکن میں سچ میں مر جاؤں گا پلیز "

--- رقم نے آنکھوں میں جنونیت لیے کہا

--- چھوڑیں مجھے رقم آپ پاگل ہیں کیا

ہاں ہاں پاگل ہوں تمہارے لیے تم نے مجھے دیوانہ کر دیا ہے میرال ہر وقت تمہارا خیال آتا ہے ہر

--- جگہ تم ہی نظر آتی ہوں نجانے کیا کر دیا ہے تم نے

رقم نے اسے بازوؤں سے جھنجھوڑتے کہا تھا

--- اس سے پہلے ار قم کچھ بولتا ایک زوردار تھپڑ اسکے چہرے پہ میرال نے دے مارا تھا

بند کریں اپنی بکواس آپ مرد نفس کے غلام ہوتے ہیں سب پہلے عورت کو بکاؤ مال سمجھ کے " اپنی ہوس پوری کرتے ہیں اور اس ہوس کو محبت کا نام دیتے ہیں افسوس یہ کے اسی عورت کو " جسکو آپ سب ہوس کا نشانہ بناتے ہیں تنہائی میں اسکے پاؤں چاٹنے کو تیار ہوتے ہیں

--- رک جاؤ میرال سلطان خان ورنہ جان نکال لوں گا تمہاری

--- وہ اتنی اونچی آواز میں دھاڑا کہ میرال اپنی جگہ اچھل کے رہ گئی تھی

--- وہ قدم با قدم اسکے قریب جا رہا تھا جبکہ میرال کے قدم پیچھے کی جانب اٹھ رہے تھے

پیچھے ہوتے ہوتے میرال دیوار سے جا لگی تھی اور ار قم نے دونوں بازوؤں کو اطراف میں رکھتے

--- اسکے کان کے قریب جھکتے لفظ لفظ چباتے کہا تھا

" تمہیں یوں میری محبت کی توہین کرنے کا حق کس نے دیا کیا کہا کہ میں نفس کا غلام ہوں "

؟

--- لفظ لفظ چباتے وہ اسکے کان کے قریب پھنکارا تھا کہ میرال کو سانس لینا مشکل لگنے لگا تھا
تمہیں خود کی ذات پہ بہت غرور ہے نا بہت ناز ہے خود تو قسم اس پاک ذات کی جس نے میرے "
جسم کے اندر روح پھونکی ہے تمہاری اسی اکڑانا اور غرور کو پاش پاش نا کر دیا نا تو میرا نام بھی ارقم
علی شاہ نہیں چاہے پھر اس سب کے لیے مجھے کسی حد تک بھی جانے پڑے تمہارے وجود میں
قطرہ قطرہ اپنا زہر میں کچھ اس طرح اتاروں گا کہ نا تم زندوں میں شمار ہوگی نا مردوں میں یہ وعدہ رہا
--- " تم سے مائی ڈیر سٹوڈنٹ

--- میرال کو اس پل اسکے جنون اور غصے سے حد درجہ خوف آیا تھا
میرال روتے ہوئے ارقم کو دھکادیتے وہاں سے نکلی تھی اور گاڑی میں بیٹھتے گاڑی کی چابی گھمائی
تھی اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے جسم سے جان نکال جائے گی اتنا
--- خوف اسے فل وقت ارقم سے محسوس ہوا تھا

ارقم نے خود کو کو ساتھ تھا کہ کیوں وہ اس قدر جذباتی ہو گیا تھا اسے رہ رہ کے اپنی بیوقوفی پہ غصہ آرہا تھا وہ اس وقت پارکنگ ایریا میں اکیلا تھا کہ اسے آس پاس گربڑکا احساس ہوا تھا

"سر ہمارا شکار ٹھیک ہمارے سامنے ہے"

--- ویری گڈ بس تم لوگ اپنا کام ٹھیک سے کرنا دھیان رکھنا نشانہ چو کنا نہیں چاہیے

--- شاداب نے سرد گھمبیر آواز میں حکم دیا تھا

--- جی سر ٹھیک ہے

--- کہتے ہوئے وہاں موجود شخص نے ارقم کے سر کا نشانہ باندھا تھا

ارقم نے اپنے کان میں لگے ایئر پوڈ کو آن کیا تھا جبھی اسکے خاص بندے جس کا نام فیصل تھا اسنے

--- موجودہ صورتحال سے آگاہ کیا تھا

سر کسی نے آپ کے سر کا نشانہ باندھا کوئی آپکو قتل کرنا چاہ رہا ہے لیکن کیوں سمجھ نہیں آرہا " لیکن اس سب سے ضروری آپکی جان ہے آپ کا سنڈلی وہاں سے جلد از جلد نکلیں اور سیف --- ایریا میں پہنچیں

نہیں اس بات کا پتہ تب ہی چل سکتا ہے کہ یہ سٹوری میں نیا ولن کون ہے جب میں گولی " کھالوں گا

لیکن سر آپ کے لیے ہماری جان بھی حاضر ہے لیکن سر یہ خطرے سے خالی نہیں ہے آپکی جان --- کو سخت خطرہ ہے

فیصل نے کہا

فیصل میرے پاس وقت کم ہے بس میری یہ بات یاد رکھنا کہ میرا موبائل میرے پاس نہیں " ہوگا مجھے جو کوئی بھی مارنا چاہتا ہے اسکا یقینا اس سب کے پیچھے کوئی بڑا اور غلیظ مقصد ہے جسے مجھے بے نکاب کرنا ہے اس لیے میری بازو میں ایک ایسی چیپ فٹ ہے کہ میں جہاں کہیں ہونگا

جیسی حالت میں بھی ہونگا تمہیں خبر ہو جائے گی گولی لگنے کے بعد یہ مجھے اپنے ساتھ لے کے جائیں گے اپنی تسلی کے لیے لہذا میرے آگے حکم کا انتظار کرنا سمجھ گئے اس چپ سے سگنل دوں گا میں تمہیں اور ایک آخری بات گولی لگنے کے کچھ ہی گھنٹوں کے بعد یہ خبر پھیلا دینا کہ کیپٹن ار قم علی شاہ کا قتل ہو گیا ہے لیکن یاد رہے یہ میڈیا کو یہ بات خود مت بتانا کسی عام بندے --- کو کال کر کے یہ کام کرنے کو کہنا سمجھ گئے

--- ار قم نے بات ختم کرتے ہوئے کہا تھا

--- سر لیکن میرا دل نہیں مان رہا کہ آپ کو اکیلے جانے دوں

--- فیصل نے پریشانی کے عالم میں کہا تھا

--- فیصل تمہیں یہ کرنا ہی ہو گا انتظار کرنا میرا

ار قم ایک عزم اور گھمبیر آواز میں کہتے ہوئے سامنے کی جانب آیا تھا کہ یکدم ہی اسے سینے پہ گولی لگی تھی وہ جھٹکا کھا کے زمین کے بل نیچے گرا تھا تکلیف کی شدت کا احساس باخوبی ہو رہا تھا اسے

لیکن بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ آخری دفعہ بھی اس دشمن جان کا چہرہ اسکے سامنے لہرایا تھا کہ
ہونٹ آپ ہی آپ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے اور پھر اسکا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا تھا

سمجھتا کیا ہے وہ شخص آخر خود کو جاہل بد تہذیب کہیں کا جب چاہے گا قریب آئے گا جب چاہے
۔۔؟؟ ہاتھ لگائے گا اور میں کچھ بولوں گی بھی نہیں

میرال غصے میں اپنے کمرے میں پہنچتی اپنے پاؤں سے ہائی سیلرز کو آزاد کراتی کلچ کو غصے سے زمین
۔۔۔ پہ پھینکتی بیڈ پہ گرنے کے سے انداز میں بیٹھتی بولی تھی

" ایسا کرتی ہوں یونی ہی چھوڑ دیتی ہوں "

میرال خود سے بولی تھی

نہیں یہ کوئی حل نہیں ہے مسئلے کا لاسٹ سیمیسٹر ہے میرا اور ماریہ اور سعد کو کیا جواب دوں گی "
" ایسا کرتی ہوں کل جا کے ماریہ سے ہی اس بارے میں بات کرتی ہوں ہاں یہ ہی ٹھیک رہے گا

--- میرال خود سے سوچتے ہوئے بولی تھی

حیدر اسلام آباد ایر پورٹ پہ پہنچ چکا تھا لیکن ار قم کو موجود ناپاک کے اسے حیرانی ہوئی تھی لہذا اسنے ڈرائیور کو کال کر کے پوچھا تھا جبکے ڈرائیور نے کہا ار قم کل رات سے گھر نہیں آیا جسکو سن --- کے حیدر کو تشویش ہوئی تھی لہذا ڈرائیور کو فوراً پہنچنے کا کہا تھا

میرال یونی آج لیٹ گئی تھی کیونکے اسنے آج ایک ہی لیکچر لینا تھا جو کے ار قم کا تھا اور ضروری بھی تھا جب وہ یونی پہنچی تو سبکو لڑکے لڑکیوں اور ٹیچرز کو ایک ساتھ دیکھ کے حیران ہوئی تھی کہ یہ ٹائم تو انکی کلاس ہوتی ہے لیکن جسکو وہ تلاش چاہ رہی تھی وہ نجانے آج کیوں نا نظر آ رہا تھا تھک ہار کے وہ انکی جانب بڑھنے لگی کہ یکدم ہی ماریہ اسکے سامنے آئی تھی ماریہ کی آنکھیں سرخ تھیں --- جسکو دیکھ میرال پریشان ہوئی تھی

؟ مم ماریہ کیا ہوا ہے یہاں سس سب ٹھیک ہے نا اور سعد کہاں ہے

--- میرال نے ڈرتے ہکلاتے کہا تھا

--- میرال وہ کل رات ارقم سرکار ڈرہو گیا ہے

؟ واٹ

--- میرال بے یقینی سے اونچی آواز میں بولی تھی کہ سبھی اسکی جانب متوجہ ہوئے تھے

--- ابھی کل ہی تو وہ اسے ٹھیک ٹھاک چھوڑ کے آئی تھی

؟ مم مم مگر کک کیسے بی یہ سس سب

میرال کی آنکھوں سے چند نمکین قطرے گرے تھے۔۔۔

رات ہی ہوا تھا تمہیں نہیں پتہ ارقم سرفوج میں کیپٹن تھے صبح سے سوشل میڈیا ٹی وی ہر جگہ یہ

--- نیوز سرفہرست ہے

جبکہ میرال کو کہاں کچھ سنائی دے رہا تھا فقط ایک جملہ ہی اسکے کانوں میں گونج رہا تھا

". میرال میں قسم کھاتا ہوں میں تمہارے بنا مر جاؤں گا "

۔۔۔ اور وہ مر ہی تو گیا تھا لیکن جاتے جاتے میرا ل کی جان بھی اپنے ساتھ نکال کے لے گیا تھا

یہ بھی کر گزر میرے ہمسفر

میرے سارے سپنوں کو توڑ کر

میری راہگزر کو اجاڑ دے

یہ جو مان ہے اسے توڑ کر

میرے دوست مجھ کو فریب دے

مجھے نفرتوں کا عذاب دے

مجھے دے تو اتنی اذیتیں

میری ذات کو یوں بگاڑ دے

میرے قلب کو دے نیاز خم

میری روح میں نشتر اتار دے

مجھے خواب دے کسی ابر کا

اور کسی قبر میں اتار دے

مجھے ایسے رستوں پہ لے کے چل

کہ قدم بڑھاؤں تو گر پڑوں

میرے زخم زخم وجود میں

تو اک اور تیر اتار دے

! یہ بھی کر گزر میرے ہمسفر

کچھ اس طرح سے ستم بڑھا

کہ میری زندگی ہی مجھے مار دے

حیدر جب گھر پہنچا تو سامنے اپنے جان سے پیارے بھائی کی میت پڑے دیکھ کے اسکو اپنی جان ٹانگوں سے نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی وہ پتھر اسا گیا تھا جسکے دماغ سائیں سائیں کرنے لگا تھا روشن بیگم اور دھڑکن کارور کے برا حال تھا شاہ پیلے کے مکینوں پہ گویا قیامت ٹوٹ پڑی تھی سکندر علی شاہ کو اب تک یقین نا آ رہا تھا کہ انکا بیٹا ان سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جدا ہو گیا ہے انکی حالت قابل رحم تھی یہی حالت انکی اس وقت تھی جب زرتاشہ کی موت ہوئی تھی اور آج ایک مرتبہ --- پھر وہ ویسی ہی حالت میں تھے

ثانیہ اور پاکیزہ پلوشہ بھی رور ہی تھیں لیکن اپنی قسمت کو کہ ثانیہ بیگم نے پلوشہ کو ار قم کی دلہن بنانے کی پکی تیاریاں کر رکھی تھیں تو اب انکی بیٹی سے کون شادی کرے گا انکو یہ فکر ستائے جارہی تھی جسکے پلوشہ سچ میں ار قم کو چاہنے لگی تھی اسکی پسند نا پسند نیز ہر ایک چھوٹی بات اسے معلوم تھی اسے یقین تھا کہ وہ اپنی محبت سے اسے تسخیر کر لے گی لیکن دل میں جو شخص بستا ہوا سکے علاوہ کسی اور کو سوچنا شرک سمجھا جاتا ہے تو ار قم تو اس نخریلی باتونی نک چڑھی خوبصورت لاہرواہ --- سی لڑکی پہ مر مٹا تھا تو کیسے پھر کسی اور کو دل میں جگہ کیونکر اور کیسے دے سکتا تھا

...ڈیڈ

--- حیدر نے سکندر علی شاہ کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا

--- جنازہ اٹھانے کا وقت ہو گیا ہے

حیدر نے ضبط کے کڑے مراحل سے گزرتے کہا تھا ورنہ تو دل یہی چاہ رہا تھا کہ اپنے بھائی کو گلے

--- سے لگا کے ڈھاڑیں مار مار کر روئے

سکندر علی شاہ ہوش میں آئے جیسے اور ضبط کا مظاہرہ کرتے انھوں نے اپنے کندھے پہ جوان بیٹے

--- کی میت اٹھائی تھی

ننن. ننانن نہیں ڈیڈ بابا بھائی کو کہاں لے کے جا رہے ہیں مم حج بہ ہادی بھائی ار قہبب "

بھائی کو بابا کہاں لے کے جا رہے ہیں نن نا نہیں مجھے پتہ ہے انھیں مذاق کرنے کی عادت

--- " ہے مذاق کر رہے ہیں وہ ہے نا

۔۔۔ دھڑکن میری گڑیا ر قم اب ہم میں نہیں رہا وہ ہمیں چھوڑ گیا ہے

رات گئے دھڑکن کو ہوش آیا تھا رو شاحید را کے پاس تھے ان دونوں نے بہت مشکل سے
 --- دھڑکن کو سنبھالا تھا کہ وہ اب تک ار قم بھائی ار قم کی رٹ لگائے ہوئی تھی

دھڑکن کوز بردستی تھوڑا سا کھانا کھلاتے دودھ میں نیند کی گولی ملا کے دی تاکہ وہ کچھ وقت کے لیے پر سکون ہو کے سو جائے ---

حیدر دھڑکن کے کمرے سے باہر نکلنے کے بعد گھر سے نکل گیا تھا جبکہ روشنا بیگم کا رخ اب کیچن کی جانب تھا تاکہ سکندر کے لیے کچھ کھانے کو لے جاسکیں ٹرے میں کھانا رکھتے وہ اوپر سکندر کے کمرے کی جانب بڑھیں تھیں دروازہ ناک کیا تھا لیکن اندر سے کوئی جواب نہ آیا تو وہ خود ہی دروازہ کھول کے آگے بڑھیں کمرہ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا سکندر کرسی سے ٹیک لگائے آنکھیں --- موندے ہوئے تھے

"سکندر اپنے صبح سے کچھ کھایا نہ نہیں ہے پپ پلینز کچھ کھالیں"

--- روشنائے ڈرتے ڈرتے کہا تھا کہ مبادا سکندر بگڑ ہی نا جائیں

سکندر؟

روشنانے ایک مرتبہ پھر آواز دی تھی لیکن انکی جانب سے کوئی جواب ناپاکے وہ آگے کی جانب
بڑھیں تھیں انکے قریب جاتے انھوں نے انکے کندھے پہ ہاتھ رکھا ہی تھا کہ یکدم سکندر علی
--- شاہ ان سے لیپٹ کے بچوں کی طرح بلکنے لگے تھے

روشنامیر اچھے روشنمیر اچھے مجھے چھوڑ کے چلا گیا ہے پلیز میرا رقم مجھے لا دو تم سے اسے بہت محبت
--- تھی تمہاری بات مانے گانا وہ میری زرتاشہ کی نشانی تھا وہ روشنا

سکندر کی سخت گرفت محسوس کرتے وہ پہلے کو بوکھلائی تھیں لیکن انکی باتوں پہ وہ بھی تڑپ گئیں
تھیں انکے ہاتھ اپنے پیٹ سے ہٹاتی وہ انکے قدموں میں بیٹھی تھیں اور انکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے
--- پیالوں میں بھرا تھا

" سکندر آپ بالکل بھی مت روئیں اللہ کی چیز تھی سمجھیں اللہ نے لے لیا صبر کریں آپ "

انکے یہ کہنے کی دیر تھی کہ یکدم ہی سکندر نے انکے بال اپنی آہنی گرفت میں لیے تھے جس پہ وہ
--- بجائے چیخنے کے برداشت کر گئیں تھیں

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے روشنا پہلے تم نے میری زرتاشہ کو مارا اور اب میرا بچہ مجھ سے "
چھین لیا ہے میں تم پہ اپنی سانسیں تنگ کر دوں گا تم موت مانگو گی نا وہ بھی نہیں آئے گی تمہیں
" اتنی اذیت دوں گا تمہیں میں

سکندر لہجے میں آگ کی سی تپش لیے بولے تھے جبکہ نظر روشنا کے گلابی نفی میں ہلتے ہونٹوں پہ
تھی نجانے انکو کیا سوچھا کہ وہ یکدم روشنا کے ہونٹوں پہ جارہا نہ انداز میں جھکے تھے ان کا لمس اس
قدر شدت بھرا اور بے رحم لمس تھا ہر قسم کے جذبات سے عاری لمس تھا کہ روشنا کو یہی لگا کہ
انکی سانس رک جائے گی وہ مزاحمت کر رہیں تھیں کہ سکندر کو انکی مزاحمت پسند نا آئی تھی لہذا
وہ انکے ہاتھوں کو انکی کمر سے لگاتے سخت سنگلاخ گرفت میں لیتے انکو مچلنے تڑپنے پہ مجبور کر گئے
تھے سکندر کو ہمیشہ روشنا کی قربت میں سکون ملتا تھا لیکن انھوں نے اس بات کو کبھی بھی روشنا پہ
عیاں نا کیا تھا بلکہ یہ انکا طریقہ تھا روشنا کو سزا دینے کا جب انکو اپنے منہ میں خون کا ذائقہ گھلتا

محسوس ہوا تھا جیسی وہ یکدم پیچھے ہٹے تھے کہ روشنا کے ہونٹوں سے باقاعدہ خون رس رہا تھا انکی آنکھوں سے کئی قیمتی آنسو ٹوٹ کے گرے تھے لیکن یہاں کون قدر کرنے والا تھا؟

وہ ہمیشہ سے ایک ناکردہ گناہ کی سزا کاٹ رہیں تھیں جسکو انھوں نے کیا ہی نہیں تھا سکندر ٹھیک --- ہی تو کہتے تھے کہ وہ محض ایک ونی میں آئی ہوئی عورت ہیں

--- سکندر انکی حالت پہ طنزیہ مسکرائے تھے

یقین مانور وشنا تمھیں جتنی تکلیف دے کے میں سکون محسوس کرتا ہوں لفظوں میں بیان " نہیں کر سکتا

--- کہتے ہوئے وہ وہاں سے نکلتے چلے گئے تھے

حیدر سڑک پہ بے مقصد گاڑی دوڑا رہا تھا آنکھیں لہورنگ جیسی ہو رہی تھیں اسکا بھائی اسکی جان تھا کیسے وہ اسکی حفاظت ناکر پایا تھا کہ کیسے کسی نے اسکے جان سے پیارے بھائی کو مار ڈالا تھا اور اسے خبر تک نا ہوئی بس ایک ہفتے کے لیے وہ یہاں سے آؤٹ آف کنٹری گیا تھا اور اسکی پیٹھ پیچھے

اتناسب کچھ اچانک کیسے ہو گیا تھا یعنی کہ یہ سب پری پلینڈ تھا اسکے ذہن میں خیال آیا تھا اور اسنے انسپکٹر کو کال ملائی تھی پولیس تو آل ریڈی انوسٹیگیشن کر رہی تھی ظاہر سی بات ہے ار قم فوج میں کیپٹن تھا کیسے نا اسکی موت کے بارے میں جانچ پڑتال کی جاتی ار قم فوج میں ہے اسکا پتہ بھی --- اسکے گھر والوں کو اسکی موت پہ چلا تھا مرتے مرتے بھی وہ انکا سر فخر سے بلند کر گیا تھا

؟ " ہیلو انسپکٹر کچھ پتہ چلا آپکو یہ میرے بھائی کا قتل کس نے کیا ہے یا کرایا ہے "

جی شاہ صاحب دراصل جسنے ار قم سر کو مارا ہے اسنے جان بوجھ کے کلیو چھوڑا ہے یعنی سراغ چھوڑا ہے جس گن سے ان پہ فائز ہوا تھا وہ گن چھوڑی ہے اور ہمیں ہمارے ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وہ گن کسی اور کی نہیں بلکہ عالم سلطان خان کی ہے عالم سلطان خان بزنس مین ہیں شہر ؟ " کے کافی مشہور ہیں لیکن وہ ار قم سر کو کیوں مارنا چاہیں گے

--- عالم کا نام سنتے حیدر کے سینے میں بدلے کی آگ جل اٹھی تھی

--- اسکی آنکھیں لہو پڑکانے کو تیار تھیں اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اپنے اندر کا غبار کیسے نکالے

ٹھیک ہے انسپکٹر آپ اپنی انوسٹیگیشن جاری رکھیے لیکن عالم سلطان خان سے خود نیٹوں گا"
آپ باقی ثبوت اکٹھے کیجیے کیونکہ اس سب میں کوئی ایک شخص ملوث نہیں ہو سکتا یہ سب پری
" پلینڈ ہے اور مجھے میرے بھائی کے قاتل زندہ چاہیے

جی شاہ صاحب آپ فکر نہ کریں انشاء اللہ بہت جلد وہ قاتل جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہو گا آپ
--- ہمیں کچھ وقت دے دیجیے

--- ٹھیک ہے جتنا چاہیں وقت لیں لیکن کام ٹھیک ہونا چاہیے
!او کے سر

--- انسپکٹر نے کہا تو حیدر نے رابطہ منقطع کیا تھا

--- کچھ سوچتے ہوئے اسنے گاڑی کو بریک لگائی تھی

--- اور اپنا فون پہ کال ملائی تھی

--- جی سر

عاطف بولا

عاطف عالم سلطان خان کے خاندان میں کون کون ہے پتہ چلاؤ تمہارے پاس آج رات تک کا وقت ہے کل صبح فائل مجھے ٹیبل پہ چاہیے۔۔۔

!او کے سر

حیدر نے کال کاٹتے ہوئے گاڑی کی پشت سے ٹیک لگالی تھی دو آنسو اس کے گالوں پہ آ پھسلے۔۔۔ تھے جنکو وہ بری طرح سے رگڑ گیا تھا

عالم سلطان خان تیرے خاندان کا نام و نشان نامٹا دینا پھر کہنا یا تو میری رگوں میں شاہوں کا " خون نہیں یا پھر میں مرد کہلانے کے قابل ہی نہیں انتقام کی یہ آگ تیرے خون سے ہی اب۔۔۔ " بجھے گی اس کھیل کی شروعات تو نے کی تھی جسکے اسکا اختتام میں کروں گا

۔۔۔ کہتے ہوئے اسکے لہجے میں آگ کی سی تپش تھی آگ کی مانند لہجہ اور لہورنگ آنکھیں

۔۔۔ گاڑی کی سٹیئرنگ پہ گرفت مضبوط کرتے اسنے گاڑی کی سپیڈ تیز کی تھی

--- میرال بکھرے ہوئے حلیے میں بیٹھی تھی کہ نیناں اسکے کمرے میں داخل ہوئی

میرو؟

--- میرو

میرال کی جانب سے کوئی جواب ناپاکے وہ اسکے قریب آئی تھی اسکی سو جھمی ہوئی آنکھوں کو دیکھ کے اسے دکھ ہوا تھا نجانے اسکی ہنستی کھیلتی بہن کو اچانک سے کیا ہو گیا تھا اسکی مسکراہٹ کہیں --- کھو گئی تھی

میرال کیا ہوا میری جان؟

--- نیناں نے اسکے قریب بیڈ پہ بیٹھتے اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھاما تھا

--- میرال کی آنکھوں میں بے ساختہ آنسو اڈ آئے تھے

--- آپنی وووہ وہ مم مر گئے

--- ہاں میری جان مجھے پتہ چلا کہ رات تمہارے پروفیسر کا قتل ہو گیا ہے

--- بس صبر کرو ایسے ہی لکھا تھا

نن نن نا نہیں آپی مم اسکا قاتل اور کوئی نہیں مم میں ہوں مم مم میں نے مارا ہے اسے مار دیا"
... "اسے میں نے قاتل ہوں میں اسکی

میرال اپنے بالوں کو ہاتھوں میں پکڑتی شدت سے روتے ہوئے بولی تھی جبکہ نیناں کو اب میرال
کی باتیں سمجھ نہیں آرہی تھی اس لیے اسے گلے سے لگاتی اسکی حالت پہ آنسو بہاتی اسکو دلا سہ
--- دینے لگی تھی

ارقم کو گزرے آج دوسرا دن تھا میرال کی حالت دیکھ سب گھروالے پریشان تھے سب نے
اسے سے پوچھا کہ آخر ایسی کیا بات ہے جسکی بنا پہ وہ اس قدر غمزدہ ہے کہ میرال اب کی مرتبہ
--- کچھ نابولی تھی خاموش رہی تھی

--- دن کے کھانے پہ سب بیٹھے تھے کہ اچانک ہی میرال نیچے آتی ہوئی دیکھائی دی تھی

--- دادا جان

--- وہ میر علی کے قریب آ کے بولی

--- میں کچھ وقت باہر جانا چاہتی ہوں جاسکتی ہوں

-- ٹھیک ہے میرا بچہ بالکل جاؤ لیکن عالم یانیناں کو ساتھ لے جاؤ

میر علی بولے سلطان اسکی جانب دیکھ رہے تھے جبکہ تابندہ بیگم کو اسی بات کا غم کھائے جارہا تھا کہ اچانک سے انکی ہنستی کھیلتی بیٹی کو آخر ہو کیا گیا ہے اپنے پروفیسر کی موت کا اسقدر صدمہ اور کیونکر؟

--- یہ بات ان سب کی سمجھ سے بالاتر تھی

دادا جان میں کچھ ٹائم اکیلار ہنا چاہتی ہوں مجھے سکون چاہیے مجھے سانس نہیں آتا اب گھٹن ہوتی ہے مجھے سکون چاہیے مجھے پلیز

--- وہ روتے اچانک انکے سینے سے آ لگی جبکی اس کی حالت دیکھتے سبکی آنکھیں نم ہوئی تھیں

--- ٹھیک ہے میرا بچہ پریشان ناہو تم جہاں جانا چاہو جاسکتی ہو لیکن اپنا خیال رکھنا

میر علی اسکے ماتھے پہ بوسہ دیتے بولے تھے کہ وہ سر کو اثبات میں ہلاتے تیز تیز قدم اٹھاتی وہاں
--- سے نکلی تھی

حیدر آج آفس نہیں جاسکا تھا ارقم کی موت پہ دور دور سے لوگ آئے تھے سبھی کو اسکی اچانک
موت کا سن دھچکا لگا تھا کہ اسکی تو کسی سے دشمنی نہ تھا بہت شوخ مزاج اور محبت کرنے والا انسان
--- تھا ہاں البتہ اپنی چیزوں کو لے کے حد درجہ حساس اور جنونی تھا

سبکی آنکھیں نم تھیں گھر میں صف ماتم بچھا ہوا تھا حیدر نے بہت مشکل سے سکندر علی شاہ کو
--- سنبھالا ہوا تھا

اس وقت حیدر صبح کا تھکا ہارا اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا کبرڈ سے اپنے کپڑے نکالتے وہ فریش
ہونے گیا تھا پندرہ بیس منٹ بعد وہ باہر آیا تھا کہ اسکی سیل ٹون بجی تھی فون دیکھا تو عاطف کالنگ
--- لکھا آ رہا تھا کہ اسنے فوراً سے کال پک کی تھی

اسلام و علیکم سر کام ہو گیا ہے آپکا آج آپ آفس نہیں آئے اس لیے فائل میں نے اپنے پاس ہی رکھ لی ہے لیکن اسی فائل کو آن لائن پی ڈی ایف میں خان خاندان کا تمام ڈیٹا آپکو سینڈ کر دیا ہے --- آپ چیک کر لیجیے گا

--- ہمہم ٹھیک ہے

--- اسنے کہتے ہوئے کال کاٹ دی تھی

اس سے پہلے کہ وہ فائل اوپن کرتا ملک کی آواز سے دروازہ کھلا تھا اور ملازمہ بلیک کافی لیے داخل --- ہوئی تھی

--- سریہ لیں روشنا بیگم نے آپ کے لیے کافی بھیجی ہے

--- ملازمہ نے کہا تھا

حیدر نے روشنا کا نام سنتے اپنے آپ پہ بہت مشکل سے ضبط کیا تھا اور پھر نجانے کیا سوچتے اسنے --- سر کو اثبات میں ہلایا تھا

ملازمہ اسکے چہرے کے اتار چھڑھا دیکھتے خوف سے تھوک نگلتی وہاں سے فوراً سے پہلے غائب
--- ہوئی تھی

اسنے پی ڈی ایف اوپن کر کے فائل کو لوڈ کیا تھا کچھ ہی دیر کے بعد جیسے جیسے وہ پڑھتا جا رہا تھا اسکی
آنکھیں لال انگارہ ہوتی جا رہی تھیں لیکن اچانک ہی فائل میں "نیناں سلطان خان" کا نام پڑھتے
اسکے دماغ میں بیک وقت ایک خیال آیا تھا ایک خطرناک خیال اور پھر اسکے ہونٹوں پہ ایک
--- پراسرار مسکراہٹ ابھر کے فوراً غائب ہوئی تھی

موبائل کو اپنی پاکٹ میں رکھتے وہ کافی کا کپ لیے باہر اپنے کمرے کے ساتھ بنے ٹیریس پہ آیا
تھا کڑوی کافی کا گھونٹ گھونٹ اپنے اندر اتارتے اسکی سوچوں کا محور صرف وہی ایک معصوم تھی
جو شاید اب ایک ناکردہ گناہ کی سزا بھگتنے والی تھی اسکی آنکھوں میں سرخی اتر آئی تھی اسکے جسم کا
روم روم اس وقت آتش فشاں بنے آگ برسا رہا تھا کانوں سے دھواں نکل رہا تھا اسے انتقام لینا
--- تھا اپنے بھائی کا اپنے بھائی کی موت کا اسے اپنی مردانگی ثابت کرنی تھی

"یوہیوٹوپے فار دس عالم سلطان خان"

You have to pay for this Alam sultan Khan...

جیسی کڑوی کافی وہ اپنے اندر اتار رہا تھا ویسا ہی کڑوا لہجہ اسکا تھا وہ اپنے دماغ میں آگے کے پلان کو
--- ترتیب دینے لگا تھا

میرال گم صم سی سمندر کنارے بیٹھی تھی آس پاس کوئی نا تھا وہ سمندر کی لہروں کو آتا جاتا دیکھ
رہی تھی اسنے ار قم کو لاکھ بھلانے کی کوشش کی تھی لیکن اس ظالم نے اسکے دل و دماغ پہ ایسا
قبضہ کیا تھا کہ وہ چاہے بھی اسے بھلانا پائی تھی نہیں جانتی تھی کہ اسے کیا ہو گیا ہے کیوں ہو رہا
ہے لیکن وہ اسے اپنے قریب دیکھنا چاہتی تھی قریب سے محسوس کرنا چاہتی تھی وہ ریت پہ اسکا
--- نام لکھتی اور بار بار مٹا دیتی تھی اسکی آنکھوں سے کئی آنسو بہہ نکلے تھے

ار قم کہاں ہو تم تم نے کیوں میرے دل و دماغ پہ قبضہ کر لیا ہے نفرت ہے مجھے تم سے نفرت "

کرنا چاہتی ہوں لیکن کر کیوں نہیں پار ہی کیوں کیوں! کیوں آتے ہو میرے خوابوں میں نہیں

ہے محبت مجھے تم سے کیوں چلے گئے چھوڑ کے تم تو محبت کے دعواید رتھے نا مجھ سے لیکن میں
اسی قابل ہوں میں مم میں نے دل توڑا تھا نا تمہارا ایک دفعہ نہیں ہزار بار دھتکارا تھا تمہیں اسی
لیے چلے گئے تم کیوں چلے گئے تم آ جاؤ واپس میری حالت تو دیکھو مجھے سکون چاہیے ار قم مجھے تم
--- " چاہیے ہو

--- وہ ہچکیوں سے روتی ہوئی بولی تھی

اک پل میں تم کو میں بھلا دوں گا

دل توڑنے کی یہ سزا دوں گا

میری یادوں کے موسم جب تم پہ چھائیں گے

چاہے جتنا بھی چاہو گے پھر نا آئیں گے

--- تم سے دور ہم اتنا ہو جائیں گے

--- دور کسی کے فون میں یہ گانا سنتے وہ گھٹنوں میں سر دبے بے تحاشا روئی تھی

سکندر علی شاہ ابھی ہی تعزیت والے مہمانوں سے مل کے فارغ ہوئے تھے کہ اچانک ہی حیدر کو
--- اپنی جانب آتا دیکھ اٹھے کھڑے ہوئے تھے
--- ڈیڈ آپ سے بات کرنی ہے مجھے
--- ہممم کرو
--- یہاں نہیں اپنے روم میں چلیں
--- وہ اسکی جانب دیکھتے اسکے ساتھ ہو لیے تھے
--- بولو بیٹا
--- ڈیڈ مجھے ار قم کے قاتل کا پتہ چل گیا ہے
کون ہے وہ؟
--- سکندر علی شاہ دھاڑے تھے

--- روم ساؤنڈ پروف تھا اس لیے آواز باہر ناگئی تھی

--- عالم سلطان خان اسکی ہی پسٹل سے فائر ہوا ہے یعنی اسنے ہی کہہ کے کروایا ہے

--- سکندر علی شاہ کی آنکھوں میں خون اتر اٹھا

--- ایک بار پھر سے خان خاندان نے شاہوں کو برباد کیا ہے اب کی بار بچنا مشکل ہے

--- سکندر علی شاہ اتنا آہستگی سے بولے تھے کہ مشکل سے ہی حیدر کو سنائی دیا ہوگا

--- حیدر میری بندوق نکالو

--- ڈیڈ کالم ڈاؤن

کیا خاک صبر کروں حیدر میرے بیٹے کو مارا ہے انھوں نے میری زرتاشہ کی نشانی کو چھینا ہے مجھ

--- سے میں انکے خاندان کا نام و نشان مٹا دوں گا

--- ڈیڈ

کیا ڈیڈ حیدر سکندر علی شاہ میں غیرت زندہ ہے ابھی بے غیرت نہیں ہوں میں میرے بیٹے کا
--- خون کبھی معاف نہیں کرونگا میں اس خان خاندان کے ٹکڑے ٹکڑے کرونگا

سکندر علی شاہ غصے سے بھرے لہجے میں بولے تھے وہ بہت جزباتی تھے حیدر کو یہ بات معلوم
--- تھی اسی لیے انکو روکا تھا

ڈیڈ میں لونگا بدلہ اپنے ارقم کا بدلہ لونگا انکو پیل پیل کی موت دونگا تڑپا تڑپا کے ماروں گا جتنی "
تکلیف سے ہمارے ارقم کو گزرنا پڑا اس سے دوگنی تکلیف سے دوچار کرونگا انکو وہ موت کی بھیک
مانگیں گے وہ بھی نہیں آئے گی انکو پوری دنیا کے لیے خان خاندان کو عبرت کا نشانہ نابند لونگا میں
ارقم کا انتقام لونگا جب تک ارقم کے ایک ایک قاتل کو زندہ زمین میں ناگاڑ دوں تب تک میں
" چین کی سانس نہیں لوں گا اور یہ حیدر علی شاہ کا وعدہ ہے سکندر علی شاہ سے

سکندر علی نے ایک نظر اپنے ہونہار بیٹے کی جانب دیکھا جسکی آنکھوں میں انتقام کی آگ واضح طور پہ جلتی ہوئی دیکھائی دی تھی ایک گہرا سانس بھرتے وہ سر کو اثبات میں ہلاتے اسکے کندھے --- پہ اپنا ہاتھ رکھتے وہ کمرے سے نکلتے چلے گئے تھے

ارقم تو چلا گیا تھا لیکن اسکے جانے سے جو سالوں پہلے ہوا تھا وہ پھر سے ہونے جا رہا تھا تاریخ پھر سے اپنا آپ دہرانے والی تھی لیکن اس بار ایک ایسے انتقام کی شروعات ہو چکی تھی جس میں --- سب کے ہاتھ صرف ذلت، دھوکا، رسوائی، اور بے وفائی آئی تھی

حیدر اور سکندر علی کی تمام باتیں دھڑکنے سن لیں تھیں اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ عالم سلطان خان کا جا کے قتل کر دیا سننے اس سے اسکا باپ جیسا بھائی اسکا دوست سب چھین لیا تھا تو --- کیسے نا وہ تڑپتی کیسے نا انتقام کی آگ میں سلگتی

کچھ سوچتے ہوئے وہ تیز تیز قدموں سے چلتی ہوئی اپنے کمرے میں آئی تھی وہ مسلسل بے چینی سے ادھر سے ادھر ٹہل رہی تھی کہ اچانک ہی اسکے دماغ میں ایک جھماکا سا ہوا تھا اس نے بے ساختہ اپنا موبائل اٹھایا تھا اور سوشل میڈیا پر یعنی کے گوگل پر اس نے

علم سلطان خان لکھ کے سرچ کیا تھا کہ اسکے سامنے اسکی تصویریں آگئیں تھیں اس نے نفرت سے --- اسکے اس خوبصورت چہرے پہ دیکھا تھا

در اصل عالم ایک جانا مانا بزنس مائیکون تھا لہذا بہت سارے لوگ یا آفس میں جہاں کہیں اسکی تصویریں ملتی لوگ گوگل پہ سوشل میڈیا کا ونٹس پہ لگا دیتے تھے اسکے اپنے لاکھوں کی تعداد میں فالورز تھے تو کبھی کبھار جب کبھی ٹائم ملتا وہ اپنی پکس اپلوڈ کرتا رہتا تھا اس لیے دھڑکن کو مشکل نہ ہوئی تھی البتہ وہ تو اسکے گھر جا کے اسے جان سے مارنا چاہتی تھی لیکن گھر کا ایڈریس ناملا تھا اسکے آفس کا نکل آیا تھا تو وہ وہی نوٹ کرتی دل ہی دل میں ایک فیصلہ کر چکی تھی جو آگے --- جا کے اسکے لیے انتہائی خطرناک ثابت ہونے والا تھا

نیناں آج سلطان خان کے ساتھ ہاسپٹل کے لیے سوٹ ایبل جگہ دیکھنے گئی تھی وہاں پہ تقریباً آنکو آدھا دن لگ گیا تھا پھر اسکے بعد سلطان خان نیناں کو کھانا کھلانے اسکے فیورٹ ریسٹورانٹ لے گئے تھے وہاں بھی انھیں خاصی دیر ہو گئی تھی لہذا نیناں نے گھومنے کا پلان ایک دو دن تک پوسٹ پون کر دیا تھا لہذا آج پورا دن گھر سے باہر گزار کے وہ انتہائی تھک گئی تھی رات نوبے وہ گھر لوٹی تھی لہذا بنا کچھ کھائے پیے وہ سیدھا اپنے کمرے میں آندھی طوفان کی طرح داخل ہوئی تھی اور جلدی سے اپنا نائٹ ڈریس لیتے وہ شاور لینے کی غرض سے واش روم میں جا بند ہوئی تھی

میرال اپنے بیڈ پہ آڑی تر چھی لیٹی تھی اس دن کے بعد سے اسنے یونی جانا بند کر دیا تھا اس بار اسکے فائنل تھے پھر بھی وہ اپنی پڑھائی پہ فوکس نہیں کر پار ہی تھی نا وہ کچھ کھاتی پیتی تھی نا سوتی تھی بس ہر وقت اکیلی بیٹھی رہتی تھی سبھی گھر والے اسکی جانب سے انتہائی پریشان تھے ابھی بھی اسنے رات کا کھانا نہیں کھایا تھا صبح بھی تابندہ بیگم نے اسے زبردستی تھوڑا سا ناشتہ کرایا تھا باقی پورا دن وہ کچھ نا کھاپی سکی تھی ماریہ اور سعد دونوں اسکے گھر آئے تھے لیکن وہ بھی اسکی

حالت دیکھ کے پریشان تھے ماریہ تو روہی پڑی تھی اسے یوں تڑپتے دیکھ کے انھوں نے بہت کوشش کی اپنی جانب سے کہ اسے کسی طرح ہنسا سکیں لیکن وہ شوخ و چنچل لڑکی اسکا بچپنا اسکا --- ہنسنا اسکا اکڑنا اسکا روٹھنا سب اسکا ستمگراپنے ساتھ لے گیا تھا

نیناں پنک نائیٹ ڈریس میں تھکی تھکی ہوئی بالوں کو کھولے بیڈ پہ آ کے لیٹی تھی اسپر نیند کا غلبہ --- اس قدر حاوی تھا کہ وہ بیڈ پہ گرتے ہی سو گئی تھی

رات کے کسی پہر جب وہ گہری نیند میں تھی اچانک ہی اسے خود پہ بوجھ سا محسوس ہوا خود پر کسی کی گہری پر تپش سانسیں محسوس ہوئیں تھیں وہ اٹھنا چاہتی تھی دیکھنا چاہتی تھی کہ وہ کون شخص ہے جو رات کی انتہائی میں اس کے اس قدر قریب ہے کہ ایسا کرنے سے پہلے ہی مقابل اسکی --- کلائیوں کو جکڑ گیا تھا

چاند کے آگے آئے بادلوں نے کمرے میں گھپ اندھیرا کر رکھا تھا کہ اپنے قریب کسی کی
سانسوں کی مہک وہ با آسانی محسوس کر سکتی تھی اس شتمگر کی اس قدر نزدیکی پہ اس کا دل رفتار
--- پکڑنے لگا تھا

؟ "کک کک کی کک کک کون ہے ہے ہے"

اسنے لاکھڑاتے لہجے میں کہا کہ آواز میں اب تک نیند کا عنصر شامل تھا آنکھوں کے ڈورے اب
--- تک نیند ناپوری ہونے کے باعث لال تھے

حیدر نے ایک نظر اسکے چہرے کی جانب دیکھا جو چاند کی روشنی میں چمک رہا تھا اسکی گہری سبز
آنکھیں اسکے گلابی گال جو اس کہ اتنی سی قربت پہ سرخ انار بن گئے تھے اسکے کلیجی رنگ ہونٹ
--- جسکو دیکھ اسکے حلق میں کانٹے سے چبھنے لگے تھے

حیدر علی شاہ تو بدلہ لینے آیا تھا لیکن بھول گیا تھا بدلہ لینا وہ دل ہار رہا تھا اسکی معصومیت پہ اسکے
--- حسن پہ

... " کوئی اتنا پیارا کیسے ہو سکتا ہے اور پھر سارا کا سارا کیسے ہو سکتا ہے "

اسکے لبوں سے خود بخود یہ الفاظ ادا ہوئے تھے کہ اس کی آواز پہ نیناں کی آنکھ کھل چکی تھی خود پہ کسی کو مکمل حاوی دیکھ اسکے ہوش اڑے تھے اور وہ زور سے ہاتھ پاؤں چلانے لگی تھی کہ چہرے --- پہ حیدر نے مضبوطی سے اپنا ہاتھ جمایا ہوا تھا

شش پیارے دشمن یہ مزاحمت بیکار ہے کیونکہ تم میرا انتقام ہو اور حیدر علی شاہ کسی طور پہ " بھی اپنے انتقام سے دستبردار نہیں ہوتا

کان کی لو کو اپنے دانتوں تلے دبائے کان میں جانلیو اسرگوشی کرتے اسنے اسکی مخصوص رگ --- دبائی تھی کہ وہ ایک مرتبہ پھر اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی چلی گئی تھی میرال ابھی بھی اسی پوزیشن میں بیڈ پہ لیٹی تھی کہ تابندہ بیگم ٹرے میں دودھ کا گلاس رکھے اندر --- داخل ہوئیں تھیں میرال کو انکے آنے کا علم نا ہو سکا تھا

-- میر ویڈیو

میر و میرا بچہ اٹھواٹھ کے دودھ پی لو کھانا بھی نہیں کھایا تمنے؟

تابندہ بیگم نے بیڈ پہ اسکے قریب بیٹھتے کہا تھا کہ اچانک ہی میرا ل نے اپنا چہرہ انکی جانب کیا تھا کہ
اسکی حالت دیکھ تابندہ بیگم کا دل خون کا آنسو رو یا تھا جڑے بال زرد رنگت سو جھی ہوئی لال
--- ویران آنکھیں اسکے اجڑی حالت کی گواہ تھیں

؟ میر و میری بچی کیا ہوا مجھے بتاؤ گی نہیں اپنی ماں کو ہاں

تابندہ بیگم نے آنکھوں میں آنسو لیے میرا ل سے پوچھا تھا کہ یہاں پہ میرا ل کا ضبط ٹوٹا تھا اس کی
--- برداشت ختم ہوئی تھی

اور وہ تابندہ بیگم کے سینے سے لگ کے پھوٹ پھوٹ کے روئی تھی اور اتنا روئی تھی کہ تابندہ بیگم
--- سے سنبھالنا مشکل ہو گیا تھا

مم مام ماما و و و و و ہ ہ وہ ا ا ا ر ر ا ر ق م کہہ کک کہتا تھا مم مجھ سس سے لگ اگر چھوڑ کے گئی ت تو "
 مم م مرنج مر جائے گا دد دیکھیں نن ناچ چھوڑ کک کے لگ گئی ت تھی نن نات تو وہ مم
 --- " مر لگ گیا ماما مم میرا ر ر ر ر ق م مر گیا

--- اسکے میرا کہنے پہ تابندہ بیگم کو خطرے کی گھنٹی بجتی ہوئی محسوس ہوئی تھی

؟ کک کی کک کیا نام ہے اسکا پورا

--- لڑکھڑاتے لہجے میں پوچھا گیا تھا

--- ار ق م علی شاہ

اور تابندہ بیگم کا دل ہی دہل اٹھا تھا سالوں پہلے جو ہوا تھا وہ ایک مرتبہ پھر ہونے جا رہا تھا اب وہ
 اپنی بیٹی کو کیا کہتیں کہ وہ غلط ہے؟ یا محبت کرنا غلط ہے یا پھر جو قدم وہ اٹھا چکی ہے اس میں محض
 --- رسوائی کے کچھ ہاتھ نا آنا تھا

--- میرا ل بیٹا

--- انھوں نے شفقت بھرا ہاتھ اسکے بالوں میں پھیرا تھا

--- ماما میں قاتل ہوں اسکی میں

نہیں بیٹا اس میں تمہارا کیا قصور ہے یہ سب تو اللہ کی مرضی ہے اسکے فیصلے ہیں دیکھو بیٹا ہر کسی کو ایک نادن ایک اس دنیا سے جانا ہے کسی کی پہلے کسی کی بعد یہ سبھی کو ایک مقررہ وقت پہ جانا ہے اس لیے تم خود کو قصورنا سمجھو ایسا ہی لکھا تھا زندگی کسی کے چلے جانے سے ختم نہیں ہو جاتی رک نہیں جاتی زندگی تو بڑھنے کا نام ہے کسی کے چلے جانے سے بھلا کہاں رکی ہے اس لیے اٹھو ... میری بچی اٹھو کے فریش ہو جاؤ اور پھر دودھ پی کے سو جاؤ

--- وہ اسکے ماتھے پہ لب رکھتیں ایک گہرہ سانس بھرتیں کمرے سے نکلیں تھیں

آپ سمجھ نہیں سکتیں ماما میرے لیے کس قدر ضروری ہو گیا ہے وہ اب وہ نہیں ہے تو اس کی قدر آئی ہے بہت بد نصیب ہوں میں نجانے کتنی بار اسکا دل توڑا ہے میں نے شاید اسکی سزا ملی ہے --- مجھے دور چلا گیا مجھ سے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے

--- وہ ایک آنسو پیتی خود سے گویا ہوئی تھی

جو تیرے نبھڑنے سے مجھے مرض ملے گا "

"! اسی مرض سے مر جاؤں میرے حق میں دعا کر

: دودن پہلے

جب ار قم کو شاداب کے آدمی اٹھالائے تھے تب انھوں نے چیک کیا تھا ار قم کو سانس ناہونے کے برابر آرہی تھی لہذا وہ یہی سمجھے کہ ار قم مر چکا ہے لہذا وہ اسے شہر سے دور ایک ویران سی کوٹھری میں پھینک گئے تھے کہ گر زندہ بھی ہو تو زندہ نارہ سکے لیکن جب وہ رب اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے تو کیسے وہ اپنے بندے کو اکیلا چھوڑ سکتا ہے

ار قم کی اسی چیپ سے اسکا سکرپٹری اور اسکے باقی ساتھی اس تک پہنچے تھے اور فلحال جتنا ہو سکتا تھا اسکا ٹیریمینٹ کیا تھا انھوں نے اسے ساتھ چلنے کو کہا تھا لیکن اسنے یہ بول کے انکار کیا تھا جو کوئی

بھی اسکا دشمن ہے وہ معمولی نہیں ہے وہ ایک مرتبہ پھر سے معلوم کرائے گا کہ آیا وہ زندہ ہے کہ --- مر گیا اور اس کے اگلے حکم تک کا انتظار کریں

اسکی بکھری حالت دیکھتے اسکی تمام ساتھیوں کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں جبکہ وہ انھیں اپنی طرف --- سے تسلی دیتا مطمئن کرتا خود کو دشمن کے اگلے وار کے لیے تیار کر چکا تھا

صبح جب نیناں نیند سے جاگی تو اسے اپنے پاس سے کسی کی مہکتی سانسوں کی خوشبو آئی اچانک ہی اسکی نظر اپنی کلائیوں میں گئی تھی اسے اپنی کلائیوں پہ اپنی گردن پہ کسی کا پر تپش لمس محسوس ہوا تھا کہ اسنے باقاعدہ جھر جھری لی تھی لیکن کچھ ہی دیر میں وہ اسے محض اپنا وہم سمجھتے اٹھی تھی اور اپنا ڈریس لیتی واشر روم میں جابند ہوئی تھی کچھ ہی دیر میں وہ واشر روم سے باہر آئی تھی ہلکے فیروزی کلر کے فرائ کے ساتھ وائیٹ ٹائیٹ پہنے وہ بہت تر و تازہ اور خوبصورت نظر آرہی تھی ڈریسنگ پہ پڑا ڈرائیر اسنے اٹھایا تھا اس غرض سے کہ وہ اپنے گیلے بالوں کو خشک کر سکے بالوں کو خشک کر کے اسنے اپنی گہری سبز آنکھوں میں کاجل لگایا تھا اور نجانے کس خیال کے تحت وہ ہلکا ہلکا گنگنانے لگی تھی اس بات سے بے خبر کے وہ کسی کی گہری نظروں کے حصار میں

ہے وہی گرے کر سٹل آنکھیں جن میں چوبیس گھنٹے سرد مہری چھائی رہتی تھی لیکن نجانے
نیناں کو دیکھتے جیسے وہ ہر ایک بات بھول جاتا تھا سبھی چیزوں سے بے نیاز ہو جاتا تھا یہاں تک کہ
--- اپنا مقصد بھی بھولنے لگا تھا

کا جل لگاتے اسنے ہلکا سا ریڈ لپ گلوں اپنے لبوں پہ لگایا تھا کہ ایسا کرتے گہری گرے کر سٹل
آنکھوں نے اپنا حلق بامشکل تر کیا تھا وہ اسکے حسن سے نظریں چرانا چاہتا تھا لیکن چرانا پایا تھا

وہ اپنی تیاری کو فائنل ٹچ دیتی اپنا کلچ اٹھاتی ڈوپٹے کو گلے میں ڈالتی اپنے سفید نازک پاؤں میں
سفید ہی رنگ کا کھسہ پہنتی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی کہ اسکے جاتے ہی حیدر کے چہرے پہ ایک
--- پراسرار مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا

--- اسلام و علیکم ماما

--- و علیکم اسلام میرا بچہ اٹھ گیا تر گئی تھکن

--- جی ماما تر گئی

--- وہ انکی گلے میں پیار سے اپنی بانہیں ڈالتی بولی تھی

--- اچھا تم بیٹھو میں ملازمہ سے بول کے تمہارا ناشتہ ٹیبل پہ لگاتی ہوں

--- نہیں ماما میں آج باہر جا رہی ہوں آؤٹینگ کے لیے باہر سے کچھ کھاپی لوں گی

نین بیٹا کل بھی تم تھک گئی تھی آج ریسٹ کرو ایسا نا ہو بیمار ہو جاؤ ویسے بھی موسم چینیج ہو رہا ہے

--- سردی شروع ہونے والی ہے اب احتیاط کرو

--- تابندہ بیگم فکر مند سے بولیں تو اسے ان پہ ڈھیروں پیار آیا تھا

میری پیاری ماما آپ بالکل بھی ٹینشن نالیں میں باہر سے کوئی بھی اوٹ پٹانگ چیز نہیں کھاؤں گی

--- اوکے

وہ مسکرا کے بولی تھی تو وہ بھی اسکی بات سن کے مسکرا دی تھیں جسکے نیناں گاڑی کی چابی ڈرائیور

--- سے لیتے ہوئے گاڑی کو زن سے بھگالے گئی تھی

دھڑکن جب سو کے اٹھی تو دس بج چکے تھے اسنے فوراً سے اپنا ڈریس لیا تھا اور واشروم میں گھسی
تھی پندرہ منٹ کے بعد وہ بلیک کلر کے ڈریس میں اپنے گیلے بالوں کو تولیے سے رگڑتی ہوئی باہر
آئی تھی ڈرائیر سے بال خشک کرتے اسنے اپنی سنہری آنکھوں میں کاجل لگاتے اپنے گلابی
ہونٹوں پہ پنک کلر کالپ گلوں ہی لگایا تھا اور بالوں کو ایسا ہی کھلا چھوڑتے اسنے اپنا بیڈ پہ پڑا ڈوپٹہ
اٹھایا تھا اور ب سے بلیک کلر کے ہی کھسے نکال کے پہنتی اپنا کلچ اٹھاتی وہ نیچے آئی تھی کہ سامنے
--- ہی روشنا بیگم اسے کیچن میں کام کرتی ہوئیں نظر آئیں تھیں

اسلام و علیکم ماما

و علیکم اسلام بیٹا اٹھ گئی

--- جی ماما

--- دھڑکن نے دھیمے لہجے میں کہا تھا

کیا ہوا کچھ پریشان لگ رہی ہو اور کہاں جا رہی ہو؟

--- نہیں ماما بس کچھ یونی کے نوٹس لینے تھے فرینڈ سے تو اس لیے جارہی ہوں

--- دھڑکن نے پہلی بار روشناس سے جھوٹ بولا تھا

--- اچھا بیٹا ناشتہ تو کر لو

--- نہیں ماما لیٹ ہو جاؤں گی جلدی آ جاؤں گی خیال رکھیے گا

--- ٹھیک ہے بیٹا فی امان اللہ

--- فی امان اللہ وہ چہرے پہ بامشکل مسکراہٹ لاتی وہاں سے نکلی تھی

دھڑکن دھڑکتے دل کے ساتھ خان گروپ آف انڈسٹریز کے سامنے کھڑی تھی گاڑی کو سائیڈ

پہ پارک کرتے وہ نیچے اتری تھی اپنے دھڑکتے دل پہ قابو پاتے اسنے اندر کی جانب بڑھائے تھے

--- عالیشان آفس کے اندر قدم رکھتے وہ ریسپشن پہ جا کھڑی ہوئی تھی

یس میم ہاؤم آئی ہیلپ یو؟

How may I help you?

--- ریسپنسنٹ پہ موجود لڑکی نے پوچھا

--- مجھے عالم سلطان خان سے ملنا ہے

لیکن آپ کون ہیں اور کیا آپ نے اپائنٹمنٹ لی تھی؟

--- میرا نام دھڑکن علی شاہ ہے اور مجھے کسی اپائنٹمنٹ کی قطعاً ضرورت نہیں ہے

--- وہ لڑکی اسکے طنز بھرے رویے پہ پہلے پہل تو حیران ہوئی پھر عالم کو کال کر کے پوچھنے لگی

کون ہے کیوں ملنا چاہتی ہے؟

--- عالم نے سگریٹ کا کش لگاتے پوچھا تھا

--- سرانھوں نے اپنا نام دھڑکن علی شاہ بتایا ہے

--- ہم عالم نے ایک گہرا سانس بھرا اور پھر اسے اندر آنے کی اجازت دے دی تھی

--- دھڑکن چلتی ہوئی اسکے آفس میں جا داخل ہوئی تھی بنانا کیے

عالم جو نجانے کونسی سوچوں میں گم تھا اسے دھڑلے سے اپنے قریب آتا دیکھ حیران ہوا تھا

ایکسوزمی؟ مس کیا آپ کو تمیز نہیں کہ کسی کے روم میں بنانا کیسے نہیں آسکتے؟

تم اس لائق نہیں ہو عالم سلطان خان کہ تم سے اجازت لی جائے یا تمہارے اس سوکالڈ روم میں

--- ناک کر کے آیا جائے

--- دھڑکن چبا چبا کے بولی تھی کہ عالم کے ماتھے پہ بل پڑے تھے

وہ اپنی کرسی سے اٹھتے اسکے قریب آیا تھا اور سرتاپاؤں گہری نظروں سے اسکا جائزہ لیا تھا بے

شک وہ حسن کمال کا رکھتی تھی لیکن فل وقت جس لہجے میں وہ اس سے بات کر رہی تھی اسکو

--- طیش دلا گئی تھی

کون ہو تم کیا چاہتی ہو؟

عالم سگریٹ کا کش لیتا ہوا بولا تھا

--- ار قم علی شاہ کی بہن

کون ار قم علی شاہ؟

--- عالم نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا تھا

یہ حقیقت بات تھی کہ عالم نیناں اور میرال اس خاندان کے بارے میں نہیں جانتے تھے اس

--- بات کا علم صرف میر علی اور سلطان خان کو ہی تھا

عالم نے سگریٹ کا کش لگاتے دھواں جان بوجھ کے دھڑکن کے منہ پہ چھوڑا تھا کہ یہ ہی چیز

اسکو طیش دلا گئی تھی اور اسنے اسکے منہ سے سگریٹ نکال کے زمین پہ پھینکتے ہوئے اسے اپنے

--- پاؤں تلے مسل دیا تھا کہ عالم تو اسکی جرات کو دیکھ دنگ رہ گیا تھا

--- وہی ار قم علی شاہ جسکو تمنے نہایت بے رحمی سے قتل کیا ہے

دھڑکن جھٹکے سے اسکا گریبان اپنی مٹھیوں میں دبو چتی چلائی تھی کہ آفس کے تمام وور کز وہاں

--- جمع ہونا شروع ہو گئے تھے

عالم کی آنکھوں میں اب خون اتر اتر تھا کوئی کیسے اس پہ بنا سوچے سمجھے اس قدر گھٹیا الزام لگا سکتا
--- تھا

کیا بکو اس ہے یہ لڑکی ہو کون تم اور کیوں الزام لگا رہی ہو مجھ پہ جانتی بھی ہو کون ہوں میں؟

--- اسنے چبا چبا کے الفاظ ادا کرتے کہا تھا اور اپنا گریبان اسے بامشکل چھڑایا تھا

جانتی ہوں کون ہو تم ایک گھٹیا آؤارہ لو فر لنگے گرے ہوئے خود غرض نفس پرست انسان ہو

--- سمجھے تم نے میرے بھائی کی جان لی ہے تمہیں جان سے مار دوں گی

وہ ہزینی انداز میں چیخی تھی اور اپنے بیگ سے پسٹل نکالتی اس پر تان چکی تھی اس سے پہلے وہ اس

پر گولی چلاتی اسنے جھٹکے سے اسے اپنے قریب کرتے اسکی کمر کے گرد حصار باندھا تھا اور قریب کا

رخ اوپر کی جانب کیا تھا ایسا کرنے سے گولی چلی تو تھی لیکن دونوں میں سے کسی کو نقصان نا ہوا

--- تھا

چھوڑ مجھے گھٹیا انسان چھوڑوں گی نہیں تمہیں میں قاتل ہو تم میرے بھائی کے سمجھے قاتل ہو
--- تم

دھڑکن عالم سے خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی کہ سخت سنگلاخ گرفت میں کہاں اتنی
--- آسانی سے آزاد ہو سکتی تھی وہ

یہ ایک عالم نے اپنی لال آنکھوں کو اسکی سنہری آنکھوں میں گاڑھا تھا اور اپنا چہرہ اسکے قریب
کرتے اسکے کان میں سرگوشی کرنے گا تھا کہ ایسا کرنے سے دھڑکن کی دھڑکنوں نے رفتار
--- پکڑی تھی

مجھے بھی تمہیں چھونے کا کوئی شوق نہیں ہے تمہارے حق میں یہی بہتر ہے کہ یہاں سے "
چپ چاپ دفع ہو جاؤ ورنہ آگر عالم سلطان خان اپنی آئی پہ آگیا نا تو کسی اور کو میں کچھ کہوں یا نا
کہوں لیکن تمہیں میں جیتے جی مارڈالوں گا اینڈ ٹرسٹ می ایسا کرتے وقت مجھے بالکل بھی پچھتاوا
--- " نہیں ہوگا

جھٹکے سے اسے چھوڑتے وہ اسے سسکنے پہ مجبور کر گیا تھا دھڑکن اب قدرے خوفزدہ ہوئی تھی وہ جانے کے لیے مڑی تھی لیکن اپنے سامنے موجود لوگوں کے ہجوم کو دیکھتے اسنے ایک نظر عالم کی جانب دیکھا تھا جو طنزیہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا کہ اس وقت اسے اسکی یہ مسکراہٹ زہر --- لگی تھی دو آنسو اسکی پلکوں سے بہہ نکلے تھے اور وہ ڈورتی ہوئی وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی خبردار آج جو کچھ ہوا وہ کسی نے باہر جا کے بتایا یہ بات میڈیا تک گئی تو وہ اسکا زمین پہ آخری دن --- ہوگا

عالم اتنی اونچی آواز میں دھاڑا کہ سب کو اپنے کان کے پردے پٹھتے ہوئے محسوس ہوئے تھے اور وہ سب خوف سے لرزتے کانپتی ٹانگوں سے بامشکل اپنے کیبزن کی جانب بڑھے تھے کسی کی ہمت نا تھی کہ اسکا سامنا کر سکیں کیونکہ یہاں ہر کوئی عالم سلطان خان کے نام سے اسکی حیثیت اسکی --- عزت سے واقف تھا

--- ڈیم اٹ اچھا نہیں کیا تمنے دھڑکن علی شاہ یو ہیو ٹوپے فاردس

--- شیشے کی کھڑکی پہ مکا مارتے وہ طیش بھرے لب وہ لہجے میں بولا تھا

نیناں آج پورا دن گھوم گھوم کے تھک گئی تھی اور ابھی گھر جانے کے لیے نکلی ہی تھی کہ گاڑی
--- خراب ہو گئی تھی

--- ڈیم اسٹ یا اسے بھی ابھی ہی خراب ہونا تھا

--- نیناں گاڑی سے باہر نکلتے ہوئے اسکے دروازے کو ٹھوک مارتی ہوئی بولی تھی

--- شام کے چھ بجے تھے اندھیرا بھی بس ہونے ہی والا تھا

وہ سڑک کے درمیان میں کھڑی پریشانی سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی اسنے اپنا فون بھی آن کیا تھا
مگر اس ایریا میں سروس کافی کم ہوتی تھی لہذا وہ گھر سے ڈرائیور کو کال کر کے یا پھر عالم کو کال
--- کر کے بھی نہیں بلا سکتی تھی اور راستوں کا اسے پتہ نہیں تھا

آکھڑتی ہوئی Honda Civic ابھی اسی اثنا میں وہ کھڑی تھی کہ اسکے سامنے ہی ایک
--- تھی

--- حیدر نے شیشہ نیچے کرتے اسکی جانب دیکھا اور پھر گویا ہوا

اپنی پرابلم مس؟

Any Problem Miss ?

یابٹ ہو یو آر؟

Ya But who you are?

--- نیناں نے قریب آتے اسی کی گاڑی کے شیشے پہ ہاتھ رکھتے اپنی سبز آنکھیں پٹپٹاتے کہا تھا

اور اس وقت حیدر کو اپنا آپ اسکی گہری سمندر جیسی آنکھوں میں ڈوبتا ہوا محسوس ہوا بہت

--- مشکل سے اسنے اپنے آپ کو اسکے سحر سے نکالا تھا اور گاڑی سے باہر نکلتے اسکی جانب آیا تھا

--- جی اب بتائیں کہ کیا پرابلم ہے؟ حیدر نے اسکی جانب دیکھتے کہا تھا

وہ ایکچولی میری گاڑی خراب ہو گئی ہے اور یہاں نیٹ ورک بھی نہیں آرہا کہ میں گھر سے ہی فون

--- کر کے کسی کو بلا لوں

--- نیناں نے کہا لیکن اسکی جانب دیکھنے سے گریز کیا تھا جسکو وہ نوٹ کر چکا تھا

--- اوکے میں دیکھتا ہوں

نیناں نے ایک نظر پھر اسکی جانب دیکھا تھا وائٹ کلر کی شرٹ کو کہنیوں تک فولڈ کیے بلیک پینٹ جیل سے بالوں کو سیٹ کیے سیدھے ہاتھ پہ برانڈ ڈگھڑی پہنے وہ لاہر واہ سا گاڑی کو دیکھ رہا

--- تھا

--- پتہ نہیں کیوں سبز آنکھیں بار بار اس ستمگر کو دیکھنے میں مصروف تھیں

--- ایک دفعہ گاڑی سٹارٹ کر کے دیکھیں

--- اسکے کہنے پہ اسنے گاڑی سٹارٹ کی اور گاڑی سٹارٹ ہو بھی گئی تھی

--- واؤ سٹارٹ ہو گئی

--- نیناں نے باہر نکلتے کہا تھا

--- اسکی خوشی دیکھ کے حیدر ہلکا سا مسکرایا تھا

-- ویسے آپ دیکھنے میں تو کافی امیر لگتے ہیں لیکن آپ کو میکینک ہونا چاہیے تھا

-- نیناں نے لاہروا ہی سے ہنستے ہوئے کہا تھا

-- جبکہ حیدر کو اسکی یہ مسکراہٹ زہر لگی تھی

؟ اپنی ہاؤ آپ کا نام کیا ہے

-- نیناں نے پوچھا

-- نام جان کے کیا کرنا ہے آپ نے

-- حیدر نے گہری نظروں سے اسے دیکھتے کہا تھا

؟ کرنا تو کچھ نہیں ہے لیکن نام تو پتہ ہونا چاہیے ناکہ آپ کون ہیں نام کیا ہے آپکا

-- ہادی -- ہادی نام ہے میرا

-- آپ نے میری اتنی مدد کی اسکے لیے تھینک یو سوچ مسٹر ہادی

--- نیناں نے مسکراتے کہا

--- میرا نام

آپ کا نام نیناں ہے رائیٹ؟

--- آپ کو میرا نام کیسے پتہ

آپ کی یہ جو آنکھیں ہے نابہت خوبصورت ہیں کسی کو ایک ہی دفعہ میں گھائل کرنے کا ہنر
--- رکھتی ہیں

سو اس لیے مجھے لگا آپ کی آنکھوں کی طرح آپ کا نام بھی خوبصورت ہو گا کیا نہیں ہے یہ آپ کا نام؟

--- حیدر نے آبرو اچکاتے پوچھا تھا

--- نہیں یہی نام ہے میرا

--- نیناں سلطان خان

نیناں نے مسکراتے کہا تھا

۔۔۔ اوکے نائیس ٹومیٹ یو مسٹر ہادی

Ok Nice to Meet you Mr Hadi...

۔۔۔ نیناں نے اپنا ہاتھ اسکی جانب بڑھاتے مسکراتے کہا تھا

۔۔۔ اور حیدر نے وہی ہاتھ کو پکڑتے ایک ہی جھٹکے میں اسے قریب کھینچ لیا تھا

اور اس کی گرے آنکھوں کو دیکھتے اسکی سحر زدہ شخصیت کو دیکھتے نیناں نے کادل تیزی سے

۔۔۔ ڈھڑکا تھا

۔۔۔ آپکی یہ سبز آنکھیں کافی گہری ہیں انکی گہرائی میں اتر جانے کو جی چاہتا ہے میرا

حیدر نے اپنی آنکھوں میں بے پناہ جنون لیے بے پناہ شدت لیے اسکی جانب دیکھا جسکے نیناں کو

اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوتی محسوس ہوئی اور وہ وہاں سے بھاگتے ہوئے گاڑی میں

جا بیٹھی تھی اور تیزی سے ڈھڑکتے دل پہ قابو پانے کی کوشش کرنے لگی تھی ایک نظر اسنے

سامنے لگے شیشے میں دیکھا تو وہ ابھی تک وہی موجود اسے دیکھتا مسکرا رہا تھا اس پل وہ اسے
--- پر اسرار لگا تھا لہذا وہ گاڑی سٹارٹ کرتے جلد ہی اس کی نظروں سے او جھل ہو گئی تھی

ہائے اللہ کیا تھا وہ شخص یا پھر کوئی جن تھا

اور اگر جن تھا تو کتنا خوبصورت جن تھا

نیناں خود سے بڑبڑائی تھی

نہیں نہیں میں بھی کتنی پاگل ہوں جن کیسے ہو سکتا ہے جیتا جاگتا انسان ہے وہ لیکن اگر سچ میں
--- جن ہو اور میرے پیچھے پڑ گیا تو

--- تت تو میرا کیا ہوگا

نیناں نے پریشانی کے عالم میں اپنا ناخن چبانا شروع کر دیا تھا اس بات سے بے خبر کہ وہ جن نما
--- انسان اسکے پیچھے پڑ چکا ہے اور اسکے پیچھے وہ کس حد تک جائے گا یہ صرف اسکی سوچ تھی

نیناں جب سے گھر واپس آئی تھی ناجانے کیوں بار بار اسے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ کسی کی نظروں کے حصار میں ہے رات نیناں کھانا کھا کے اپنے روم میں آئی تھی اور فریش ہوتے اسنے نائٹ ڈریس پہنتے سونے کے لیے لیٹی تھی مگر آج نیندا سکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی دل ہمک ہمک کے اسے ستمگر کے چہرے کا طواف کرنا چاہتا تھا نیناں جس ماحول میں پلی بڑھی تھی اور جہاں سے وہ ایم بی بی ایس کی ڈگری لے کے آئی تھی وہاں کتنے ہی خوبصورت اور روبرو نوجوان دیکھے تھے اور تو اور اس کے اپنے خاندان میں ایک سے بڑھ کے ایک لڑکا خوبصورت تھا لیکن نجانے کیوں اس دیوانی کی نگاہ اس ستمگر پہ جیسے ٹھہر سی گئی تھی آنکھیں بار بار اسکا طواف کرنا چاہتی تھیں وہ خود کو بہت بے بس محسوس کر رہی تھی ایسا آج سے پہلے اسکے ساتھ کبھی ایسا نا ہوا تھا ابھی وہ اسی اثنا میں تھی کہ اچانک ہی اسکا موبائل ٹون بجی تھی دیکھا تو واٹس ایپ پہ میسج نوٹیفکیشن آیا تھا اسنے دھیان نہ دیا تھا اور پھر اسکی سوچوں میں گم ہو گئی تھی کہ اب کی بار پھر سے دو تین دفعہ نوٹیفکیشن ٹون بجی تھی کہ ناچاہتے ہوئے بھی اسنے واٹس ایپ آن کیا تھا اور ایک ان --- نون نمبر سے میسج آیا تھا اسنے اوپن کیا تھا

اسلام و علیکم

"کیسی ہیں آپ؟"

مائے گرین بیوٹی؟

--- نیناں کا دماغ اسکے آخری میسج پہ اٹک سا گیا تھا

--- "مائے گرین بیوٹی"

--- اسکی جانب سے جواب ناپاک کے اس نے کو سچن مار کس بھیج دیئے تھے

"؟؟؟؟؟"

و علیکم اسلام

الحمد للہ لیکن آپ کون ہیں؟

--- نیناں نے سوال داغا تھا

نیناں کے پوچھنے پہ حیدر کی آنکھوں میں ایک چمک جبکہ ہونٹوں پہ ایک مسکراہٹ ابھر آئی تھی

" آپ کی سبز آنکھوں کا عاشق "

--- نیناں کا دل تیز رفتار سے دھڑک رہا تھا

" میں سمجھی نہیں "

--- نیناں نے کہا

ارے گرین بیوٹی اٹس می ہادی جو آج شام کو آپ کو بیچ سڑک پہ ملا تھا آپ کی کار کا پرابلم تھا تو "

" آپ نے مجھے میکینک بنا دیا تھا

حیدر کا میسج پڑھتے اسے ہنسی بھی آئی تھی اور دل بھی تیزی سے دھڑکا تھا کہ ابھی اسی ستمگر کو

--- سوچ رہی تھی اور ابھی ہی اس کا میسج آگیا

" اہم لیکن آپ کو میرا نمبر کیسے ملا "

--- نیناں نے پھر سوال پوچھا

" سوال بہت کرتی ہیں آپ گرین بیوٹی "

--- حیدر کے بولنے پہ نیناں مسکرائی تھی

" مجھے میسج کیوں کیا آپ نے میں کسی اجنبی سے بات نہیں کرتی "

--- نیناں نے دل کی بات کو زبان پہ لایا تھا

" سچ میں؟ کیا میں آپ کو اجنبی لگتا ہوں؟ زرا اپنے دل پہ ہاتھ رکھیں اور بتائیں "

حیدر کا میسج پڑھتے نیناں کا دل اچھل کے باہر آنے کو تھا وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا کہ کسی اجنبی کو

--- کیسے اتنا سوچا جاسکتا ہے

" اچھا تو آپ نے کیوں میسج کیا مجھے "

نیناں کے پھر سے پوچھنے پہ اس نے اپنے دانت کچکچائے تھے گویا اسے بار بار سوال پوچھنے سے عاجز

--- آگیا تھا

سوال بہت پوچھتی ہیں آپ لیکن خیر اس سوال کا جواب دینا بھی میں ضروری سمجھتا ہوں " جب سے آپ کو دیکھا کے ملا ہوں آپ سے چین نہیں آیا دوبارہ میرا سکون و آرام کہیں کھو گیا --- " ہے کسی نے چرا لیا ہے

--- حیدر کے جواب پہ نیناں نے اپنی پلکیں بے ساختہ گرائیں تھیں

--- " تو اس میں میں کیا کروں جس نے چرایا ہے اسکو بولیں کہ وہ واپس کر دے " ---

--- نیناں نے ٹائپ کیا تھا کہ دوسری جانب سے میسیج فوراً آئیں ہو گیا تھا

" اسی کو تو بول رہا ہوں کہ واپس کر دے " ---

--- حیدر کے رپلائی پہ نیناں کی ہتھلیاں پسینے سے بھیگ گئیں تھیں

--- " نین میرا دل آپ کو پانے کا آپ سے ملنے کا متمنی ہونے لگا ہے " ---

؟ " کیا آپ کل مجھ سے مل سکتی ہیں " ---

--- حیدر کے سوال پہ نیناں کا دماغ الجھا تھا

--- " سوری میں نہیں مل سکتی "

--- نیناں نے اپنے طرف سے کہا تھا

نین میں آپکو فورس نہیں کرونگا زبردستی نہیں کرونگا آپ کے ساتھ لیکن یہ ہے کہ تمام عمر "

" آپ کا انتظار کرونگا

--- حیدر کے جواب پہ نیناں مسکرائی تھی

صبح انتظار کرونگا آپکا دیکھو نگا کہ کیا واقعی ہی میری محبت میں اتنا دم ہے کہ آپ کا دل میری "

--- " جانب مائل ہو سکے نا ہوا تو وعدہ رہا میرا آپ سے خود پیچھے ہٹ جاؤنگا

--- " خیال رکھیے گا اپنا اللہ حافظ "

اسنے کہتے بات ختم کی تھی کہ نیناں کا دل اسکی باتوں پہ بے تحاشہ دھڑک رہا تھا دل چاہ رہا تھا کہہ

--- دے کہ وہ کل آئے گی ضرور آئے گی لیکن

دوسری جانب حیدر علی شاہ کے چہرے پہ ایک اطمینان بھری مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی وہ جانتا تھا کہ جس طرح اسے نیناں کو اپنی باتوں کے جال میں پھنسا یا ہے ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ کل نا --- آئے مختصر یہ کہ وہ اپنی جانب سے پہلا پتہ پھینک چکا تھا

آج تیسرا دن تھا جب سے ار قم یہی تھا اب بھی زخم کافی گہرے تھے لیکن ادویات وہ ٹائم پہ لے رہا تھا اب اس کو ٹھہری میں اسکا اپنا دم بھی گٹھنے لگا تھا تین دن پہلے ہی شاداب کے بندے آئے --- تھے دوبارہ انھوں نے کوئی چکر نہیں لگایا تھا

آج ار قم کو ملنے اسکی ٹیم آئی تھی یعنی کے جو نئیز آفیسر زوہ سیول کپڑوں میں ملبوس تھے اسکے سکریٹری جو کے اسے کا کافی قریبی دوست تھا اسنے اسکی میڈیسن تبدیل کی تھی چیک اپ دوبارہ کیا تھا اسکے لیے گرما گرم سوپ گھر سے تیار کروا کے لایا تھا اور زبردستی پلایا تھا وہ اسکا بہت وفادار دوست تھا اسکی آنکھیں نم تھیں اسکی حالت دیکھتے اسنے بار بار اسے کہا کہ یہاں سے چلے وہ کوئی اور راستہ ڈھونڈ لیں گے انھیں ٹریپ کرنے کا لیکن ار قم کافی ضدی تھا جس کام کو کرنے کی ٹھان --- لے کر کے رہتا تھا بھلے پھر جان ہی کیوں نا چلی جائے

میڈیسن لیتے ار قم اب ایک پرانی سی چارپائی پہ لیٹا آرام کر رہا تھا آج وہ خود کو پہلے کی بانسبت کافی بہتر محسوس کر رہا تھا اسی لیے اسنے ان سبکو واپس بھیج دیا تھا ابھی اسکی آنکھ لگنے ہی والی تھی کہ اچانک اس کو ٹھہری کے قریب انھی بندوں کی آوازیں سنائی دی تھیں وہ فوراً لرٹ ہوا تھا اپنی --- چیپ کو ایکٹو کیا تھا جسے دور موجودا سکی ٹیم بھی لرٹ ہوئی تھی

--- اسنے زمین پہ لیٹتے اپنا سانس روکا تھا کہ انھی کو یہی لگا تھا کہ وہ مرچکا ہے

کو ٹھہری میں ایک عجیب سی سمیل سی بھی پھیلی ہوئی تھی کہ وہ خون اور ادویات کی تھی لیکن ان --- جاہلوں کو لگا کے اسے مردہ وجود سے آرہی ہے

" اوئے چل اسکو دفنادیں اب مرچکا ہے ویسے بھی شاداب صاحب نے کہا تھا کہ اسکو دفنادینا "

--- ٹھیک ہے چل اٹھا اسے

وہ دونوں آپس میں بولے تھے

ارقم کے ساتھیوں کا یہ دیکھ خون کھول اٹھا تھا کہ کیسے انکے ہوتے وہ انکے کیپٹن کو ہاتھ لگا سکتے ہیں لیکن ارقم کی کہی بات یاد آئی تھی کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے جذبات میں آ کے کوئی غلط قدم نہیں اٹھانا ہے جس پہ عمل کرتے وہ خاموشی سے انکی کاروائی ملاحظہ فرما رہے تھے ارقم کو اٹھاتے وہ باہر نکلے اور پھر کچھ دور ایک گڑھا کھودتے ارقم کو اس میں دفن دیا تھا کہ ارقم کو اب سانس روکنا مشکل لگنے لگا تھا دفناتے ساتھ ہی وہ اپنی راہ پہ چل پڑے تھے جیسے ہی وہ لوگ وہاں سے نکلے تھے ویسے اسی تیزی سے فیصل ارقم کی جانب لپکا تھا اور اسکے باقی ساتھیوں نے بھی مل کے اسے گڑھا سے نکالا تھا کہ فیصل یکدم ہی ارقم کے گلے لگا تھا جبکہ ارقم لمبے لمبے سانس لینے میں --- مصروف تھا

--- " سراجر آپ کو آج کچھ ہو جاتا تو میں کبھی خود کو معاف نہیں کر پاتا "

فیصل رندھی ہوئی آواز میں بولا تھا جبکہ سانس بحال ہونے پہ ارقم نے اسکی کمر سہلائی تھی گویا --- اسے دلا سہ دیا تھا

میں ٹھیک ہوں فیصل پریشان ناہو تم نے اور میرے باقی ساتھیوں نے اس مشکل وقت میں میرا " --- بہت ساتھ دیا ہے بہت مشکور ہوں تم سب کا

--- ارقم نے مسکراتے کہا تھا

" نہیں سر آپ کی حفاظت کرنا فرض ہے ہم پہ اور فرض ادا کر کے کیسا شکریہ "

--- وہ سبھی بیک وقت بولے تھے جبکہ ارقم انکا جوش و خروش دیکھتا سرشار ہوا تھا

؟ " سر اب آگے بتائیں کے کیا کرنا ہے "

--- انھی میں سے ایک شخص بولا تھا

تم لوگ فلحال اس گڑھے کو ویسے ہی بند کر دو جیسے یہ پہلے بند تھا لیکن دھیان رکھنا کسی کو خبرنا

--- ہونے پائے کہ میں زندہ ہوں

--- سبنے سر کو خم دیا تھا

" فیصل تم مجھے میرے فارم ہاؤس چھوڑ آؤ "

او کے سر آئیں فیصل اسے احتیاط سے تھمتا گاڑی کے پاس لے گیا تھا اور اسے گاڑی میں احتیاط سے بیٹھاتے خود ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھا تھا

سر آپ کو بتانا تھا کہ میجر صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں میں نے انکو اپنے پلان اور " دشمن کے پلان سے آگاہ کر دیا تھا وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں

ہمممم

ٹھیک ہے فارم ہاؤس میں جا کے کر لوں گا

فیصل نے سر کو اثبات میں ہلایا تھا جبکہ ارقم نے ایک گہرا سانس بھرا تھا اور کچھ سوچتے ہوئے

تکلیف میں بھی ہونٹوں پہ ایک مسکراہٹ ابھر کے غائب ہوئی تھی

میرال نے بہت سوچنے سمجھنے کے بعد فیصلہ کر لیا تھا کہ اب آگے اسے کیا کرنا ہے اسکے لاسٹ سیمسٹر پانچ پیپر ز رہ گئے تھے جنکو وہ جیسے تیسے بھی کر کے کلیئر کر کے امریکہ ہائیر سٹڈیز کے لیے

جانا چاہتی تھی ویسے بھی یہاں ار قم کی یادوں کے سوا کچھ نا تھا وہ اس سب سے تنگ آ چکی تھی وہ
--- جان چھڑانا چاہتی تھی ار قم علی شاہ سے جو کے ایک نا ممکن سی بات تھی

رات کو سب کھانا کھا کے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے کہ عالم اب بھی بالکونی میں کھڑا
سگریٹ پہ سگریٹ پھونک رہا تھا دوسنہری آنکھیں جو نم تھیں اسکی نظروں سے ہٹنے سے انکاری
--- تھیں

!ڈیم اٹ

--- اسنے سگریٹ کو پاؤں تلے کچلتے ہوئے ہاتھ کا مکا بنا کے دیوار پہ مارا تھا
" دھڑکن علی شاہ "

--- " اس کھیل کی شروعات تمنے کی ہے جسکے اسکا اختتام میں کرونگا "
--- کہتے ہوئے جنون صاف اسکی آنکھوں میں ہلکورے لے رہا تھا

صبح کا سورج چڑھ آیا تھا دن کے دس بج چکے تھے نیناں کی آنکھ اب تک نا کھلی تھی لہذا تابندہ بیگم
--- کو خود جانا پڑا تھا اسے دیکھنے کو

--- نیناں بیٹا اٹھ جاؤ دیکھو صبح کا سورج چڑھ آیا ہے اور تم اب تک سو رہی ہو
انہوں نے کھڑکی سے پردے سائیڈ پہ کرتے اسکی جانب دیکھ کر کہا تھا کہ سورج کی روشنی پڑتے
ہی نیناں کی آنکھ کھلی تھی اسنے مندی مندی آنکھیں کھول کے سامنے ہی تابندہ بیگم کو دیکھا تھا

--- گڈ مار ننگ ماما

گڈ مار ننگ بیٹا اٹھ جاؤ اب لیٹ ہو گیا ہے اب ناشتہ کر لو آ کے نیچے ویٹ کر رہی ہوں تمہارا وہ اسکا
ماتھا پیار سے چومتی ہوئیں نیچے چلی گئیں تھیں جی نیناں مسکراتے اپنا لیے لائٹ گرے کلر اور
پنک کنڑ اس کا فراک نکالتے واشروم میں جا بند ہوئی تھی پندرہ منٹ کے بعد واشروم سے نکلتے
--- اسنے اپنے گیلے بالوں کو ڈرائیر کی مدد سے خشک کیا تھا

--- آنکھوں میں کا جل لگاتے اسکے ہونٹوں پہ ایک دلفریب مسکراہٹ نے احاطہ کر رکھا تھا

" آپکی یہ سبز آنکھیں کافی گہری ہیں انکی گہرائی میں اتر جانے کو جی چاہتا ہے میرا "

" آپکی سبز آنکھوں کا عاشق "

کلیجی رنگ کے ہونٹوں پہ ڈراک میرون لپ اسٹک پھیرتے وہ کچھ سوچتے بے ساختہ شرمائی تھی
--- یہاں تک کہ اپنا چہرہ اپنے ہی ہاتھوں میں چھپا گئی تھی

وہ معصوم اس بات سے نادان تھی کہ جسکو وہ محبت سمجھ بیٹھتی تھی درحقیقت وہ محض ایک بدلہ
تھا اسے کیا خبر تھی کہ وہ ستمگر کیسے اسکی روح کو گھائل کرے گا ایسے زخم دے گا کہ شاید تمام عمر
نا بھر سکیں ناسور بن جائیں وہ شوخ و چنچل لڑکی وہ تتلیوں سے کھیلتی وہ ہنستی مسکراتی لڑکی اسکی
محبت کو پانے کے خواب دیکھتی لڑکی جو خود کے لیے اسکی محبت محسوس کر کے آسمان میں اڑنے
لگی تھی

--- کیا پتہ تھا اسے کہ وہی ستمگر اسے آسمان سے زمین پہ پٹخے گا

محبّت * جب * سکون * برباد * کرتی * ہے *

لب * خاموش * رہتے * ہیں * نظریں * فریاد *

* کرتی * ہیں *

نیناں تیار ہوتی نیچے آئی تھی چونکہ وہ لیٹ اٹھی تھی لہذا سبھی ناشتا کر کے اپنے اپنے کاموں میں
مصرف تھے جبکہ نیناں ناشتے کرنے میں ناشتے سے فراغت پاتے اسنے تابندہ بیگم کے کمرے کا
--- رخ کیا تھا

--- ماما

--- ہاں بیٹا

تابندہ بیگم جو نماز پڑھ کے دعا مانگ رہی تھیں اسکی پکار پہ انھوں نے ایک نظر اسکے دلکش اور
--- حسین سراپے کو دیکھا تھا تو بے ساختہ منہ سے ماشاء اللہ نکلا تھا

--- ماما میں کچھ ٹائم کے لیے اپنی دوستوں کے ساتھ جارہی ہوں شام تک آ جاؤں گی

کیوں جارہی ہو؟

--- تابندہ بیگم نے فکر مندی سے پوچھا

اوہو میری ماما آپ تو ایک اتنی جلدی پریشان ہو جاتی ہیں ناٹرسٹ می کوئی غلط چیز نہیں کھاؤں گی

--- نیناں شرارت سے بولی تھی جبکہ تابندہ بیگم نے اسے گھورا تھا

بیٹا جانتی ہونا تم آجکل کے حالات باہر نکلنا وہ بھی لڑکیوں کے لیے کتنا خطرناک ہو رہا ہے آجکل

--- نیناں انکی فکر مندی پہ مسکراتے انکے گلے میں اپنی بانہیں ڈالتی بولی تھی

بس کر دیں ممایا درکھیں کہ آپکی بیٹی ہوں میں اور بہت بہادر کسی نے ہاتھ بھی لگانے کی "

" کوشش کی تو وہی ہاتھ توڑ دوں گی اسکا بلکہ ایک دو گھونسنے بھی جڑ دوں گی ٹھیک ہے اب

--- ہٹ شریر کہیں کی

--- اچھا ماما پریشان مت ہونا شام تک آ جاؤں گی ٹھیک ہے اللہ حافظ

--- ٹھیک ہے احتیاط سے جانا اللہ حافظ

--- اور گاڑی آہستہ چلانا

--- انھوں نے کہا تھا مگر نیناں صاحبہ یہ جاوہ جا

--- تابندہ بیگم اسکی بے صبری پہ نفی میں سر کو ہلا گئیں تھیں

اس وقت وہ سمندر کنارے کھڑی اپنی بائیں پھیلائے اپنی آنکھوں کو بند کیے اس ستمگر کا انتظار

--- کرنے میں مصروف تھی ایک دھیمی سی مسکان اسکے چہرے کا احاطہ کیے ہوئے تھی

اب اسکا انتظار طویل ہونے لگا تھا ایک بے چینی سی اسکے چہرے پہ عیاں تھی اس سے پہلے وہ پلٹتی

اسے یکدم اپنی گردن پہ ایک کسی کی پر تپش سانسیں محسوس ہوئیں تھیں کہ اس ستمگر کی خوشبو

--- کو اس نے اپنی سانسوں میں اتارا تھا

میرا انتظار کر رہی تھی؟

حیدر ہنوز پوچھا تھا

--- اسکو اپنی گردن اسکی پر تپش سانسوں سے جھلستی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

--- اب سے نہیں پتہ نہیں کتنے عرصے سے آپ کا انتظار تھا ہادی

--- وہ پلٹی ہوئی اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی کھوئے کھوئے سے لہجے میں بولی

--- اب کے حیدر کے ہونٹوں پہ ایک مسکراہٹ در آئی تھی ایک فاتحانہ مسکراہٹ

--- دراصل نین میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں

اسنے ایک بھر پور گہری نظر نیناں پہ ڈالتے ہوئے کہا جو سر سے لے کے پاؤں حسن کا پیکر تھی

--- نجانے کس احساس کے تحت حیدر کا دل شدت سے دھڑکا تھا

--- وہ اسکا انتقام تھی اسکا بدلہ لیکن ناچاہتے ہوئے اس وقت اسکا دل بغاوت کرنے پہ اتر آیا تھا

نین میں کہنا چاہتا ہوں کہ جب سے تمہیں دیکھا ہے تمہارا اسیر ہو گیا ہے حیدر علی شاہ "

تمہاری یہ گہری سبز آنکھیں جن میں مجھے اپنا عکس دیکھتا ہے تمہارے یہ نرم ملائم روئی جسے سرخ و سفید گال جن کی نرم مٹھ کو میں محسوس کرنا چاہتا ہوں " وہ اس کے چہرے پہ اپنی انگلی پھیرتا ہوا

--- یکدم اس کے ہونٹوں پہ آرکا تھا جسکے نیناں کا دل اچھل کے باہر آنے کو تڑپ رہا تھا

تمہارے یہ کلیجی رنگ ہونٹ جنکو دیکھ کے میرے حلق میں کانٹے سے چبھنے لگتے ہیں یہ ہونٹ "

مجھے بغاوت کرنے پہ مجبور کرتے ہیں تمہاری ان گہری سمندر جھیل سی آنکھوں میں اتر جانے کو

جی چاہتا ہے تمہاری ہر ادا جواب ہے مختصر یہ کہ حیدر علی شاہ کو نیناں سلطان خان سے عشق

--- " ہے جسکی نا ابتدا ہے نا انتہاء یہ بے انتہا ہے اور ہمیشہ رہے گا

حیدر کی اس قدر محبت پہ نیناں کی آنکھیں بھر آئیں تھیں اسکی آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں

--- کو حیدر نے اپنی پوروں پہ چن لیا تھا اور کہنے لگا تھا

--- " نیناں تمہارا ہادی تمہاری آنکھوں میں یہ آنسو برداشت نہیں کر سکتا "

--- اسنے اسکو پیچھے سے اپنے حصار میں لیا تھا اور اسکے بالوں پہ ہونٹ رکھے تھے

نہیں؟

--- ہمہم کچھ کہونا

--- تم سے اظہارِ محبت کیا ہے میں نے

نیناں مسکرائی تھی اور گنگنا نے لگی

تیرے نام ہم نے کیا ہے جیون اپنا سارا صنم "

پیار بہت کرتے ہیں تم سے عشق ہے تو ہمارا صنم

تیرے عشق نے ساتھیا میرا حال کیا کر دیا

"تیرے عشق نے ساتھیا میرا حال کیا کر دیا

حیدر اسکی یوں گنگنانے پہ گہرا مسکرایا تھا اسے اسکا جواب مل چکا تھا چاہے جانے کا احساس کیا ہوتا ہے اس وقت کوئی نیناں سے پوچھتا اور اگر یہی چاہت آپ کو برباد کر دے تو؟

۔۔۔ حیدر علی شاہ کا انتقام جیت چکا تھا جبکہ اسکی محبت اسکا عشق آج ہار گیا تھا

۔۔۔ ارقم نے شاداب سے متعلق تمام معلومات نکلوائیں تھیں

میجر بھی ارقم کی ہمت اور دلیری کو داد دیئے بنانا رہ سکا تھا کہ سبھی نے ارقم کو کہا تھا کہ اسے کم از کم گھر والوں کو بتادینا چاہیے کہ وہ زندہ ہے لیکن فل وقت کسی قسم کی کوئی بھی بات کرنا یعنی اپنی جان کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف تھا وہ بھی اپنے گھر والوں سے ملنے کے لیے تڑپ رہا تھا بے چین تھا لیکن کچھ کر نہیں سکتا تھا اسے زخم آہستہ آہستہ بھر رہے تھے وہ خود کو اب کافی بہتر محسوس کرنے لگا تھا شاداب خان کا کیس وہ خود نپٹانا چاہتا تھا وہ جان چکا تھا کہ شاداب کون ہے کیا ہے اسکے تمام کام اور کالے دھندوں سے واقف تھا سب سے بڑھ کے اسکا خون یہ سن کہ کھول

ہی اٹھا تھا کہ وہ میرال کا چچا زاد ہے لیکن پھر خود پہ جبر کرتے اسنے اسکو ایکسپوز کرنے کی ٹھان
--- تھی اور اپنے پلان پہ عمل درآمد کرنا شروع کر دیا تھا

آج ار قم کا ارداہ اپنی حویلی میں جانے کا تھا کہ اگر گھر والوں سے مل نہیں سکتا تو کیا ہوا کم از کم انکو
--- ایک نظر دیکھ تو سکتا ہے نا لہذا فیصل کو اطلاع دیتے وہ روانہ ہوا تھا

بلیک کلر کی شرٹ جس پہ بلیک کلر کا ہی ہوڈ تھا اور بلیک ہی کلر کی پینٹ پہنے جو گرز پہنے وہ فیصل
سے گاڑی لیتے نکلا تھا حویلی پہنچا تو رات کے بارہ بجے چکے تھے اس ٹائم پہ شاہ پیلس میں تمام لوگ
سونے جا چکے ہوتے ہیں لہذا وہ بنا آواز کیے پیچھے کے گیٹ سے اندر کی جانب داخل ہوا جہاں
چوکیدار ناتھے اندر گھستے وہ سیدھا سیڑھیاں چڑھتے روشنا اور سکندر کے روم میں گیا تھا اسنے
آہستگی سے دروازہ کھولا تھا اور اندر داخل ہوتے دروازے کو احتیاط سے بند کرتے وہ انکی جانب
آیا تھا اسکی آنکھیں یہ دیکھ کے نم ہوئیں تھیں کہ سکندر اسکی تصویر کو سینے سے لگائے ہوئے تھے
جبکہ روشنا بیگم کے چہرے چہرے پہ بھی مٹے مٹے آنسوؤں کے نشان تھے وہ جانتا تھا کہ روشنا اور
سکندر دونوں ہی اسے محبت کرتے ہیں اور بے پناہ کرتے ہیں یہ بھی جانتا تھا کہ ار قم کی موت

سنتے سکندر کے اپنا سارا غصہ روشنا پہ نکالا ہو گا وہ ایک ٹھنڈی سانس بھرتے سکندر علی شاہ کے
--- قدموں میں بیٹھ گیا تھا آنسو بے آواز جاری تھے

--- " آئی مس یو ڈیڈ مسڈ یو سو مچ بٹ آئی کانت ڈو دس رائٹ ناؤ بٹ آئی لو یو سو مچ "

I Miss you Dad Missed you so Much but I can't do
this Right Now but I love you so Much " ...

اسنے انکے پاؤں کو چومتے کہا اور اٹھ کے روشنا بیگم کے پاس آیا تھا اسنے نہایت احتیاط سے اسکا ماتھا
--- چوما تھا

اما آپکا بیٹا آپکی محبت کے لیے آپ کے پیار کے لیے تڑپ رہا ہے لیکن مجبور ہوں میں کئی زندگیوں
کو خطرے میں نہیں ڈال سکتا میں آپ سب کی بہت یاد آتی ہے انشاء اللہ میرے اللہ کا حکم ہوا تو
" جلد ہی ہم سب پھر سے مل کے رہیں گے

وہ انکا ماتھا چومتے پیس سے نکلا تھا۔۔۔

وہ گاڑی کو فارم ہاؤس کی جانب موڑنے لگا تھا کہ یکدم اسے میرال کا خیال آیا تھا ہونٹوں پہ
--- مسکراہٹ خود بخود آئی تھی لیکن اگلے ہی لمحے چہرہ سپاٹ اور سرد ہوا تھا

پائپ کی مدد سے کھڑکی پہ چھڑتے ار قم میرال کے روم میں کودا تھا اور پھر ایک نظر اسکی دشمن
--- جان کو دیکھا جو کالے کپڑے پہنے کھلے بالوں میں اسکا ضبط آزار ہی تھی

وہ دھیرے دھیرے چلتا اسکے پاس بیڈ پہ بیٹھ گیا تھا چاند کی روشنی میں اسکا چہرہ دمک رہا تھا گہری
اوشن بلیو کلر کی آنکھیں فل وقت بند تھیں کہ جب کھلی ہوتی تھیں وہ اپنی آنکھوں سے ہی
بندے کو کچا چبا جانے کا ارادہ رکھتی تھی گلابی لب جو ایک دوسرے میں پیوست تھے مٹے مٹے
آنسو کے نشان سرخ و سفید چہرے پہ کہ ار قم اسکے آنسوؤں کو دیکھ کے بے چین سا ہوا تھا اور
آنکھیں بھی لال ہوئیں تھیں وہ کسی طور پہ اسکو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا حالانکہ وہ خود
--- تکلیف دے وہ الگ بات ہے لیکن کوئی اور اسے تکلیف دے یہ بات اسے قطعاً گوارا نہ تھی

یکایک ار قم کی نظر میرال کے ہاتھوں پہ پڑی جن میں فون تھا کچھ سوچتے وہ اسنے آہستہ سے اسکے ہاتھوں سے فون نکالا تھا اور اسے آن کیا تھا کہ فون کو اوپن کرتے اسے حیرت کا جھٹکا سا لگا تھا اور نجانے ناچاہتے ہوئے بھی دل میں ایک خوشگوار سے احساس نے جنم لیا تھا فون میں وہ ار قم کی فوٹو کو زوم کر کے دیکھتی ہوئی روتی سو گئی تھی جبکہ ار قم کو ساری بات سمجھنے میں دو منٹ لگے --- تھے اسنے محبت پاش نظروں سے اسکی جانب دیکھا تھا اور اسکے ماتھے پہ پہلا لمس چھوڑا تھا --- " سو مس جنگلی چھپکلی کو مجھ سے محبت ہو گئی ہے "

ار قم مزید اسکے قریب ہوا تھا خود پہ کسی کی گہری نظروں کی تپش برداشت میرال نیند میں --- کسمائی تھی کہ ایسا کرنے سے ار قم کے لب ہلکے سے اوپر کو اٹھے تھے

اتنی آسانی سے نہیں ملوں گا تمھیں میری جان میری ہر ایک افیت میری وحشت میرے " --- " تڑپنے کا حساب دینا ہو گا تمھیں

اسنے آنکھوں میں جنونیت لیے اور لہجے میں دیوانگی سموئے کہا تھا اور اسکی کان کی لو کو شدت سے چومتے اٹے قدموں واپس پلٹ گیا تھا۔۔۔

میرال فیصلہ لے چکی تھی کہ اسے اب یہاں نہیں رکنا ر قم کی یادیں اسکا جینا محال کر رہی تھیں اسکے فائنل پیپر ز ختم ہو چکے تھے زلٹ کا انتظار نہیں تھا اسے کیونکے زلٹ اسکا آن لائن ہی آنا تھا سو اسکا کوئی مسئلہ نا تھا مزید یہ کہ اسنے جس امریکا کی یونی میں اپلائی کیا تھا وہاں سے جواب --- آچکا تھا اور اب نیکسٹ ویک سے اسکی کلاسز سٹارٹ تھیں

--- اسلام و علیکم دادا جان

و علیکم اسلام! بیٹا آؤ۔۔۔

کیسی طبعیت ہے آپ کی رات مجھے پتہ چلا تھا آپ کی طبعیت کی ناسازی کا آپ کے کمرے میں --- آئی تو آپ سوچکے تھے دوا کھا کے لہذا میں نے جگانا مناسب نا سمجھا جی میرا بیٹا الحمد للہ اب ٹھیک ہوں تم بتاؤ پیپر ز کیسے ہوں ہماری بیٹی کے؟

--- میر علی محبت سے بولے تھے

--- جی دادا جان الحمد للہ پیپر ز اچھے ہوئے ہیں

ماشاء اللہ اچھی بات ہے بیٹا اب آگے کا کیا پلان ہے پھر؟

--- دراصل دادا جان میں اسی سلسلے میں آپسے بات کرنا چاہتی ہوں

--- ہاں بیٹا بولو

--- دادا جان میں امریکا جانا چاہتی ہوں ہائیر سٹڈیز کے لیے

میر علی نے اس کے صبیح چہرے کی جانب دیکھا تھا جواب اداس تھا اسکی آنکھوں کے گرد گہرے

--- حلقے پڑ چکے تھے مانو کتنی ہی راتیں وہ سوئی ناہو

--- میرال بیٹا یہاں آؤ

میر علی کے بلانے پہ وہ ان کے قریب گئی تھی اور انھوں نے اسے اپنے سینے سے لگاتے کہا تھا

کیا بات ہے میرا بچہ کیوں اب ہر وقت کھوئی کھوئی سی رہتی ہو داد اس کیوں ہے میرا بچہ کوئی " ---
بات پریشان کر رہی ہے تو مجھے بتا سکتی ہو داد اہونے سے پہلے تمہارا دوست ہوں میں

--- میرا ل کی آنکھوں میں نمی چمکی تھی انکے لہجے میں اپنے لیے اتنی محبت دیکھ کے

نہیں داد اجان بس یو نہی آجکل طبیعت بس ٹھیک نہیں رہتی آپ بتائیں کیا میں جاسکتی ہوں یونی
--- سے بھی جواب آ گیا ہے جہاں اپلائی کیا تھا

میرا بچہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے بس یاد رکھنا کہ تم ہماری عزت ہو اپنی حفاظت کرنا چاہے
... جہاں بھی رہو

--- میرا علی بولے تھے

--- بے فکر رہیں داد اجان آپکو ناامید نہیں کرونگی

--- میرا ل مسکرائی تھی

لیکن داد اجان موم اور ڈیڈ کو کون منائے گا؟

وہ تم بس مجھ پہ چھوڑ دو تم بس پیکنگ کرو اپنی باقی ٹکٹ اور پاسپورٹ کی فکر بھی مت کرو وہ بھی

--- ایک دو دن میں ہو جائے گا

وہ اس کے ماتھے کو چومتے بولے تھے جب کے میرا ان کے ہاتھوں کو چومتے مسکراتی ہوئی

--- روم سے باہر نکل گئی تھی

حیدر نے آج نیناں کو ملنے بلایا تھا جبکہ نیناں پہلے تو انکار کرتی رہی تھی لیکن پھر حیدر کی ناراضگی

--- کے ڈر سے حامی بھر لی تھی

نیناں نے حیدر کا پسندیدہ ریڈ کلر کا فرائیڈ پہنا تھا جسکے ساتھ کھلا پلاز و تھا فرائیڈ شارٹ تھا بالوں کو

کھلا چھوڑے ساتھ ہی بلیک کلر کا ڈوپٹہ سر پہ لیے آنکھوں میں کاجل ڈالے ہونٹوں پہ ریڈ کلر کی

--- ہی لپ اسٹک لگائے بلیک کلر کے کھسے پہنے قیامت ڈھا رہی تھی

اپنا موبائل اٹھائے اور کلچ پکڑے وہ عجلت میں نیچے آئی تھی کہ حیدر اسے مسلسل کالز پہ کالز کر رہا

--- تھا کہ اتنی دیر کہاں لگا دی اسنے

--- اس سے پہلے وہ باہر نکلتی سلطان خان کی آواز نے اسکے قدم روک لیے تھے

نہیں بیٹی کہاں جا رہی ہیں آپ؟

ڈیڈ وہ ہم دراصل کچھ فرینڈز سے ملنے جا رہے تھے کافی ٹائم ہو گیا ہے چائنا سے آئے تو وہ ملنے کی

--- ضد کر رہی تھیں لہذا جا رہے ہیں

-- ٹھیک ہے بیٹا دھیان سے ڈرائیور سے بولتے ہیں آپکو چھوڑ دے گا

--- نن نا نہیں ڈیڈ ہم خود چلے جائیں گے دراصل ہم نے فرینڈ کو پک بھی کرنا ہے اس لیے

اچھا ٹھیک ہے لیکن اندھیرا ہونے سے پہلے آجائے گا جانتی ہیں نا پھر آپکی موم آپکو لے کے

--- پریشان ہوتی رہیں گی

--- ٹھیک ہے ڈیڈ چلتے ہیں اللہ حافظ

--- فی امان اللہ بیٹا

سلطان خان نے کہتے اپنے قدم اوپر کی جانب بڑھائے تھے جبکہ نیناں شکر کا کلمہ پڑھتی پوری کی
--- جانب بڑھی تھی

اس دن کے بعد عالم ڈھرن کا کبھی آ منسا منانا ہوا تھا لیکن عالم کے سینے میں جیسے بدلے کی
آگ جل اٹھی تھی وہ سنہری آنکھیں اسے کسی پل چین نہیں لینے دیتی تھی اسکا سپریوں سر عام
سب کے سامنے الزام لگانا اسے سکون سے جینے نہیں دے رہا تھا اسے اسکو توڑنے کا جنوں ہو چلا
تھا وہ اسکی روح کو گھائل کر کے اسی تکلیف سے دوچار کرنا چاہتا تھا جو تکلیف اسنے سہی تھی جب
--- اس نے سب کے سامنے اسے زلیل کرتے ہوئے اپنے بھائی کے قتل کا الزام لگایا تھا

دھرن اس بات سے قطعاً انجان تھی کہ عالم اسپر نظر رکھے ہوئے ہے اسکا کہیں بھی آنا جانا اس
سے مخفی نا تھا وہ چاہتا تو اسے بدنام کر سکتا تھا لیکن غیرت اس کے خون میں شامل تھی لہذا اسنے

اسے اپنے طریقے سے انتقام لینے کا سوچا تھا مگر ہم اس بات سے انجان ہوتے ہیں کہ قدرت
--- ہمارے لیے کیا سوچے ہوئے ہے

نیناں فوراً حیدر کے فارم ہاؤس پہنچی تھی اسے ہچکچاہٹ محسوس ہو رہی تھی اور گھبراہٹ بھی وہ
کبھی کسی سے یوں اکیلے نہیں ملی تھی وہ اکیلے نہیں آنا چاہتی تھی لیکن حیدر کے زبردستی کرنے پہ
--- آنا پڑا تھا اسے حیدر پہ یقین تھا لیکن اسے جھوٹ بولنا اچھا نالگ تھا

نیناں نے گاڑی پارک کرتے قدم آگے کی جانب بڑھائے تھے کہ اندر قدم رکھتے ہی مکمل
--- خاموشی نے اسکا استقبال کیا تھا ایک گارڈ باہر موجود تھا جس نے اسے اندر جانے کا راستہ بتایا تھا
--- ہادی؟ کہاں ہیں

--- نیناں الجھن آمیز لہجے میں بولی تھی

... اسلام و علیکم میم

--- ابھی وہ اسی اثنا میں کھڑی تھی کہ سامنے سے کیچن سے میڈا سکی جانب آئی تھی

--- وعلیکم اسلام میم ہادی سراپر اپنے روم میں ہیں

--- یہاں سے اوپر جا کے رائٹ سائیڈ پہ فرسٹ روم سرکا ہے

--- اوکے نیناں نے ایک نظر میڈ کی جانب دیکھا تھا جو کافی خوبصورت تھی

--- نیناں مسکراتی ہوئی اوپر کی جانب گئی تھی اوپر پہنچ کے اسکے روم میں داخل ہوئی تھی

روم میں قدم رکھنے کے بعد اس نے ایک تفصیلی جائزہ لیا تھا روم کا جو نہایت ہی خوبصورت اور

عالمیشان تھا آف وائٹ کلر کی دیواریں اور اور میرون کلر کے پردے کھڑکیوں پہ لگے ہوئے تھے

بیڈ کی دونوں جانب لیمپ پڑے ہوئے تھے سامنے ہی ایچ واش روم اور ساتھ ہی واڈروب تھی بیڈ

--- کے بالکل سامنے ڈریسنگ ٹیبل بھی تھا جو خوبصورتی کا منہ بولتا تھا

ہادی؟

ہادی؟

نیناں اسے کمرے میں ناپا کے پریشان ہوئی تھی کہ یکدم ہی اسے اپنے کمر پہ سخت سنگلاخ گرفت
--- کا احساس ہوا تھا وہ سمجھ چکی تھی کہ یہ حیدر ہی ہے
--- ہادی

جی ہادی کی جان اتنی دیر کیوں لگادی؟

--- بس ڈیڈ آگئے تو انکو بتا رہی تھی کہ فرینڈز سے ملنے جارہی ہوں
--- نیناں نے اس کے ہاتھ کو کمر سے ہٹاتے بتایا تھا کہ ایسے ان کمفرٹیبل فیل کر رہی تھی
--- حیدر اسکی احتیاط کا اندازہ لگا گیا تھا اسی لیے گہرا مسکرایا تھا
کمرے کے بیچ و بیچ حیدر کی تصویر لگی ہوئی تھی جس میں وہ اپنے خوب و شخصیت خوبصورت
چہرے اور سکس پیک کا مظاہرہ کرتا نظر آ رہا تھا نیناں کا دل اسکی تصویر کو دیکھ کے بے ساختہ
--- دھڑکا تھا کہ اتنا خوبصورت مرد اسنے اپنے زندگی میں نادیکھا تھا
--- اسکی محویت کو محسوس کرتے حیدر پر اسرار سا مسکراتا اس کے مزید قریب ہوا تھا

" اتنا خوبصورت لگ رہا ہوں کیا "

اسکے کان میں سرگوشی کے سے انداز میں کہا تھا کہ نیناں اسکا لمس اپنی گردن پہ محسوس کرتی
سمٹی تھی حیدر ہمیشہ اسکی قربت میں خود کو بے بس محسوس کرتا تھا وہ اپنا بدلہ تک بھول جاتا تھا
--- اسکی قربت میں

--- ہہ ہادی پپ پل پل پلیر

نیناں نے منمناتے چہرہ اسکی جانب موڑتے اسکے سینے پہ اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھتے کہا تھا کہ
حیدر کو اسکا خود سے پسند نا آیا تھا تبھی وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے نزدیک کھینچ گیا تھا کہ
دونوں میں انچ بھر کا فاصلہ نارہا تھا اسکی گرم سانسوں کو خود کے چہرے پہ محسوس کرتے وہ تڑپی
--- تھی

" ایک بات یاد رکھنا مجھ سے دور مت جانا کبھی ورنہ مجھے اپنے معاملے میں ہمیشہ سنگدل پاؤ گی "

نیناں کی آنکھوں میں نمی چمکی تھی وہ یہ بات جانتی تھی کہ حیدر اپنی چیزوں کو لے کے ضدی اور حساس ہے نیز اسکے جنوں سے تو وہ ملی ہی نا تھی اس بات سے بے خبر وہ اسکا جنوں بن چکی ہے

--- " ہادی مجھے جانا ہے "

--- اسنے سسکی لیتے کہا تھا

" میں نے اجازت دی تمھیں جانے کی "

نیناں کے مزاحمت کرتے ہاتھ رکے تھے ہر اسماں ہوتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا تھا جو اس وقت لال تھیں

" ہہ ہادی پپ پر پوزل کک کب لے کر آئی آئیں گے گے "

--- نیناں نے اس کی شرٹ کے بٹن پہ انگلی پھیرتے اس کے غصے کو ختم کرنا چاہا تھا

تمنے میرا فیورٹ کلر پہنا ہے پہلے مجھے تعریف تو کر لینے دو اپنی اور میں لفظوں سے تعریف "

نہیں کرتا بلکہ میرا ہر ایک لمس تمہیں باور کروائے گا کہ تم کس قدر حسین ہو اور فل وقت

... " میرے پسندیدہ رنگ میں کس قدر خوبصورت لگ رہی ہو

۔۔۔ اس سے پہلے کہ حیدر کوئی جسارت کرتا نیناں نے حیدر کے ہونٹوں پہ اپنا ہاتھ رکھا تھا

" میری بات کا جواب نہیں دیا آپنے "

۔۔۔ کونسی بات کا

۔۔۔ حیدر نے جان بوجھ کر نیناں کو تنگ کیا تھا

۔۔۔ جبکہ نیناں کے گھورنے پہ وہ گہرا مسکرایا تھا اور کہنے لگا تھا

" نا بھیجوں تو "

... " تو پھر مجھ بھول جائیے گا سمجھ لیجئے گا کہ مرگئی نیناں "

اسکے مرنے کی بات کرنے پہ نہ جانے حیدر کے دل کو کیا ہوا تھا حالانکہ وہ اسکا انتقام تھی پھر بھی

اس سے پہلے نیناں کمرے سے باہر نکلتی اپنے بالوں پہ حیدر کی سخت گرفت محسوس کر کر اٹھی
تھی ---

آئندہ مرنے کی بات کی تو یاد رکھنا خود اپنے ہاتھوں سے مار دوں گا تمہیں اور ایک بات اور تم "

میری تھی ہو رہی تھی تم سے دستبردار نہیں ہو سکتا سگریٹ سے زیادہ اب تمہاری طلب ہونے
--- لگی ہے مجھے تمہاری قربت کی تمہاری سانسوں کی

نیناں حیدر کے سگریٹ پینے پہ سخت قسم کی خلاف تھی وہ ہر بار فون پہ اس سے اس بات پہ
ناراض ہوتی کہ وہ سگریٹ پینا چھوڑ دے جسکے حیدر کا یہی جواب ہوتا کہ جب تمہاری سانسوں کو
--- پیوں گاتب چھوڑ دوں گا جس پہ نیناں اسے مختلف قسم کے القابات سے نوازتی تھی

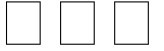
--- کہتے اسکا لہجہ خمار آلود ہوا تھا جسکے نیناں کا چہرہ اسکی بے باک باتوں سے سرخ ہوا تھا

--- "جلاد کہیں کے"

نیناں نے ایک مکا اسکے سینے پہ رسید کیا تھا جبکہ نیناں کا وہی ہاتھ تھامتے اسکو مدہوشی سے چومتے اسکا وہی ہاتھ اسنے سینے سے لگالیا تھا جب کے نیناں اسکی جسارتوں پہ سرخ ہوتی مسکراتے اپنا سر --- اسکے سینے سے ٹکائی تھی



--- میر علی نے جیسے تیسے کر کے سلطان خان اور تابندہ بیگم کو میرال کے لیے راضی کر لیا تھا لہذا میرال کی رات کو فلائٹ تھی لیکن شاداب جو کے ابھی خان حویلی میں آیا تھا عالم کے منہ سے یہ خبر سنتے آگ بگولہ ہوا تھا ایک دفعہ بھی کسی نے اسکو بتانا ضروری نا سمجھا تھا اور میرال ایسے کیسے جاسکتی تھی اسے چھوڑ کے پسند کرتا تھا اسے شادی کرنا چاہتا تھا مزید انتظار نہیں کر سکتا لیکن میرال کا تین چار سال تک کوئی شادی کا پروگرام نا تھا اسکی قربت کے لیے اسے پانے کے جنوں میں وہ بہت آگے نکل چکا تھا ہر جائز ناجائز کام کر گیا تھا اور میرال کا اس میں زرا ساد لچپسی نا --- لینا اسے طیش دلانے کا باعث بنا تھا



میرال اپنے روم میں موجود اپنا بیگ پیک کر رہی تھی جب کوئی دھڑلے سے اسکے روم میں گھسا
--- تھا

واٹ دا ہیل از دس؟

-- میرال شاداب کو اندر آتا دیکھ کے آگ بگولہ ہوئی تھی

پہلے یہ بتاؤ کہ تم پاکستان چھوڑ کے کیوں جا رہی ہو کیا وجہ ہے؟

-- شاداب شاید غصے میں لال آنکھیں لئے دھاڑا تھا

" ہائیرسٹڈیز کے لیے "

تو پڑھائی تو پاکستان میں رہ کے بھی ہو سکتی ضروری تو نہیں کہ تم نے امریکا ہی جانا ہے سٹڈیز کے
لیے۔

-- اب کی بار شاداب نرم لہجے میں گویا ہوا

--- ایکسیوزمی مسٹر شاداب خان

پہلی بات یہ کہ یہ میری زندگی ہے میں جس طرح چاہوں اسے گزاروں اور دوسری بات آپ
--- کون ہوتے ہیں مجھ پہ روک ٹوک کرنے والے

اب کی بار میرا بلند، لہجے میں بولی کیونکہ شاداب کی، بے باک نظریں خود پہ با آسانی محسوس
--- کر سکتی تھی جو اس زہر لگتی تھیں

شاداب نے اسے ایک نظر دیکھا اور پھر جھٹکے سے اسے بازو سے نزدیک کھینچتے اسکے کان میں
سرگوشی کی ---

کیونکہ تم میری ہو صرف میری جانتی ہونا کہ جو چیز شاداب خان کو پسند آجائے وہ اسکی ملکیت "
"بن جاتی ہے ضد ہو تم میری ضد میری محبت نہیں

شاداب نے کمینگی سے مسکراتے جان بوجھ کے اسکا ضبط آزماتے کہا تھا

--- شاداب کے الفاظ سن اسکا اشتعال عود آیا تھا

آپ بھی سن لیں آپ جیسے نفس کے غلام مردوں کو اور وہ جو خود غرض خود پرست اور بے " غیرت ہوں میرا سلطان خان منہ لگانا پسند نہیں کرتی اس لیے آپ کے حق میں یہی، بہتر ہے کہ " میرا راستہ چھوڑیں اور، اپنا راستہ ناپیں سمجھے آپ

اس سے پہلے کہ میرا وہاں سے نکلتی شاداب نے ایک ہی جست میں آگے بڑھتے اسے دیوار کے ساتھ لگائے اسکے کانوں میں صور پھونکنے لگا تھا

تمہاری اسی اکڑ اور غرور کو تو توڑنا چاہتا ہوں جانتی ہو کافی خوبصورت ہو تم تمہارے جسم کی " --- رعنائیوں میں کھو کر جائز ناجائز کا فرق بھول کر تمہیں تمہاری ہی نظروں میں گرا کر میں اس سے پہلے شاداب اپنی بات مکمل کرتا ایک زوردار تھپڑ اسکے گال کی زینت بن تھا جس پہ اسکا --- خون کھول اٹھا تھا

... " تیری اتنی جرات کہ تو مجھ پہ ہاتھ اٹھائے "

خبردار آئندہ جو میرے ساتھ کسی قسم کی واہیات گفتگو کرنے کی کوشش کی یا میرے قریب " آنے کی ورنہ داداجان اور ڈیڈ کو تمہارے کر توت بتانے مجھے سیکنڈ بھی درکار نہیں ہوگا

.... وہ زخمی شیرنی بنی غراتے بہتے آنسوؤں کو صاف کرتی وہاں سے نکلی تھی

اس تھپڑ کی قیمت تمہیں تمام عمر میری قید میں رہ کے چکانی ہوگی موت کی دعا کرو گی لیکن وہ " بھی اتنی آسانی سے نہیں آئے گی

لال آنکھیں لیے آگ اگلے لہجے میں کہتے شاداب نے شیشے کے ٹیبل پہ پڑا اس اٹھا کے زمین پہ --- دے مارا تھا

کل رات میرال کی فلائیٹ تھی لہذا فلحال وہ داداجان کے سینے سے لگی بیٹھی تھی باقی سب بھی وہی موجود تھے سبھی اداس تھے اسکے جانے سے تابندہ بیگم اور سلطان خان تو اسے نہیں بھیجنا چاہتے تھے کہ وہ اکیلے کیسے مینیج کرے گی وہ جانتے تھے کہ انکی بیٹی جذباتی ہے تو سبھی والدین --- کی طرح وہ بھی فکر مند تھے بہر حال میر علی نے انکو منالیا تھا سونا چارا انھیں ماننا پڑا تھا

اچھا میرا بیٹا بھی تم جا کے سو جاؤ کیونکہ کل رات کی فلائیٹ ہے تو بہتر ہے کہ نیند پوری " کر لو کل پھر تمہارے فرینڈز آجائیں گے اور کل پھر تم آرام نہیں کر سکو گی طبیعت بھی نہیں ... " ٹھیک مجھے لگ رہا ہے کہ بخار ہے تمہیں

--- تابندہ بیگم فکر مندی سے اسکے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولیں

--- اوکے دادا جان میں چلتی ہوں آپ بھی سو جائیں دو وقت پہ کھا لیجیے گا

--- میرا ل نے مسکراتے انکے ہاتھوں کو چومتے کہا تھا

--- جبکہ میر علی نے شفقت بھرا ہاتھ اسکے سر پر پھیرا تھا

... " دوا سے یاد آیا تم بھی میڈیسن لے لینا صبح تک بخار انشاء اللہ اتر جائے گا "

نیناں ٹیبل پہ چائے کا کپ رکھتے ہوئے بولی تھی جبکہ میرا ل نے سر کو اثبات میں ہلایا تھا اس سے

--- پہلے کہ وہ قدم اوپر کی جانب بڑھاتی شاداب کی آواز نے اسے رکنے پہ مجبور کیا تھا

--- " دادا جان میں میرا ل سے شادی کرنا چاہتا ہوں "

لاؤنج میں موجود سبھی افراد کو مانوسانپ سو نگھ گیا تھا کہ شاداب نے فوراً آتے ہی اتنی بڑی بات
--- کر دی تھی

میرال نے طیش بھری نظروں سے شاداب کو گھورا تھا جسکی آنکھوں میں اسے پانے کا جنون تھا
--- سرخی سی اتری تھی اسکی آنکھوں میں

داداجان اور تایاجان آپ سبھی جانتے ہیں کہ شروع سے میں میرال میں دلچسپی رکھتا ہوں "

محبت کرنے لگا ہوں اس سے اور اب میرال کی ہی ضد ہے کہ اسے آؤٹ آف کنٹری جانا ہے ہائیر
سٹڈیز کے لیے میں اس کے کسی خواب میں روکاؤٹ نہیں بنوں گا آئی سوئیر لیکن پلیز تایاجان
--- مجھے میری محبت سونپ دیں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں گڑگڑاتا ہوں پلیز

شاداب سلطان خان کے قدموں میں بیٹھانگی منت سماجت کرنے لگا تھا کہ سبھی اسکے جنوں پہ
حیران ہو چلے تھے جبکہ میرال نے بامشکل دیورا کا سہارا لیے خود کو گرنے سے بچایا تھا دو آنسو
اسکی آنکھوں سے بہہ نکلے تھے وہ اسے پانے کے لیے جھوٹ کا سہارا لے گا سنے سوچا تھا میرال

صرف اسکی ضد تھی اسکی پسند محبت وہ اسکی کبھی نہیں بن سکتی تھی ناہی شاداب خان کسی سے محبت کر سکتا تھا وہ صرف خود سے محبت کرنا جانتا تھا خود کا دفاع کرنا اس قدر خود غرض نکلا تھا وہ

شاداب بیٹا اٹھوا پراٹھو دیکھو میں سمجھ سکتا ہوں تمہاری بات لیکن جب تک میں اپنی بیٹی کی " ... " رائے نالے لوں میں کچھ نہیں کہہ سکتا

... تایاجان اس سے کیا پوچھنا آپ اسکا اچھا برا اس سے زیادہ جانتے ہیں باپ ہیں آپ اسکے پلیز ... ڈیڈم میری بابت بات س سن سنیں

--- میرال لڑکھڑاتے لہجے میں بولی تھی

تایاجان اگر آپ نے میرال کو مجھے ناسو نپا تو قسم اللہ پاک کی میں اپنی نس یہی سب کے سامنے " --- کاٹ لوں گا

شاداب ٹیبل پہ پڑی فروٹ باسکٹ سے چھری اٹھاتا اپنی نس پہ رکھتا بولا تھا کہ سبھی بیک وقت
--- پریشان ہوئے تھے

" یہ کیا پاگل پن ہے شاداب چھوڑ واسے ہٹاؤ "

--- عالم نے کرخت لہجے میں کہا تھا

" نہیں عالم یا میرال یا پھر موت آج فیصلہ ہو کر ہی رہے گا "

--- " اوکے اوکے ٹھیک ہے جیسا تم چاہو گے ویسے ہی ہوگا "

--- نیچے پھینکوا سے

سلطان خان نے کہا تھا کہ میرال نے نا یقینی سے انکی جانب دیکھا تھا جو شاداب کی جانب دیکھ
--- رہے تھے

تھینک یو سوچتایا جان آپ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ آپنے مجھے کس قدر بڑی خوشی دی ہے میں
--- تمام عمر آپکا احسان مندر ہوں گا

شاداب نے انکے جانب بڑھتے انکے گلے سے لگتے کہا تھا کہ میری کسی گہری سوچ میں پڑ چکے
--- تھے

اس سے پہلے کہ سلطان خان اسکی جانب بڑھتے میرال تیز قدم اٹھاتی اپنے کمرے میں جابند ہوئی
--- تھی

ارقم کو جب سے میرال کے امریکا جانے کی اطلاع ملی تھی گویا اسکا ایک پل سکون سے ناگزر رہا تھا
وہ اس سے ملنا چاہتا تھا لیکن مجبور تھا شاداب کے بارے میں وہ سب جان چکا تھا اور اب آگے کا
پلان اسے سوچنا تھا کافی حد تک اسکے زخم بھر چکے تھے لیکن جب سے اسے معلوم ہوا تھا کہ
شاداب غیر قانونی کاموں میں ملوث ہے اور اپنے ہی ملک سے غداری کرنے چاہ رہا ہے اسکا خون
کھول اٹھا تھا لہذا وہ اس وقت تک دنیا کی نظروں میں نہیں آنا چاہتا تھا جب تک وہ اپنا مشن جو
ادھورا تھا اور اب شاداب کے ناپاک عزائم کو خاک میں ناملا دے لیکن جیسا انسان سوچے ویسا
--- ہو جائے ایسا ضروری تو نہیں

نیناں میرال کی بات کو لے کر بہت ڈسٹرب تھی اور میرال کے چلے جانے کی بات کو لے کر اداس بھی تھی اسی وجہ سے اسنے کل رات سے اپنے فون کو ہاتھ نہیں لگایا تھا اور حیدر کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے گھر جا کے اسکی عقل ٹھکانے لگا دے اسکو لگتا تھا کہ وہ اس کے سامنے نخرے کر رہی ہے جبکہ ایسا کچھ نا تھا وہ آل ریڈی میرال کو لے کر اپ سیٹ تھی جیسے آج میرال کے ساتھ ہو اس سے اسکی مرضی تک نا پوچھی گئی تو کیا اسکی شادی بھی ایسے ہی اسکی بنا مرضی کے کر دیں گے جبکہ وہ تو حیدر سے محبت کرنے لگی تھی چاہتی تھی حیدر اسکے گھر اسکا ہاتھ مانگنے آئے لیکن وہ اس بات سے قطعاً غافل تھی کہ وہی محبت محبت کرنے والا انسان وہی شخص جس پہ وہ اپنا تن من دھن وار بیٹھی تھی اسکے دل کے اتنے ٹکڑے کرے گا کہ چاہ کے بھی اسکے زخم نا بھر پائیں گے پھر وہ چاہ کے بھی کسی پہ یقین نہیں کر سکے گی چاہ کے بھی دوبارہ محبت نہیں کر سکے گی

--- ابھی وہ اسی پریشانی میں مبتلا تھی کہ اسکا فون رنگ ہوا تھا

--- حیدر کی کال دیکھتے اسنے کال پک کی تھی

واٹ از رانگ و دیو؟ نین

What is Wrong with you Nain?

کیوں کال پک نہیں کر رہی تھی کتنا پ سیٹ ہو گیا تھا میں کہ خدا نخواستہ سب خیریت تو ہے اگر
... تمہاری عزت کا خیال نہ ہوتا تو گھر آ جاتا تمہارے

--- حیدر کو بھڑکتا دیکھ نیناں نے زبان دانتوں تلے دبائی تھی

--- سوری ہادی ایچپولی کل رات کی فلائیٹ سے میرال امریکا جا رہی ہے تو وہی بزی تھی بس

--- او سوری۔۔۔ یار آئیتم سوری میں بنا سوچے سمجھے تمہیں ڈانٹ گیا سوری

--- اٹس او کے ہادی آپ تو فکر کر رہے تھے میری اچھا لگا جان کے مجھے

--- ہممم کیا کر رہی تھی جان

--- حیدر نے پوچھا

--- آپ سے بات کر رہی ہوں

--- ہممم آج کونسے کلر کا سوٹ پہنا ہے

حیدر نے خمار آلود آواز میں پوچھا تھا

--- جسکے نیناں کا دل اس کی خمار آلود آواز سن کر تیزی سے دھڑکا تھا

--- بب بلیک کلر کا

اونو پھر تو قیامت ڈھا رہی ہوگی ایک کام کرتا ہوں تمہیں دیکھنے کا دل چاہ رہا ہے ابھی آ جاتا ہوں

--- تمہارے پاس

--- نن نا نہیں ہادی ابھی کیسے ابھی سب اپنے اپنے کمروں میں آرام کرنے جا چکے ہیں

--- ٹھیک ہے پھر کل مجھ سے ملنا ہوگا

--- نہیں ہادی میں اب نہیں ملوں گی آپ سے

--- کیوں؟

حیدر کی چنگاڑتی غراتی آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی تھی کہ وہ تو اس کہ غضبناک آواز سن کے ہی مرنے والی ہو گئی تھی۔۔۔

--- وووہ وہ ہادی آج شاداب نے سب کے سامنے میرال کو شادی کے لیے پرپوز کر دیا

--- تو؟ حیدر نے لا پرواہی سے سر جھٹکتے کہا تھا

.. تو شاداب نے اپنی کہا کہ اگر مجھے میرال نامی تو میں اپنی نس کاٹ لوں گا

--- واٹ؟ اب کی بار حیدر حیران ہوا تھا

--- جی

پھر کیا ہوا؟

... پھر کیا ہونا تھا پاپا نے ہاں کر دی لیکن پاپا نے میرال کی مرضی تک نہیں پوچھی

ہمم تو اس میں کیا ہوا پاگل تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ کوئی ہے جو پاگلوں کی طرح تمہاری بہن
--- کو چاہتا ہے

--- حیدر نے اسے سمجھاتے کہا تھا

لیکن ہادی اگر وہ کسی سے محبت کرتی ہوئی یا پسند کرتی ہوئی تو کیا ہو گا ہاں؟ کیا اسکی پسند کی کوئی
اہمیت نہیں؟

او کم آن نین یا ایک بندہ پاگلوں کی طرح اسے چاہتا ہے اسکے لیے مرنے کو تیار ہے تو اور کیا
چاہیے تم لوگوں کو ہاں؟ کیا کمی ہے اسکو یا اس میں؟

اور اگر یہی سب کچھ میرے ساتھ ہو تو کیا کریں گے آپ ہاں؟

! سٹاپ اٹ نین اس سے آگے کچھ مت بولنا ویسے بھی ہمارا کیس مختلف ہے اس سب سے اوکے

مختلف کچھ نہیں ہے ہادی مجھے یوں چھپ چھپا کے ملنا پسند نہیں ہے پیار کرتے ہیں مجھ سے تو میرا
--- ہاتھ مانگیں آ کے میرے ماں باپ سے نایوں اپنی عزت خراب کریں نامیری

کیا تمہیں مجھ پہ یقین نہیں ہے نین؟

... خود سے بھی زیادہ یقین ہے ہادی

!!! لیکن

لیکن کیانیناں بولو؟

لیکن وقت پہ یقین نہیں ہے حالات پہ یقین نہیں ہے اگر کل کو ڈیڈ نے مجھ سے بھی بنا پوچھے
. کہیں بھی میرا رشتہ طے کر دیا تو کیا کریں گے آپ؟ ہاں چھوڑ دیں گے مجھے؟

ایک بات یاد رکھنا نیناں سلطان خان تم حیدر علی شاہ کا وہ جنون ہو جسے پانے کے لیے اگر مجھے "
آگ میں بھی کودنا پڑا تو بنا سوچے سمجھے کود جاؤنگا تم مجھے جتنی ملتی ہو اتنی تھوڑی لگتی ہو میرے
جذبات سے تم اب تک غافل ہو تم میری شدت سے واقف ہی نہیں ہو ورنہ شاید تم کبھی مجھے یہ

نا کہتی کہ ہمیں کوئی جدا کر سکتا ہے ہمیں جدا صرف اللہ کی ذات کر سکتی ہے باقی پوری دنیا سے
لڑ جاؤنگا تمہارے لیے تمہیں پانے کے لیے وعدہ ہے میری ایک بات یاد رکھنا تم پہ تمہارے
اس وجود پہ مہر صرف میرے نام کی لگے گی صرف میرے نام کی یقین جانو میری جان جب سے
میں تمہاری زندگی میں آیا ہوں تمہارا خود پہ بھی اتنا حق نہیں رہا جتنا میرا ہے سو بے فکر ہو کر رہو
--- " اور رہی بات عزت کی تو اپنی جان سے بڑھ کر تمہاری عزت عزیز ہے مجھے

حیدر کی اس قدر شدت پہ جنونیت پہ وہ لرز کے رہ گئی تھی وہ جان چکی تھی کہ وہ اس کے معاملے
--- میں کس قدر شدت پسند اور حساس ہے

کچھ بولو گی نہیں جان؟

--- حیدر نے جذبات سے چور لہجہ لیے کہا تھا

--- ڈر لگ رہا ہے آپسے

--- نیناں نے تھوک نگلتے کہا تھا

لگنا بھی چاہیے کیونکہ حیدر علی شاہ کبھی بھی اپنے جنون اور اپنے انتقام سے دستبردار نہیں ہوتا

کہتے ہوئے حیدر کے لبوں پہ ایک پراسرار مسکراہٹ اور آنکھوں میں شعلوں کی سی چمک در آئی
--- تھی

آج رات کو میرال کو نکلنا تھا لہذا گھر والوں کی ہی موجودگی میں منگنی کی ایک چھوٹی سی رسم رکھی
... گئی تھی

میرال کل رات سے چپ تھی جب سے اسکے ڈیڈ نے اس سے بنا پوچھے ہی اسکی زندگی کا اتنا اہم
--- فیصلہ لے لیا اور اس سے پوچھا تک نا تھا

وہ سفید کلر کا فراک اور چوری دار پاجامہ پہنے جس پہ لائٹ گولڈن کلر کا کام ہوا تھا زیب تن کیے
... شہزادیوں جیسی دیکھائی دے رہی تھی

ہلکا میک اپ کیے ہلکا پھلکا سا سونے کا سیٹ زیب تن کیے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی لیکن وہ ادا اس
تھی بہت ادا اس وقت اسے ار قم کی کتنی یاد آرہی تھی وہ چاہ کے بھی بیان نہیں کر سکتی تھی وہ
جانتی تھی کہ وہ اسکے ساتھ نہیں ہے پھر بھی ایک آس تھی کہ شاید کہیں سے وہ آجائے اس بار
وہ چاہتی تھی کہ وہ آئے اور سب کے سامنے سے اسکا ہاتھ پکڑ کے اسے اپنی دنیا میں لے جائے
جہاں ان دونوں کے علاوہ کوئی تیسرا نا ہو پھر کوئی انکو جدا کر سکے جتنی وہ ار قم سے محبت کرتی
... تھی اس سے کئی گنا زیادہ وہ شاداب سے نفرت کرنے لگی تھی

لمحہ لمحہ تیرے بن جیانا جائے رے

دیکھوں ہر جگہ بس میں تیرے ہی سائے رے

میں ٹوٹا ہوا ساز ہوں تو میری آواز تھا

لکھی تھی جہاں زندگی تو میری کتاب تھا

اب نا فکر نا ہم جی جائیں گے

اس درد کو دھیرے دھیرے پی جائیں گے

چاہے جتنا تم چاہو گے پھر نا آئیں گے

تم سے دور ہم اتنا ہو جائیں گے

اک پل میں تم کو میں بھلا دوں گا

.... دل توڑنے کی یہ سزا دوں گا

پلیزار قم آجائیں کہیں سے مجھے بچالیں اس سب سے پلیز ضرورت ہے مجھے آپکی ار قم آئی نیڈ یو کم
!!! بیک ٹومی پلیز

I Need You Come Back to me please!!!

--- میرال نے شدت سے روتے ہوئے بکھرے لہجے میں کہا تھا

نیناں فیروزی کلر کے شرارے میں ملبوس بالوں کو کھلا چھوڑے ہوئوں پہ اور نج کلر کی لپ
اسٹک لگائے کانوں میں وزنی جھمکے ڈالے اور آنکھوں میں کاجل لگائے نظر لگ جانے کی حد تک
... خوبصورت لگ رہی تھی

عالم اور شاداب نے آف وائیٹ کلر کے شلوار قمیض کے اوپر واسکٹ پہنے بھرپور مردانہ وجاہت
--- کا شاہکار لگ رہے تھے

میرال اپنے کمرے میں موجود گم صم سی ارقم کی یاد میں ہی ڈوبی تھی کہ اسی اثنا میں سلطان خان
... اسکے کمرے کا دروازہ کھول کے اندر داخل ہوئے تھے

--- ڈیڈ آپ آئیں نا پلیز

میرال اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی

کیسی ہے میری بیٹی؟

سلطان خان نے شفقت بھرا ہاتھ اسکے سر پہ پھیرا تھا۔۔۔

...ٹھیک ہوں ڈیڈ

ناراض ہے مجھ سے میری بیٹی

نن نا نہیں تو ڈیڈ میں کیوں ہو نگی ناراض

کیونکہ تم خوش نہیں ہونا ہی کل سے تم نے ٹھیک سے کچھ کھایا ہے دیکھو بیٹا میں جانتا ہوں میں بنا
تم سے پوچھے تمہاری منگنی طے کر دی لیکن بیٹا مجھے پورا یقین ہے کہ شاداب خوش رکھے گا ایسے
ہی کوئی کسی کے لیے اپنی جان داؤ پہ نہیں لگاتا میرا بیٹا نا اور ویسے بھی وہ تمہارے ہر دلعزیز چاچو کا
... بیٹا ہے پڑھا لکھا ہے خوب صورت ہے میری بیٹی خوش رہے گی اسکے ساتھ ہم

سلطان خان نے اپنی بات کہہ ڈالی تھی

جسکو سن کر میرال نے سر کو اثبات میں ہلایا تھا جس پہ سلطان خان مسکراتے اسکا ماتھا چومتے باہر
... نکلے تھے میرال با مشکل اپنے آنسو پیتی رہ گئی تھی

منگنی کا وقت ہو چکا تھا باہر لان میں ہی سبھی انتظام وغیرہ کرایا گیا تھا ملازم سب کو جو سسرو کرنے میں مصروف تھے تابندہ بیگم صبح سے کاموں میں مشغول تھیں میر علی بھی سبھی مہمانوں کا استقبال کرنے میں مصروف تھے عالم کیٹرنگ والوں سے معاملات نمٹا رہا تھا جبکہ شاداب لان میں بنے جھولے جو کے سفید اور گلاب کلر کا بنا تھا بیٹھا میرال کا انتظار کر رہا تھا کہ اتنے میں نیناں میرال کو اپنے ساتھ لاتی ہوئی دیکھائی دی تھی سبکی زبانوں سے بیک وقت ماشاء اللہ نکلا تھا میرال کو شاداب کے ساتھ بیٹھا دیا گیا تھا جبکہ شاداب میرال کے کانوں میں شوخ بھرے جملے بولنے میں مصروف تھا جس پہ بجائے شرمانے کے میرال کا چہرہ غصے کی تمازت سے سرخ ہو چلا تھا

حیدر کی نظر مسلسل نیناں پہ تھی جو اسے کیمرے میں ادھر ادھر گھومتی نظر آرہی تھی اسکے حسن کا شیدائی تھا بے شک وہ اسکی دشمن تھی لیکن دشمن اس قدر خوبصورت ہو سکتا ہے یہ حیدر علی شاہ کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا.... لیکن جب وہ خانز کو خوش دیکھتا اسکے سینے میں انتقام کی آگ بھڑک اٹھتی تھی وہ آپے سے باہر ہو جاتا تھا۔۔۔۔

کچھ وقت کا انتظار اور پھر تم لوگوں کی یہی خوشیاں ماتم میں نابدل دی ناتو میرا نام بھی حیدر علی " --- " شاہ نہیں

کہتے ہوئے اسکے لہجے میں نفرت اور آگ کی سی تپش تھی جو بہت جلد سب کچھ تباہ کر دینے والی --- تھی

آہہ ایسے کیسے ہو سکتا ہے میرا صرف میری ہے صرف میری وہ کیسے کسی اور کے نام کی " " انگوٹھی پہن سکتی ہے

ارقم کمرے کی ہر چیز کو تنہا تنہا نہس کر تا چلایا تھا کہ فیصل نے آگے بڑھتے اسکے کندھے پہ ہاتھ --- رکھا تھا جسکو اس نے بری طرح جھٹک دیا تھا

کیوں فیصل آخر میرے ساتھ ہی کیوں ایسا ہوتا ہے جسکو چاہتا ہوں وہ دور ہو جاتا ہے میرا کی " منگنی اسی سے ہو رہی ہے جو شخص مجھے جان سے مارنا چاہتا ہے اور میں کتنا بے بس ہوں چاہ کے " بھی کچھ نہیں کر پار ہوں آہہ

۔۔۔ ار قم اپنے بالوں کو ہاتھوں میں پکڑے چلایا تھا

"سر دیکھیے سب سے پہلے تو آپ ریلیکس کیجیے ایسے تو آپ خود کی طبیعت خراب کر لیں گے"

بھاڑ میں گئی طبیعت میری جان نکلی جا رہی ہے فیصل میں میرال کے بنا نہیں رہ سکتا میں اس سے
... بہت پیار کرتا ہوں تمہیں سمجھ کیوں نہیں آ رہا میرا گزارہ نہیں ہے اسکے بغیر

میں سب سمجھ رہا ہوں اور بھروسہ رکھیے سب ٹھیک ہو جائے گا لیکن اس سب کے لیے فل
وقت انتظار کرنا پڑے گا دیکھیے سر ہر ایک چیز کا وقت مقرر ہے اور یہ مناسب وقت نہیں ہے
آپ کا دنیا کی نظر میں آنے کا آپکا ہمیں فل وقت یہی ظاہر کرنا ہے کہ آپ مر چکے ہیں تبھی وہ
شاداب کو اور اسکے ناپاک عزائم کو بے نقاب کر سکیں گے اور میرال میم کی صرف منگنی ہو رہی
... ہے ابھی تو اور وہ ویسے بھی آؤٹ آف کنٹری جا رہی ہیں وہ بھی خوش نہیں ہیں اس منگنی سے
!!! ہممم

سر کیا آپ کو نہیں لگتا کہ آپ کو ایک دفعہ میرال میم سے مل لینا چاہیے؟

... فیصل نے کہا تھا

... تم ایک کام کرو فیصل آج ہی رات کی امریکا کی ٹکٹس بک کراؤ

--- واٹ سر بٹ ایسے کیسے

--- جو کہا ہے کرو

... اوکے سر میں اپنی بھی کراؤ گا آپ کو اکیلا نہیں چھوڑوں گا

--- فل حال نہیں میرے بھائی جب تمہاری ضرورت پڑے گی بلو الونگا تمہیں بھی

--- ارقم مسکرا کے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے کمرے سے باہر نکلا تھا

منگنی کا فنکشن سٹارٹ ہو چکا تھا شاداب نے میرال کو انگوٹھی پہنا دی جس پہ سب نے تالیاں
--- بجائیں تھیں جبکہ تابندہ بیگم اپنی بیٹی کی دلی کیفیت سے باخوبی آگاہ تھیں لیکن مجبور تھیں

--- چلو میرال بیٹا اب تم پہناؤ انگوٹھی شاداب کو

میرال نے ایک نظر شاداب کی جانب دیکھا جسکی آنکھوں میں اسے فتح کرنے کی سی چمک تھی غرور تھا اسکو دیکھ اسنے سر جھٹکا تھا اور ناچاہتے بھی انگوٹھی اسکی انگلی میں ڈالی تھی جس پہ پورا لان تالیوں سے گونج اٹھا سب انکو دھیروں دعائیں دے کے جارہے تھے جبکہ میرال کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا اسکی روح کرچی کرچی ہوئی تھی دل پہ ایسا گہرا گھاؤ تھا جس کے اندر سے مسلسل خون بہہ رہا تھا وہ گھاؤ بھر نہیں رہا تھا اسکو بھرنے والا نہ جانے کیوں پچھڑ گیا تھا اس سے اسکے دل سے شدت سے اسکے واپس آ جانے کی دعا نکلی تھی اور وہ اس بات سے ناواقف تھی کہ اسکی دعائو --- کب کا قبولیت کا درجہ پا چکی ہے

منگنی کے فنکشن کے تمام معاملات بخیر و عافیت سے نمٹ چکے تھے سب مہمان جو آئے تھے وہ --- ہنسی خوشی اپنے گھروں کو لوٹ گئے تھے

میرال کافی تھک چکی تھی لہذا کپڑے چینج کر کے واڈروپ سے باہر نکلی تھی کہ سامنے شاداب --- کو کھڑے پایا تھا جو اسی کے بیڈ پہ براجمان اسی کا انتظار کر رہا تھا

اوہو رہے نصیب آپنے تو ابھی سے کپڑے چینج کر لیے میں نے تو ابھی آپکو جی بھر کر دیکھا بھی
--- نہیں

--- شاداب کہتا ہوا اسکے قریب آیا جسکی بنا پہ میرال دو قدم دور ہوئی تھی

--- اسکا دور جانا محسوس کرتے اسنے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اپنے قریب کھینچا تھا

" اب تو قریب رہنے کا مر مٹ مل گیا ہے جان اب دور نہیں جانا "

--- شاداب نے خمار آلود لہجے میں کہا تھا جس سے میرال کو نفرت محسوس ہوئی تھی

میں نے کہا تھا نا تمہیں کہ تم میری ملکیت ہو تم چاہ کے بھی دور نہیں جاسکتی مجھ سے حاصل
کر کے رہو نگا تمہیں تو دیکھ لو جان کر لیا نا حاصل تمہارے سارے جملہ حقوق بھی بہت جلد
۔ --- اپنے نام کرالو نگا لیکن یاد رکھنا تم میری بیوی نہیں میری رکھیل

اس سے پہلے شاداب کچھ بولتا اپنی پوری جان لگاتے میرال نے اسے دھکا دیا تھا اور اسکا گریبان
--- پکڑے سرخ آنکھیں لیے جن سے آنسو بہہ رہے تھے چلائی تھی

بکواس بند کرو تم گھٹیا انسان تم جیسا انسان اور کر بھی کیا سکتا ہے تم جس قدر گرے ہوئے " آوارہ گھٹیا انسان ہونا تم سے کسی اور چیز کی امید بھی نہیں کی جاسکتی لیکن ایک بات کان کھول کے سن لو تم شاداب خان تم نے میں میرال خان تم پہ تمہارے حرام کے پیسے پہ اور تمہاری اس انگوٹھی پہ (انگوٹھی اتار کے شاداب کے منہ پہ مارتے) تھوکتی ہوں جاؤ جو کرنا ہے کر لو اور تم نے مجھے مجبور کیا تو ابھی کے ابھی جا کے ڈیڈ کو اور دادا جان کو تمہارے بارے میں لفظ لفظ سچ بتادو نگی " !!! سمجھے

... میرال نے بات ختم کرتے کہا تھا اور جانا چاہا تھا کہ اپنی بازو کو شاداب کی آہنی گرفت میں پایا

۔۔ انگوٹھی میرال کی انگلی میں واپس پہناتے وہ چند قدم مزید نزدیک ہوا

اس انگوٹھی کو اپنی انگلی سے مت اتارنا ورنہ بھاری قیمت وصول کرنے پڑے لگی جو وہ ہم و گمان "

میں بھی نہیں ہوگی تمہارے سمجھی اب چپ چاپ تیاری کرو ایر پورٹ پہ میں خود چھوڑ کے آؤنگا

۔۔ " اپنی جان کو

اسکے گال پہ شدت بھرا لمس چھوڑتے شاداب پیچھے ہٹا تھا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا جسکے میرال نے روتے ہوئے اپنا گال رگڑا تھا جہاں اسے شاداب کا لمس محسوس ہوا تھا جیسے اسکے لمس کو مٹانے --- کی کوشش کی گئی تھی

نیناں تابندہ بیگم کو تمام کاموں میں مدد کر کے تمام کام نبٹا کے اپنے کمرے میں آئی تھی کہ اسے ... اپنے میں کلون اور سگریٹ کی ملی جلی مہک آئی تھی اور وہ اس مہک کو جانتی تھی

وہ جان گئی تھی کون ہے لائیٹ آف تھی لہذا اسنے لائیٹ آن کی تھی تو سامنے ہی بیڈ پہ حیدر کو --- لیٹے پایا تھا جو اسکا ہی ویٹ کر رہا تھا

نیناں کو دیکھتے جیسے اسکی آنکھوں میں چمک در آئی تھی آنکھوں میں خمار کی سی سرخی اتری تھی ---

... حیدر آپ یہاں کیوں آئے ہیں پلیز کوئی آجائے گا جائیں یہاں سے

اسے کہتی وہ ڈریسنگ کے سامنے آکھڑی ہوئی تھی اور کانوں سے وزنی جھمکے آزاد کر رہی تھی کہ
... کمرے پہ آہنی گرفت کا احساس ہوا تھا

" مجھ سے دور جانے کی سزا کیادوں "

--- حیدر نے آہستہ لیکن آنچ دیتے لہجے میں استفسار کیا کہ نیناں نے ایک جھر جھری تھی

حیدر پلینز مجھے چھوڑیں آپکو بولا بھی تھا لے کر آئیں پروپوزل لیکن خیر کوئی بات نہیں مجھے "

" سمجھ آگئی ہے آپ کا جی بھر گیا ہے مجھ سے آپ شادی نہیں کرنا چاہتے

نیناں آہستگی مگر سرد لہجے میں کہتی پلٹی ہی تھی کہ حیدر نے ایک مرتبہ پھر اس کو کمر سے کھینچ کے

: اپنے ساتھ لگاتے گویا ہوا

اس بکو اس کا کیا مطلب ہے تمہیں میں ٹائم پاس لگتا ہوں کیا جو یہ سب کہا یقین نہیں ہے کیا "

" تمہیں آج تمہاری بہن کی منگنی تھی اور میں آج ہی تمہارا پوروزل لے کر آجاتا ہاں

سوری میرا وہ مطلب نہیں تھا میں بس پریشان ہوں تھوڑی ہادی میرا ل کی آج منگنی ہو گئی آج
--- رات اسکی امریکا کی فلائٹ بھی ہے اسکے بناسب سونا سونا ہو جائے گا
--- " آئی کین انڈر سٹینڈ جانم بٹ یو ہیو ٹو بی سٹرونگ نا "

I Can understand janam but you have to be strong
na....

یس تھینک یو ہادی فار آل ویز دیر فارمی

Yes Thank you Hadi For Always There For Me...

نیناں نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

--- اپنی تھنگ فار یو میری جان

anything for you meri jan...

نیناں حیدر کی پر تپش نظروں کی تاب نالاتے اسکے ہاتھوں سے کمر سے ہٹاتی باہر جانے لگی تھی کہ
حیدر نے اسکا ڈوپٹہ پکڑ کر اسے اپنی اوور کھینچا تھا وہ کٹی ڈالی کی مانند اسکے سینے سے آن ٹکڑائی
... تھی

" بہت خوبصورت لگ رہی ہو جانم "

--- اسکے کان میں جانیو اسر گوشہ کرتے وہ اس کی جان آدھی کر گیا تھا

--- ہہ ہاہہ ہادی پپ پلیر ہٹیں ناک کوئی آجائے گا

اششش مجھے خود کو محسوس کر لینے دو دو ہفتے ہونے کو ہیں ملی ہی نہیں تم جتنی ملتی ہو اتنی تھوڑی "
... " لگتی ہو مکمل مل جاؤنا پلیر

--- اسکی خمار آلود آواز سن کر نیناں کی دل کی ڈھرنکوں نے رفتار پکڑی تھی

... اس سے پہلے حیدر مزید اس پہ جھکتا وہ چالاکی سے واشروم میں جابند ہوئی تھی

... نین دیکھو اب یہ چیٹنگ ہے باہر آؤ

--- شرافت سے ورنہ اچھا نہیں ہوگا

--- ہادی آپ پہلے واپس جائیں پھر باہر آؤں گی

--- اچھا ٹھیک ہے میں جا رہا ہوں تم آ جاؤ

کچھ دیر بعد جب حیدر کی آواز نا آئی تو وہ باہر آئی تھی اور حیدر کو سامنے ناپاکے شکر کا کلمہ پڑھا تھا لیکن جیسے ہی وہ پلٹی تھی سامنے کھڑے حیدر کو دیکھ اس نے دروازے کی جانب دوڑ لگائی تھی اس سے پہلے وہ باہر نکلتی حیدر نے اسے دیوار سے پن کرتے مکمل اسپر حاوی ہوا تھا کہ ایسا کرنے سے نیناں کی پلکیں لرزی تھیں جنکو دیکھ حیدر نے بے قابو ہوتے اپنے ہونٹ اس کے ماتھے پہ رکھے تھے پھر گالوں پہ اور ہونٹوں کی جانب بڑھنے لگا تھا کہ نیناں نے اس کے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھتے --- منت بھرے لہجے میں روکنا چاہا تھا

ایک دفعہ میری دسترس میں آ جاؤ اپنی سانسوں سے بھی میری مہک آئے گی تمہیں وعدہ رہا "

"

حیدر نے مسکراتے اپنا لمس ماتھے پہ چھوڑتے وہ لٹے قدموں پٹ گیا تھا جبکہ نیناں کی دھڑکنوں
--- کو معمول پہ آنے پہ وقت لگا تھا

میرال امریکا کل رات ہی پہنچی تھی خان حویلی فون کر کے اپنی خیریت کی اطلاع دے چکی تھی
...

میرال رات کو سٹور سے چند ضروری اشیا خرید کر اپارٹمنٹ واپس آئی تھی اندر آتے اسنے اپنا
لونگ کوٹ اتار اٹھا اور شو اتار کر شور یک میں رکھتے جیسے ہی وہ آگے بڑھی اچانک ہی اپارٹمنٹ
کی لائیٹ آف ہو گئی اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتی کسی نے پیچھے سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر
... سینے سے لگایا تھا

--- خوف کے مارے اسکی آواز ہی نانکل پائی تھی

... " میری جان "

... مقابل کی مدھم خمار آلود سرگوشی میرال کی دل کی ڈھڑکنوں کو تیز کر گئی تھی

؟ " کلک کلک ک کی کلک کون ہو تم "

" اششش چند لمحے محسوس کر لینے دے نا مجھے خود کو "

میرال مسلسل اپنا آپ اس سے چھڑوانے کی تگ و دو میں تھی لیکن مقابل کی سخت ترین گرفت
--- یہ وہ چاہ کے بھی کچھ نا کر سکی تھی

پپ پی پلیر جانے دو مجھے کون ہو تم ک کیوں ک کر رہے ہو میرے ساتھ اپنی ایسا "

" تیری پر اہلم کیا ہے یار تو دو منٹ کے لیے چپ نہیں رہ سکتی کیا رہے "

--- میرال اسکی زباں پہ حیران تھی اسکی ہر بات اسکے سر سے گزر رہی تھی

" دد یہ دیکھو تم مم مجھے بتاؤ گے نن نہیں تو پپ پتہ کیسے چلے گا کلک کہ کون ہو تم "

--- مقابل نے یکدم ہی میرال کو چھوڑتے اپارٹمنٹ کی تمام لائٹس آن کیں تھیں

... میرال نے اس کہ جانب دیکھا جو شکل سے گنڈہ لگتا تھا

جینز کی پٹھی ہوئی پینٹ پہ بلیک کلر کی شرٹ اور گلے سے چپکی ہوئی چین ہاتھوں میں دودو

... انگوٹھیاں اور بالوں کو جیل لگا کے سیٹ کیا گیا تھا

... آنکھوں کا رنگ بھورا تھا چہرے پہ ہلکی ہلکی داڑھی تھی سفید رنگت وہ اسے پہچاننا سکی تھی

کون ہو تم اور کیسے میرے اپارٹمنٹ میں گھس آئے؟

--- میرا اب تم ڈر خوف بھلائے بولی تھی

... اس کے کہنے کی دیر تھی کہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا وہ اسے اپنے نزدیک کھینچ گیا تھا

"کاہے تو اتنی خوبصورت ہے"

وہ شوخ لہجے میں بولتا اسے سٹپانے پہ مجبور کر گیا

کیا بکواس ہے یہ؟؟

--- میرا نے اس کے ہاتھوں کو اپنی کمر سے ہٹاتے بولی تھی

... کوئی بکواس نہیں ہے اپن سچ بول ریا ہے

کیا چاہتے ہو مجھ سے کیوں میرے پیچھے پڑے ہو ہاں؟؟

--- میرال نے آبرو اچکائے پوچھا تھا

دیکھ میری شیرنی تیرے حسن نے مجھے گھائل کر دیا ہے چین نہیں آرہا جب سے تجھے دیکھا "

" ہے اپن نے

... تم اپنی یہ گھٹیا بکواس بند کرو سمجھے شرافت سے نکویہاں سے ورنہ اپنی سیکورٹی کو بدلاتی ہوں

... اس سے پہلے کہ میرال چلاتی اس کے منہ پہ ہاتھ رکھتے وہ اسے پیچھے سے دیوار سے لگا چکا تھا

" اشش خاموش نہیں رہ سکتی ہے تو میری شیرنی "

وہ اسے والہانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا

بتاؤ میری جان چھوڑنے کے کتنے پیسے لوگے؟

نانا نامیری جان اپن نے محبت کی ہے تجھ سے مجھے پیسے سے کوئی غرض نہیں مجھے بس تو چاہیے " ... ہر لمحہ ہر جگہ ہر پل ملے گی

--- چھوڑو مجھے گنڈے موالی کہیں کے

... میرا اپنا گھٹنا اسکے پیٹ پہ مارتی اس سے دور جا کھڑی ہوئی تھی

" او تیری تو تو خونخوار جنگلی بلی بھی ہے "

--- دیکھو پلیر میری جان چھوڑ دو میری منگنی ہو چکی ہے کیا ملے گا تمہیں یہ سب کر کے

--- میرا ل کے قدم پیچھے جبکہ اسکے قدم آگے کی جانب بڑھ رہے تھے

تیری جان چھوڑنی ہی ہوتی تو تیرے پیچھے یہاں تک آتا ہی کیوں میری جان دل آگیا ہے میرا "

تجھ پہ اور جس پہ دل آجائے نا اسے چھوڑا نہیں اپنا یا جاتا ہے سمجھی میری شیرنی عرف خونخوار بلی

--- وہ اسے ششدر چھوڑتا لٹے قدموں واپس پلٹ گیا تھا

آج دھڑکن کا یونی جانے کو کوئی موڈ نہیں تھا لہذا وہ نا جانے کا سوچ کے لمبی تان کے لیٹ گئی تھی
... ابھی اسے لیٹے بامشکل دس منٹ گزرے تھے کہ اسکا سیل رنگ ہوا تھا

... اسلام و علیکم شزا

کیسی ہو؟؟؟

شزا کی کال پک کرتے دھڑکن نے کہا تھا

و علیکم اسلام الحمد للہ تم بتاؤ کیسی ہو

... ہاں اللہ کا شکر ہے ٹھیک ہوں

یونی آرہی ہونا آج؟

--- شزا نے پوچھا تھا

... نہیں یار آج میرا یونی آنے کا کوئی موڈ نہیں

کیوں بھی تمہیں پتہ ہے نا آج ہماری یونی میں شہر کے جانے مانے بزنس ٹائیکون آرہے ہیں کتنا
... ہینڈ سم ہو گانا میں نے سننا ہے دیکھنے میں شہزادہ ہے اور کاسٹ اسکی پٹھان ہے
واٹ ایور شہزاد میری بلا سے وہ پٹھان ہو یا کوئی چہر اسی مجھے فرق نہیں پڑتا سو پلیز میں نہیں
... آرہی

میڈم آپکی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ پرنسپل صاحب نے کہا ہے کہ کل جس سٹوڈنٹ نے
یونی سے آف لیا تو وہ اسکا ایڈمیشن فائنل سیمیسیٹر کے لیے بوڈر میں نہیں بھیجیں گے پھر پورا
... سال ضائع جائے گا سوچ لو مرضی ہے تمہاری آگے

... شہزاد نے اسے ساری بات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا تھا اور کال ڈسکنیٹ کر دی تھی
شہزاد ہر کن کی یونی فیلو تھی اور اسکی کلوز فرینڈ گھر پہ بھی اسکا آنا جانا تھا کمبائن سٹڈی بھی کر لیا
... کرتی تھیں

ڈیم اٹ یاراب پھر سے اٹھنا پڑے گا اللہ بیڑا غرق کرے اس چہرہ اسی بزنس مین کی وجہ سے " ...مجھے اس سخت سردی میں پھر سے بستر سے اٹھنا پڑے گا

دھڑکن چہرے کے مختلف زاویے بناتے ہوئے بیزار سی اپنے لیے گرین اور بلیک کلر کا ڈریس ... سیلک کرتی واشر روم کی جانب بڑھی تھی

... اسلام و علیکم عالم صاحب

... و علیکم اسلام

یونی کے پرنسپل بورڈ کے ڈائریکٹر چیئر مین اور قابل اساتذہ اور یونی کے سٹوڈنٹ ہال میں اس --- وقت جمع تھے

دھڑکن تقریباً بھاگتی ہوئی ہال کے اندر داخل ہوئی اور شہزاد کے ساتھ جا کے بیٹھ گئی اسکا دھیان ابھی تک عالم کی جانب نہیں گیا تھا نا ہی عالم کی نظر اسپر پڑی تھی ورنہ نجانے کیا قیامت آجانی ... تھی

اتنی دیر کہاں لگادی یار؟

--- شزرا نے افسوس بھرے لہجے میں پوچھا

سوری یار ناشتہ کروارہی تھیں ماما پتہ ہے نابنا ناشتہ کیے نہیں آنے دیتی یونی اسی لیے لیٹ ہو گئی
... تھوڑی

... دھڑکن نے پھولتی ہوئی سانسوں کے درمیان کہا تھا

... اچھا چھوڑو وہ دیکھو یار کتنا ہینڈ سم بندہ ہے

شزرا نے انگلی سے اشارہ کرتے کہا تھا بیک وقت دھڑکن نے عالم کی جانب دیکھا تھا اور اسے جھٹکا
لگا تھا رگیں تن گئیں تھیں جبکہ مارے ضبط کے اپنے ناخن ہی اپنے ہاتھوں میں گاڑ دیئے تھے جبکہ
... شزرا اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتی حیران ہوئی تھی

واٹ ہسپنڈ ڈھرکن از ایوری تھنگ آل رائٹ؟

... نوشزرا ایوری تھنگ از ناٹ آل رائٹ

... یہ وہی گھٹیا انسان ہے جس نے میرا بھائی کا قتل کیا ہے اور میں اسے چھوڑ دوں گی نہیں
کیا واقعی میں؟؟ سنو دھڑکن ابھی کچھ بھی کرنا ٹھیک نہیں ہے سب یہی موجود ہیں ابھی کچھ
... مت کرنا

... شزانے ڈھرن کن کی بازو کو مضبوطی سے جکڑ رکھا تھا

... عالم صاحب کیا آپ واقعی ہی ہماری یونی کو اتنی بڑی ڈونیشن دینے کے لیے تیار ہیں
جی چیرمین صاحب بالکل دیکھیں میں ان طلباء کے لیے یہ سب کر رہا ہوں جو غریب ہیں یا جنگی
آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں بلکہ میں اس یونی کی بلیڈنگ کو مزید وسیع کرنا چاہ رہا ہوں وہ اس لیے کہ
کیونکہ جو طلباء دوسرے شہروں سے آکر یہاں پہ زیر تعلیم ہیں اور ان کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے ان
تمام بوائے اور گرلز کے لیے میں یہاں پہ ایک ہوٹل تعمیر کروانا چاہتا ہوں امید ہے کہ آپ
... لوگوں کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا

عالم نے مسکراتے ہوئے کہا تھا کہ اچانک ہی دھڑکن اپنی سیٹ سے اٹھی تھی اور ہال میں تالیوں کی گونج سنتے سب ہی دھڑکن کی جانب متوجہ ہوئے تھے لیکن عالم کی رگیں تنی تھیں سامنے ... موجود اپنے دشمن کو دیکھ کر

سر آپ جانتے ہیں جو اتنی لمبی تقریر ان صاحب نے کی ہے یہ سب جھوٹ ہے؟ انکا کہا لفظ "؟ لفظ جھوٹ ہے

... واٹ کیا بکواس ہے یہ سب پر نسیل صاحب آپ نے تمیز نہیں سیکھائی اپنے سٹوڈنٹس کو ... عالم نے ماتھے پہ بل ڈالتے اپنی سیٹ سے اٹھتے کہا تھا

بالکل تمیز سیکھائی گئی ہے لیکن لگتا ہے آپ کی پرورش یا تربیت میں ضرور کوئی کمی رہ گئی ہے " ...؟؟؟ " جسکی بنا پہ آپ نے سبکو فریب اور دھوکا دینا سیکھا ہے

دھڑکن نے کرخت لہجے میں آگے بڑھتے کہا تھا جبکہ عالم نے غضبناک تیور لیے اسکی جانب دیکھا ... تھا

... " جسٹ شٹ پور ماؤتھ "

سر آپ جانتے ہیں یہ گھٹیا آدمی کون ہے یہ میرے بھائی ار قم کا قاتل ہے سمجھے آپ اور آپ " ...
" ہر گز نہیں چاہیں گے کہ ایک قاتل سے مدد لے کے آپ اپنی یونی کو مزید آگے بڑھائیں
ڈھرن کن کی بات سنکر پورے ہال میں چہ میگوئیاں شروع ہو چکی تھیں کہ اب کی بار عالم کے صبر
کا پیمانہ لبریز ہوا تھا اور وہ اسے بازو سے پکڑ تقریباً اپنے ساتھ گھسیٹتا ہوا کلاس کی جانب لے جانے
... لگا تھا

کلاس میں پہنچ کے دروازے کو لاک کرتے وہ خطرناک تیور لیے اسکی جانب بڑھ رہا تھا جبکہ
... دھڑکن کے قدم پیچھے کی جانب اٹھ رہے تھے
... پیچھے پیچھے ہوتی وہ دیوار کے ساتھ جا لگی تھی

... اور عالم نے ایک زناٹے دار تھپڑ لگاتے اسے اپنے بے حد قریب کیا تھا
.... " امید ہے کہ اب سمجھ گئی ہو گی تم کہ میں کتنا گھٹیا آدمی ہوں "

چھوڑو گھٹیا انسان بیچ انسان تم اور کر بھی کیا سکتے ہو تم جیسے مرد صرف اپنی نفس کی تسکین کے لیے دوسروں کا استعمال کرنا جانتے ہیں

... دھڑکن نے مزاحمت کرتے کہا تھا

اب تم دیکھو گی کہ اپنے نفس کی تسکین کیسے اور کس طرح کی جاتی ہے ہر بار میری بے عزتی کی " تم نے میں نے معاف کیا گھٹیا الزام لگایا معاف کیا لیکن اب کی بار تم نے میری تربیت پہ انگلی اٹھائی ہے جسکا انجام تو تمہیں ہر صورت بھگتنا پڑے گا دھڑکن علی شاہ ایک بات میری یاد رکھنا ہمارے بیچ لڑائی کی شروعات تم نے کی تھی جسکا اختتام اب خود عالم سلطان خان کرے گا جسٹ ویٹ اینڈ ... " وایچ

... اسکو جھٹکے سے چھوڑتے وہ تیزی سے باہر نکلا تھا جبکہ دھڑکن روتی ہوئی نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی میرال نے امریکا کی سب سے فینس یونی میں جسکا نام ہاروڈ یونی تھا ایڈمیشن لے لیا تھا آج اسکی یونی کافر سٹ ڈے تھا اور وہ تیار ہونے کی غرض سے شیشے کے سامنے کھڑی اپنے بال سلجھا رہی

تھی جو کے سلجھنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے وائٹ کلر کا شارٹ فرائٹ پہنے ساتھ ہی بلیو جینز پہنے اوپر بلیک کلر کا لانگ کوٹ پہنے پاؤں میں وائٹ جو گرز پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے آنکھوں میں کاجل کی باریک سی لکیر اور گلابی ہونٹوں پہ لائٹ پینک کلر کالج گلوں اسکے حسن کو مزید ... نکھار رہا تھا

اپنا بیگ اٹھاتے وہ موبائل ہاتھ میں پکڑے سن گلاسز آنکھوں پہ چڑھائے باہر اپارٹمنٹ سے باہر نکلی تھی جبکہ ارقم اسکو باہر نکلتے دیکھ ہوڈی کو سر پہ کرتے تیز تیز قدم اٹھاتے اسکے پیچھے ہولیا ... تھا

جس اپارٹمنٹ میں میرال رہتی تھی وہاں سے اسکی یونی کار اسٹہ پندرہ منٹ ہی کا تھا تو اسنے ٹیکسی ... لینے کے بجائے پیدل چلنے کو ہی فوقیت دی تھی

میرال کو بار بار ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کوئی اسکا پیچھا کر رہا ہو ایک دفعہ مڑ کر دیکھا تو کوئی نظر آ رہا ... پھر اپنا وہم سمجھ کر وہ یونی کے اندر داخل ہوئی تھی

میرال کو جب کلاس ڈھونڈنے میں دقت پیش آئی تبھی اسنے سامنے ہال میں موجود دو لڑکوں کو
... دیکھا جو آپس میں کسی بات پہ مسکرا رہے وہ چلتی ہوئی انکے قریب جا کھڑی ہوئی تھی
ہیلو کیا آپ لوگ مجھے بتا سکتے ہیں کہ کمپیوٹر سائنس کی کلاس کا بتا سکتے ہیں کہ وہ کس طرف
ہے "؟

"Hi can you guys tell me which computer science
class it is on" ...؟

... "ہیلو جی کیوں نہیں ضرور آپ یہاں سے رائٹ لے کر لفٹ ہو جائیے گا "
حمزہ نے کہا تھا

... او تھینک یو سوچی

... میرال کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی تھی

... "یار کیا مست مال آیا ہے یونی میں "

حمزہ نے خباثت بھری نظروں سے اس جانب دیکھا جہاں سے میرال گزری تھی

... "نئی ہے یونی میں یعنی کہ اسے ہماری مدد کی ضرورت پڑے گی چل کے"

--- سعد نے حمزہ کی جانب آنکھ مارتے کہا تھا جبکہ حمزہ اسکی بات پہ قہقہہ لگا گیا تھا

... لے بھی دانت کیوں نکل رہے ہیں اب تیرے

یار اسے ہماری نہیں ہمیں اسکی ضرورت پڑے گی اس حسینہ کی خوبصورتی کا مزہ تو چکھنا ہی "

... "پڑے گا

... حمزہ نے معنی خیز مسکراہٹ لیے کہا تھا جبکہ سعد نے بھی اسکی بات پہ سرکواشات میں ہلایا تھا

میرال کلاس میں بیٹھی تھی جبھی کلاس میں پروفیسر داخل ہوا تھا اور لیکچر سمجھانے لگا تھا جبکہ

... میرال کی آنکھوں سے چند آنسو ٹوٹ کر گرے تھے

"میرادل آگیا ہے تم پہ"

"تھینکس نہیں بولو گی بک اٹھا کے دی ہے تمہیں"

" میرال میں کسی اور کی بات نہیں کر رہا لیکن میں سچ میں مر جاؤں گا تمہارے بنا "

میرال کے ذہن میں اس وقت صرف ار قم ہی ار قم تھا دل و دماغ پہ اسکا قبضہ تھا ہی اور اب تو اس کے خیالوں میں اس کے حواسوں پہ اس کے ذہن میں بھی سوار رہنے لگا تھا اسکی محبت دن بہ دن بڑھتی ... ہی چلی جا رہی تھی

اسکی آنکھوں میں ار قم آنسو دیکھ چکا تھا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ وہ کیوں رو رہی ہے اپنے مٹھیوں کو ... بھینچتے اسنے بامشکل اپنے اشتعال پہ قابو پایا تھا وہ اس کے آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا لیکن مجبور تھا

لیکچر ختم ہوتے میرال تیز تیز قدم اٹھاتی لا بیریری کی جانب بڑھ گئی اسنے اپنی ضرورت کی کتاب لینی تھی لہذا وہ لا بیریری پہنچتے ہی کتاب لیتی وہی موجود کرسی پہ بیٹھ گئی تھی اسے کتاب ... پڑھتے کچھ وقت ہی گزرا تھا کہ اچانک اسے اپنے قریب سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تھی

... السلام علیکم

... وعلیکم السلام

... میرال نے جواب دیتے ہوئے کہا تھا

؟ "کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں"

... لیس وائے ناٹ

... میرال نے مسکراتے کہا تھا

آپ مسلم ہیں؟؟

... نائلہ نے پوچھا تھا

لیس الحمد للہ اینڈ یو؟

... جی الحمد للہ میں بھی مسلم ہوں

؟ اپنی وے آپکا نام کیا ہے

... نائلہ نے پوچھا تھا

... میرال سلطان خان

... اوپر یٹی نیم

آپ کا کیا نام ہے؟

... نائلہ بخاری

--- ماشاء اللہ گڈ نیم

میرال نے مسکراتے کہا تھا

کین وی بی فرینڈز؟

Can we be friends?

نائلہ نے ہاتھ آگے کرتے پوچھا تھا جس پہ میرال نے ایک نظر اسکی جانب دیکھ رہی تھی اور

... مسکرا رہی تھی

... میرال نے مسکراتے ہوئے اسکا بڑھا ہاتھ تھام لیا تھا

... شیور وائے ناٹ

او کے تو ابھی ہم دوست ہیں تو بتاؤ کچھ اپنے بارے میں کہاں سے ہو آپ اور آپکی فیملی میں کون ... کون ہیں

میں کراچی سے ہوں فیملی میں ماما پاپا ایک بہن اور میرے لالا ہیں اور تم کہاں سے ہو اور کون کون ہے فیملی میں؟

... میں لاہور سے ہوں ماما پاپا اور ایک بھائی بس

... ہم

... اب وہ دونوں لائبریری سے چلتی ہوئی باہر نکل آئیں تھیں

ایک بات بولو میرال؟؟

... ہاں بولو

--- تمہاری آنکھیں بہت پیاری بہت دلکش ہیں کا جل لگاتی ہو تو واللہ قیامت لگتی ہیں
نائلہ نے مسکراتے کہا تھا جبکہ میرال کا قہقہہ گونجا تھا جبکہ اسکی مسکراتے کی آواز سنتے ار قم کے بے
... قرار دل کو قرار آیا تھا

... " تم بھی بہت کیوٹ ہونا نائلہ دیکھو تو اپنے پھولے ہوئے گالوں کی طرف "

... میرال اسکے گالوں کو کھینچتے ہوئے پیار سے بولی تھی جبکہ نائلہ مسکرائی تھی

... اچھا چلو نائلہ میں چلتی ہوں ویسے بھی آف ہونے میں دس منٹ ہی ہیں

... میرال نائلہ کے گلے لگتے ہوئے بولی تھی

میرال جیسے ہی اپارٹمنٹ میں داخل ہوئی تھی اسکے نتھوں سے کھانے کی لذیذ خوشبو ٹکرائی تھی

... کوٹ اور بیگ کو سائیڈ پر رکھتے وہ کیچن کی جانب آئی تھی جب اسکی ایک چیخ برآمد ہوئی تھی

؟ " تت تت تت تم یہی یہاں کک کیا کک کر رہے ہو "

... میرال ہکلاتی بولی تھی

... " دیکھ نہیں رہی کھانا تیار کر رہا ہوں تیرے لیے وہ بھی اپنے ہاتھوں سے "

تم ہو کیا چیز کیسے بنا اجازت چوروں کی طرح میرے اپارٹمنٹ میں گھس آتے ہو ہاں اور "؟؟
تمہیں پاسورڈ کیسے پتہ

... میرال نے آبرو اچکاتے پوچھا تھا

... " شمشیر شاہ کے لیے کوئی چیز بھی مشکل نہیں سمجھی میری خونخوار شیرنی "

میرال نام ہے میرا سمجھے تم اور اب تم نکلو میرے اپارٹمنٹ سے ورنہ پولیس کو کال کر کے
... بتا دوں گی کہ ایک گنڈا گھس آیا ہے میرے اپارٹمنٹ میں

میرال نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا تھا اور اس اپنی جانب اتنا دیکھ کر اس سے پہلے کہ وہ وہاں
سے بھاگتی شمشیر ایک جست میں اس تک پہنچتا اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے قریب کھینچ گیا
... تھا کہ میرال کی سانس اٹکی تھی

... اسکی سانسوں کی تپش سے میرال کو اپنا چہرہ جھلستا ہوا محسوس ہو رہا تھا

دیکھ جانم مجھے ہلکے میں مت لے بھول گئی کون ہوں میں شمشیر شاہ ہوں تو نے ابھی تک "
 صرف اپن کی محبت دیکھی ہے میری شدت جنونیت میری ضد میرے پاگل پن سے واقف
 --- " نہیں ہے تو اسی لیے اپنی یہ پٹر پٹر چلتی زبان کو قابو میں رکھ ورنہ

ورنہ کیا کر لو گے تم ہاں مارو گے مجھے؟

... میرا کہاں پیچھے ہٹنے والوں میں سے تھی

ورنہ تیرے ان گلابی ہونٹوں کا جام پینے میں دیر نہیں لگاؤں گا میں ویسے بھی عرصہ ہو چلا نشہ "
 ... " نہیں کیا اپن نے

گن کو میرا ل کے ہونٹوں پہ رکھتے شمشیر نے دیوانگی سے کہا تھا جکے میرا ل کا چہرہ لال ہوا اور
 ... کانوں سے دھواں نکلاتھا

چھوڑو مجھے گھٹیا انسان تم جیسا گنڈہ اور کر بھی کیا سکتا ہے اپنے نفس کی تسکین کے لیے کسی "
 بھی حد تک جاسکتے ہو تم لوگ خود کو بے عزت ہوتے ہو دوسروں کو بھی یہی سمجھتے ہو انکی بھی

" کوئی عزت نہیں اب شرافت سے یہاں سے دفع ہوتے ہو یا پھر میں دھکے دے کر نکالوں

...

میرال کی باتیں سن شمشیر کا پارہ ہائی ہوا جبکہ کمرے کی جانب جاتی میرال کے بالوں کو جھٹکے سے
... اپنی گرفت میں لیا تھا جس پہ میرال کی چیخ نکلی تھی

... " بکو اس بند کر میری نرمی کا ناجائز فائدہ مت اٹھا سمجھی "

... " چھوڑو مجھے درندے کہیں کے درد ہو رہا ہے مجھے "

... میرال تکلیف سے روتی ہوئی بولی تھی کہ اچانک ہی شمشیر نے اس کے بالوں کو آزاد کیا تھا

دیکھ جانم سوری غلطی ہو گئی اپن سے دیکھ میں تجھ سے بہت پیار کرتا ہوں سمجھ رہی ہے نا تو "

..."

نفرت کرتی ہوں تم سے میں گنڈے کہیں کے تم ایک درندے ہو لڑکیوں کی عزت سے "

" کھیلتے ہو دوسروں کو ڈراتے ہو دھمکاتے ہو قتل کرتے ہو سمجھے تم نفرت کرتی ہوں تم سے

...

؟؟ " اچھا تو مجھ سے نفرت کرتی ہے تو بتا پیار کس سے کرتی ہے "

... شمشیر نے لال آنکھیں لیے پوچھا تھا

جبکہ میرال نے جان بوجھ کر اپنی جان چھڑانے کے لیے شاداب کا نام لیا تھا جبکہ شاداب کا نام لینا

... اسے مہنگا پڑ گیا تھا

شاداب خان سے اپنے منگیترا کو پسند کرتی ہوں اچھا لگتا ہے مجھے سمجھے تم گنڈے موالی کہیں "

... " کے نکلوا دھر، سے اب دوبارہ مجھے اپنی شکل مت دیکھانا

میرال بلند آواز میں بولی تھی جبکہ اسکی باتیں سنکر شمشیر کا لہو گرما گیا تھا وہ اسکے پیچھے اسکے روم

... میں داخل ہوا تھا

... واٹ دا ہیل ازدس

میرال کو بیڈ پہ پٹھکتے خود اسپر حاوی ہوتے اسکی گردن پہ شدت سے اپنے دانت گاڑھے تھے جبکہ
میرال تڑپتی سسکتی روتی بلکتی اسکو خود سے دور کرنے کی تگ و دو میں تھی تب تک نہیں ہٹا تھا
... جب تک اسکی گردن پہ گہرا نشان نہیں چھوڑ چکا تھا

ایک بات یاد رکھنا میرال سلطان خان تو میری امانت ہے تو صرف شمشیر شاہ کی ہے تیرے "
وجود پہ مہر لگے گی تو صرف میرے نام کی تو پیار کرے گی تو صرف مجھ سے اور اگر تو نے میری
امانت میں خیانت کی تو اسی بندوق کی گولیاں ایک ایک کر کے تیرے سینے میں اتاروں گا

شمشیر شاہ کہتا رہا کہ نہیں تھا جبکہ میرال خوف سے بھاگتی ہوئی روم لاک کر گئی مبادا جیسے وہ دوبارہ
--- آجائے گا شیشے کے سامنے اپنی گردن کو دیکھتے جہاں لال دھبے بن گئے تھے
... " آئی ہیٹ یو شمشیر ہیٹ یو "

...چہرے پہ ہاتھ رکھتے پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی

دھڑکن اس دن کے بعد سے یونی نہیں گئی تھی جس دن سے اسکی عالم سے مڈ بھڑ ہوئی تھی اور
اسکی یونی کا لاس بھی ہو رہا تھا اسکا بھی لاسٹ سیمیسٹر ہی چل رہا تھا اور اسکی فرینڈز اسکی جان
... نہیں چھوڑ رہی تھیں لہذا اسنے ہمت کرتے اللہ کا نام لیتے آج یونی جانے کا ارادہ کیا تھا

آف وائٹ کلر کی سمپل شلوار قمیض میں سفید کلر کا ہی ڈوپٹہ اوڑھے آنکھوں میں کا جل کی ایک
باریک لکیر اور ہونٹوں کو سرخ رنگ سے رنگ کر پر فیوم چھڑک کر وائٹ کلر کے کھسے پہنے
موبائل ہاتھ میں اٹھائے اور بیگ کو کندھے پہ ڈالے وہ تیز قدموں سے نیچے پہنچی تھی جہاں
... ناشتہ پہ سبھی اسکا انتظار کر رہے تھے

...ارے آگئی میری گڑیا

... سکندر علی شاہ نے مسکراتے دھڑکن کو دیکھتے کہا تھا جو بالکل زرتاشہ کی فوٹو کاپی تھی

...اسلام و علیکم ڈیڈ

وعلیکم اسلام میرا بیٹا تو پھر تیاری ہے آج یونی جانے کی؟

...جی ڈیڈ کافی ٹائم ہو گیا ہے چھٹیاں کرتے آج کچھ طبیعت بہتر ہے تو سوچا چلی جاؤں

... اچھا کیا بیٹا

وہ مسکراتے اسکے سر پہ ہاتھ رکھتے بولے تھے

جسکے روشناسکے آگے فرائی انڈہ بریڈ ڈونٹس جو سر رکھتی ہوئیں اسکی ساتھ والی کرسی پہ براجمان

ہوئیں تھیں کہ اچانک ہی دھڑکن کو کھانسی ہوئی تھی جس پر سکندر فکر مند ہوتے بولے

...تھے

" بیٹا تم یہ ڈرائے کیک لو اور ساتھ شہد لے لو "

... وہ پلیٹ اسکے آگے کرتے بولے تھے

... " ہونہہ فکر تو ایسے کر رہے ہیں جیسے آج کی دھڑکن بیگم کی موت واقع ہونے والی ہو "

... پاکیزہ نے نخوت سے کہا تھا جسکے سکندر اسکی بات سنکر آگ بگولہ ہوئے تھے

ثانیہ بھا بھی سمجھائی اپنی بیٹی کو کہ اگر آئندہ ایسا ویسا کوئی بکو اس اپنے منہ سے نکالا تو مجھے ایک " ... پل نہیں لگے گا کوئی سخت فیصلہ لینے میں

سکندر شاہ کہتے غضبناک تیور لیے وہاں سے اٹھ گئے تھے جبکہ پلو شہ کو تو اچھو ہی لگ گیا تھا جبکہ ... ثانیہ بیگم پہلو بدل کر، رہ گئیں تھیں جبکہ پاکیزہ کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ ہوا تھا ... جبکہ دھڑکن کے چہرے پہ ایک فاتحانہ مسکراہٹ در آئی تھی

نیور مائینڈ پاکیزہ آپنی بٹ ایک بات یاد رکھیے گا کہ میرا باپ ابھی زندہ ہے جو میری حفاظت کرنا " مجھے اچھا برا سمجھانا اور مجھے پیار کرنا جانتا ہے لیکن سوری ٹو سے بٹ چاچو زندہ نہیں ہیں اس لیے آئی تھنک آپ تینوں ماں بیٹی کا کوئی اور ٹھکانہ بھی نہیں ہے تو بہتر ہے کہ اپنی حد میں رہیں ورنہ تو آپ جانتی ہیں کہ جب دھڑکن سکندر علی شاہ مقابلہ کرنے پہ آتی ہے تو بنا کچھ سوچے سمجھے " روندتی چلی جاتی ہے

کہہ کر وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی جبکہ حیدر نے کرسی کو ایک زوردار ٹھوکر مارتے تمسخرانہ
... مسکراہٹ لیے پاکیزہ کی جانب دیکھا تھا جواب نظریں چراتے نظر آرہی تھی

... ہادی لالا دھڑکن بی بی گاڑی میں آپ کا انتظار کر رہی ہیں

... ملازم نے کہا تھا جبکہ حیدر سر کو اثبات میں ہلاتے اسکے پیچھے ہولیا تھا

... جبکہ روشنا بیگم افسوس بھری نگاہ ان تینوں پہ ڈالتی کمرے کی جانب بڑھ گئیں تھیں

دھڑکن لیکچرزا ٹینڈ کر چکی تھی اور آف ہونے میں پندرہ منٹ باقی تھے لہذا باہر مین گیٹ پہ
کھڑی ہو کر ڈرائیور کا ویٹ کرنے لگی تھی ابھی وہ اسی اثنا میں کھڑی تھی کہ پیچھے سے ایک پراڈو
آئی تھی اور ایک ہی جھٹکے میں اسکے چہرے پہ کلوروفام لگا رومال رکھتے اسے اندر ڈالا تھا یہ سب
... اتنا چانک ہوا تھا کہ اسے سوچنے سمجھنے یا مزاحمت کرنے کا موقع بھی نہ ملا تھا

اسکی آنکھ کھلی تو خود کو ایک عالیشان بنگلے میں پایا سر بھاری بھاری ساہو رہا تھا سب کچھ دھندلا رہا تھا کچھ ہی دیر میں سب واضح طور پہ دیکھائی دینے لگا تھا سر میں درد کی شدید ٹھیس اٹھ رہی تھی...

... وہ سر پہ ہاتھ رکھتے اٹھتی دروازے کی جانب بڑھی تھی

کوئی ہے پلیز دروازہ کھولو پلیز کھولو دروازہ مجھے گھر جانا ہے میرے ڈیڈ پریشان ہو رہے ہوں گے " ...

وہ کہتی ہوئی رو دی تھی جبکہ اس دور اس پار بیٹھا وہ ستمگر اسکی سسکیوں کو سنتا جیسے بہرہ ہو گیا تھا ... جیسے اسے اسکو تکلیف میں دیکھ کر سکون محسوس ہو رہا تھا

کھولو مجھے گھٹیا انسان کون ہو تم مرد کے بچے ہو تو سامنے آؤ ناب نامردوں کی طرح چھپ " ... " کر کیوں بیٹھے ہو بے غیرت انسان

... دھڑکن اب کی بار بے خوف ہو کر بولی تھی

لگتا ہے اپنی ہونے والی چڑیا سے اوپس بیوی سے ملنا ہی پڑے گا کافی پر نکل آئے ہیں کاٹنے ہی " ... " پڑے گے

عالم نے اپنے قریبی دوست عالیان کو نکاح خواں کو ساتھ لانے کا کہتے اپنی گاڑی سٹارٹ کر دی ... تھی

دھڑکن جب کافی دیر تک دروازہ کھٹکھٹاتی رہی اور کسی نے دروازہ نہ کھولا تو تھک ہار کر وہ دوبارہ ... بیڈ پہ بیٹھ لیٹ گئی تھی اور سر میں شدید درد ہونے کے باعث اسکی آنکھ لگ چکی تھی اسکو سوئے کچھ ہی دیر گزری تھی کہ اچانک سے اسکے چہرے پہ کسی نے ٹھنڈے کے چھینٹے ... پھینکے تھے کہ وہ ہر بڑا کراٹھ بیٹھی تھی

تنت تانت تانت تم بی بی یہاں کلک کی کیا کر رہے ہو بی بی یہاں اااا اور مممم مجھے کل کیوں " ... " ل ل لائے ہو؟

فرسٹ آف آل کہ یہ جس گھر میں تم کھڑی ہو یہ میرا ہی گھر ہے اور دوسرا تم یہاں لانے کا " ... مقصد تمہیں کچھ ہی دیر میں معلوم ہو جائے گا

؟ " کک کی کک کیسا مقصد "

... " تم سے نکاح کرنے کا مقصد "

کک کی کک کیا؟

... " ننن نانن نہیں مم مم میں نہیں کرونگی نکاح حتہ تمسے "

... " ہممم چلو تمہارے پاس دو آپشن ہیں "

وہ قدم با قدم اسکے قریب آنے لگا تھا جبکہ اپنے قریب خطرے کو محسوس کرتی وہ اپنے قدم پیچھے کی جانب اٹھانے لگی تھی

... پہلا آپشن یہ کہ مجھ سے نکاح کر کے مجھے خود کے قریب آنے دو

... دوسرا آپشن یہ کہ بنا نکاح کیے ہی اپنی قربت بخش دو

عالم نے کہا ہی تھا کہ دھڑکن نے ایک زوردار طمانچہ اسکے منہ پہ دے مارا تھا کہ عالم نے ایک ہی ... جھٹکے میں اسکا بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تھا

اس تھپڑ کا بدلہ میں سود سمیت لونگاتم سے لیکن ابھی نہیں بعد فلحال چپ چاپ نکاح کے " ... " سپر زپہ سائن کر دینا ورنہ

ورنہ کیا؟ کیا کر لو گے ہاں؟

... دھڑکن مزاحمت ترک کرتی اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے نڈر انداز میں بولی تھی " تمہاری روح میں اتر جاؤں گا " ...

... اسکے کان میں خمار آلود آواز میں سرگوشی کرتے وہ اسکی کان کی لو کو دیوانگی سے چوم گیا تھا ... کہ اسکی قربت میں وہ نئے سرے سے بہکنے لگا تھا

بولو کیا کہتی ہو تمہارے اس نرم روئی جیسے وجود کو ابھی محسوس کر لوں یا پھر تم ایک حلال رشتہ ... چاہتی ہو

... چھوڑ مجھے گھٹیا انسان تم جیسا انسان اور کر بھی کیا سکتا ہے سوائے بدلہ لینے کے

آہاں ٹھیک کہا تم نے یہ سب بدلہ لینے کے لیے ہی تو کیا ہے اور جانتی ہو شاید تم یہ " سوچنے لگی ہو گی کہ مجھے تمہاری قریب آنا ہے یا تمہارے قریب آ کر سکون محسوس ہوتا ہے مجھے تو ایسی غلط فہمی اپنے دل سے تو کیا دماغ سے بھی نکال پھینکو کیونکہ میں جانتا ہوں جتنی نفرت تم مجھ سے کرتی ہو شاید ہی کسی سے کی ہو گی تم نے اسی لیے ایک ان چاہا وجود جب آپکے قریب آئے ... " تو کیسا محسوس ہوتا ہے بس اسی درد سے روشناس کرانا چاہتا ہوں تمہیں دھڑکن علی شاہ ... بے دردی سے اسے خود سے دور جھٹکا تھا

... دھڑکن نے بے دردی سے اپنے آنسو گرے تھے

... تو بتاؤ اب اپنا فیصلہ

... نہیں چاہے تم مجھے جان سے مار دو میں یہ نکاح ہر گز نہیں کروں گی

... " رسی جل گئی لیکن بل نہیں گیا "

... عالم نے کہا تھا اور دھڑکن کو اپنے کندھے پہ ڈالا تھا

... " پیچ چھ چھوڑو مجھے گھٹیا بے مروت انسان "

... اسکو بیڈ پہ پٹھکتے وہ اسپر حاوی ہوا تھا

اور آنکھوں میں خمار لیے وہ اسکے ہونٹوں کی جانب دیکھنے لگا تھا جو اسے شدت بھری گستاخی

... کرنے پہ اکسار ہے تھے

... " ہاں یانا "

... وہ مزید اسپر جھکا تھا

... جبکہ دھڑکن اب بھی ڈھیٹ بنے بنا جواب دیئے اپنے موقف پہ ڈٹی رہی تھی

عالم نے ایک نظر اسکی جانب دیکھتے اسکی شرٹ کو کندھے سے سرکایا تھا اس سے پہلے وہ وہاں

... اپنے جنون کی پہلی مہر ثبت کرتا وہ تڑپتی سسکتی بول اٹھی تھی

... "مم می مم مم میں تت تیار ہوں پپ پلیر کک کچھ مم مت کرنا"

... اس کے ہاں کرتے اس کے چہرے پہ ایک فاتحانہ مسکراہٹ در آئی تھی

کچھ ہی دیر میں تین مرتبہ اپنا آپ اس ستمگر کے نام کرتی وہ اپنی زندگی کی ڈور اس کے ہاتھ میں تھا... گئی تھی

وہ بیڈ پہ اوندھے منہ لیٹی اپنی قسمت پر آنسو بہانے میں مصروف تھی جبھی عالم نے آگے بڑھتے اسے سیدھا کیا تھا لال آنکھیں سرخ کپکپاتے لب گلابی گال اور بکھری زلفیں اس کے دل کا چین و قرار لوٹ گئیں تھیں وہ اس کے جھٹکے سے اسے اپنے روبرو کھڑا کرتے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال گیا... تھا

پپ پی پلیر پیچ چھوڑ دیں اب تت تو اپ آپ اپنا مقصد ب بھی پپ پورا کک کر چکے " ... ہیں مم مجھے گھر پیچ چھوڑ آئیں

جبکہ وہ کب سن رہا تھا وہ تو بس اسکے ہلتے ہونٹوں کی جانب دیکھ رہا تھا اور یہی پہ خود پہ اختیار کھوتے وہ اسپر جھکا تھا اور شدت سے اسکی سانسوں کو پینے لگا تھا جبکہ دھڑکن کی دھڑکنیں جیسے رک سی گئیں تھیں اس کی اتنی شدت پہ وہ لڑکھرائی تھی کہ اسے گرنے کا خیال کرتے وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسکے اپنے مزید کھینچ گیا تھا دھڑکن کی سانسیں تھمنے لگیں جب جا کے اسنے اسے... خود کی گرفت سے آزاد کیا تھا

... " نکاح مبارک دھڑکن عالم خان "

... چبا چبا کے لفظ ادا کرتے وہ اسے یونہی سلگتا ہوئے چھوڑتے وہ باہر کی جانب بڑھ گیا تھا میرال اس دن کے بعد شمشیر سے کافی حد تک خوفزدہ ہو چکی تھی جبکہ شمشیر کا میرال پہ غصہ اب تک اترانا تھا اسے اپنی بے عزتی کی کوئی پرواہ نہیں تھی جو اسکی آئے دن میرال کے ہاتھوں ہوتی رہتی تھی بلکہ اسے تو میرال کا یہ کہنا انتہائی ناگوار گزرا تھا کہ وہ شاداب کو پسند کرتی ہے اسکا

بس نہیں چل رہا تھا کہ شاداب کو جان سے مار دے لیکن فلحال اسے صبر کا گھونٹ پینا ہی پڑا تھا
... آج رات میں وہ میرال سے ملنے کا ارادہ رکھتا تھا

میرال یونی میں بریک ٹائم اس وقت اکیلی بیٹھی تھی کیونکہ آج نائکہ کی طبیعت خراب تھی رات
ہی اسنے اسے بتایا تھا تو میرال اسے آرام کرنے کا کہہ چکی تھی اور جو آج کا لیکچر تھا وہ اسے ویڈیو
... کال پہ سمجھا دے گی جبکہ نوٹس وہ دونوں ساتھ بنالیں گی

... ہیلو پرٹی گرل

... حمزہ اسکے قریب آ بیٹھا تھا

... ہیلو

... میرال تھوڑی احتیاط برتے بیچ کی سائیڈ پہ ہو کر بیٹھ گئی تھی

کیسی ہو؟

... حمزہ نے پوچھا

ٹٹ ٹھیک آپ کک کیسے؟

... میرال جانے کیوں ہکلا رہی تھی

... اس وقت وہ یونی کی بیک سائیڈ پہ موجود تھے جہاں فل وقت کوئی نا تھا

... ٹھیک ہوں بلکہ تمھیں دیکھ کر مزید ٹھیک ہو گیا ہوں

... حمزہ نے بے باک نگاہوں سے اسکی جانب دیکھتے کہا تھا جبکہ میرال گھبراتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی

... ارے ڈر کیوں رہی ہو میرال ٹیک اٹ ایزی گرل بیٹھ جاؤ کھا نہیں جاؤ نگا تمھیں انسان ہوں

... حمزہ نے ہنستے ہوئے کہا تھا کہ میرال بیچ کے کنارے پہ ٹک گئی تھی

پتہ ہے میرال مجھے لگتا ہے کہ تم نے سکی اپنے کو کھویا ہے تمہاری آنکھوں میں درد دکھتا ہے مجھے

... اور اس درد کی دوا کرنا چاہتا ہوں میں

... حمزہ میرال کے قریب ہوتے اسکے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھتے بولا تھا

... میرال بدک کر پیچھے ہٹی تھی

لک کیا کہہ رہے ہیں آپ

... " میرال آئی وانٹ ٹو ٹیل یو ڈیٹ آئی لو یو سوچ "

... اسکے منہ سے نکلتے الفاظ تھے کہ ایک زوردار تھپڑ اسکے چہرے پہ آگاتا تھا

بکواس بند کرو حمزہ خبردار جو آئینہ سے ایسے گھٹیا الفاظ کا استعمال کیا تو سمجھے جانتی ہوں تم " جیسے لڑکوں کو جو خوبصورت لڑکیوں کو محض اپنے بیڈروم کی زینت بناتے ہیں انھیں استعمال کر کے چھوڑ دیتے ہیں اور ہاں ایک بات یاد رکھنا میں ان لڑکیوں میں سے نہیں ہوں جو تم جیسے امیرزادوں کی دولت کے پیچھے اپنی عزت کا سودا کرتی ہیں میں میرال سلطان خان ہوں گوٹ ... " مائے پوانٹ

... میرال کہتی وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی

... " تمہیں اس تھپڑ کی بھاری قیمت ادا کرنے پڑے گی میرال سلطان خان "

... حمزہ نے اپنی مٹھیوں کو بھینچتے ہوئے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا تھا

نیناں کو حیدر سے ملے دو ہفتے ہونے کو تھے جبکہ حیدر اس سے ناراض تھا وہ اسے کئی دفعہ ملنے کا ... کہہ چکا تھا لیکن وہ ہر بار انکار کر دیتی تھی اور حیدر آج صبح سے اسکا فون نہیں پک کر رہا تھا

جب سے شاہ پیلس کے مکینوں کو دھڑکن کا پتہ چلا تھا ان پر تو گویا قیامت ٹوٹ پڑی تھی پہلے رقم اور اب دھڑکن روشن بیگم کا تو کلیجہ منہ کو آگیا تھا جبکہ سکندر علی شاہ تو اپنی جگہ لڑکھڑا کر رہ گئے تھے...

انہوں نے پولیس میں ایف آئی آر کٹوائی تھی اسکی تلاش جاری تھی لیکن اب تک اسکا کوئی سراغ ... نال سا تھا

نیناں حیدر کو لے کر بہت پریشان تھی سو قسم کے وسوسے آرہے تھے دل ہی دل میں اسکی سلامتی کی دعائیں مانگ رہی تھیں اسکی سانس سانس اس ستمگر کے لیے دعا گو تھی جو بہت جلد ... اسکا بھرم اسکا مان اسکی محبت کو اپنے پیروں تلے روندنے کا ارادہ رکھتا تھا

میرال اس وقت بیڈ پہ لیٹی رونے میں مصروف تھی کیا وہ تمام مردوں کے لیے صرف ایک شو
پیس تھی پہلے ار قم پھر شاداب پھر شمشیر اور اب حمزہ کیا وہ سب کے لیے محض ایک کھلونا تھی
... ایک کٹھ پتلی تھی کہ جب جسکا دل چاہا ویسا سلوک کیا ویسے اپنی اشاروں پہ نچوالیا

روتے روتے اسکی کب آنکھ لگی پتہ ہی نا چلا تھا اسکے سونے کے کچھ ہی وقت کے بعد شمشیر
... کھڑکی سے کودتے اسکے کمرے میں داخل ہوا تھا

چاند کی روشنی میں اسکا حسین چہرہ مزید دمک رہا تھا وہ بے اختیار ہوتے قدم با قدم چلتا اسکے
... نزدیک آیا تھا

... اسکے قریب ہی لیکن فاصلے پہ لیٹتے وہ اسکے حسین نقوش کو فرصت سے نہار رہا تھا

گلابی کلر کے نائیٹ سوٹ میں گلابی گال ددھیا گردن اور گلابی ہونٹ ساتھ ہی اوشن کلر آنکھیں
... جو اس وقت بند تھیں

... وہ اپنا اختیار کھوتے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے مزید اپنے قریب کھینچ گیا تھا

...اسکی نظروں کی تپش سے وہ کسمائی تھی

...وہ اسکے مزید قریب ہوتے اسکی چھوٹی لال سی ناک کو چوم گیا تھا "

...اور اسکی کھلی زلفوں میں اپنا چہرہ چھپاتے محبت بھری سرگوشیاں کرنے لگا تھا

آئیم سو سوری جانم اپن جانتا ہے کہ اپن نے بہت ڈانٹا تجھے غصہ بھی کیا پر اپن کیا کرتا تو جانتی "

ہے ناکہ تیرا شمشیر کس قدر حساس اور جنونی ہے تیرے معاملے میں کسی اور کا نام قطعاً

برداشت نہیں کر سکتا کسی اور کے ساتھ تجھے دیکھنے تجھے محسوس کرنے تیری روح میں اترنے

... " تیرے قریب آنے تجھے چھونے کا حق صرف شمشیر شاہ کو حاصل ہے

... شمشیر کی جھلساتی قربت اور گہری نگاہوں سے میرا ل جاگ چکی تھی

... " میرا ل آنکھیں کھول اور میری جانب دیکھ کیونکہ اپن جانتا ہے کہ تو جاگ چکی ہے "

... میرا ل نے اسکے کہنے پہ پٹ سے آنکھیں کھولیں تھیں

... اور یکدم ہی اس سے دور جا کھڑی ہوئی تھی

تم کیوں آجاتے ہو بار بار مجھے افیت دینے نفرت ہوتی ہے مجھے خود سے چلے جاؤ پلیز خدا کا " ... واسطہ ہے تمہیں

... شمشیر ماتھے پہ بل ڈالے قدم با قدم چلتے اسکے قریب آکھڑا ہوا تھا

کیوں آخر کیوں اتنی بدگمان ہے مجھ سے تو یقین کیوں نہیں آتا تجھے مجھ پہ کہ محبت کرتا ہے " ... اپن تجھ سے

شمشیر نے اسے کندھوں سے جکڑتے خود کے قریب کیا تھا اور اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے --- کہا تھا جبکہ میرال نے نظریں چرائی تھیں

... " بول ناب نظریں کیوں چرا رہی ہے "

تم پاگل واگل ہو کیا سمجھ نہیں آتا تمہیں کہ میری منگنی ہو چکی ہے اور کسی کی ہونے والی بیوی " ... ہوں میں

... اسکے کہنے کی دیر تھی کہ شمشیر اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے جھٹکے سے اپنے قریب کھینچ گیا تھا

اشش خاموش جان تو صرف اور صرف میری ہے میری ہی ہونے والی بیوی ہے اور یہ جو " تیری منگنی ہوئی ہے جانتا ہوں میں اس میں تیری مرضی شامل نہیں ہے لہذا جس کام میں دل و ... " دماغ راضی نا ہو وہ کام نہیں کرنا چاہیے

تنت ت تم تمہیں کیسے پتہ؟؟

میرال اپنی اوشن کلر کی آنکھیں اسکی بھوری آنکھوں میں ڈالے حیرانی سے اسے دیکھنے میں ... مصروف تھی

تجھے تجھ سے زیادہ جانتا ہے شمشیر شاہ میری جان اس لیے کیوں کیا کیسے یہ سب چھوڑ تو اور " ... " صرف مجھے محسوس کر ان قیمتی لمحوں کو جانے مت دے

... اسکی خمار آلود آواز سنکر میرال کا دل کانوں میں دھڑک رہا تھا

... " شش شش شمشیر پی پلیر چچ چھوڑو مم مجھے "

وہ مزاحمت کر رہی تھی جبکہ شمشیر کی نظر اسکے سیدھے ہاتھ کی تیسری انگلی پہ پڑی تھی جس میں شاداب کی پہنائی ہوئی انگوٹھی پہ پڑی تھی جبکہ آنکھوں میں خون اتر آیا تھا اور لہجہ آگ کی سی ... تپش لیے ہوئے تھا

اسنے ایک ہی جھٹکے میں وہ انگوٹھی اسکی انگلی سے نکال لی تھی اور اسکا ہاتھ اپنی سخت گرفت میں لیا ... تھا جس کی بنا پہ لبوں سے سسکی نکلی تھی اور آنکھوں میں نمی در آئی تھی

آئندہ کے بعد میں یہ انگوٹھی تیری انگلی میں نادیکھوں ورنہ وہ تیرا بھگوڑا منگیترا تو جان سے " ... جائے گا ہی تجھے بھی زندہ زمین میں گاڑ دونا

اسکی کمر پہ اپنے ہاتھوں سے دباؤ بڑھاتے جھک کر اسکی سانسوں میں سانس لیتے جیسے ہی آیا تھا ٹھیک ویسے ہی واپس لوٹ گیا تھا جبکہ میرال دیوار پہ ہاتھ رکھتے نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی اور پھوٹ ... پھوٹ کر رودی تھی

بس بہت تماشا بنا لیا سب نے میرا مزید افیت سہنے کی ہمت نہیں مجھ میں جب میں نہیں "
 رہوں گی تو نایہ افیت بھری زند گی رہے گی نار قم کی سلگتی یادیں نامیری ذات مزید تماشا بنے گی
 ... "

... میرا ل کی حد درجہ لال آنکھیں کسی خطرے کی پیشین گوئی کر رہی تھیں
 دھڑکن کو اس بنگلے میں دودن گزر چکے تھے دودن سے وہ کمرے سے نانکی تھی ملازمہ کمرے
 میں ہی کھانا دے جاتی تھی عالم نے بنگلے میں ہر جگہ کیمرے لگا رکھے تھے جسکی بنا پہ وہ ہر وقت
 اسکی آنکھوں کے سامنے رہتی تھی... اسکی نظروں ہی کے سامنے وہ تڑپتی سسکتی اپنے گھر جانے
 ... کی دعائیں مانگتی رہی تھی لیکن اس ستمگر کے پتھر دل میں پھر بھی دراڑ نا پڑی تھی
 دودن سے اسنے وہی یونی کا یونیفارم پہن رکھا تھا لہذا اسنے فرہش ہونے کا سوچا لیکن یہ سوچتے
 ہوئے کہ اسکے پاس تو کوئی کپڑے ہی نہیں کہ یکا یک اسکی نظر اس عالیشان کمرے کے واڈروب
 ... پہ پڑی وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی واڈروب کے قریب آر کی تھی

اسنے واڈروب کاڈور، اوپن کیا تھا تو سامنے بے تحاشہ قمیٹی ڈریسز ہینگ ہوئے دیکھائی دیئے تھے
میک اپ شوز جیولری کپڑے نیز اسکی ضرورت کا سب سامان موجود تھا وہ یہ سب دیکھ کر چونکی
... تھی لیکن پھر سر جھٹکتے وہ بلیو کلر کافراک نکالتی واشروم میں جا بند ہوئی تھی

پندرہ منٹ کے بعد شاو رلے کروہ نکلی تھی اور ڈریسنگ کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی بال
... سکھانے کی غرض سے بلیو کلر کافراک اور وائیٹ لیگی پہنے وہ حسن کی مورت لگ رہی تھی
عالم جو ابھی ابھی ہی گھر آیا تھا اور سیدھا اوپر اپنے کمرے کی جانب گیا تھا اور کمرے میں داخل
ہوتے ہی وہ اسکو دیکھتے ٹھٹک کے رکا تھا وہ خود میں مگن دنیا کو بھلائے تو لیے سے بال رگڑنے میں
مصروف تھی جبھی اسے اپنی پشت پہ کسی کی پر تپش سانسوں کا احساس ہوا تھا اور اسنے اپنا جھکا ہوا
... سراٹھایا ہی تھا کہ سامنے اس ستمگر کو دیکھ کے اسکے پاؤں وہی منجمد ہو گئے تھے

اسنے ایک ہی جھٹکے میں تو لیے اسکے ہاتھ سے لیتے اسکی کمر پہ ہاتھ رکھ کر اسے اپنی جانب کھینچا
...

ملازمہ نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم کھانا ٹھیک سے نہیں کھاتی کیا مسئلہ ہے تمہارے "

؟؟ " ساتھ کونسا روگ لگا کے بیٹھی ہو ہاں

... اسکی آخری بات پہ دھڑکن کا لہو گرما گیا تھا

ایک ہی جھٹکے میں اپنا آپ اس سے چھڑاتے اسنے ایک زوردار تھپڑ اسکے چہرے پہ دے مارا تھا

... کہ عالم کا تو مانوں دماغ گھوم گیا تھا اور دماغ سائیں سائیں کرنے لگا تھا

وہ ایک ہی جست میں اس تک پہنچتے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال گیا تھا اور اسکی کمر پہ اپنے ہاتھوں سے

... دباؤ بڑھاتے اسنے پھنکارتے الفاظ میں اسکے کان میں سرگوشی کی تھی

یہ آج دوسرا تھپڑ تمنے مجھے مارا ہے میں تو یہ سوچ رہا ہوں کہ کیسے میری دی ہوئی تکلیفوں کا "

سامنا کرو گی میری بے تحاشا نفرت کو کیسے برداشت کرو گی جب تمہارے سر پہ سو کن لا کر بیٹھا

... " دوڑگا

اسکی بات سنکر پہلے پہل تو دھڑکن کے دل میں درد کی ایک لہر اٹھی تھی لیکن پھر خود کو کمپوز کرتی
... وہ اپنی دھڑکن علی شاہ والی ٹون میں بولی تھی

مجھے میرے ماں باپ سے میرے بھائیوں سے جدا کر کے مجھے زمانے بھر میں رسوا کر کے مجھ
سے زبردستی نکاح کر کے اپنا یہ سوکا لڈ بدلہ پورا کر کے تم کہتے ہو تمہیں کونسا روگ لگا ہے؟؟؟
" ویسے یہ بات عالم سلطان خان کو کہنا زیب نہیں دیتا ہے نا

جانتے ہو تم ایک انتہائی بزدل اور بے غیرت مرد ہو جو اپنا بدلہ لینے کے لیے کسی بھی حد تک "
جانے کا ارادہ رکھتا ہو یقیناً تمہاری نظر میں عورت کی کوئی اہمیت نہیں ہے جس سے صاف ظاہر
ہوتا ہے کہ تمہاری پرورش میں ضرور کوئی کمی رہ گئی ہو گی تم نے ایسی گھٹیا حرکت کی ایک بات
ہمیشہ یاد رکھنا جتنی محبت مجھے میرے مرحوم بھائی سے ہے نا اس سے کئی گنا زیادہ نفرت تم سے
" ہے تمہاری اس گھٹن زدہ لمس سے تمہاری قربت سے ہے

!!! دھڑکن

...اسکی قہر زدہ آواز پہ وہ کانپ اٹھی تھی

اب کی بار دھڑکن کو اپنے ارگرد خطرے کی گھنٹی بجتی ہوئی محسوس ہوئی کیونکہ عالم لال انگارہ
...آنکھیں لیے اسی کی جانب بڑھ رہا تھا

وہ پیچھے پیچھے ہوتی صوفی پہ جاگری تھی اور عالم نے اسپر جھکتے اپنے دونوں ہاتھ اسکے ارد گرد "
... رکھے تھے

تم یقیناً اپنا بھلا نہیں چاہتی ہو دھڑکن عالم خان تم نے ایک بھوکے سوئے ہوئے شیر کو جگا چکی "
... " ہو تو اب بھگتو اس کو اپنی ننھی جان پر

عالم نے کہتے اسکے بالوں کو جھٹکا دیتے اسکی گردن کو اپنے سامنے کرتے اس پر اپنا سلگتا لمس
چھوڑنا شروع کر دیا تھا کہ اسکی ڈارھی کی چبھن سے وہ کسمائی تھی جبکہ جلن کے باعث اس کی
گردن مکمل لال ہو چکی تھی اسکی قربت پہ وہ بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپی تھی اسکی جنونی لمس پہ
... حد درجہ خوفزدہ ہو چکی تھی

اسکی گردن سے اپنا چہرہ نکالتے اب وہ اسکی جانب خمار زدہ آنکھوں سے دیکھ رہا تھا جواب بے
... آواز رو رہی تھی

؟ " بس اتنی ہی ہمت تھی کیا دھڑکن عالم خان "

؟؟ " نکل گئی ہیکڑی "

... وہ تمسخرانہ انداز میں اسکی جانب دیکھتا بولا تھا اور وہ تو جیسے بے بسی کی آخری حد پہ تھی

پلیز مجھے جانے دو عالم پپ پلیز دو دیکھو میرے ماما پاپا پریشان ہونگے میرے لیے تڑپ رہی "
.... " ہوں میں افیت میں ہوں میں پلیز رحم کرو مجھ پہ

یہی تو چاہتا ہوں میں کہ تم تڑپو سسکو افیت کاٹو جی تمہیں احساس ہوگا کہ بنا کسی ثبوت کے "
بنا کسی وجوہات کے کسی پہ الزامات نہیں لگائے جاتے نا ہی یوں کسی کو سرعام بے عزت کیا جاتا
... " ہے

... " پلیز مجھے ایک دفعہ میرے ماما پاپا سے ملوانے لے جاؤ پلیز میں التجا کرتی ہوں تم سے "

فکر مت کرو تمہاری یہ خواہش بھی جلد ہی پوری ہوگی اب اتنا سنگدل سمجھ لیا ہے تم نے اپنے " ... شوہر کو ہاں

وہ اب اسے دلچسپی سے دیکھتا کہہ رہا تھا وہ ماننے پہ مجبور ہوا تھا کہ وہ بے حد حسین ہے پریوں جیسا ... حسن رکھنے والی یہ دوشیزہ اسکا دل دھڑکانے کا ہنر اپنے پاس محفوظ رکھتی تھی " ... میں تمہیں تمہارے گھر والوں سے ملوانے لے جاؤنگا لیکن " ... لیکن کیا؟

... دھڑکن جھٹ سے بولی تھی کہ اسکی تیزی دیکھتے عالم مسکرایا تھا لیکن تمہیں جا کے وہاں پہ وہی کہنا ہوگا جو میں کہنے کو تم بولوں گا اور ہاں اب سے تمہیں وہی " ... سب کرنا ہوگا جو تمہیں میں کرنے کو بولوں گا ... عالم اپنی بات کہتا خاموش ہوا تھا اسکا جواب سننا چاہتا تھا

دھڑکن نے ایک نظر اس ستمگر کے وجہی اور خوبصورت چہرے کو دیکھا تھا پھر مجبور سر کو اثبات
... میں ہلا گئی تھی

... " آہاں منہ سے بولو میری جان مجھے تب یقین آئے گا تم پہ "
... اسکی بازو کو اپنی سخت گرفت میں لیتے اسے سسکنے پہ مجبور کر گیا تھا
... کئی قیمتی موتی اسکی آنکھوں سے گر کر بے مول ہوئے تھے

... " جیسا آپ چاہیں گے ویسا ہی ہوگا "

... دھڑکن نے بامشکل کہتے اپنی سسکیوں کو دبایا تھا
عالم نے ایک نظر اسے روئے لال چہرے کی جانب دیکھا تھا اور پھر ایک ہی جھٹکے میں اسکی کمر
... میں ہاتھ ڈالتے وہ اسے اپنے بے حد قریب کر چکا تھا

ایک بات یاد رکھنا دھڑکن عالم خان تم میرا انتقام ہو میری محبت نہیں میری ملکیت ہو تم " تمہاری ہر آتی جاتی سانس پہ میرا حق ہے میں بولوں گا تو سانس لوگی اور جب میں یہ کہوں گا کہ ... " سانس مت لو تو اسکا مطلب سمجھ جانا کہ کہہ رہا ہوں مر جاؤ

اسکے کان میں سرگوشی کرتا وہ اسکی کان کی لو کو اپنی لبوں تلے دبا گیا تھا کہ دھڑکن کا دل کیا تھا کہ ... وہ مر جائے کس قدر سنگدل تھا اسکا ستمگر

... لیکن یہ غلطی اسکی اپنی کی ہوئی تھی جسکا خمیازہ اسکو اب تمام عمر بھگتنا تھا

میرال کی صبح جب آنکھ کھلی تو وہ یونی کے لیے پندرہ منٹ لیٹ ہو چکی تھی لیکن وہ جانے کا ارادہ کرتی جلدی سے اٹھی تھی میرون کلر کا فراک پہنے ساتھ ہی وائٹ کلر کا ٹراؤزر پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے آنکھوں میں کاجل ڈالے ہونٹوں پہ میرون کلر کی ہی لپ اسٹک لگائے اور مسکارے سے بو جھل پلکیں وہ بیگ اٹھاتی اور ہاتھ میں موبائل پکڑتی وائٹ کلر کے ہی سمپل کھسے پہنتی اور

ڈوپٹہ کو شانوں پہ اچھے سے ڈالتی ایک ہاتھ سے نائلہ کو اپنے آنے کا میسج کرتی جلدی سے
... اپار ٹمنٹ سے باہر نکلی تھی

آجکل یونی میں سینڈاپس ہونے والے تھے تو سبھی سٹوڈنٹ گھر ہی میں بیٹھ کر اسکی تیاریوں میں
مصروف تھے جبکہ نائلہ اور میرال یونی اس لیے آئیں تھیں کیونکہ انھیں کمپیوٹر سائنس کے
اپنے پروفیسر سے نوٹس لینے تھے لہذا وہ دونوں ہی نوٹس لیتی ایک دوسرے سے ملتی اپنے اپنے
... گھروں کو روانہ ہوئیں تھیں

چونکہ میرال کا اپار ٹمنٹ یونی سے قریب ہی تھا لہذا وہ پیدل ہی آتی جاتی تھی آج بھی وہ واپس
جار ہی تھی جب اسے محسوس ہوا کہ کوئی اسکا پیچھا کر رہا ہے اسنے ایک دو دفعہ مڑ کر بھی دیکھا مگر
وہاں کوئی نا تھا لہذا اسنے اپنا وہم سمجھ کر قدم آگے بڑھائے تھے اس سے پہلے کہ وہ اپار ٹمنٹ کے
اندر داخل ہوتی کسی نے کلور و فارم لگا رومال اسکے چہرے پہ رکھا تھا پل بھر میں وہ اپنے ہوش و
حواس سے بیگانہ ہوئی تھی اور مقابل نے اسے اپنی بانہوں میں بھرتے اپنے قدم اپنی منزل کی
... جانب بڑھائے تھے

گھنٹے بعد اسکی آنکھ کھلی تو اپنا سر بھاری بھاری سا محسوس ہوا کچھ دیر بعد واضح نظر آیا تو اسنے خود کو کسی فلیٹ کے کمرے میں پایا اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کے باہر کی جانب بڑھتی ایک شخص اسکی ... جانب بڑھا تھا جب اسنے غور کیا تو نظر آیا کہ وہ شخص اور کوئی نہیں بلکہ حمزہ ہی ہے

؟؟؟ "تت تت تت تم کک کیوں لال لائے ہو مم مجھے یہاں "

... میرال نے سوال پوچھا

؟؟ "کیا تجھے واقعی ہی نہیں پتہ کہ کیوں لایا ہوں یہاں تجھے "

... حمزہ نے طنزیہ لہجے میں پوچھا تھا

... جسکے میرال نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا

تجھے یہاں لانے کا مقصد اپنا بدلہ پورا کرنا تھا یاد ہے وہ تھپڑ جو تو نے مجھے یونی میں مارا تھا بس "

... " اسی تھپڑ کی قیمت چکانی ہے آج تجھے اس لیے لایا ہوں تجھے

میرال کی اسکی بات سنکر جان فنا ہوئی تھی اور اپنے ارگرد خطرے کی گھنٹیاں بجتی ہوئیں محسوس ہوئیں تھیں لہذا اسنے بیڈ سے اتر کر فوراً باہر جانا چاہا تھا اس سے پہلے کہ وہ باہر نکلتی وہ اسے بازو سے پکڑ بیڈ پہ دھکا دے چکا تھا

... " عزت سے کہا تھا تجھے کہ میری بن جالین نہیں تونے تو اکڑ دیکھانی تھی نا تو اب بھگت " اس سے پہلے کہ وہ اسکی جانب بڑھتا اسکا دوست سعد بھی اسکے پیچھے داخل ہوا تھا اور میرال کے رونے میں مزید شدت آئی تھی وہ شدت سے اللہ پاک سے دعا مانگ رہی تھی کہ اسکی عزت ... محفوظ رہے

کیا باس اکیلے اکیلے ہی مزے لوگے مجھے نہیں اپنے ساتھ اس گیم میں شامل کرو گے آخر کو " ... " دوست ہوں تمہارا وہ بھی اکلوتا

... " ارے لے لینا مزے پہلے مجھے اپنا انتقام تو پورا کر لینے دے "

... حمزہ نے خباثت سے ہنستے ہوئے کہا تھا

اب صورتحال کچھ یوں تھی کہ وہ دونوں اسکی جانب بڑھ رہے تھے اور وہ بیڈ کراؤن سے لگی
... شدت سے روتی اللہ سے دعا گو تھی کہ کوئی معجزہ ہو جائے اور اسکی عزت محفوظ رہے
... اس سے پہلے کہ حمزہ اسکا ڈوپٹہ اتارتا جو اسنے اپنے ارد گرد اچھی طرح سے اوڑھ رکھا تھا
... یکدم ہی اسکی ٹانگ پہ کسی نے گولی چلائی تھی کہ وہ درد سے تڑپ اٹھا تھا
... جبکہ سعد نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا اس یونانی دیوتا کو جو قدرت کا ایک خوبصورت شاہکار تھا
... شمشیر " ... میرال کے لبوں سے یہ الفاظ آہستگی سے ادا ہوئے تھے "
سعد بھاگنے کی کوشش میں تھا اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے فرار ہوتا شمشیر نے دو گولیاں اسکی
... دونوں ٹانگوں پہ ماری تھیں کہ وہ لڑکھڑاکے زمین بوس ہوا تھا
... اور اپنے قدم حمزہ کی جانب بڑھائے تھے
... گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھتے اسنے حمزہ کے کان میں سرگوشی کی تھی

اگر آئینہ کے بعد کسی بھی لڑکی کی جانب آنکھ اٹھا کے بھی دیکھنا تو یاد رکھنا کہ کیپٹن ار قم علی " شاہ ملزموں کو رعایت نہیں دیتا اور اگر کبھی میرال کی جانب آنکھ اٹھائی نا تو یاد رکھنا شمشیر شاہ ... " صرف کاٹنا جانتا ہے

اسکی لال انگارہ آنکھوں کو دیکھتے اور اسکے زہریلے اور پھنکارتے لہجے کو محسوس کرتے حمزہ کی ریڈھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی تھی اس اس پر اسرار شخص سے ایک انجانا سا خوف محسوس ... ہوا تھا جو دو شخصیتوں کا مالک تھا

شمشیر آگے بڑھا تھا اور میرال کی کمر میں ہاتھ ڈالا تھا اور اس اپنے ساتھ لیے آگے بڑھنے لگا تھا --- جبکہ میرال مسلسل اسکی جانب دیکھ رہی تھی

... اسکے اپارٹمنٹ میں داخل ہوتے اسنے ایک ہی جھٹکے میں میرال کو اپنے قریب کر لیا تھا --- جبکہ وہ اسکے یوں قریب کرنے پہ تڑپ اٹھی تھی

تیرے میں دماغ نام کی کوئی چیز ہے بد دماغ لڑکی کیا ضرورت کے اکیلے آنے جانے کی ٹیکسی "
" لے لیا کر سوچا ہے تو نے اگر آج اپن صحیح وقت پہ ناپہنچتا تو کیا ہو سکتا تھا ہاں

... " ووو وہ وہ میں پیپ پی پ پتہ نن نہیں کک کیسے ہوا یہ سس سب "

... اچھا ریلیکس یہاں آؤ

... اسے صوفے پہ بیٹھاتا وہ بوتل میں سے اسکے لیے پانی بھرنے لگا تھا

... وہ اسکی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہی تھی

... پانی کا گلاس تھامتے وہ ایک ہی سانس میں پورا گلاس پی چکی تھی

اسنے گلاس ٹیبل پہ رکھا ہی تھا کہ چھانک سے شیشہ ٹوٹنے کی آواز آئی تھی جس پہ وہ کانپ اٹھی
... تھی

وہ آہستہ آہستہ قدم اپنے روم کی جانب بڑھانے لگی تھی جہاں شمشیر تھا وہ گئی تو دیکھا کہ ڈریسنگ کاشیشہ ٹوٹ چکا تھا اور شمشیر اپنا ہاتھ زخمی کر چکا تھا اسکے ہاتھ سے خون نکلتے دیکھ میرال کے ہاتھ... پاؤں پھولنے لگے تھے

... وہ دوڑ کے اسکی جانب گئی تھی

... " یہ کیا تمنے سنی انسان "

... میرال نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا جو خونخوار نظروں سے اسکی جانب دیکھ رہا تھا

میرال نے فوراً سے واڈروپ سے فرسٹ ایڈ باکس نکالا تھا اور شمشیر کے خون کو صاف کرتے

... اس پہ پاؤڈین لگا کے پٹی کی تھی

...؟؟؟ " یہ سب کرنے کی وجہ "

... اسکے کہنے کی دیر تھی کہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے وہ اسے اپنے قریب کھینچ گیا تھا

اسکی سانسوں کی تپش جب میرال کو اپنے چہرے پہ محسوس ہوئی تو وہ دل کی دھڑکنوں نے شور
... مچا دیا تھا

؟؟ " کیسے ہاتھ لگایا سنے تجھے تجھے کیسے چھوا سنے "

شمشیر نے لال انگارہ ہوتی آنکھوں سمیت کہا تھا جبکہ میرال اسکی گرفت میں ہلکی ہلکی کانپ رہی
... تھی

مم ج مم مجھے ننن نہیں پی پی پتہ تھاشش شمشیر مم میں کچھ نہیں جج جانتی بب بس وہ "
اچانک سس سے مم میرے پیچھے آگیا اور مم مجھے بے ہوش کر کے اپنے سس ساتھ لل لے گیا
م میں جج جب اسکی نیت کو پپ پہچان گئی تت تو وہاں سس سے نن نکلنا پیچ چاہات تب اس سنے
... " میری بازو سے پکڑ لل لیا تت تھا مجھے

... " تیار ہو جا "

... شمشیر نے حکم صادر کیا تھا

کک کیوں مم میں کیوں تیار ہوں؟؟

... "آدھے گھنٹے میں نکاح ہے ہمارا"

... وہ کہتا وہاں سے نکلنے لگا تھا

واٹ کک کک ل ل لیکن میں کک کیوں کروں نن نکاح تم سے مم مم میں نہیں کروں گی نن "

... " نکاح

اچھا اور کیوں نہیں کرے گی نکاح اور نکاح نہیں کرے گی تو خود کو اور اپنی عزت کو محفوظ کیسے کرے گی؟؟

... شمشیر نے سر دلہے میں استفسار کیا

مم میں کر لوں گی تمہیں میرے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ویسے بھی میں منگنی " --- " شدہ ہوں اور تم نے میرے لیے آج جو بھی کیا اسکے تھینک یو اب تم جاسکتے ہو

... میرا ل کے یوں کہنے پہ وہ قدم با قدم اسکی جانب بڑھنے لگا تھا

جسکے میرال کے قدم پیچھے کی جانب اٹھنے لگے تھے حتہ کے وہ دیوار کے ساتھ جا لگی تھی اور شمشیر نے ایک ہاتھ دیوار پہ ٹکاتے جینز کی پچھلی پاکٹ سے گن نکالی تھی اور میرال کے چہرے پہ... پھیرنے لگا تھا

... جسکے میرال کی ٹانگیں خوف سے لرزنے لگی تھیں

... " اگر اب ایک اور دفعہ انکار کیا تو اس گن کی ساری گولیاں تیرے بھیجے میں اتار دوں گا " بول اب ہاں یا نا؟؟؟

وہ اسکے چہرے سے گن نیچے لاتا اسکے ہونٹوں پہ آرکا تھا کہ میرال کے آنسوؤں میں مزید روانگی... آگئی تھی

... " مم مم می میں میں تیت تیار ہوں پی پپ پلیمز مم مجھے مم مت مارنا "

... اسکے ہاں کہتے شمشیر نے دل ہی دل میں شکر کا کلمہ پڑھا تھا

آدھے گھنٹے میں نکاح ہو چکا تھا جسکے نکاح میں گواہ کے طور پہ فیصل اور اسکے قریبی دوست شامل تھے اسنے سبکو سختی سے منع کیا تھا کہ نکاح کی بات کسی کو پتہ نہیں چلنی چاہیے جسکے وہ اسکے حکم پہ ... سر کو خم کرتے اسے مبارکباد دیتے اپنی منزل کی جانب روانہ ہوئے تھے

میرال کھڑکی میں کھڑی بے تحاشہ رونے میں مصروف تھی اسے لگتا تھا کہ اسنے ارقم ہی سے بیوفائی نہیں کی بلکہ شاداب کو بھی دھوکا دیا ہے اس لیے وہ پریشان جسکے اسے شمشیر پہ اس وقت ... انتہا کا غصہ آرہا تھا

... رات کے سائے گہرے ہو رہے تھے جب وہ قدم با قدم چلتے اسکے پیچھے جا کھڑا ہوا تھا ... اپنی گردن پہ اسکی پر تیش سانسوں کو محسوس کرتی وہ کرب سے آنکھیں موند گئی تھی جسکے اسکے بدن سے اٹھتی خوشبو کو سونگھتا وہ مدہوش ہوا تھا اسکا انتظار ختم ہوا تھا اسے اسکی منزل مل چکی تھی بھلے ہی وہ نہیں جانتی تھی کہ وہی اسکا ارقم ہے لیکن وہ اس بات کو لے کر پرسکون تھا ... کہ وہ اسکے نام کر دی گئی ہے

اسکی کمر میں پیچھے سے ہاتھ ڈالتے وہ اسکی کان کی لو کو اپنے لبوں تلے دبا گیا تھا اتنا انتظار کیا تھا اسنے
میرال اسکے لمس سے اندازہ لگا سکتی تھی کہ وہ اسکے لیے کتنا ترپا تھا لیکن ار قم کا خیال آتے ہی وہ
... اسے خود سے دور جھٹک چکی تھی

قریب مت آنا تم میرے گنڈے موالی کہیں کے تم نے میرا سب کچھ مجھ سے چھین لیا ہے کیا "
جواب دو نگي ميں اپنے ماں باپ کو کہ کیوں کیا ایسا کیوں انکی عزت کی دھجیاں اڑائیں دادا جان کو
--- " کیسے یقین دلاؤں گی کیسے کیسے

وہ ہزبانی انداز میں چیختی پھوٹ پھوٹ کے رودی تھی جسکے ار قم تکلیف کے مارے آنکھوں کو موند
... گیا تھا

... لیکن جلد ہی اسکی جانب بڑھتا اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اس کو اپنے نزدیک کھینچ گیا تھا

اششش خاموش بالکل خاموش آج کی رات خاموش رہ لے پلیز میں وعدہ کرتا ہوں تجھ پہ " کبھی کوئی آنچ نہیں آنے دوں گا اور تجھے کسی کے سوالوں کے جواب دینے کی ضرورت نہیں وقت --- " آنے پہ اپن سب سنبھال لے گا

شمشیر نے کہتے اسکے ماتھے پہ اپنی محبت کی پہلی میر ثبت کی تھی اسکے گلابی ہونٹ جو نجانے کب سے اسے بے چین کیے ہوئے تھے اسکا امتحان لے رہے تھے وہ اپنا اختیار کھوتے اسکے ہونٹوں پہ جھکا تھا کیا نہیں تھا اسکے لمس میں شدت جنونیت محبت دیوانگی تڑپ وہ اپنی سانسیں اپنی سانسوں میں منتقل کر رہا تھا کہ میرا اسکی شدت برداشت ناکرتے ہوئے اسکی شرٹ کے کالر کو مٹھیوں ... میں دبوچ گئی تھی

کچھ دیر بعد اسکی سانسوں کو آزاد کرتے وہ اسکی جانب دیکھنے لگا تھا جبکہ وہ کھینچ کھینچ کے سانس لیتی اپنی نیچی کچی سانسوں کو بحال کرنے میں مصروف تھی اسکے چہرے پہ حیا کے رنگ اسے بڑے ... دلفریب لگے تھے

اس سے پہلے وہ کمرے سے باہر نکلتی وہ دوبارہ اسے اپنی جانب کھینچ گیا تھا کہ میرا ل گھبراہٹ کے مارے اپنے ہونٹوں پہ اپنا ہاتھ سرعت سے جمائی تھی کہ شمشیر کا قہقہہ فضا میں بلند ہوا تھا... اسکی ہنسی اتنی خوبصورت تھی کہ میرا ل نظریں ناہٹا سکی تھی

سن میری جان کل سے تجھے یونی بھی میں چھوڑوں گا اور لے کر بھی آؤں گا کسی بھی چیز کی " ... " ضرورت ہو تو تیرا خادم حاضر ہے بس ایک کال کر دینا

... " مجھے تمہاری ضرورت نہیں تمہاری سمجھے تم میں خود آ جاسکتی ہوں " ...

دیکھ میری جان اب سے اپن تیرا شوہر ہے تو اب سے تو مجھے تم نہیں آپ کہہ کر بلائے گی " سمجھی اور اپن کے ساتھ بحث کرنے کی قطعی ضرورت نہیں ورنہ تیری پچی کچی سانسیں بھی پی ... " جاؤں گا

... وہ دو قدم مزید آگے بڑھا جسکے وہ دو قدم مزید پیچھے ہٹی تھی

... اس سے پہلے کہ میرا ل وہاں سے نکلتی شمشیر اسکی بازو کو اپنی جانب کھینچ گیا تھا

... " اپنا خیال رکھنا اپن کے لیے میری جان عرف میری بچوں کی ہونے والی اماں "

... وہ اسکے گال کو چومتا تیزی سے اپار ٹمنٹ سے باہر نکلاتا تھا

... " گھٹیا ٹھر کی گندہ موالی کہیں کا "

میرال اسے مختلف القابات سے نوازتی خفت سے سرخ پڑتے چہرے پہ دونوں ہاتھ رکھتی
واشروم کی جانب بڑھ گئی تھی

دھڑکن حسبِ معمول آج بھی گم صم سی تھی اب رورو کے اسکے آنسو بھی خشک ہو چکے تھے
آج اسے اس عالیشان محل میں تیسرا دن تھا اور اسکا ستمگر اسے چھوڑ کے نجانے کہاں غائب
... تھا

پولیس اپنی جانب سے تمام کوشش کر کے دیکھ چکی تھی لیکن دھڑکن کا کوئی سراغ نال سکا تھا
حیدر اور سکندر نے اپنی جانب سے سب کر کے دیکھ لیا لیکن بے سود حیدر کا غصہ کسی طور پہ کم

ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا زندگی میں پہلی مرتبہ حیدر علی شاہ خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا
--- اس سب میں وہ نیناں کو مکمل طور پہ فراموش کر چکا تھا

دھڑکن بیڈ پہ آڑی تر چھی لیٹی رونے میں مگن تھی جی عالم کمرے میں داخل ہوا تھا اور اسے
یوں دیکھ ٹھٹک کے رکا تھا ڈوپٹے سے بے نیاز وہ خود میں مگن تمام رعنائیوں سمیت اسکا دھیان
... اپنی جانب مبذول کر آگئی تھی

... " اٹھو دھڑکن سیدھی ہو کر لیٹو "

... عالم نے اس کے بے پناہ حسن سے نظریں چراتے کہا تھا

--- " تمہیں کیا ہے جیسے مرضی ہو گی لیٹوں گی میں "

... دھڑکن ترخ کے اپنے ازلی انداز میں بولی تھی

... " تم نے اپنے گھر نہیں جانا کیا "

عالم نے طنزیہ مسکراتے استفسار کیا

اسکے کہتے وہ سیدھی ہو کر اٹھ بیٹھی تھی اور جب خود کو دوپٹے سے بے نیاز دیکھا تو فوراً دوپٹہ اپنے
... ار گرد پھیلا یا تھا کہ اسکی احتیاط کو محسوس کرتے عالم گہرا مسکرایا تھا

... " جانا ہے مجھے "

... ٹھیک ہے ریڈی ہو جاؤ پھر چلتے ہیں

... نن نا نہیں میں ٹھیک ہوں ایسے ہی

... " جتنا کہا جائے اتنا کیا کرو سمجھی "

... " کبرڈ میں ریڈ کلر کا فراک رکھا ہے جلدی سے پہن کر آؤ "

عالم نے حکم صادر کیا تھا جبکہ دھڑکن مارے بے بسی کے پاؤں پٹختی واشر روم کی جانب بڑھ گئی
... تھی

دس منٹ میں وہ باہر آئی تھی اسکو دیکھ کے عالم سے نظریں ہٹانا دو بھر ہو گیا تھا اگر وہ سادگی میں
... اتنی خوبصورت لگتی ہے تو جب تیار ہوتی ہوگی تب کتنی خوبصورت لگتی ہوگی

کبرڈ میں ڈائمنڈ کا ایک سیٹ رکھا ہے وہ اٹھا کے پہنو ساتھ ہی ریڈ کلر لپ اسٹک لگاؤ اور ریڈ کھسے

!!! رکھے ہیں وہ پہنو کم آن ہیری آپ

... عالم کا یوں بولنا دھڑکن کو آگ لگا گیا تھا

... " اور اگر میں یہ سب نا پہنوں تو "

دھڑکن نے کمر پہ ہاتھ رکھ کے سٹائل سے کہا

تو ٹھیک ہے نا تمہیں لگتا ہے منتیں کروں گا تمہاری تو مائے ڈیروائف ایسا کچھ نہیں ہونے والا "

...

عالم نے بغور اس کے چہرے کو دیکھتے کہا تھا جس کے چہرے پہ مسکراہٹ در آئی تھی اس لیے کیونکہ وہ

... یہ سب پہننے سے خار کھاتی تھی لیکن عالم کی گئی بات پہ اس کی مسکراہٹ اگلے ہی پل سمٹی تھی

... " بے شک یہ سب نا پہنو لیکن تمہارے گھر جانے کا پلان پھر آج کینسل ہی سمجھو "

جسکے دھڑکن مارے بے بسی کے آنکھوں میں آنسو لیے سب پہننے لگی تھی جسکے دل ہی دل میں
... اسے مختلف القابات سے نوازنے لگی تھی

.... " بے حس گھٹیا، بے مروت، مونسٹر، جلاد کہیں کا "

... " مجھے کو سنا بند کرو اور ہاتھ جلدی چلاؤ "

... تیار ہونے کے بعد وہ اسکے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی

... چلیں

دھڑکن نے اسکی جانب دیکھا جو بلیک پینٹ پہ وائٹ کلر کی شرٹ پہنے شرٹ کو کمنیوں تک

... فولڈ کیے کلائی پہ قمیٹی گھڑی پہنے کسی ریاست کا شہزادہ دیکھائی دے رہا تھا

دھڑکن کے پکارنے پہ اسنے اسکی جانب نظر اٹھا کے دیکھا اور پھر پلکیں جھکانا بھول گیا تھا اسکی کمر

... میں ہاتھ ڈالتے اپنے نزدیک کھینچتے وہ گویا ہوا تھا

... " معلوم نہیں تھا کہ دشمن اسقدر بھی خوبصورت ہو سکتا ہے "

اسکے یوں کہنے پہ دھڑکن کی پلکیں لرزی تھیں اسکی پلکوں کا اٹھتا گرتا رقص وہ مبہوت سے دیکھ
... رہا تھا کہ یکدم ہی اسکا فسوں ٹوٹا تھا

... " ابھی گاڑی میں جو باتیں سمجھاؤں گا گھر جا کے وہی دہرانا سمجھی "

... " اور اگر میں نے ایسا کیا تو؟؟؟ "

دھڑکن نے مزاحمت کرتے کہا تھا کہ وہ اسکی مزاحمت کو ناکام بناتا اسکے کان میں جانیو اسرگوشی
... کرنے لگا تھا

" تو تمام عمر ترس جاؤ گی اپنوں کا چہرہ دیکھنے کی خاطر امید ہے اب اپنا منہ بند رکھو گی "

... اسکے لہجے کی سفاکیت محسوس کرتے دھڑکن کی آنکھیں پل بھر میں نم ہوئیں تھیں

... " اونو نوناٹ اگین سٹاپ کراٹنگ مائے لیڈی "

عالم کی سخت اور بلند آواز پہ اسنے اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹا تھا اور خاموشی سے اسکے ہمراہ ہوئی
... تھی

!!!! موم ڈیڈ

... دھڑکن کی آواز سنکر لاؤنج میں موجود تمام افراد حیران رہ گئے تھے

سکندر علی شاہ حیدر اور روشن بیگم تو دھڑکن کو دیکھ کے حیرتوں کے سمندر میں ڈوب چکے تھے کہ
یکایک حیدر کی آنکھیں لال انگارہ ہوئیں تھیں کیونکہ دھڑکن کے پیچھے عالم سلطان خان کو وہ

... کھڑا دیکھ چکا تھا

... " ڈیڈ "

... وہ دوڑتی ہوئی جا کے انکے گلے لگی تھی انھوں نے بھی اس کے گرد اپنے بازو جمائل کر لیے تھے

؟؟ " میرا بچہ کیسا ہے اور کہاں تھی اب تک "

... سکندر علی شاہ نے اس کا ماتھا چومتے کہا تھا

... ڈیڈ میں ٹھیک ہوں آپ سب کیسے ہیں

... ہم بھی ٹھیک ہیں میرا بچہ

--- جسکے ثانیہ بیگم اور پلوشہ پاکیزہ تو دھڑکن کی تیاری دیکھتے دنگ رہ گئیں تھیں

اماں یہ دھڑکن دو دن گھر سے باہر رہی اور اب یوں بن سنور کر کیسے کھڑی ہے اور یہ اتنا "

؟؟؟ " خوبصورت اور ہینڈ سم مرد کون ہے

... پاکیزہ نے ثانیہ بیگم کے کان میں گھستے کہا تھا

؟ " گڑیا یہ عالم سلطان خان ہے نا "

؟؟ " یہ کیا کر رہا ہے تمہارے ساتھ "

حیدر نے نا سمجھی سے کہا تھا

... " وہ ایکچولی یہ میرے شوہر ہیں "

... آپ وہاں کیوں کھڑے ہیں عالم اندر آئیں نا

دھڑکن نے کمال کی اداکاری کرتے کہا تھا

...جسکے اس کے منہ سے یہ بات سنکر شاہ پیلے میں موجود افراد پہ گویا بم آن گرا تھا

؟؟ " یہ کیا بکواس ہے دھڑکن "

سکندر علی شاہ غصہ سے ڈھارے تھے

ڈیڈ راصل میں اور عالم ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے شادی کرنا چاہتے تھے لیکن مجھے لگتا " تھا کہ آپ کبھی نہیں راضی ہونگے عالم نے مجھے سمجھایا بھی لیکن یہ کورٹ میرج کا فیصلہ میرا اپنا ... " تھا

دھڑکن کی بات سنتے حیدر کا اشتعال عود کر آیا تھا اور اس سے پہلے اسکا ہاتھ دھڑکن پہ اٹھتا عالم ... نے وہی ہاتھ پکڑ لیا تھا

سالے صاحب آرام سے ایک بات جان لیجیے کہ دھڑکن اب صرف آپکی بہن ہی نہیں میری " ... بیوی بھی ہے سو آئندہ اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھیے گا

... اسنے زچ کرتی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا جسکے حیدر نے یکدم ہی اسکا گریبان پکڑ لیا تھا

بکواس بند کرو تم گھٹیا خونی قاتل کہیں کے جانتا ہوں میں کہ میرے بھائی کو تم نے مارا ہے "

... " اور اب میری بہن کو بہلا پھسلا کے نکاح کر لیا

" نہیں بھائی ایسا کچھ نہیں ہے چھوڑیں میرے شوہر کو میں نے سب اپنی مرضی سے کیا ہے "

...

دھڑکن کے یوں کہنے پہ حیدر نے بے یقینی سے دھڑکن کو دیکھا تھا یہ تو وہ دھڑکن ہے ہی نہیں
... تھی جو اسکی گود میں کھیلی تھی اسکی گڑیا تھی

دیکھو گڑیا تم نہیں جانتی یہ ایک انتہائی مکار اور گھٹیا انسان ہے صرف استعمال کر رہا ہے تمہارا "

.... "

بھائی چپ کر جائیں کچھ نہیں سننا میں نے کتنی دفعہ بتاؤں کہ میرے شوہر ہیں یہ اور خوش "

؟؟؟ " ہوں بہت انکے ساتھ مجھے دیکھ کے بھی نہیں لگ رہا ہے کیا آپ کو بتائیں ماما

... دھڑکن کو یوں دیکھ کر روشناسیگم نے بھیگی آنکھوں سمیت نفی میں سر ہلایا تھا

حیدر یکدم ہی آگے بڑھا اور یکدم ہی عالم کے گریبان کو پکڑا تھا

... " ایک بات یاد رکھنا جس کھیل کی شروعات تو نے کی ہے نا اسکا اختتام میں کرونگا "

--- کہتے خون چھلکاتی آنکھیں اسکی لال انگارہ ہوتی آنکھوں میں گاڑھیں تھیں

" ماننا پڑے گا ماں اس دھڑکن نے بڑا لمبا ہاتھ مارا ہے اتنی اسکی اوقات نہیں جتنا اسکو ملا ہے "

...

... پلو شہ نے جلتے کڑھتے کہا تھا جبکہ پاکیزہ اور ثانیہ بیگم بھی اسکی ہاں میں ہاں ملائی تھی

تمنے پسند کیا اپنی مرضی سے شادی کی اپنی مرضی سے ہمیں بتانا تک ضروری نہیں سمجھا اپنی " زندگی کا اتنا اہم فیصلہ تم نے خود لے لیا تو اب میرا فیصلہ بھی سن لو دھڑکن عالم سلطان خان نکل جاؤ اس گھر سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دوبارہ پلٹ کے مت آنا یہاں میں سمجھ لو نگا کہ میری بیٹی مرگئی ... " اور تم بھی سمجھ لینا کہ تمہارا باپ مر گیا

سکندر علی شاہ نے کہا ہی تھا کہ یکدم ہی انکو دل میں درد سا اٹھتا محسوس ہوا تھا اس سے پہلے وہ گرتے حیدر نے آگے بڑھ کر انھیں تھام لیا تھا دھڑکن نے تڑپ کے آگے بڑھنا چاہا تھا کہ اس سے پہلے ہی حیدر کی کرخت آواز نے اسے رکنے پہ مجبور کر دیا تھا

رک جاؤ وہی پہ ایک قدم آگے مت بڑھنا جو حرکت تمنے کی ہے نا اس سب کے بعد تمھیں " --- " یہ جھوٹی ہمدردی دیکھنا نازیب نہیں دیتا دھڑکن عالم سلطان خان

... " بھائی پلیز ایسا مت کہیں مم مجھے ڈیڈ کو دیکھنے دیں ہم انھیں ہاسپٹل لے کر چلتے ہیں " کیا چاہتی ہو ہاں دھڑکن جیتے جی مار ڈالا ہے تمنے ڈیڈ کو اپنے بھائی کے قاتل سے نکاح کر کے " ... " اب کیا بچی کچی بھی سانسیں چھیننا چاہتی ہو پلیز خدا را چلی جاؤ یہاں سے

اپنی اس قدر تذلیل پہ اپنوں کے لہجے میں اجنبیت محسوس کر کے دھڑکن ٹوٹ کے رہ گئی تھی ... اس سے پہلے کہ وہ گرتی عالم نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالا تھا

چھوڑ دو انکو انکے حال پہ ویسے بھی جہاں قدر نا ہو وہاں نہیں رہنا چاہیے تمہارا شوہرا بھی زندہ " ... ہے جو تمہیں عزت دینا اور تمہاری عزت کروانا جانتا ہے

... عالم نے کہتے دھڑکن کا ہاتھ پکڑا تھا اور اس اپنے ساتھ لیے آگے کی جانب بڑھ گیا تھا

میرال رات بھر نا سو سکی تھی صبح دیر تک سونے کی وجہ سے وہ یونی سے لیٹ ہو گئی تھی لہذا آج وہ یونی نہیں گئی تھی اور یہ بات شمشیر کو معلوم تھی کیونکہ اسنے اپارٹمنٹ میں کیمرے لگا رکھے تھے جب سے حمزہ والی بات ہوئی تھی وہ کسی قسم کا رسک نہیں لینا چاہتا تھا میرال جب سو کر اٹھی تو دن کے بارہ بج چکے تھے اسے شدید قسم کی بھوک لگی تھی تو کھانے کا سوچتے وہ فریش ہوئی لمبے بھورے بالوں کو جوڑے میں مقید کرتے وہ کیچن کی جانب بڑھی تھی اور کینٹ سے بریانی کا سامان نکالتے اسنے چکن نکالا تھا ساتھ ہی میٹھے میں وہ اپنے فیورٹ کپ کیکس کو بیک ... کرنے کا سوچتی تیاریوں میں مشغول ہو گئی تھی

بریانی کو تیار کرتے کپ کیس کو بیک کرتے اسنے شاور لینے کا سوچا اور کمرے کی جانب بڑھ گئی
... تھی

سلور کلر کا شارٹ فرائز نکالتے جسکا اگلا پچھلا گلا کافی ڈیپ تھا اور اسکے ہم رنگ تنگ باجامہ لیے
واشر روم میں گھسی تھی پندرہ منٹ کے بعد وہ نکلی تھی اور بال سکھاتے اسنے بال جوڑے میں
... مقید کیے تھے اور دونوں اطراف سے لٹیں نکالتے وہ تیزی سے باہر نکلی تھی

اس سے پہلے کہ وہ کھانا پلیٹ میں نکالتی اچانک ہی اپارٹمنٹ کی بیل بجی تھی وہ تیزی سے
... دروازے کی جانب لپکی تھی

؟؟ " تم یہاں پھر آگئے "

؟؟ " شوہر بیوی کے پاس نہیں آئے گا تو کس کے پاس آئے گا "

... وہ اندر داخل ہوتا میرال کو گہری نگاہوں سے دیکھنے لگا تھا

... اسکی نظروں سے کنفیوز ہوتے وہ کیچن کی جانب چل دی تھی

... " لگتا ہے آج لذیذ کھانا بنا ہے "

... اس کے نتھوں سے کھانے کی لذیذ خوشبو ٹکرائی تو اس نے خوشگوار لہجے میں استفسار کیا

... " بریانی بنائی ہے کھانے آگئے ہو تم اس لیے موٹے کہیں کے "

... میرال نے اسے گھورتے ٹیبل پہ کھانا لگایا تھا

جبکہ موٹا کہنے پہ شمشیر کا منہ حیرت کے مارے کھلا رہ گیا تھا وہ کہاں سے موٹا تھا دراز قد سمارٹ

جسم سکس پیکس گوری رنگت اور اسپر اسکی سحر انگیز پرسنالٹی اس نے خود کو ایک نظر دیکھا اور پھر

... نفی میں سر ہلا کے رہ گیا تھا

بریانی کی بائیٹ لیتے اسے وہی ذائقہ محسوس ہوا جیسے روشنا بیگم کے ہاتھ میں تھا اسکی آنکھوں میں

... نمی در آئی تھی جسے وہ کمال مہارت سے چھپا گیا تھا

کھانے سے فراغت حاصل کرتے میرال نے چائے بنائی تھی ساتھ ہی ٹرے میں کپ کیس

سجاتے وہ ٹیبل پہ ٹرے رکھتی ٹی وی آن کر گئی تھی جبکہ شمشیر اسے گہری نظروں سے تکتے میں

مصرف تھا وہ اٹھ کے اسے کے قریب آ کر بیٹھ گیا تھا جب وہ احتیاط برتے اسے دور ہوئی تھی
اسکا دور جاتا دیکھنا اسے ایک آنکھ نابھایا تھا

لہذا ایک ہی دفعہ میں اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے قریب کھینچ گیا تھا اسکی اس اچانک افتاد پہ وہ
... بوکھلا گئی جبکہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی خوفزدہ ہوئی تھی جو اس وقت لال تھیں

مجھ سے دور جانے کا کبھی مت سوچنا میرا شمشیر شاہ کیونکہ تو میری سانسوں کی ضمانت ہے "
جیسے پیاسے کو دریا چاہیے ہوتا ہے ویسے ہی اپن کو تو چاہیے تو پہلی اور آخری لڑکی ہے جس نے شمشیر
شاہ جیسے بے حس انسان کے پتھر وجود میں دڑا ڈالی ہے تیری ہر آتی جاتی سانس پہ اپن کا حق
ہے بری طرح عادی ہو چکا ہے اپن تیرا اور جانتی ہے ناعادت جب پڑ جائے تو چھوٹے نہیں
... " چھوٹی

... وہ اسکے کان میں سرگوشی کرتا اسکی کان کی لو کو چوم گیا تھا

میرال نے گھبراتے آہستگی سے اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں اسے اپنے لیے بے پناہ محبت دیوانگی
--- اور بے تحاشا جنونیت دیکھائی دی تھی

... "تت تی تت تم پی پی یہ چائے اور کپ کیس لونا میں نے خود بنائے ہیں"

... وہ چائے کا کپ اور کپ کیس کی پلیٹ اسے پکڑاتی بولی تھی

... "امم ویری ٹیسٹی یار تجھے پتہ ہے تو نے بریانی بالکل میری اماں جیسی بنائی ہے"

اسکی کھوئے لہجے کو محسوس کرتے میرال نے چونک کر اسکی جانب دیکھا تھا جو چائے کے کپ پہ
... اپنی انگلی پھیرتا کسی گہری سوچ میں مبتلا تھا

؟ ... "تمہاری ماما کہاں ہیں اب"

... میرال نے رسائیت سے پوچھا

... "پاکستان میں"

... "تو تم یہاں کیا کر رہے ہو تمہیں انکے پاس ہونا چاہیے نا"

... میرال آنکھیں پٹیٹاتی بولی اسے بہت معصوم لگی تھی

... " بس کچھ ضروری کام تھے اپن کو اس لیے اپن کو آنا پڑا "

جانتی ہوں میں لڑکیوں کو تاڑنے تھانا تمھیں یہاں شادی بھی کرنی تھی مجھ سے بد معاشی بھی "

... " کرنی تھی اس لیے آگئے یہاں چھچھوڑے کہیں کے

... میرال کے ناک چڑھا کر بولنے پہ اسکا قہقہہ بلند ہوا تھا

--- " اچھا تو تجھے میں چھچھوڑا لگتا ہوں "

... " لگتے نہیں تم ہو "

میرال کے یوں بولنے پہ وہ مزید نزدیک ہوا تھا میرال کو اپنے ارگرد خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس

... ہوئی تھی

میرال پیچھے پیچھے ہوتی صوفے سے چپک ہی گئی تھی اور شمشیر نے موقع پاتے اپنے ہاتھ اسکے

... ارد گرد جمائے تھے

...اسکی معنی خیز نظریں اسکی جان نکالتے کے درپے تھیں

...اسکے ڈیپ گلے کو دیکھتے اسنے تھوک نگلاتھا

...میرال کی آنکھوں کے سامنے ایک مرتبہ پھر ار قم کا چہرہ لہرایا تھا

...وہ جھٹکے سے صوفے سے اٹھی تھی اور اس سے قدرے دور جاتے غرائی تھی

دور رہو تم مجھ سے گھٹیا شخص جانتی ہوں میں کہ تمنے کیوں شادی کی ہے مجھ سے تم مجھے "

حاصل کرنا چاہتے ہو اپنی ہوس پوری کرنا چاہتے ہو ہے نامیرے قریب آکر مجھے نوچتے ہو ہوس

---" کے پوجاری ہو تم

اسکے الفاظ سنکر شمشیر کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی وہ قدم با قدم اسکے قریب آ رہا تھا اور وہ

قدم قدم پیچھے کی جانب لیتی دیوار سے جا لگی تھی دیوار کے گرد اپنا ایک ہاتھ ٹکاتے لال آنکھیں

...لیے اسپر جھکاتھا

کیا کہا تو نے کہ مقصد کے تحت تم سے شادی کی ہوس کا پوجاری ہوں میں تو اب بتاتا ہوں تجھے " ... کہ ہوس پوری کرنا کسے کہتے ہیں

کہتے ہوئے وہ پوری شدت سے اسکے ہونٹوں پہ جھکا تھا جبکہ میرال کی نظروں میں زمین آسمان ... گھوم گئے تھے

وہ دونوں ہاتھوں سے مزاحمت کرتی اسے خود سے دور کر رہی تھی کہ وہ دونوں ہاتھوں کو اپنے قابو میں لیتے مزید شدت دیکھانے لگا تھا اپنے چہرے پہ میرال کے آنسو محسوس کر وہ پیچھے ہٹا تھا اسکے ہونٹوں پہ اپنی شدت کے نشانوں کو دیکھتے وہ مسکرایا تھا گہرے کٹ سے خون رس رہا تھا ... ایک مرتبہ پھر بے بس ہوتے وہ جھکا تھا مگر اب کی بار لمس میں نرمی تھی --- "امید ہے معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہوس کسے کہتے ہیں "

... اسکے کہنے پہ میرال نے اپنی آنکھیں نظریں پھیر لیں تھیں

اچھا سنو نانا راض تو مت ہو جان پلیز اپن سے دیکھ اگر تو مجھ سے راضی نہیں ہوئی نا تو اپن " ...
پوری رات تیرے پاس رکے گا اور پھر تجھے اپن کی شدت سہنی پڑے گی فیصلہ تیرا ہے
وہ کہتے ہوئے اسکی گردن پہ جھکتے اپنا دھکتا اور سلگتا لمس اسپر چھوڑنے لگا تھا کہ اپنی گردن پہ اسکی
... مونچھیں کی چبھن محسوس کرتے وہ کمسنائی تھی اسکا لمس اسکی جان نکال رہا تھا
... " تت تی تم سے راضی بہ ہوں مم میں تت تم حج جاؤ پلیز "
وہ روہانسی اکھڑتے لہجے میں بولتی اسے معصوم لگی تھی کہ یکدم ہی اسنے آگے بڑھتے اسکے ماتھے
پہ اپنے لب رکھے تھے کہ وہ کسی احساس کے تحت اپنی آنکھیں موند گئیں تھی نجانے کیوں ایک
... سکون سا روح میں اتر اترتا تھا جب اسنے اسکے ماتھے پہ اپنا لمس چھوڑا تھا
... " خیال رکھنا اپنا "

اسکے چہرے کو دیکھتا جو آنسوؤں سے تر ایک مرتبہ پھر بے بس ہوتا اسکے ہونٹوں پہ ایک شدت
بھری گستاخی کر بیٹھا تھا جسکی بنا پہ میرال سرتا پاؤں سرخ ہوئی تھی اسکے من موہنے چہرے کو
... آنکھوں میں بسائے وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی لوٹ گیا تھا

دھڑکن کو لیے عالم خان حویلی میں داخل ہوا تھا لاؤنج میں موجود سلطان خان اور میر علی دونوں
... ہی حیرت کے مارے اٹھ کھڑے ہوئے تھے کہ عالم کے ساتھ یہ لڑکی کون ہے

اسلام و علیکم دادا جان

... اسلام و علیکم ڈیڈ

و علیکم اسلام بیٹا یہ لڑکی کون ہے تمہارے ساتھ؟؟

... میر علی کی آواز سنکر عالم نے ایک گہرا سانس بھرا تھا

نیناں اور تابندہ بیگم جو کیچن میں کھڑی کچھ بنانے میں مصروف تھیں انکی آوازیں سنکر وہ بھی باہر
... نکل آئیں تھیں

... " داداجان یہ بیوی ہے میری خان خاندان کی بہو "

... اسکی بات سنکر وہاں موجود سب افراد کے پاؤں تلے زمین نکل گئی تھی

... " کیا نام ہے اسکا "

... سلطان خان نے ضبط سے کہا تھا

... " دھڑکن علی شاہ "

... اسکی بات سنتے میر علی تو جیسے جھٹکوں کی زد میں آگئے تھے

؟ " یہ کیا حرکت ہے عالم "

... سلطان خان کی چنگاڑتی آواز سنکر عالم نے لب کچلے تھے

انگل میں بتاتی ہوں آپکو دراصل عالم اور پسند کرتے ہیں ایک دوسرے کو میں نے کئی بار " رشتہ لانے کا بولا تو انھوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میرے گھر والے نہیں مانیں گے اور کئی بار مجھے کورٹ میرج کا کہا میں نے ہر دفعہ انکار کیا لیکن اس مرتبہ انھوں نے مجھے دھمکی دی کہ اگر

میں اب کورٹ میرج کے لیے نامانی تو میرا اور انکار شتہ ہمیشہ کے لیے ختم سمجھوں میں نے ان کے علاوہ کبھی کسی دوسرے کو اپنے شوہر کے روپ میں تصور نہیں کر سکتی لہذا میں نے ناچار انکی ... " دھمکی سے خوف کھاتے انکی بات مان لی آئیتم سو سوری انکل

دھڑکن نے آنسو بہاتے کمال اداکاری کے ساتھ کہا تھا کہ عالم تو اسکی اداکاری کو دیکھتا دنگ رہ گیا ... یہ لڑکی اسکی سوچ سے زیادہ تیز تھی

... " شرم آنی چاہیئے تمہیں عالم ایک معصوم لڑکی کو اور غلا کے دھمکا کے کیا ملا ہاں " ... جبکہ عالم اسکی حرکت پہ دانت پیستے شر مندہ ہوا تھا

تابندہ بیٹی تم جاؤ ہو عالم کے کمرے میں لے جاؤ خان خاندان کی عزت کا سوال ہے یہ آج سے " ... " اس گھر کی بہو ہے یہ یہ بات سب جتنی جلدی سمجھ لیں اتنا بہتر ہو گا سب کے لیے

تابندہ بیگم دھڑکن کو اپنے ساتھ لیے آگے بڑھیں تھیں جبکہ دھڑکن نے ایک دل جلا دینے والی ... سمانل عالم کو پاس کی تھی

" اب تم اپنی خیر مناد دھڑکن عالم خان یقین جانو آج کی رات تم عالم خان سے پناہ مانگو گی "

اسکے واٹس ایپ پہ میسیج سینڈ کرتا ایک معنی خیز خطرناک مسکراہٹ کا مظاہرہ کرتا وہ حویلی سے
... نکلا تھا

جبکہ اسکے میسیج کو ہڑتے دھڑکن کا دل ایک سو بیس کی رفتار پکڑنے لگا تھا جبکہ اپنے دماغ میں وہ
... اس سے بچنے کی ترکیب سوچنے میں مگن ہو چکی تھی

... دھڑکن تب سے بے چین تھی جب سے عالم کا دھمکی آمیز میسیج اسے موصول ہوا تھا

... دوپہر سے رات ہو چلی تھی لیکن عالم دوپہر کا نکلا ہوا ابھی تک لوٹ نہیں آیا تھا

دھڑکن نے دوپہر کا کھانا گھر کے سبھی افراد کے ساتھ ہی کھایا تھا اسے یہ لوگ پڑھے لکھے

مہذب لگے تھے اور نیناں اس سے اسکی اچھی خاصی انڈر سٹینڈنگ ہو گئی تھی جیسا اسنے سوچا تھا

یہ لوگ بالکل اسکے برعکس نکلے تھے جو کچھ بھی تھا وہ ان لوگوں کو عالم کے کیے کی سزا نہیں دے سکتی تھی...

ابھی بھی وہ کھڑکی میں کھڑی سوچنے میں مصروف تھی کہ عالم سے کیسے بچے گی اسی اثنا میں اسے گاڑی کا ہارن سنائی دیا تھا عالم کی گاڑی کو پوربچ میں انٹر ہوتا دیکھ اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے...

وہ اسکے اوپر آنے کا سوچتی اپنے دماغ کے مطابق واڈروب میں گھسی اپنی ضرورت کی چیز تلاشنے لگی تھی جلد ہی اسے ہیر سپرے ملی جو عالم کی ہی تھی کیونکہ اسپر "مینز ہیر سپرے" باقاعدہ لکھا ہوا تھا وہ اپنی جانب سے اپنے بچاؤ کا سوچتی سپرے کو ہاتھ میں پکڑے بیڈپہ لیٹتی اپنے اوپر کمفٹر... اوڑھ کر سونے کا نائٹک کرنے لگی تھی

...عالم جو سیدھا اپنے کمرے کی جانب جا رہا تھا ملازم کی آواز پہ رکا تھا

... "خان جی آپکو بڑے صاحب اپنے کمرے میں بلارہے ہیں"

... وہ سر کو اثبات میں ہلاتا انکے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا

" کیا میں اندر آ جاؤں دادا جان "

... روم نوک کرتے عالم نے ٹھہرے لہجے میں استفسار کیا تھا

... " آ جاؤ "

... " اسلام و علیکم دادا جان بلایا تھا آپنے "

میر علی نے ایک نظر اپنے ہونہار پوتے کی جانب دیکھا تھا جو قدرت کا ایک خوبصورت شاہکار تھا
... انھوں نے دل ہی دل میں اسکی نظراتاری تھی

... " و علیکم اسلام ہاں برخوردار آ جاؤ "

... " بلایا تھا آپنے "

... " ہاں آؤ بیٹھو "

... وہ بیڈ پہ سیدھے ہو کر بیٹھے تھے جسکے عالم انکے پاؤں کی جانب بیٹھا تھا

دیکھو بیڈ میں جانتا ہوں کہ پسند کی شادی ہر کسی کا حق ہے اور اسلام میں بھی اس پہ کوئی پابندی " نہیں ہے لیکن اس سب میں آپ کے گھر والوں کی رضامندی کا ہونا بھی ضروری ہے اور تم نے ... " ایک دفعہ مجھ سے تو بات کر کے دیکھی ہوتی میں مایوس نا کرتا تمہیں

... " نہیں دراصل دادا جان ایسی کوئی بات نہیں ہے "

اچھا چلو جو بھی ہے اب تم نے کر لیا نازکاح تو اب نبھانا بھی وہ بھی کسی کی بہن بیٹی ہے اور اب " سب سے بڑھ کر بیوی ہے تمہاری اسکی ضرورتوں کا خیال کرنا اسکے فرائض ادا کرنا تمہاری ذمہ ... " داری ہے سمجھ رہے ہونا

... " جی دادا جان آپ بے فکر رہیے کوئی شکایت کا موقع نہیں دوں گا آپ کو "

... " مجھے تم سے یہی امید تھی میرے بچے "

... وہ اسکا ماتھا چومتے ہوئے بولے

... " دادا جان ناراض ہیں آپ مجھ سے "

نہیں میرا بچہ میں ناراض نہیں ہوں بس مجھ افسوس ہے کہ تم نے اپنے دل کی بات مجھ سے شیر
... " نہیں کی

سوری دادا جان میں اب سے پوری کوشش کرونگا کہ آپ کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نادوں
..."

... " مجھے یقین ہے تم پہ میرے بچے چلو اب جاؤرات ہو گئی ہے آرام کرو جا کے "

... وہ انکے ہاتھوں کو چومتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا

کمرے میں داخل ہوتے اندھیرے نے اسکا استقبال کیا تھا لائٹس آن کرتے وہ آگے بڑھا تو
دھڑکن میڈم کو بیڈ پہ سوتا پایا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ نائٹ کر رہی ہے کیونکہ اسنے اسے ہلتے دیکھ لیا
... تھا

... " دھڑکن "

... " دھڑکن "

" سو گئی ہو کیا "

... وہ قدم با قدم اسکی جانب بڑھنے لگا تھا

... اور دھڑکن کی پکڑ بیڈ شیٹ پہ مضبوط ہو گئی تھی

دھڑکن عالم خان میں اچھے سے جانتا ہوں کہ آپ جاگ رہی ہیں اور سونے کا نائٹ کر رہی ہیں بٹ آپ یہ مت بھولیں کہ عالم سلطان خان نام ہے میرا مجھ سے چھپ کر آپ کہیں نہیں جاسکتیں سو یہ بیکار کے چونچلے کرنے کی ضرورت نہیں اور دوپہر کو جس طرح آپنے ایک مرتبہ ... " پھر مجھ پہ الزامات لگائے ہیں انکی سزا بھگتنے کا وقت آ گیا ہے

عالم شرارت آمیز لہجے میں گویا ہوا تھا اور جیسے ہی اسنے اسپر سے کمفر ہٹایا تھا یکدم ہی دھڑکن ... نے وہ سپرے اسکی آنکھوں میں کر دی تھی جس کی بنا پہ وہ درد سے بلبلا اٹھا تھا

... " واٹ دا ہیل از دس جاہل عورت یہ کیا بد تمیزی ہے ہاں "

... وہ اپنی سرخ آنکھوں کو ملتے ہوئے تکلیف سے چور انداز میں بولا تھا

یہ چھوٹا سا ٹریلر تھا ڈیر ہی اگر تم نے مجھے کوئی نقصان پہنچایا یا میرے قریب آ کے مجھے سزا " ... دینے کی کوشش کی نا تو یاد رکھنا ابھی تو صرف ٹریلر دیکھا یا ہے پھر پوری پکچر دیکھاؤں گی دھڑکن کے دھمکی آمیز لہجے کو محسوس کرتے عالم دانت پیستارہ گیا اور فوراً سے واشروم کی جانب ... بڑھا تھا

واشروم سے واپس آ کے اس نے ڈریسنگ میں ایک نظر اپنی آنکھوں کو دیکھا جو لال ہو رہی تھیں پھر ایک سرد نظر دھڑکن پہ ڈالی تھی اس کی سرد نظروں کو خود پہ محسوس کرتے دھڑکن کی ... ریڈھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی تھی

اس سے پہلے کہ دھڑکن کمرے سے باہر نکلتی ایک ہی جست میں اس تک پہنچتے وہ اسکی پشت کو ... دیوار سے لگا گیا تھا اور اسکے دونوں اطراف میں ہاتھ رکھتے وہ اسپر حاوی ہوا تھا ...؟ " اب بتاؤ کہ کیا سزا دوں اس گستاخی کی ہاں "

... "مم مم می میں نے کوئی گستاخی نہیں کی اپنے دفاع میں سب کیا ہے"

...اسکی جھلساتی قربت کے زیر اثر اسنے ہکلاتے کہا تھا

اور دوپہر میں جو جھوٹ بولا اسکے بڑے میں کوئی رائے کوئی صفائی دینا چاہیں گی اتنا گھٹیا "

--- " جھوٹ کیوں بولا

اسکی بات سنتے دھڑکن کے سامنے سکندر علی شاہ کا چہرہ لہرا گیا تھا اسکی آنکھیں پل پھر میں نم ہوئیں تھیں اسنے بھی تو اسکو اپنے گھر والوں سے جھوٹ بولنے کو کہا تھا تو اب اپنے گھر والوں سے ... جھوٹ بولنے پہ کیونکر اعتراض اٹھا رہا تھا

فاریور کا سنڈانفار میشن مسٹر عالم عرف جلا د خان تمنے بھی تو مجھ سے جھوٹ بولنے کو کہا تھا تو " اب جب میں نے بھی وہی کام کیا تو کیوں تکلیف ہو رہی تمھیں حالانکہ تمہارے پاپا تو ماشاء اللہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں زندہ ہیں لیکن میرا باپ ٹھیک نہیں ہے عالم خان نجانے کس اذیت کس تکلیف سے گزر رہے ہیں وہ مجھے تو انکی نظروں میں قصور وار بنادیا تمنے لیکن یاد رکھنا دھڑکن

علی شاہ نام ہے میرا تم اپنے سامنے گٹھنے ٹیکنے پہ مجبور نا کر دیا نا تب کہنا تمہارا یہ اکٹریہ گھمنڈ توڑ کے رکھ دو نگی اور کیا کہا تھا تم نے کہ میری عزت کرنا کرنا اور کروانا جانتے ہو ارے جسے عورت لفظ کا ... " مطلب ہی پتہ نا ہو وہ کسی کی کیا عزت کرے گا یا کروائے گا

دھڑکن نے آنچ دیتے لہجے میں پھنکارتے کہا تھا جبکہ عالم کی رگیں تن گئیں لال آنکھیں لیے ... مٹھیوں کو بھینچتے وہ با مشکل خود پہ قابور کھے ہو تھا

افسوس ہو رہا ہے مجھے تم پہ عالم سلطان خان کہ اپنی انا کی تسکین کے لیے تم اس حد تک " گر گئے کہ ایک لڑکی سے انتقام لینے کا سوچ لیا یقیناً تم مرد ہی نہیں ہو کیونکہ ایک مرد کی مردانگی ... " یہ قطعاً گوارا نہیں کرتی کہ وہ ایک عورت سے انتقام لے ہاں نا ... " دھڑکن علی شاہ "

... عالم کی غضبناک آواز پہ دھڑکن کا ننھا دل کانپ اٹھا تھا

... " تمہیں لگتا ہے کہ میں مرد نہیں ہوں تو چلو آج تمہیں اپنی مردانگی دکھا ہی دیتا ہوں "

عالم زہر خند لہجے میں بولتا دھڑکن کو اپنی جانب کھینچ گیا تھا اور اسکے ہونٹوں کو بے دردی سے نشانہ بنایا تھا حتہ اسکی سانسیں بالکل اکھڑ چکی تھیں جبکہ جا کے اسنے اپنی آہنی گرفت سے آزاد کیا تھا...

اسکے ہونٹوں پہ موجود خون کے ننھے قطروں کو دیکھتے وہ تمسخرانہ مسکرایا تھا اور آہستہ آہستہ اپنے قدم اسکی جانب بڑھانے لگا تھا دھڑکن کا خون خشک ہو چلا تھا جبکہ چہرہ لٹھے کی مانند عالم کے... خوف سے سفید پڑ گیا تھا

پیچھے پیچھے ہوتی وہ صوفہ پہ جاگری تھی جبکہ عالم نے اسپر جھکتے اسکی گردن پہ شدت سے دانت گاڑھے تھے جبکہ دھڑکن کے رونے اسکی سسکیوں میں مزید شدت در آئی تھی اس کی گردن پہ... گہرا نشان چھوڑتے وہ پیچھے ہوا تھا البتہ گرفت اب بھی ہنوز قائم تھی

امید ہے اب تم کبھی بھی مجھے نامرد ہونے کا طعنہ نہیں دوگی میں اس سے زیادہ بھی مردانگی " " دکھا سکتا تھا لیکن وہ کیا ہے نام میری شدت برداشت نہیں کر پاؤ گی

تمسخرانہ انداز میں کہتا وہ اپنا نائیٹ ڈریس لیے واشروم میں گھس گیا تھا جبکہ دھڑکنے بے جان
وجود لیے آنکھوں میں آنسو لیے سمٹ سکڑ کر صوفے پہ لیٹتی اپنی سسکیوں کو روکنے کی ناکام
... کوشش کرنے لگی تھی

ہر سانس پہ اک احسان لیا"

میں کیا ہوں یہ پہچان لیا

تیرے ہاتھ کا لکھامان لیا

اے میرے خدا یہ جان لیا

ماٹھے پہ پڑی اک زنجیر ہوں میں

اپنی پھوٹی تقدیر ہوں میں

" تقدیرے نی تقدیرے تیرے ساتھ لڑیاں کون کرے

سکندر علی شاہ کی طبیعت اب پہلے سے کچھ بہتر تھی حیدر نے اس تمام وقت میں انکا بہت خیال رکھا تھا پہلے بیٹے کی جدائی اور اب بیٹی کا دکھ تو اندر ہی اندر کھائے جا رہا تھا وہ بظاہر خود کو سخت اور مضبوط دیکھانے کی کوشش کرتے تھے لیکن اصل میں وہ اندر سے ٹوٹے چکے تھے وہ جس سے بھی محبت کرتے وہ ان سے دور ہو جاتا تھا یہ انکا کہنا تھا حیدر انکی دلی کیفیت کو باخوبی سمجھتا تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ خان خاندان کو آگ لگا دے انکی خوشی انکا سکون انکا چین اس سے دیکھا ... نہیں جاتا تھا

براؤن کلر کے قمیض شلوار پہنے کندھوں پہ وائٹ کلر کی شال ڈالے پاؤں کو پشاور کی چپل میں قید کیے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے کلائی پہ قیمتی گھڑی باندھے خود پہ پر فیوم چھڑکتے ... وہ سکندر علی شاہ کے کمرے میں داخل ہوا تھا

؟ " ڈیڈ کیسے ہیں آپ "

... اسکے پوچھنے پہ سکندر اسکے گلے لگ کر رو دیئے تھے جبکہ حیدر کا تو کلیجہ منہ کو آگیا تھا

ڈیڈ بس آپکا بیٹا ہے نا آپ کے ساتھ میں وعدہ کرتا ہوں آپکا انتقام لوں گا آپ کو یقین ہے نا مجھ " ... " پھ

تم پہ تو یقین ہے لیکن اپنی زندگی پہ نہیں ہے حیدر میں اپنی زندگی میں خان خاندان کو تباہ و " برباد ہوتے دیکھنا چاہتا ہوں پہلے ان کے بیٹے نے میرے بیٹے کو مار ڈالا اور اب میری بیٹی کو مجھ " ... " سے چھین لیا

... وہ شکست خوردہ لہجے میں گویا ہوئے کہ حیدر پھنکارتے لہجے میں گویا ہوا

قسم ہے اس رب کی جسکی ہے مٹھی میں میری جان ہے اگر میں نے اپنا انتقام پورا نا کیا تو خود " ... " کو پھانسی لگا لوں گا ڈیڈ وعدہ ہے آپ سے

... اسکی آنکھوں میں سب کچھ فنا کر دینے کا جنوں تھا اسکا لہجہ آگ کی سی تپش لیے ہوئے تھا

... وہ یکدم ہی اٹھا اور اپنی پاکٹ سے موبائل نکالا تھا

... کوئیناں کے نمبر پہ ایک ٹیکسٹ کرتے وہ اسے بلاک کر گیا تھا

...؟ " کہاں جا رہے ہو حیدر اور کیوں "

... سکندر علی شاہ نے نا سمجھی سے استفسار کیا تھا

ڈیڈ میں خانوں کی حویلی جا رہا ہوں اپنے انتقام کی پہلی بنیاد رکھنے میرے لیے دعا کرے گا کہ " ... " آپ کا بیٹا ہمیشہ کی طرح آج بھی اپنے دشمن کو شکست دے کر لوٹے

اڑدھا کی طرح پھنکارتا وہ غصے کی تمازت سے لال ہوتیں آنکھوں میں سرد پن لیے وہاں سے ... نکلتا چلا گیا تھا

نیناں آج صبح سے ہی اس جگہ پہ موجود تھی جہاں پہ ہاسپٹل کی کنسٹرکشن کا کام ہو رہا تھا نیناں چار دن سے مسلسل حیدر کو کالز ٹیکسٹ کر رہی تھی لیکن نا وہ کال اٹھا رہا تھا نا ہی میسج کا جواب دے رہا تھا نیناں کو محسوس ہو چکا تھا کہ وہ اسے انکوری کر رہا ہے اسے وہ کئی دفعہ میسج پہ سوری بول چکی تھی لیکن وہ میسج سین کر کے کوئی جواب نہ دیتا نیناں آج ہاسپٹل سے اسکے فارم ہاؤس جانے کا

ارادہ رکھتی تھی آیا کہ اس سے پوچھے تو سہی کہ وہ اسکے ساتھ اس طرح سے کیوں بیہو کر رہا ہے

نیناں کچھ ور کرز کو چند ضروری ہدایات دینے میں مصروف تھی کہ اسکے موبائل میں نوٹیفکیشن
... ٹون بجی تھی

نیناں آئیم سو سوری میں تم سے شادی نہیں کر سکتا کیونکہ میرے گھر والے اس شادی کے "
خلاف ہیں کیونکہ وہ میری شادی اپنی فیملی ہی میں کرنا چاہتے ہیں میں اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا
ہوں میرے پاپا نے مجھے دھمکی دی ہے کہ اگر میں نے انکی بات نامانی تو وہ مجھے جائیداد سے عاق
کر دیں گے میرے بوڑھے ماں باپ کا میں واحد سہارا ہوں میں انکو تکلیف نہیں دے سکتا یہ سچ
ہے کہ میں نے تمہیں چاہا اور بے تحاشا چاہا لیکن میں مجبور ہوں اور تم تو اتنی خوبصورت اور سچے
دل کی ہو تمہیں مجھ سے اچھا جیون سا تھی ملے گا اور ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا اللہ حافظ اب
... " کبھی بات نہیں ہوگی

میسج پڑھ کر نیناں کے قدم لڑکھڑائے تھے آنسو آنکھوں سے رواں دواں تھے وہ حیدر کے بنا
اپنی زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتی کیسے وہ اسکے جذبات سے کھیل گیا تھا اسکی ذات کو روند گیا تھا
... اسکی روح کو فنا کر گیا تھا

... وہ تیز قدم اٹھاتی گاڑی میں بیٹھتی گاڑی کو سٹارٹ کر گئی تھی

اسکے کہے گئے الفاظ اسکے کانوں میں کئی دیر تک گونجتے رہے تھے وہ روتی ہوئی آنکھوں کو
موندتے اپنے سر کو سیٹ کی پشت پہ ٹکا گئی تھی کہ چند پلوں بعد جیسے ہی آنکھیں کھولیں سامنے
سے آتی گاڑی سے اسکی گاڑی جا ٹکرائی تھی یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ اس سنبھلنے کا وقت ہی ناملا
... تھا

آخر مرتبہ جو چہرہ اسکی آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا وہ اسی ستمگر کا تھا اور پھر اسکا ذہن تاریکیوں
... میں ڈوبتا چلا گیا تھا

نیناں کے ایکسیڈنٹ کی خبر خان حویلی میں آگ کی طرح پھیل گئی تھی عالم اور سلطان خان تیزی سے ہاسپٹل کی جانب روانہ ہوئے تھے تابندہ بیگم کارور کر برا حال تھا جبکہ دھڑکن انھیں دلا سے --- دے رہی تھی کہ نیناں جلد ٹھیک ہو کر واپس لوٹ آئے گی

ڈاکٹرز کے مطابق نیناں اب ٹھیک تھی کیونکہ ایکسیڈنٹ اتنا سیریس نہیں ہوا تھا سر پہ معمولی سی... چوٹ آئی تھی بروقت ہاسپٹل پہنچ جانے کی وجہ سے وہ بچ گئی تھی

... عالم اور سلطان خان نیناں کے روم میں داخل ہوئے تھے جہاں وہ آنکھیں موندے لیٹی تھی ... "نیناں بیٹا"

... سلطان خان متفکر لہجے میں گویا ہوئے

... نیناں نے آنکھیں کھولتے انکی جانب دیکھا تھا

نین یہ کیا کر دیا تم نے اگر گاڑی لے کر نکل ہی گئی تھی تو دیکھ کے چلائی تھی نارش ڈرائیونگ کی " ... "کیا ضرورت تھی

...عالم تھوڑا سخت لیکن فکر مند لہجے میں گویا ہوا تھا

لالہ جب کسی انسان کو ٹوٹ کے چاہو نا اور وہ آپ کو دھوکا دے تو انسان کو کسی چیز کا ہوش "

... " نہیں رہتا نا خود کا نا اپنی ذات کا نا خود سے جڑے لوگوں کا

...نیناں گہری سوچ میں ڈوبی گویا ہوئی تھی

... " کیا مطلب ہے نیناں اس بات کا "

... " عالم چھوڑو میری بچی آگے ہی بیمار ہے آرام کرنے دو اسے "

...سلطان خان اسکے ماتھے پہ بوسہ دیتے بولے تھے

... " ٹھیک ہے ڈیڈ میں باقی فار میلٹیز پوری کر لوں آپ تب تک اسکے پاس ہی رکھیں "

...عالم کہتا باہر کی جانب بڑھا تھا جبکہ سلطان خان کرسی پہ اسکے پاس ہی بیٹھے تھے

... ؟ " ڈیڈ مجھے ڈسچارج کب تک ملے گا "

نیناں کی رندھی ہوئی آواز کو محسوس کر سلطان خان کا دل تڑپا تھا نجانے وہ ان سے کیا چھپا رہی تھی ...

... " بیٹا شام تک ڈسچارج ملے جائے گا "

... " ہممم "

... مختصر کہتے نیناں چھت کو گھور رہی تھی کہ سلطان خان نے اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا تھا

... " نیناں بیٹا کیا ہوا ہے آپ مجھے کچھ پریشان لگ رہیں ہیں "

... " کچھ نہیں ڈیڈ بس ماما کی یاد آرہی ہے اس لیے دل بھر آیا "

... " پکا یہی بات ہے نا "

... سلطان خان نے تصدیق کرنی چاہی تھی

جی ڈیڈ آپ ٹینشن مت لیں جانتے تو ہیں آپ کی بیٹی بہت بہادر ہے حالات کا مقابلہ کرنا چھ "

... " سے جانتی ہے

وہ منصوعی مسکراہٹ اپنے ہونٹوں پہ سجاتی درد کو اپنے سینے میں دباتی با مشکل گویا ہوئی تھی کہ
... سلطان خان نے بھی ایک گہرا سانس بھرتے اسکی جانب مسکراتے دیکھا تھا

وہ انکو کیا بتاتی کہ کس طرح اور کیسے وہ شتمگر اسکی روح کو زخمی کر گیا تھا اسکی ذات کو فراموش
کر گیا تھا اسکے دل کتنے ٹکڑے کر گیا تھا اپنے انتقام میں وہ اسکی ذات کو روند گیا تھا اسکے جذبات کا
... خون کر گیا تھا ایک ہنستی کھیلتی زندگی اجاڑ گیا تھا

لوگوں سے کروں میں کیا شکوہ "

مجھے رب سے گلا بھی کوئی نہیں

جو ہاتھ پکڑ کر دل پڑھ لے

ایسا مجھکو ملا بھی کوئی نہیں

جو دعاؤں سے بھی ناسمجھ رہی

ایسی ابھی تحریر ہوں میں

ما تھے پہ پڑی زنجیر ہوں میں

اپنی پھوٹی تقدیر ہوں میں

تقدیرے نی تقدیرے

... " تیرے ساتھ لڑیاں کون کرے



حیدر کو پتہ چل چکا تھا نیناں کے ایکسیڈنٹ کا پل بھر کے لیے اسکا دل بھی تڑپ اٹھا تھا لیکن پھر
... وہی سرد مہری کا خول اسنے خود پہ چڑھا لیا تھا

شام کو نیناں گھر واپس آچکی تھی تابندہ بیگم نے اسی وقت شکرانے کے نفل ادا کیے تھے جبکہ میر
... علی اور سلطان خان نے لوگوں میں خیرات تقسیم کی تھی اسی وقت اسکے سر کا صدقہ دیا تھا

دوائیوں کے زیر اثر فل وقت نیناں سو رہی تھی اور عالم سلطان اور میر علی فل وقت مردان
... خانے میں موجود تھے جبھی ایک ملازم وہاں آیا تھا

بڑے صاحب شاہ خاندان سے سکندر علی شاہ کا بیٹا حیدر علی شاہ آیا ہے وہ سب کے سامنے " ... آپ سے بات کرنا چاہتا ہے

... حیدر کی آمد کا سن کر عالم کا خون کھول اٹھا تھا اور وہ سیدھا لاؤنج کی جانب بڑھا تھا

... " عالم رکو سنو میری بات "

... سلطان خان اسکی جانب لپکے تھے

... " تم اسے لاؤنج میں بلا لو "

... میر علی حکم صادر کرتے فوراً لاؤنج کی جانب بڑھے تھے

... " عالم سلطان خان کہاں ہو تم "

... حیدر علی شاہ کی چنگاڑتی ہوئی آواز لاؤنج میں گونجی تھی

... " اپنا لہجہ دھیمار کھو حیدر علی شاہ اتنا ہی ظلم کرو جتنا برداشت کر سکو "

...عالم خان نے اسکے مقابل آتے جواب دیا تھا

... "لالہ"

... دھڑکن جو سیڑھیوں پہ کھڑی تھی حیدر کو دیکھتے نیچے آئی تھی

... نیناں کے علاوہ لاؤنج میں سبھی موجود تھے

ظلم اور میں نے؟ میں کونسا ستم یا ظلم ڈھایا تم پہ ہاں میرے بھائی کو تم نے مارا میری بہن کو اور غلا "

کے تم نے نکاح اور اب کہتے ہوئے کہ میں نے ظلم کیا کتنے بے غیرت شخص ہو تم کتنی ڈھٹائی سے

... "اب بھی میرے سامنے ہوں کھڑے ہو جیسے کچھ ہوا ہی نا ہو

...؟ "یہ کیا کہہ رہے ہو تم "

... میر علی غضبناک آواز میں بولے تھے

جی بالکل صحیح سنا آپ نے خان صاحب آپ کے ہونہار پوتے نے نا صرف میرے بھائی ارقم "

علی شاہ کا قتل کیا ہے بلکہ میری بہن کو کڈنیپ کر کے زبردستی نکاح بھی کیا ہے جسے اب یہ پسند

کی شادی بتاتا پھر رہا ہے سبکو میرے باپ کو مرنے کے دھانے تک پہنچانے میں اسنے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اسلیے میرے بھائی کی موت کے بدلے تمھیں بھی قربانی دینی ہوگی تمھیں اپنی ... " بہن نیناں کا نکاح مجھ سے کروانا ہوگا جانتے ہونا خون بہا وہی اور اگر ایسا ناہو اتو

... حیدر نے ایک نظر سب پہ ڈالی تھی

... " ورنہ ورنہ کیا کر لو گے ہاں "

... عالم نے اسکے گریبان کو پکڑتے کہا تھا

ایسا ناہو اتو میں پوری میڈیا میں یہ بات پھیلا دوں گا کہ میرے بھائی کا قتل آپکے ہونہار پوتے " نے کیا ہے اور میری بہن سے زبردستی نکاح کیا ہے پھر جو ہر جگہ آپ کی تھو تھو ہوگی اسکے ذمہ ... " دار آپ لوگ خود ہونگے

... ایک جھٹکے سے اپنا گریبان چھڑاتے اسنے زہر خند لہجے میں بولا تھا

صرف کل کا دن ہے تمہارے پاس عالم سلطان خان اپنی بہن کو میرے حوالے کر دو ورنہ " اپنی بربادی کے ذمہ دار تم خود ہو گے اور ہاں دوبارہ میرا گریبان پکڑنے کی کوشش بھی مت کرنا ورنہ

... " ہاتھ توڑ دوں گا

حیدر نے ایک حقارت بھری نظر دھڑکن پہ ڈالی تھی جسکی وجہ سے اسکا دل کٹ کے رہ گیا تھا یہ وہی بھائی تھا جو اسپر جان چھڑکتا تھا اور اب اسے دیکھتا بھی حقارت سے تھا خیر یہ جو کچھ بھی تھا ... اسکا اپنا ہی کیا دھرا تھا جسکو اب اسنے ناجانے کب تک بھگتنا تھا

... نیناں اب قدرے بہتر تھی اسکے سر سے پٹی اتر چکی تھی اور اب وہاں سنی پلاسٹ لگا ہوا تھا رات بھر سب بے چین رہے تھے کیسے وہ اپنے جگر کے ٹکڑے کو کسی ایسے ہاتھوں میں دیتے جنہوں نے اسکی ذات کو تماشا بنانا تھا لیکن سلطان خان کو عالم پہ بے حد غصہ تھا عالم نے کئی دفعہ ... اپنی صفائی پیش کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے اسکی ایک ناسنی تھی

... " سلطان پلیر ایسا مت کریں میری بیٹی کی زندگی مت اجاڑیں "

تابندہ وہ میری بھی بیٹی ہے لیکن تم ہی بتاؤ میں ایسا کیا کروں کہ سب ٹھیک ہو جائے اگر میں "
نے ایسا نہ کیا تو ہمارے خاندان کا ہماری عزت کا جنازہ نکل جائے گا میرے باپ دادا نے اپنی پوری
زندگی عزت کمانے میں گزار دی ہے اور اب میں نیناں کی شادی کے لیے منع کر دوں یعنی اپنی
... " عزت گنوا دوں

...؟ " تو کیا آپ کو اپنی بیٹی سے زیادہ اپنی عزت پیاری ہے "

کاش تمہارے بیٹے نے یہ حماقت نہ کی ہوتی تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا تم جانتی ہو ناسکندر علی شاہ "
کا بیٹا ہے وہ جسکے بھائی کو عالم نے مارا ہے اور پھر اسی کی بہن سے زبردستی نکاح کر لیا آخر چاہتا کیا
ہے تمہارا برباد تو پہلے ہی کر چکا ہے اب رہی سہی عزت بھی گنوانے کے چکر میں ہے ارے کیا
اسکے بھائی کو مار کے اسے سکون نہیں ملا جو زبردستی اسکی بہن کو اٹھا کے نکاح کر لیا کیوں مجھے جیتے
... " جی مارنے پہ تلا ہے اپنے لیے بھی گڑھا کھودا ہے اور اپنی بہن کے لیے

نیناں جوان دونوں کے کمرے کی جانب آرہی تھی انکی تمام باتیں سن چکی تھی آنکھیں رونے کی وجہ سے حد درجہ لال تھیں لمحے بھر کو اسکے ذہن میں اسکا ستمگر کا خیال آیا تھا لیکن پھر اس کی ... بے وفائی کا خیال آیا تو پل پھر میں ہی وہ ایک فیصلے پہ پہنچ چکی تھی

ماما ڈیڈ میں تیار ہوں شادی کے لیے آج شام کو کل رات کو یا پھر جب بھی میں تیار ہوں بس " ... " اب اس بات پہ مجھے کوئی بات نہیں کرنی

... نیناں نے ایک نظر ان دونوں کی جانب دیکھا جو اسکے فیصلے پہ حیران تھے

نیناں میری بات سنو بیٹا دیکھو ایسے اتنی جلد بازی میں زندگی کے اتنے اہم فیصلے نہیں ہوتے " ... "

... تابندہ بیگم بولیں تھیں

لیکن میں نے لے لیا ہے اور یہ فیصلہ اٹل ہے امید ہے اب اس موضوع پہ کوئی بات نہیں " ... " ہوگی

... تیز لہجے میں لال آنکھیں لیے وہ وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی

حیدر کے کہے کے مطابق شام کو نکاح ہو چکا تھا اور نیناں اپنی زندگی کی ڈور اس ستمگر کو تھماتے
... اس کے ہمراہ اپنی منزل کی جانب روانہ ہوئی تھی

تابندہ بیگم کار و رو کے برا حال تھا انکا کلیجہ تڑپ رہا تھا کہ کیسے ان کی نازک بیٹی جسکو آج تک کانٹا
تک انھوں نے چبھنے نہیں دیا کیسے ان ظالموں کے دیے گئے زخموں کو جھیلے تھے ان کے سرد رویے
برداشت کرے گی لیکن اسکی قسمت ہی میں برداشت کرنا لکھا تھا نیناں نے یہ فیصلہ صرف خود
کو سزا دینے کی خاطر لیا تھا اس خود پہ جس قدر غصہ تھا وہ خود کو ختم کر دینا چاہتی تھی لیکن پھر کچھ
سوچ کے رک گئی تھی اور جب اسنے اپنے ماما باپ کے منہ سے اپنی شادی کی بات سنی تو بنا سوچے
سمجھے ہاں کر دی تھی یہ سوچے سمجھے بنا کہ جس ستمگر نے اسپر ستم ڈھایا جسنے اسکی روح میں نشتر
... اتارے وہی ستمگر اسکا نصیب بن چکا تھا

وہ ڈیپ ریڈ کلر کے لہنگے میں ملبوس بھاری زیورات پہنے سو گوار حسن لیے بیڈ پہ بیٹھی تھی

آنسو متواتر آنکھوں سے بہہ رہے تھے میک اپ کے نام پہ سبز آنکھوں میں کاجل کی ایک لکیر
موجود تھی اور کلیجی رنگ کے ہونٹوں کو لال رنگ سے رنگے مسکارے سے بو جھل ہوتی پلکوں
--- کی بار گرائے ہوئے تھی

وہ ہنوز گھٹنوں میں سر دیئے رونے کا شغل فرما رہی تھی کہ اچانک دھاڑ سے کمرے کا دروازہ کھلا
--- تھا

کیسی ہو میری نین؟

--- جانی پہچانی آواز سن کے اسنے جھٹکے سے سراٹھایا تھا

--- اور سامنے موجود ستمگر کو دیکھ اسے اپنے پاؤں تلے زمین نکلتی محسوس ہوئی تھی

--- ہادی

--- ایک یہی لفظ اسکے منہ سے نکلا تھا

وہ حیران سی اسکے سامنے کھڑی کہ جانے کی تگ و دو میں تھی کہ آخر اسکے ساتھ یہ ہوا کیا ہے

--- ہادی نہیں حیدر علی شاہ کہو نیناں سلطان خان

وہ اتنی اونچی آواز میں ڈھارا تھا کہ نیناں کو اپنے کان کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے تھے

وہ اسکے قریب تھا بہت قریب اتنا کہ اسکی سانسوں کی تپش نیناں کو اپنے چہرے پہ محسوس
--- ہو رہی تھی

ہہ ہہ ہادی آپ میرے ہادی ہیں نا بی ای ایسے کیسا ہو سکتا ہے آپ مجھے اتنا بڑا دھوکا کیسے نہ نہیں
--- جھوٹ ہے نا بی ای یہ سب ہہ ہے نامم محبت کک کرتے تھے نا آپ مم مجھے سے

--- وہ ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں اسکا گریبان پکڑتی اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی بولی تھی

ہاں میں ہادی ہوں لیکن تمہارا نہیں نین مجھے سب پیار سے ہادی بلاتے ہیں لیکن تمہارے لیے
میں صرف حیدر علی شاہ ہوں وہ حیدر علی شاہ جسکے بھائی ار قم علی شاہ کا قتل تمہارے بھائی عالم
--- سلطان خان نے کیا ہے

وہ جھٹکے سے اپنا گریبان چھڑاتا اسکی سبز آنکھوں میں اپنی گرے آنکھیں ڈالتا درشتی سے بولا تھا

ای ای ایسا نہیں ہو سکتا مم میرے بھائی نے ای ایسا کچھ نہیں کیا اتنا بڑا دھوکا نہیں نا
--- نن نہیں

--- وہ شاک کی کیفیت میں اپنے قدم پیچھے لیتے بولی تھی
تو کیا ہوا نین ایک دھوکا تمہارے بھائی نے میرے بھائی کو دیا تھا اور ایک میں نے تمہیں دیا ہے

--- تمہیں کیا لگتا تھا کہ مجھے تم سے محبت ہے، مم

--- وہ طنزیہ ہنستا ہوا بولا تھا

ایک بات یاد رکھنا نیناں سلطان خان حیدر علی شاہ کی ڈکشنری میں محبت نام کی کوئی چیز نہیں ہے
--- سمجھی تم

اسکی کلائی کو اتنی سختی سے جکڑا کہ کلائی میں موجود کانچ کی چوڑیاں ٹوٹ کے بکھر گئی تھیں اور
--- اسکی کلائی سے خون رسنے لگا تھا

--- پیچ چھوڑ چھ چھوڑیں مجھے

وہ مسلسل اس سے اپنی کلائی چھڑوانے کی کوشش میں تھی مگر وہ تھا کہ اسے گھسیٹنا اپنے ساتھ
--- لے جا رہا تھا

--- وہ سیڑھیاں اترتا نیچے لاؤنج میں آیا تھا کہ سامنے سے آتی روشنا علی شاہ نے اسے پکار لیا تھا

--- بیٹا یہ کیا کر رہے ہو بچی کو کہاں لے جا رہے ہو دیکھو کتنی تکلیف میں ہے وہ بیچاری

--- انھوں نے اسے ہاتھ سے نکلے خون دیکھتے پریشانی سے کہا تھا

--- آپ کو ہزار مرتبہ کہا ہے کہ میرے معاملوں میں مت ٹانگ اڑایا کریں

-- کہتا وہ اسے دوبارہ اپنے ساتھ گھسیٹنے لگا تھا

--- سٹوروم میں بند کرنے کے بعد وہ وہاں موجود سبھی ملازمین سے مخاطب ہوا تھا

خبردار اگر کسی نے اس دروازے کا لاک کھولا اور نہ میری بندوق کی تمام گولیاں اسکے سینے " میں اتار دوں گا

--- اسکے کہنے کی دیر تھی کہ وہ سب سر کو ہاں میں ہلاتے یہ جاوہ جا

پلی پی پی پلیز ہادی دروازہ کھولیں ہادی آپ کی نین تکلیف میں ہے نظر نہیں آ رہا آپ کو پلیز " دروازہ کھولیں

--- وہ روتی پیٹتی دروازہ بجائے ہلکان ہوئے جارہی تھی

یہ وہی حیدر علی شاہ تھا جو اس سے کہتا تھا کہ

--- " نین تمہارا ہادی تمہارے آنکھوں میں یہ آنسو برداشت نہیں کر سکتا "

-- سوچتے وہ افیت سے مسکرائی تھی

کیا پوچھتا ہے تو ہم سے اے شوخِ ستمگر

! جو تو نے کیے ہم پہ ستم کہہ نہیں سکتے

حیدر کے جانے کے بعد فوراً روشنا بیگم نے سٹور روم کا دروازے کھولا تھا اور نیناں کی جانب

... بڑھیں تھیں جو دیوار سے ٹیکے لگائے رونے میں مصروف تھی

... " اٹھو بیٹا اوپر اٹھو "

... نیناں نے ایک نظر انکی جانب دیکھا تھا پھر تلخ سا مسکرائی تھی

آپ کون ہیں کیوں میری مدد کرنے آئیں ہیں ہادی نے منع کیا ہے کہ میری مدد کوئی نا کرے "

...

... " بیٹا میں حیدر کی ماما ہوں آپ آؤ میرے ساتھ "

... " آپ انکی ماما ہیں بالکل انکے جیسی ہی ہونگی آپ بھی مجھے ماریں گی نا "

...نیناں نے دیوار کے اندر مزید گھسنے کی کوشش کی تھی

...روشنانے ایک گہرا سانس بھرا اور پھر گویا ہوئیں تھیں

بیٹا میں اسکی ماما ضرور ہوں لیکن اس جیسی نہیں ہوں تمہیں کچھ نہیں کہوں گی چلو آؤ میرے " ... " ساتھ

...روشنانے پیار سے نیناں کی جانب دیکھتے کہا تھا

نیناں نے ایک نظر انکی جانب دیکھا تھا اور پھر اپنا ہاتھ انکو پکڑا یا تھا اسے ساتھ لیتے وہ حیدر کے ... کمرے کی جانب بڑھیں تھیں

اسے بیڈ پہ بیٹھاتے وہ واڈرو ب سے اسکے لیے ایک سادہ سا سوٹ نکالتے اس کی جانب آئیں ... تھیں

بیٹا جاؤ آپ جا کر چینیج کر لو تھک گئی ہوگی نامیری بیٹی میں آپ کے لیے کھانا لے کر آتی ہوں " ... "

نیناں نے انکی جانب دیکھا اور ڈریس لیے واشروم میں داخل ہوئی تھی پندرہ منٹ شاور لینے کے بعد

وہ جب کمرے میں آئی تو روشنا بیگم نے بے ساختہ ہی اسکی جانب دیکھا جو گلابی کالر کے سوٹ میں کھلے بالوں میں روئی روئی آنکھیں کلجی رنگ ہونٹ اور سرخ و سفید گال وہ کمال کا حسن رکھتی ... تھی روشنا کو نیناں کے لیے دکھ ہوا جو انکی طرح ایک ناکردہ جرم کی سزا بھگتنے والی تھی ... " آ جاؤ بیٹا آ کے کھانا کھالو "

... نیناں آہستہ آہستہ چلتی انکے قریب گئی تھی اور بیڈ پہ بیٹھی تھی

روشنا نے چاول اسکی پلیٹ میں نکالے تھے لیکن اسکو گہری سوچ میں مبتلا دیکھ انھوں نے نوالہ ... بنا کر اسکے سامنے کیا جس پہ وہ چونکی تھی پھر کچھ دیر بعد منہ کھولتے اسنے کھا لیا تھا

... اسکی آنکھوں سے آنسو ہنوز جاری تھے

... کھانا کھلانے کے بعد روشنا بیگم کی نظر اچانک ہی اس کی کلائیوں پہ پڑی تھیں جو زخمی تھیں

...؟ " بیٹا یہ کیا ہوا آپ کو "

و وہ وہ ہادی نے زور سے پپ پکڑا تھا نہ ناتو تچ چوڑیاں ٹٹ ٹٹ گئیں تھیں توچ "

... " چوٹ لگ گئی

اسکی کلائیوں کو دیکھتے روشناس کی آنکھیں بے ساختہ نم ہوئیں تھیں جسکو وہ کمال مہارت سے چھپا

... گئیں تھیں

... " اچھا بیٹا تم بیٹھو یہی پہ ایک منٹ "

... روشناس بیگم نے سائیڈ ڈرائے برنال ٹیوب نکالی تھی

... " ہاتھ دو مجھے اپنا بیٹا "

... " کیوں "

... " مرہم لگانا ہے "

مجھے کسی مرہم کی ضرورت نہیں ہے یہ گھاؤ تو پھر بھر جائیں گے لیکن جو نشتر آپکے بیٹے نے " ... میری روح میں اتارے ہیں وہ کبھی نہیں بھر سکیں گے

... نیناں کی بات سنتے روشنانے کرب سے آنکھیں موندی تھیں

... " بیٹا میں بات کرونگی اس سے آپ ٹینشن مت لو سب ٹھیک ہو جائے گا "

نہیں آپ ان سے کوئی بات نہیں کریں گی ورنہ وہ پھر سے ماریں گے مجھے غصہ کریں گے مجھ " ... " پ

... نیناں اسکی دہشت کو سوچتے خوفزدہ ہوتے بولی تھی

... " اچھا بابا نہیں کرتی تم ہاتھ تو دو اپنا مرہم لگا دوں "

نیناں نے اپنا ہاتھ انکے ہاتھ میں تھمایا تھا اور مرہم لگا کے انھوں نے اسکے دونوں ہاتھوں پہ اپنی ... گرفت مضبوط کی تھی

بیٹا جیسے میں حیدر کی ماما ہوں ویسے ہی تمہاری ہوں میں پوری کوشش کرونگی کہ آپ کے " ---
ساتھ اس گھر میں کوئی نا انصافی نا ہو ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا کہ میں آپ کے ساتھ ہوں
نیناں نے ایک نظر انکی جانب دیکھا تھا اس پل روشنا بیگم اسے بالکل تابندہ بیگم جیسی لگیں تھیں

...

...؟ " آپ کا نام کیا ہے بیٹا "

... " نیناں "

... نیناں نے ان کی جانب دیکھتے کہا

... " ماشاء اللہ بہت پیارا نام ہے میری بیٹی کا ہمیشہ خوش رہو "

... وہ اسکے ماتھے پہ پیار کرتی بولیں تھیں

--- " اچھا بیٹا اب آپ سو جاؤ کافی رات ہو گئی ہے صبح ملتے ہیں "

روشنائے پیار سے اسکے گال کو تھپتھپاتے کہا تھا اور جانے ہی لگیں تھیں کہ نیناں نے انکا ہاتھ پکڑا تھا...

... "تھینک یو ماما"

... "ماؤں کو شکریہ نہیں بولتے میری بچی"

... وہ اسکو دیکھتے ہوئے پیار سے کہتی برتن اٹھائے باہر کی جانب بڑھ گئیں

نیناں نے ایک گہرا سانس بھرا تھا اور فل وقت تمام سوچوں کو جھٹکتے اس ستمگر کے بیڈ پہ پوری شان سے لیٹتے کمفر اوڑھا تھا تھکن اور سردی ہونے کے باعث وہ جلد ہی نیند کی وادیوں میں... اتر گئی تھی

نیناں کی آنکھ لگے ابھی آدھا گھنٹہ مشکل سے گزرا تھا کہ اچانک ہی سے اپنا اوپر ٹھنڈا پانی پڑتا محسوس کروہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی تھی سامنے موجود اس ستمگر کو دیکھتے اسکو اپنی سانسیں رکتی ہوئیں... محسوس ہوئیں تھیں جو اسے لال انگارہ آنکھیں لیے گھور رہا تھا

...؟ " کس نے تمہیں سٹوروم سے باہر نکالا اور کسی کی اجازت سے تم باہر نکلی "
حیدر کی چنگاڑتی آواز سنکر اسکا دل اچھل کر باہر آنے کو تھا جبکہ آنسو ہنوز بہنا شروع ہو چکے
تھے...

... " ووو وہ وہہ ووم می مم "

... " یہ کیا میں میں لگا رکھی ہے تم نے ہاں "

... اسکو بازو سے کھینچتے اپنے قریب تر کرتے حیدر نے سرد لہجہ میں کہا تھا

... " وہ مم می مجھے ماما نے باہر نکالا "

اسنے ڈرتے لڑکھڑاتے لہجے میں کہتے اسکی جانب دیکھنے سے گریز کیا تھا کہ یہ بات حیدر کو پسندنا
آئی تھی اسی وجہ سے اسنے اپنی ایک مٹھی میں اسکے کھلے بال جکڑے تھے کہ وہ درد سے چیلا اٹھی
تھی...

... " میری طرف دیکھو نیناں حیدر علی شاہ "

... ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کرتے وہ اسکے ننھے دل میں اپنے لیے مزید خوف پیدا کر گیا تھا اسنے ناچاہتے ہوئے بھی اپنی گھنی پلکوں کی بار اٹھا کے اس ستمگر کے خوبصورت چہرے کی جانب دیکھا تھا کہ اسکی سبز روئی روئی آنکھیں جس میں خوف تکلیف اور بے یقینی دیکھ کر حیدر کے دل میں جیسے ہلچل مچی تھی اسنے اپنی ان آنکھوں سے ہی اسے اپنا اسیر بنایا تھا اسنے بے اختیار ... ہوتے اپنے لب اس کی آنکھوں پہ رکھے تھے کہ اسکا لمس محسوس کرتی نیناں تڑپ اٹھی تھی

آپ آپ کے ل لے تے تو مم میں محض ایک ب بدلہ ہوں تے تو اب کیوں مم " ... " میرے قریب آرہے ہیں

نیناں کے سوال پوچھنے پہ حیدر کے لبوں پہ ایک گہری پراسرار مسکراہٹ ابھری لیکن جلد ہی ... آنکھوں میں خون اتر اٹھا

اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے وہ اسے اپنی اوور کھینچ گیا تھا کہ نیناں کو اپنی کمر ٹوٹی ہوئی محسوس ہوئیں ... تھیں

... آنسو متواتر آنکھوں سے جاری تھے

"؟ ... تمہیں سوال پوچھنے کا حق کس نے دیا نہیں حیدر علی شاہ "

میری ایک بات یاد رکھنا تمہیں اس گھر میں صرف تین الفاظ کہنے کی اجازت ہے اور تین ہیں "

... " جی جی اور جی "

... " ان تین الفاظوں کے علاوہ کچھ کہنے کی ہمت مت کرنا ورنہ نقصان اٹھاؤ گی "

لیکن اب چلو تم نے یہ سوال کر ہی لیا ہے تو ایک اچھا شوہر ہونے کے ناطے میرا فرض بنتا ہے کہ "

... " اپنی خوبصورت بیوی کو جواب دوں

... اس کی کمر پہ دباؤ بڑھاتے وہ انچ بھر کا فیصلہ بھی ختم کر گیا تھا

... " میری ملکیت ہو تم جیسا چاہوں گا ویسا سلوک کروں "

نیناں نے پلکوں کی بار اٹھاتے اس ستمگر کو نفرت بھری نگاہوں سے دیکھا تھا کہ حیدر نے بامشکل
... اپنے اندر اٹھتے اشتعال پہ قابو پایا تھا اور ایک ہی جھٹکے میں اسے چھوڑا تھا

آج سے تم زمین پہ سوگی سمجھی اپنے بیڈ پہ نہیں ملنی چاہیے ہو مجھے تم مت بھولوونی میں آئی "

... " ہوئی لڑکی ہو تم اپنی یہ عیش و عشرت اپنے باپ کے گھر چھوڑ کے آئی تھی نا

اسکا ونی لفظ اور اپنے باپ کا نام لینا نیناں کو آگ لگا گیا تھا اور جھٹکے سے حیدر کا گریبان دبوچتی وہ
... اپنی سبز سرخ روئی ہوئی آنکھیں اسکی کر سٹل گرے آنکھوں میں گاڑھتی چلا اٹھی تھی

خبردار جو میرے باپ کا نام بھی لیا اپنی زبان سے ورنہ جان لے لوں گی تمہاری اور یاد رکھنا حیدر "

علی شاہ نیناں سلطان خان تمہارے حکم کی پابند نہیں ہے بہت جلد تم سے خلع لوں گی میں سمجھے تم

...

اپنا گریبان ایک جھٹکے سے چھڑاتے اسنے ایک زوردار طمانچہ نیناں کے منہ پہ دے مارا تھا جسکی وجہ سے وہ قدرے دور جاگری تھی ہونٹ کا کنارہ پھٹ چکا تھا اور وہاں سے باقاعدہ اب خون ... رس رہا تھا

... وہ زمین پہ نیچے ہی بیٹھتا اڑدھے کی طرح پھنکارتے لہجے میں گویا ہوا تھا

میرے گریبان تک پہنچنے کا حق میں نے میرے باپ کو بھی نہیں دیا تم تو پھرونی میں آئی ہوئی " ... " لڑکی ہو آئینہ یہ غلطی کرنے سے پہلے یہ تھپڑ ضرور یاد کر لینا

حیدر نے نفرت سے کہا تھا کہ نیناں کو ہنستا ہوا دیکھ اسکے ماتھے پہ بل پڑے تھے کہ اچانک ہی نیناں نے حیدر کے چہرے پہ تھوکا تھا جسکی وجہ سے حیدر کی آنکھیں خطرناک حد تک لال ہو چکی ... تھیں نجانے وہ اب اسکے ساتھ کیا کرنے والا تھا

تھو ہے تم پہ حیدر علی شاہ تم کتنے کمزور مرد ہو ایک عورت سے بدلہ لینے کی خاطر اس حد تک " ... " گرجاؤ گے میں نے

اس سے پہلے نیناں اپنی بات مکمل کرتی حیدر جا رہا نہ طریقے سے اس کی سانسوں پہ اپنا تسلط جما چکا تھا...

اسکی اس قدر شدت جنون اور غصے پہ نیناں کے کئی آنسو بہہ نکلے تھے جہاں وہ ہر گزرتے سیکنڈ کے ساتھ اس کی سانسوں کو پی رہا تھا اسکی شدت کو نابرداشت کرتے ہوئے اسنے بالا آخر اسکی سینے پہ ہاتھ رکھتے اسے دور کرنا چاہا تھا کہ وہ اسکی دونوں کلائیوں کو اپنے ایک ہاتھ کی گرفت میں لے گیا تھا اور پہلے سے کئی گنا زیادہ شدت دیکھائی تھی کہ نیناں کی اکھڑتی سانسوں اور اسکے آنسو اپنے چہرے پہ محسوس کرتے پیچھے ہوا تھا اسکی ہونٹوں پہ موجود خون کو دیکھتے وہ گہرا مسکرایا تھا اور... اپنے انگوٹھے سے خون کو رگڑا تھا کہ ایسا کرتے نیناں تکلیف سے سسکی تھی

... اسکے مزید قریب ہوتے اسکے کان میں جانلیو اسرگوشی کرتے وہ اسکی جان آدھی کر گیا تھا

... " ہادی کی شدتیں مبارک میری نین "

... ایسا کہتے وہ جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اور اسکی جانب دیکھتے وہ زہر خند لہجے میں گویا ہوا تھا

" یہ اوقات ہے تمہاری میری نظر میں میرے پاؤں کی جوتی کے برابر بھی نہیں ہو سبھی تم "

...

کہتے وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا جسکے نیناں نے اپنے چہرے پہ ہاتھ رکھتے اپنی سسکیوں کو روکنے کی
... ناکام کوشش کرنے لگی تھی

★★★

میرال نے شمشیر کو اپنے شوہر کے طور پہ قبول نہیں کیا تھا اور وہ کر بھی کیسے سکتی تھی جب پہلے
سے ہی اسکے دل میں کوئی اور بستا تھا وہ جانتی تھی شاداب کو اسکی شمشیر کے ساتھ شادی کا پتہ چلا
تو وہ ویسے بھی اسکا جینا حرام کر دے گا شمشیر کی جان بھی وہ خطرے میں نہیں ڈال سکتی تھی لہذا
... اسنے خود کو ختم کرنے کا بیوقانہ فیصلہ کر ڈالا تھا

رات کے ایک بجے اپارٹمنٹ میں شمشیر داخل ہو چکا تھا کافی ٹائم ہو گیا تھا میرال سے ملے اسے
... دیکھے بنا تو اس ایک پل چین نہیں آتا اور اب تو دو دن گزر چکے تھے

اپارٹمنٹ میں داخل ہوتے مکمل اندھیرے نے اسکا استقبال کیا تھا جبکہ میرال کے کمرے کی لائٹ آن دیکھ اسکو حیرانی ہوئی تھی کہ وہ اب تک سوئی نہیں یہی سوچتے اسنے قدم اسکے کمرے کی جانب بڑھائے تھے جیسے ہی وہ کمرے تک پہنچا میرال جسنے نوک دار چاقو اپنی دائیں ہاتھ کی کلائی پہ رکھا تھا اسکو دیکھتے پہلے پہل حیران ہوئی تھی لیکن پھر تمام تر سوچوں کو جھٹکے چاقو کلائی پہ چلانے ہی لگی تھی کہ رقم ایک ہی جست میں اس تک پہنچتے چاقو اسکے ہاتھ سے چھین گیا تھا لیکن ... اس صورت میں چاقو کی نوک میرال کے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو زخمی کر گئی تھی

یہ کیا پاگل پن ہے تو ہوش میں ہے اگر تجھے کچھ ہو جاتا تو شمشیر بھی مر جاتا شمشیر بھی زندہ " ... " نہیں رہتا

وہ اسے بازوؤں سے جھنجھوڑتے اسکی اوشن کلر کی آنکھوں میں اپنی بھوری آنکھیں ڈالے دیوانگی سے گویا ہوا ...

کہ پل پھر کے لیے میراں کو شمشیر بالکل ار قم جیسا ہی لگا وہی لب و لہجہ وہی دیوانگی وہی تڑپ وہی

... محبت

... " ار قم "

... اسکے آہستگی سے کہنے پہ بھی شمشیر سن چکا تھا اسکا دل اسکے منہ سے اپنا نام سنتے سرشار ہوا تھا

... " کیا کہا تم نے پھر سے کہو "

کچھ نہیں کہا میرے باپ خدا کے لیے میرے جان چھوڑ دو ہر جگہ جن کی طرح حاضر "

... " ہو جاتے ہو جان عذاب میں ڈال کر رکھی دی ہے تم نے

اسکے یوں کہنے پہ پہلے پہل تو وہ مسکرایا پھر اسکے ہاتھ سے نکلتے خون کو دیکھ وہ پریشان ہو گیا تھا ایک

ہی جھٹکے میں اسکا ہاتھ پکڑتے وہ اسے بیڈ کی جانب لیے بڑھا تھا اور اسے بیڈ پہ بیٹھاتے ڈرا سے

... فرسٹ ایڈ نکالا تھا

میرال اسکی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہی تھی جواب متفکر سا اس کے ہاتھ سے خون صاف
... کرتے وہاں پائوڈین لگاتے پٹی کر رہا تھا

اسکی پٹی کرتے شمشیر نے گہری نظروں سے اسے دیکھا تھا جو سفید کلر کے ہی سادہ سے شرٹ
ٹراؤزر میں ملبوس سادگی میں بھی اسکا دل دھڑکائی تھی اس پہ ستم اسکی اوشن کلر کی آنکھیں اسکی
--- لمبے بھورے بال جو اسوقت آزاد تھے اور گلابی ہونٹ جو ہر پل اسکا امتحان لیتے رہتے تھے

... شمشیر نے ایک نظر پھر اسکی جانب دیکھا جسکی آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے

...؟ " سن میرال ایک بات بتا کیا میں تجھے اچھا نہیں لگتا "

... " نہیں "

... ایک لفظی جواب دیا تھا

... " نکاح کے بعد بھی تیرے دل میں اپن کو لے کر کوئی فیئنگز پیدا نہیں ہوئیں "

نہیں شمشیر کیونکہ یہ زبردستی کی شادی ہے مجھے محبت نہیں ہے تم سے کیوں چلے نہیں جاتے " میری زندگی سے تمہیں پتہ ہے اگر شاداب کو سچ پتہ چل گیا نا تو جان سے مار دے گا تمہیں بھی ... " مجھے بھی اور میرے گھر والے انکو پتہ چل گیا نا تو مجھے کبھی تسلیم نہیں کریں گے

میرال اسکا گریبان پکڑتے بھیگی آنکھوں سمیت چلائی تھی کہ شمشیر نے لہو چھلکاتی آنکھوں سے میرال کی جانب دیکھتے ایک ہی جست میں اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے نزدیک کھینچ لیا تھا کہ اسکی شمشیر کی سانسوں کو اپنے چہرے پہ محسوس کرتے وہ تڑپی تھی اور مزاحمت کی تھی لیکن وہ ... جتنا دور جانے کی کوشش کرتی وہ اتنا ہی نزدیک کھینچ لیتا تھا

تو نے اپنے شوہر کو کیا بیکار سمجھ رکھا ہے جسے اپنی عزت کی حفاظت نہیں کرنی آتی یا میرے " تو انا بازوؤں میں اب اتنا دم نہیں رہا کہ تجھے سہارا نادے سکیں میرال ہمیشہ یاد رکھنا کہ تیرے پیچھے شمشیر شاہ کھڑا جو تجھے زمانے کے ہر سرد و گرم سے بچا کر رکھے گا تیری حفاظت اپنی جان ... " سے بڑھ کر کرے گا بس ایک دفعہ تو یقین کر کے تو دیکھ

شمشیر نے آنکھوں میں امید کے دیئے اور بے پناہ محبت سموئے کہا تھا کہ اسکی محبت پاش نظروں کی تاب نالاتے ہوئے میرال نے بے ساختہ پلکیں گرائیں تھیں اسکی اٹھتی گرتی پلکوں کا رقص دیکھتے شمشیر جیسے دیوانہ سا ہوا تھا اور بے خودی میں اپنے لب اسکی آنکھوں پہ رکھ گیا تھا کہ ... میرال جھٹکے سے پیچھے ہوتی فوراً سے اٹھی تھی

... " زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں سمجھ آئی "

... اسکی بات سنتے وہ گہرا مسکرایا تھا جبکہ کچھ دیر بعد وہ اسکی جانب دیکھتے وہ گویا ہوا تھا ؟ ... " مجھ سے دوستی کرو گی "

میرال نے ایک نظر اسکے خوبصورت اور وجہی چہرے کی جانب دیکھا تھا کہ اسکی آنکھوں میں ... آس دیکھ کر وہ منع نہیں کر پائی تھی اور اسکا بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا تھا

اسکا بڑھتا ہوا ہاتھ تھام کر میرال نے اسکے ہونٹوں پہ نا ختم ہونے والی ایک مسکراہٹ بکھیر دی ... تھی

اچھا سن اب ہم فرینڈز بن گئے ہیں تو کیا تو مجھے یہ بتانا پسند کرے گی کہ اتنی رات ہو گئی اور تو " ...
اب تک سوئی نہیں بلکہ اٹے کاموں میں لگی ہوئی تھی

اسکی بات سنکر میرال کی دلکش ہنسی پورے کمرے میں گونجی تھی کہ شمشیر تو اسکی ہنسی کی گونج ...
سنتا سرشار ہوا تھا

" ... پاگل فرینڈ ہوتا ہے فرینڈز نہیں ہوتا "

... وہ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی کہ اس کی آنکھوں میں اب کی بار نمی تیرنے لگی تھی
... " کیا ہوا میرال تو ٹھیک ہے نا "

" ... ہاں ٹھیک ہوں بس ایسے ہی موم ڈیڈ کی یاد آرہی تھی "

اپن جلد تجھے پاکستان لے کر جائے گا اپن کا وعدہ ہے تجھ سے اور اپن سب کچھ ٹھیک کر دے " ...
گا

... میرال نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا اور مسکراتے ہوئے گویا ہوئی

... " ویسے اتنے بھی برے نہیں ہو تم جتنا میں نے سوچا تھا "

میرال کے یوں کہنے پہ شمشیر کی آنکھوں میں خمار اتر اٹھا وہ چند قدم نزدیک ہوا تھا جبکہ میرال چند... قدم دور ہوئی تھی

...؟ " اچھا کیا سوچتی ہے تو میرے بارے میں "

شمشیر کی جذبات سے چور آواز سنکر میرال کو اپنے ارگرد خطرے کی گھنٹی بجتی ہوئی محسوس ہوئی... تھی

شمشیر میں نے اب جب تمہیں اپنا دوست بنا ہی لیا ہے تو تمہیں مجھ سے ایک وعدہ کرنا ہوگا "

...

... میرال نے شمشیر کو ایک نظر دیکھتے کہا تھا

ارے تیرے لیے اپن کے خون کا آخری قطرہ بھی حاضر ہے تو میری جان بھی مانگے گی نا تو وہ "

... " بھی خوشی خوشی دے دوں گا

... میرال نے اسکے کہنے پہ گھورا تھا اور کہنے لگی تھی

... " سمجھو تمہاری جان ہی مانگنے لگی ہوں "

... میرال نے آبرو اچکاتے کہا تھا

... " تم میرے قریب نہیں آؤ گے اور اگر آئے تو میں ہماری دوستی کو ختم سمجھو "

اسکے کہنے کی دیر تھی کہ وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا سے اپنے نزدیک کھینچ گیا تھا اور اچانک ہی اسکے

... چہرے پہ ایک شدت بھری گستاخی کر ڈالی تھی کہ میرال کا چہرہ خون چھلکانے لگا تھا

... " اب ایسی چھوٹی موٹی گستاخیاں تو کر ہی سکتا ہوں آخر کو تیرا کلوتا شوہر ہوں "

... اسکے ماتھے پہ اپنے لب رکھتا جیسا آیا تھا ویسے ہی واپس لوٹ گیا تھا

جیسے میرال مسکراتے ہوئے نفی میں سر کو ہلا کے رہ گئی تھی جیسے کہہ رہی ہو کہ بندہ نہیں سدھر

... سکتا



صبح کا سورج نکل چکا تھا اور دھڑکن ابھی تک سوئی ہوئی تھی عالم جو کے آفس جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا اسکو سوتے دیکھ اسکے ماتھے پہ بل پڑے تھے کہ اچانک ہی ایک ترکیب دماغ میں لاتے... وہ ٹھنڈ اپانی کے چھینٹے اسکے چہرے پہ پھینک چکا تھا جسکے نتیجے میں عالم ہر بڑا کراٹھی بیٹھی تھی

...؟ " کیا موت پڑ گئی ہے تمہیں صبح صبح جاہل انسان ایسے کون اٹھاتا ہے "

دھڑکن کے غرانے پہ عالم نے ایک ہی جھٹکے میں اسکو بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے لا کھڑا کیا تھا...

... " اپنی آواز نیچی رکھو خبردار جو آئینہ مجھ سے اسطرح کے لہجے میں بات کی تو "

چاہتے کیا ہو مجھ سے کیوں میرے پیچھے ہاتھ دھوکے پڑ گئے ہو جان کیوں نہیں چھوڑ دیتے "

... " میری

... دھڑکن کے یوں کہنے پہ عالم کے چہرے پہ ایک شاطرانہ مسکراہٹ در آئی تھی

جان تو ساری زندگی نہیں چھوڑوں گا تمہاری ہاں البتہ ابھی تمہاری جان ضرور نکال سکتا ہوں " اپنے لمس سے اگر اگلے دس منٹ میں مجھے میرے کمرے میں ناشتہ ناملا تو اور وہ ناشتہ تمہیں ... " اپنے ہاتھ سے بنانا ہے

... عالم کے یوں کہنے پہ دھڑکن کو جی بھر کے تاؤ آیا تھا لیکن پھر ضبط کرتے گویا ہوئی تھی ... " مجھے ناشتہ بنانا نہیں آتا "

تو سیکھو میری جان آئندہ سے میرا ہر کام تم اپنے ہاتھوں سے کرو گی سبھی اور نا کرنے کی " صورت میں تم میری ضدی طبیعت اور میرے جنوں سے باخوبی واقف ہو اور فلحال جو بھی بنانا ... " آتا ہے بنا کے کمرے میں پہنچو

اسکے یوں پہ دھڑکن مارے بے بسی کے آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلتی پیر پٹختی واشروم کی جانب بڑھی تھی فریش ہوتے اسنے بالوں کا اونچا جوڑا بنایا تھا اور ڈوپٹے کو گلے میں ڈالتی نیچے کی ... جانب بڑھ گئی تھی



نیناں کی آنکھ صبح جلد ہی کھل چکی تھی کیونکہ ٹھنڈے فرش پہ وہ کہاں اتنی سردی میں سو سکتی ... تھی ایک نظر اسنے بیڈ پہ ڈالی جہاں وہ ستمگر ہر اک چیز سے بے نیاز سویا ہوا تھا

اٹھ کر اسنے ایک نظر اپنے حلیے پہ ڈالی تھی پھٹے ہوئے ہونٹ سو جھی ہوئی آنکھیں بکھرے بال ... اسکی حالت قابل رحم لگ رہی تھی اسکے ہونٹوں پہ ایک تلخ مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا تمام تر سوچوں کو جھٹکتی وہ فریش ہونے کا سوچ کر واڈروب کی جانب بڑھی تھی اور ہلکے سبز ... رنگ کا سوٹ نکالتی وہ واٹر روم کی جانب بڑھ گئی تھی

دس منٹ کے بعد وہ شاور لے کر نکلی تھی گیلے کھلے بالوں کو تو لیے سے صاف کرتے وہ اپنی ہی سوچوں میں مگن تھی کہ حیدر کے اٹھنے کا احساس ناہوسکا تھا اسے اور حیدر کی آنکھوں میں خمار کی سی سرخی در آئی تھی ناچاہتے ہوئے بھی اسکے قدم اسکے جانب بڑھنے لگے تھے اسکی پشت پہ کھڑا وہ اسکی گردن پہ جھکا تھا کہ اپنی گردن پہ کسی کی پر تپش سانسوں کو محسوس کر کے اسنے اپنا جھکا ہوا

سراو پر کو اٹھایا تھا اور سامنے اس شتمگر کو دیکھتے اسکا رنگ فق ہوا تھا جبکہ جسم ہکا ہکا کانپنے لگا تھا کہ
... حیدر اسکی حالت سے لطف اٹھا رہا تھا

نیناں نے ہمت کرتے منظر سے ہٹنا چاہا تھا کہ ایسا کرنے سے پہلے ہی وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا سے
... اپنی جانب کھینچ گیا تھا

... اتنا قریب کہ ان دونوں میں انچ بھر کا بھی فاصلہ نارہا تھا

اسکی لرزتی پلکیں دہکتے گال جو اسکی قربت کے سبب مزید سرخ ہو گئے تھے اسکے کانپتی کلیجی
ہونٹ جو ہر پل حیدر علی شاہ کا چین و قرار لوٹ لیتے تھے اس پر ستم اسکی سبز آنکھیں جن سے وہ
... مقابل کو گھائل کرنا جانتی تھی

... " پپ پی پپ پلینز چچ چھ چھوڑیں مم مجھے جج جانے دو دیں "

جبکہ حیدر سنی ان سنی کرتا اسکی آنکھوں پہ اپنے لب رکھ گیا تھا کہ اسکا دہکتا آگ کی مانند لمس
... محسوس کرتی نیناں تڑپی تھی

حیدر نے اسے مزید خود میں بھینچتے اپنا دھکتا لمس اسکی گردن پہ چھوڑا تھا کہ ایسا کرنے سے نیناں
... جی جان سے لرزی تھی

... جسکے حیدر اپنے دشمن کی قربت میں مدہوش ہوتا بو جھل لہجے میں گویا ہوا تھا

جانتی ہو مجھے معلوم نہیں تھا کہ مجھے میرے دشمن کی قربت میں اتنا سکون ملے گا جو مجھے دنیا "
... " کے مہنگے سے مہنگے ترین نشے کو کر کے بھی نہیں ملا

وہ اپنی بے باک باتوں سے اسکی جان نکالنے کے درپے تھا کہ اچانک ہی اسکی بیوٹی بون پہ جھکتا
... وہاں بے دردی سے اپنے دانت گاڑھ گیا تھا کہ نیناں کی سسکی نکلی تھی

... اپنی گرفت میں ہونے کے باوجود اسکے جسم کو تھر تھر کانپتے دیکھ وہ گہرا مسکرایا تھا

... " کیا ہوا ڈر لگ رہا ہے مجھ سے مائے گرین بیوٹی "

... " آپ کی اسی جنونیت سے ہی تو خوف آتا ہے مجھے "

... نیناں ہچکیوں سے روتی بولی تھی

کیا کروں میرا طریقہ ہی یہی ہے مجھ میں ضد جنوں کوٹ کوٹ کے بھرا ہے اور تم جانتی ہو " نیناں تم میرا جنوں ہو میرا وہ جنوں جو سب کچھ تہس نہس کر دینے کا ارادہ رکھتا ہے تمہیں تم ... " سے چھین لینے کی چاہ ہے مجھے تمہیں فنا کر دینے کا جنوں ہے مجھے

اسکی کمر پہ اپنی انگلیوں سے دباؤ بڑھاتا اسکی سانسوں کو اپنا غلام بنا گیا تھا کہ وہ اس ستمگر کی جنونی قید ... " میں پھڑ پھڑا بھی ناسکی تھی

میرال کے فاسٹلز ہونے والے تھے لہذا انکی کلاس کو یونی کی جانب سے فری کر دیا گیا تھا اور آجکل ... وہ گھر بیٹھ کر ہی تیاریوں میں مشغول تھے

پڑھائی کرتے وقت اسے ٹائم کا پتہ ہی نا چلا تھا کہ رات کے سات بج چکے تھے اور اسے بھوک کا بھی احساس ہو رہا تھا گھر میں چکن کڑاھی اور میکرونی آل ریڈی بنی پڑی تھی لیکن میرال کا دل آج باہر سے کھانا کھانے کو تھا اسکا دل کیا کہ نائلہ کو بلا لے لیکن پھر یہ سوچ کر رک گئی کہ اسکا بھائی یہاں آیا ہوا تھا تو اسے فون کر کے بلانا مناسب نا سمجھا تھا لیکن پھر اچانک ہی سے اسے

شمشیر کا خیال آیا تھا وہ بھی تو اسکا دوست تھا اور اب تو اسکا شوہر بھی تھا تو وہ اسے بھی تو کال یا میسج کر کے بلا سکتی تھی لہذا اسنے اسے ایک میسج کر دیا تھا

سات بجے تیار رہنا مجھے باہر سے کھانا کھانے کا دل کر رہا ہے میں پانچ منٹ میں ریڈی ہو جاؤں "

... " گی پک کر لینا

... وہ اسکا جواب جانتی تھی لہذا بنا رہی پلائے دیکھے وہ تیار ہونے چل دی تھی

اور شمشیر تو میرال کا میسج دیکھ کر اپنی چہرے سے چھلکتی خوشی کو بھی چھپا نہیں پارہا تھا اسنے آج اسے خود میسج کر کے خود کو پک کرنے کے لیے کہا تھا وہ اسکے ساتھ ڈنر کرنا چاہتی تھی یعنی کے ... اسے کے دل میں اسکے لیے جگہ بن رہی تھی

شمشیر ایک پل بھی تاخیر کیے بنا اٹھا اور واڈروب سے بلیک کلر کی ہی شرٹ اور پینٹ نکالی تھی اور واشروم کی جانب بڑھا تھا پانچ منٹ کے بعد وہ فریش سا باہر آیا تھا بازوؤں کو کمنیوں تک فولڈ کیے بالوں کو جیل سے سیٹ کرتے کلائی پہ قیمتی گھڑی باندھے اور گردن پہ پرفیوم چھڑکتے وہ تیار

تھا اپنی ہیوی بائیک کی چابی اٹھاتے وہ ہونٹوں پہ خوبصورت مسکراہٹ سجائے میرال کے
... اپارٹمنٹ کی جانب بڑھا تھا

میرال نے آج ایشین لباس ہی زیب تن کیا تھا جو کے بلیک کلر کا ہی فراک اور چوڑی دار باجامہ تھا
اسپر اسکے بھورے کھلے بال جنکو نیچے سے ہلکا ہلکا کرل کیا تھا آنکھوں میں کاجل ڈالے مسکارے
سے بو جھل پلکیں لیے اور ہونٹوں پہ ریڈ کلر کی لپ اسٹک لگائے کانوں میں بلیک کلر کے ہی
چھوٹے چھوٹے ٹاپس پہنے وہ ایک سائیڈ کلائی پہ

بلیک کلر کی چوڑیاں پہنے اور ایک سائیڈ بلیک کلر کی ہی قیمتی گھڑی باندھے بلیک ہائی، سیلز پہنے
حسن کی مورت لگ رہی تھی نجانے وہ کیوں اتنی تیار ہوئی تھی اور اسکا دل نجانے کیوں اتنی
تیزی سے دھڑک رہا تھا وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب شمشیر کی کال آنے لگی یعنی وہ آگیا تھا
اسے لینے فوراً سے اپنا موبائل کلچ اٹھاتی اور گلے میں اچھے سے ڈوپٹے کو ڈالتی وہ اپارٹمنٹ کو لاک
... کرتے نیچے کی جانب بڑھی تھی جہاں اسکا سٹمگر اسکے انتظار میں تھا

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکی جانب آرہی تھی کہ اسکو دیکھتے وہ پلکیں جھپکانا بھول گیا تھا شاید ہی اسنے کبھی اتنا حسن دیکھا تھا وہ کیسے اسے اپنی فیلنگز بتاتا کیسے بتاتا کہ وہ اسکی قربت کے لیے تڑپ رہا تھا اسے اپنی روح میں شامل کرنے کو وہ بے چین تھا اس بات سے وہ باخوبی واقف تھا کہ اسکی شدتوں کو فل وقت برداشت نہیں کر سکتی لیکن وہ اس دل کا کیا کرتا جو اسکے نام کی مالا جھپتا ... تھا

--- وہ یہی سب سوچنے میں مگن تھا کہ اتنے میں وہ اسکے قریب آچکی تھی

... " چلیں "

... مختصر کہا گیا تھا

... " ہاں ہاں پیچ چلو "

... شمشیر کی محویت جیسے ٹوٹی تھی

... آدھے گھنٹے میں وہ دونوں شہر کے مہنگے ترین فائیو سٹار ہوٹل پہنچ چکے تھے

... بانیک سے اترتے وہ شمشیر کے ساتھ قدم قدم ملا کر چلی تھی

... وہ دونوں سامنے موجود چیر زپہ ہی بیٹھے تھے جبکہ شمشیر نے ویٹر کو مینولانے کا کہا تھا

... " بہت خوبصورت لگ رہی ہے تو "

شمشیر نے اسے فرصت سے تکتے کہا تھا کہ میرا

... کا چہرہ میل بھر میں لال ہوا تھا

...؟ " ویسے ایک بات تو بتا مجھے خود میسج کر کے ڈنر پہ بلایا یہ آج سورج کہاں سے نکلا ہے "

... شمشیر نے شرارت بھرے لہجے میں استفسار کیا تھا

و وہ دد دراصل مم میں تو نائلہ کے ساتھ آنا چاہ رہی تھی لیکن پہ پھر وہ اسکا بھائی آیا ہوا تھا "

" پاکستان سے تو میں نے اسے ڈسٹرب کرنا مناسب نا سمجھا اور پھر تم بھی تو دوست ہونا میرے

...

... میرا ل نے معصومیت سے آنکھیں پٹیٹاتے کہا تھا

... " اور آج خود بولا کے مجھے پک کر لو "

...؟ " تیری طبیعت ٹھیک ہے نا "

... میرا اسکے یوں کہنے پہ کھل کر ہنسی تھی

کیوں ویسے تو بڑے شوہر کا رعب جماتے ہو تو اب کیا ہو گیا مجھے پک کر لیا تو ویسے بھی آخر کو "

... " ہو تو میرے شوہر ہی نا "

... میرا نے ایک نظر اسکی جانب دیکھتے کہا تھا

...؟ " اسکا مطلب تو مجھے اپنا شوہر مانتی ہے "

... شمشیر نے آنکھوں میں چمک لیے پوچھا تھا

... " ماننے نامانے سے کیا فرق پڑتا ہے وہ تو تم ویسے بھی ہو "

... میرا کے یوں دل جلانے پہ وہ گہرایا مسکرایا تھا

اتنے میں ویٹر کھانا لے آیا تھا جس میں اٹالین پیزا، روسٹ، اور چکن چیز بالز شامل تھیں وہ کوکا
... کولا

میرال نے ایک نظر حیرانگی سے شمشیر کی جانب دیکھا تھا جو چھری اور کانٹے سے پیزا کھانے میں
... مصروف تھا

میرال کو یہ دیکھ حیرانگی ہوئی تھی کہ شمشیر چھری کانٹے سے کیسے کھا رہا ہے وہ بھی اتنی مہارت
... سے کہ اسے تو وہ ان پڑھ جاہل گنوار موالی گنڈا لگتا تھا اور اوپر سے اسکی زبان بھی ایسی ہی تھی
... " شمشیر یہ تم نے چھری کانٹے سے کیسے "

... وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ شمشیر دی گریٹ اسکی بات کاٹ چکا تھا

جانتا ہے اپن کہ تو حیران ہو رہی ہے کہ میں کیسے چھری کانٹے سے کھا لیتا ہوں یہ بھی اپن "
جانتا ہے کہ تو مجھے گنڈا موالی ان پڑھ جاہل سمجھتی ہے لیکن قسم اٹھوالے تیرا شوہر بہت کام کا بندہ
... " ہے

... شمشیر تھوڑا قریب جھکتے بولا تھا کہ میرا اسکی باتوں پہ شرمندہ سی ہو گئی تھی

کھانے سے فراغت حاصل کرتے میرا نے بل دینا چاہا تھا لیکن میرا کے لاکھ منع کرنے کے

... باوجود شمشیر نے بل پے کر دیا تھا

... " شمشیر تم مجھے گھر ڈراپ کر دو "

ارے پگلی ابھی تو صرف نوبے ہیں ابھی ٹائم ہے بہت چل آج شمشیر تجھے سمندر دیکھاتا ہے "

" امریکا کا جانتی ہے بہت خوبصورت ہے تو جائے گی نا تو واپس آنے کا دل نہیں کرے گا تیرا

...

... " نہیں شمشیر پلیز گھر چلو مجھے نہیں جانا "

میرا نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا کہ شمشیر اسکا افسردہ ہونا باخوبی سمجھ گیا تھا وہ جانتا تھا کہ

... اسوقت وہ ارقم کو یاد کر رہی ہے

.... " نانا مت کر سمجھی ورنہ مجھے لگے گا کہ تو نے دل سے دوست نہیں مانا اپن کو "

... میرال اسکے یوں کہنے پہ نظریں جھکا گئی تھی

آدھے گھنٹے میں وہ ساحلِ سمندر پہ پہنچ چکے تھے رات گہری ہوتی جا رہی تھی جبکہ وہ دونوں ننگے

... پاؤں پانی میں چل رہے تھے

... " ایک بات پوچھوں تجھ سے "

... شمشیر نے خاموشی تو توڑتے میرال کی جانب دیکھتے کہا تھا

... " پوچھو "

... مختصر کہا گیا تھا

...؟ " کبھی کسی سے محبت ہوئی ہے تجھے "

میرال نے اسے یوں کہنے پہ چونک کے اسکی جانب دیکھا تھا جواب اسے گہری نگاہوں سے تیکنے

... میں مصروف تھا

... " ہاں "

... یک لفظی جواب دیتے وہ خاموشی ہوئی تھی

... "کیا نام تھا اور کدھر ہے وہ خوش نصیب"

... شمشیر نے حسرت بھرے لہجے میں پوچھا تھا

... "چھوڑو شمشیر ان باتوں کو تم بتاؤ تم آجکل کیا کر رہے ہو رہتے کہاں ہوں"

... میرال نے بات بدلنی چاہی تھی

... "یہ میرے سوال کا جواب تو نہیں"

... شمشیر نے اسکے من موہنے چہرے کی جانب دیکھتے کہا تھا

... "ان سے محبت کمال کی ہوتی ہے جنکا ملنا مقدر میں نہیں ہوتا"

میرال نے گہرا سانس بھرتے کہا تھا کہ شمشیر اسکی تکلیف باخوبی سمجھ سکتا تھا تبھی سختی سے اپنی
... آنکھوں کو میچ گیا تھا

ارقم نام تھا اسکا یونی میں پروفیسر تھا میرا جانتے ہو اسنے کہا تھا مجھ سے کہ اسے مجھ سے محبت "

" ہے تب میں نے سنا نہیں تھا انکار کر دیا تھا اور آج میں کہتی ہوں چیخ چیخ کر تو وہ سنتا نہیں ہے

...

... میرال نے سرخ آنکھیں لیے جن میں سے ہنوز آنسو جاری تھے کہا تھا

کہ شمشیر کی اپنی آنکھوں میں بھی نمی در آئی تھی دل تڑپ اٹھا تھا محبوب کی تکلیف پر لیکن ضبط

... کرنا پڑا تھا کہ ابھی تو محبت کے بہت سے امتحان باقی تھے

...؟ " ابھی کدھر ہے وہ "

... شمشیر نے اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے کہا تھا

اس دنیا میں نہیں ہے اب کہا تھا اسنے مجھ سے کہ میرال تمہارے بنا مر جاؤنگا اور دیکھو میری

بے وفائی کرنے پہ وہ مر ہی تو گیا ہے اتنی بڑی سزا دے گیا ہے وہ مجھے نازندوں میں شمار ہوتی

ہوں نامردوں میں کیسے بتاؤں اسے اب کہ اسے تو محبت تھی مجھ سے مجھے اس سے عشق ہو گیا
... " ہے

... میراں ہچکیوں سے کہتی ہوئی شمشیر کے گلے جا لگی تھی

کہ شمشیر کی بھی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے اسنے میراں پہ گرفت مضبوط کرتے اسکے گرد
... حصار باندھا تھا

کاش میراں میں تمھیں بتا سکتا کہ میں ہی تمہاراں قم ہوں جس ہجر کی تکلیف تم سہہ رہی ہو "
جیسے تم تڑپ رہی ہو ویسے ہی تمہاراں قم بھی تمہارے لیے تڑپ رہا ہے کتنا سکون بخش احساس
ہے کہ میرا عشق میرے پاس ہے لیکن کیسی بے بسی ہے کہ تمھیں بتا بھی نہیں سکتا جسکی تلاش
" میں تم ہو وہ تمہارے قریب ہی تو ہے جسکی چاہ کی ہے تمنے وہ اسوقت تمہارے پاس ہی تو ہے

...

شمشیر نے مارے ضبط کے آنکھوں کو میچتے کہا تھا کہ میرال کو یکدم اپنی پوزیشن کا احساس ہوا تھا وہ فوراً پیچھے ہٹی تھی البتہ چہرہ لال ہو چکا تھا کچھ رونے کی وجہ سے اور کچھ شمشیر کی قربت کے باعث...

... " شش شش شش شمشیر پہ پی پلیر گھر تیچ چھوڑ دو مجھے "

میرال نے کہتے جانا چاہا تھا لیکن اس سے پہلے ہی رقم اسکی کلائی کو پکڑ کر جھٹکا دیتے اسے قریب ... کھینچ گیا تھا

اسکے گالوں پہ شدت سے اپنے لب رکھتے اسنے اسکی تھوڑی کوچما تھا کیسا احساس تھا کہ میرال ... اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی

میرال کو شمشیر کی قربت میں سکون محسوس ہوتا تھا یہ بات جان کر وہ خود بھی حیران تھی اس کو کیا پتہ تھا جس ستمگر کی تلاش تھی اسکو وہ تو اسکی سانسوں سے بھی زیادہ نزدیک تھا اسکے اسکی روح ... تک میں سما چکا تھا اسکا ستمگر

ارقم مر گیا ہے جانتا ہے اپن اور مرنے والوں کے ساتھ مرا نہیں جاتا لیکن شمشیر زندہ ہے " جسکو اب تک زندہ ہی صرف تیری محبت نے رکھا ہے اور اپن کا وعدہ ہے تیرے لیے اپنی قسمت ... " سے بھی لڑ جائے گا لیکن تجھے کبھی اکیلا نہیں چھوڑے گا

شمشیر نے اسکے کان میں محبت بھری سرگوشی کرتے اسکے گرد اپنا حصار باندھا تھا اور پھر دونوں ... اپنی منزل کی جانب روانہ ہوئے تھے کہ آج پہلی مرتبہ میرال کا دل شمشیر کے نام دھڑکا تھا

نیناں سیڑھیاں اتر رہی تھی تاکہ روشنا بیگم کے پاس کیچن میں جاسکے ابھی وہ سیڑھیاں اتر نیچے ... آئی ہی تھی کہ سامنے سے آتی پاکیزہ نے اسے روک لیا تھا

... " رکو ذرا تم حیدر کی بیوی ہونا "

... " جی "

نیناں نے ایک نظر پاکیزہ کی جانب دیکھا جو گلابی کلر کے جوڑے میں ہیر سٹائل بنائے نفاست ... سے میک اپ کیے اسکا جائزہ لینے میں مصروف تھی

پاکیزہ نے اسکا بغور جائزہ لیتے کہا تھا جو فل وقت سبز رنگ کا لباس پہنے ڈوپٹے کو گلے میں ڈالے
بالوں کا راف سا جوڑا بنائے ہوئے تھی سبز سمندر جیسی گہری آنکھیں کلجی رنگ ہونٹ سرخ
... گال وہ بلاشبہ سر سے لے کر پاؤں تک حسن کا پیکر تھی

ہمم کافی خوبصورت ہو ویسے اس لیے تو میرے حیدر کو پھنسا لیا نا لیکن ایک بات یاد رکھنا حیدر "
صرف میرا ہے اسکے دل کی رانی بھی میں بنوں گی اور اس محل کی رانی بھی اور بہت جلد تمہیں
حیدر طلاق دے دے گا ویسے بھی تم تو ونی میں آئی ہوئی لڑکی ہونا تمہاری اوقات ہی کیا ہے اسکی
... " نظر میں ہاں

نیناں کو بازو سے دو بچتے پاکیزہ نخوت سے گویا ہوئی تھی اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ بولتی نک
سک سا تیار حیدر جو گرے کلر کی پینٹ اور اسپر بلیک کلر کی شرٹ پہنے شرٹ کو کہنیوں تک
فولڈ کیے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے وہ اپنی کر سٹل گرے آنکھوں سے پاکیزہ کو گھورتے ہوئے
... نیناں کی کمر میں ہاتھ ڈالتے گویا ہوا تھا

اوقات تو تمہاری کوئی نہیں ہے میری نظر میں لیکن دیکھو نا برداشت کرنا پڑتا ہے تمہیں اب " کیا کیا جاسکتا ہے لیکن ایک بات یاد رکھنا پاکیزہ میں اپنی بیوی کی بے عزتی کرنے کی اجازت قطعاً کسی کو نہیں دوں گا چاہے وہ ونی میں آئی ہوئی لڑکی ہی کیوں نا ہونا ہی میں کسی کو اپنی بیوی کی یوں سرعام بے عزتی کرنے کی اجازت دوں گا تمہیں وارن کر رہا ہوں نیناں سے دور رہنا ورنہ سنگین ... " نتائج بھگتنے کے لیے تیار رہنا

... انگلی اٹھا کے کاٹ دار لہجے میں وارن کرتے وہ نیناں کو ایسے ہی اپنے ساتھ لیے منظر سے ہٹا تھا ... جسکے پاکیزہ کا چہرہ مارے اہانت کے سرخ ہو گیا تھا

" دیکھ لو نگی میں تمہیں نیناں حیدر کی زندگی سے باہر نازکا لانا تو میرا نام بھی پاکیزہ شاہ نہیں " ...

نفرت بھرے لہجے میں کہتی وہ اپنے آنسو صاف کرتی پیر پٹختی اپنے روم کی جانب بڑھ گئی تھی ...

تمہارے منہ میں زبان نہیں ہے میرے سامنے تو پٹر پٹر چلتی ہے جواب دینا تھا نا اسے جب وہ " ... انسٹ کر رہی تھی تمہاری

... حیدر ہنوز اس کی جانب دیکھتے اسے دیوار سے پن کیے گویا ہوا تھا

... " آپنے جواب دے دینا کافی ہے "

... نیناں تشکر بھری بھیگی آنکھوں سمیت اسکی جانب دیکھتے گویا ہوئی تھی

... " ہر جگہ میں ساتھ نہیں ہونگا اگر مر گیا توک "

اس سے پہلے کہ حیدر مزید بولتا نیناں سرعت سے اسکے ہونٹوں پہ اپنا نازک سفید مومی ہاتھ رکھ گئی تھی

... " اللہ نا کرے مریں آپ کے دشمن پلیر ایسا مت کہا کریں میرے سامنے "

... اسکی تڑپ وہ دیکھ چکا تھا جانتا تھا وہ اس سے محبت کرتی ہے

حیدر نے کر سٹل گرے آنکھیں اسکی گہری سبز آنکھوں میں گاڑھیں تو اپنا دل ان میں ڈوبتا ہوا
... محسوس ہوا تھا

... اسکی آنکھوں میں دیکھتے تو گویا اسکے دل کی دنیا ہی بدل جاتی تھی

... وہ دونوں ہاتھ دیوار پہ ٹکائے اسپر جھکا تھا کہ نیناں اسکی قربت محسوس کر آنکھیں موند گئی تھی

... " پلینز نیناں میرے حواسوں پہ مت سوار ہو مجھ سے محبت کر کے کچھ نہیں ملے گا تمہیں "

حیدر اسکے ناک سے ناک ملاتا با مشکل خود کو بہکنے سے روکتا گویا ہوا تھا اور اٹے قدموں پلٹ گیا
... تھا

کیسا ستمگر تھا نا وہ زخم دے تو ٹھیک ہے اور اگر کوئی اور دے تو اسے برداشت نہیں وہ سوچ کر رہ
... گئی تھی

ناشتے کے ٹیبل پہ سبھی موجود تھے نیناں نے بیٹھنا چاہا تھا لیکن سکندر علی شاہ کی چنگاڑتی آواز پہ وہ
... لرزا اٹھی تھی

اپنی اوقات بھول گئی ہو کیا نیناں سلطان خان مت بھولو میرے بیٹے کے قاتل کی بہن ہو تم " ...
ہمارے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کرنے کی اوقات بھی ہے تمہاری

اتنی تذلیل پہ اسکا چہرہ مارے اہانت کے سرخ ہو چلا تھا اپنی سسکیوں کو روکتی آنسو بہاتی وہاں سے
... بھاگتے ہوئے نکلی تھی حیدر سرد نظریں پلیٹ پہ جمائے ناشتہ کرنے میں مشغول ہو چکا تھا
پاکیزہ کے چہرے پہ ایک ناختم ہونے والی مسکراہٹ در آئی تھی جسکے روشنا بیگم نے ایک غصیلی
... اور افسوس بھری نگاہ سکندر علی شاہ پہ ڈالتے ہوئے نیناں کے پیچھے گئیں تھیں

نیناں اپنے کمرے میں آتے پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی جہاں روشنا بیگم ٹرے میں ناشتہ لیے اوپر
... آئیں تھیں

کمرے میں داخل ہوتے ٹرے سائیڈ پہ رکھتے ایک نظر نیناں کے ہچکیاں بھرتے وجود پہ ڈالی
... تھی

" اٹھو نیناں شاباش میرا بیٹا ناشتہ کر لو "

روشنا بیگم پیار سے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتی بولیں تھیں جبکہ نیناں سیدھی ہوتی انکے گلے جا لگی
... تھی اور پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی

بس میرا بیٹا رونا بند کرو سمجھو یہ اللہ پاک کی جانب سے آزمائش ہے تم پہ جس پہ تمہیں پورا "
... " اترنا ہے

... وہ اسے رسائیت سے سمجھاتی ہوئیں بولیں اور پھر ناشتہ کی ٹرے اسکے سامنے رکھی تھی
... " چلو ناشتہ شروع کرو "

نیناں نے ابھی پہلا نوالہ توڑا ہی تھا کہ اچانک ہی حیدر کمرے میں داخل ہوا اور روشنا بیگم کو دیکھتے
... طنزیہ لب و لہجہ لیے گویا ہوا

بٹور لیں اسنے ہمدردیاں اور دے دیئے آپ نے دلا سے تو اب آپ جاسکتی ہیں اور یہ ناشتہ بھی "
... " لے کر جایئے یہ تب تک کچھ نہیں کھائے گی جب تک میں نہیں کہوں گا

... حیدر نے سرد سپاٹ لہجے میں کہا تھا

... " لیکن بیٹا اسے ناشتہ تو کرنے دو بھوک لگی ہوگی اسے "

آپ سے جتنا کہا جائے اتنا ہی کیا کریں ہزار مرتبہ کہا ہے آپ کو کہ میرے معاملوں میں مت "

... " بولا کریں آپ نجانے کونسی زبان سمجھ آتی ہے آپکو

... حیدر نفرت سے گویا ہوا کہ روشنا بیگم کالجہ روہانا سا ہوا تھا

... " بیٹا میں ماں ہوں تمہاری "

نہیں ہیں آپ میری ماں میری ماں مرچکی ہے اور مارنے والی بھی آپ ہی ہیں لہذا یہ اچھا بننے "

... " کانٹک بند کر دیں اور پلینز جائیں یہاں سے

... حیدر دھاڑا تھا کہ نیناں تو اسکی بلند آواز سن کر ہی مرنے والی ہو گئی تھی

... روشنا بیگم اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلتی ٹرے اٹھائے باہر کی جانب بڑھیں تھیں

اور حیدر ایک ہی جست میں نیناں تک پہنچتے درشتگی سے اسکی کلائی مڑور گیا تھا کہ نیناں کی چیخ

... برآمد ہوئی تھی

... " بہت شوق ہے نا تمہیں دوسروں کے سامنے رورو کر ہمدردیاں بٹورنے کا ہاں "

... وہ چنگاڑتے لہجے میں گویا ہوا تھا

نن ننا نہیں شش ہادی اپی ایسی کوئی بب بات نہیں دراصل وہ مم مم میں رورہی تھی تو مم ماما " ... "ناشش ناشتہ لے کر آگئیں

... " اب تم تب تک کھانا نہیں کھاؤ گی جب تک میں تمہیں کھانے کا نا کہوں سمجھی تم "

... وہ اسکی کلائی پہ زور دیتا بولا تھا کہ درد کے مارے اسکے آنسو بہہ نکلے تھے

اسکے بہتے آنسو اسکے لیے خوشی کا باعث تھے کیوں جب بھی وہ ارقم کے بارے میں سوچتا اسکی ... نفرت نیناں سے مزید بڑھتی چلی جاتی تھی

ایک ہی جھٹکے میں اس کی کلائی آزاد کرتے وہ تیزی سے گاڑی کی چابیاں اٹھاتا نیچے کی جانب بڑھا ... تھا

عالم آج جان بوجھ کر آفس نہیں گیا تھا وہ جانتا تھا کہ حیدر نیناں کے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہو گا وہ نیناں کو لینے تو نہیں جاسکتا تھا کیونکہ وہ حیدر کی بیوی تھی لیکن دھڑکن کو تو وہی تکلیف دے کر... اپنے سلگتے دل کو آرام پہنچا سکتا تھا اس نفرت میں ان سب کی محبت کہیں دب کر رہ گئی تھی

عالم واڈروپ سے اپنے ہینگ ہوئے ہلکے آسمانی رنگ کے شلوار قمیض لے کر واشروم میں گھسا تھا اور دس منٹ کے بعد بالوں کو تولیے سے رگڑتا باہر آیا تھا اور دھڑکن کو ڈریسنگ کے شیشے سے گھورا تھا جو صوفیہ پہ پاؤں اوپر کیے کوئی میگزین پڑھنے میں مصروف تھی بلیک کا سمپل سا فراک... پہنے بالوں کو روف سا جوڑا بنائے ڈوپٹے سے بے نیاز اسکا دل دھڑکا گئی تھی

اسکی نظروں کی تپش محسوس کر کے دھڑکن نے نگاہیں اوپر کو اٹھائیں تھیں کہ عالم کو خود کو... گھورتے دیکھ کر اسکے ماتھے پہ بل پڑے تھے

... " ایسے کیا گھور رہے ہوں دیدے کبھی لڑکی نہیں دیکھی کیا "

... وہ آبرو اچکاتے بولی تھی

...جسکے عالم مسکراہٹ دبائے گویا ہوا تھا

... " دیکھیں ہیں لیکن اتنی پرکشش خوبصورت اور ہاٹ لڑکی نہیں دیکھی نا "

عالم نے صاف گوئی سے کہا تھا کہ اپنی پوزیشن کا احساس کرتے وہ فوراً سے ڈوپٹہ اوڑھ گئی تھی کہ
...عالم پہ فوراً ایک مسکراہٹ اپنی جھلک دیکھلا کر غائب ہوئی تھی

بالوں کو جیل سے سیٹ کرتے کلائی پہ قیمتی گھڑی باندھے وہ خود پہ پرفیوم چھڑکتا خود سے بے نیاز
لاپرواہ انسان اسقدر خوبصورت اور پرکشش مرد تھا کہ دھڑکن بھی اس ستمگر کو دیکھ کر دل میں
... ماشاء اللہ کہے بنا ناراہ سکی تھی

... " آج آفس نہیں جارہے تم "

... دھڑکن کے استفسار کرنے پہ عالم نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا اور پھر صوفی پہ آبیٹھا تھا
اسکے قریب آکر بیٹھنے پہ وہ احتیاط برتی اس سے دور ہوئی تھی کہ یکدم ہی اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا وہ
... اسے نزدیک کھینچ گیا تھا

--- " چچ چھوڑیں مم مجھے کک کیا کک کر رہے ہو "

... " پہلی بات تم مجھے تم نہیں آپ کہو گی آج سے "

... " اور اگر میں نا کہوں تو "

تو تمہارے ہوش ٹھکانے لگانے میں مجھے کوئی دقت پیش نہیں آئے گی بلکہ الٹا مزہ ہی آئے گا " ...

... وہ اسکے ہونٹوں پہ اپنا انگوٹھا رب کرتے معنی خیزی سے بولا تھا

--- " نن نانہ نی نہیں مم میں کہوں گی نا آپ کو آپ ہی کہوں گی نا "

... دھڑکن کے ہک لانے پہ عالم نے مسکراہٹ ہونٹوں تلے دبائی تھی

آفس سے چھٹی کرنے کا مقصد تمہارے خوبصورت ہاتھوں سے کھانا کھانا ہے جو تم ابھی جا کر "

... " اپنے ہاتھوں سے میرے لیے بناؤ گی بنا کسی کی ہیلپ لیے

... دھڑکن ہنوز عالم کی گرفت میں تھی

... "مم می لل لیکن مجھے کک کھانا ب بنانا نہیں آتا "

... عالم نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا تھا اور شاطرانہ مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجائے گویا ہوا تھا

... "اٹس ناٹ مائے فالٹ بے بی اٹس یور ریسپانسیبیلٹی "

مجھے آدھے گھنٹے میں کھانا تیار چاہیے بھوک بہت لگی ہے مجھے اگر کھانا ٹائم پہ تیار نا ہوا تو تمھیں "

... "کھا جاؤنگا

وہ مزید نزدیک ہوتے اپنی بے باک نظروں سے سرتاپیرا سے دیکھتے ہوئے کہنے لگا کہ دھڑکن تو
... اسکی بات سنکر کانوں کی لوتک سرخ ہو چلی تھی

... "مم می بب بناتی ہہ ہوں نن نا کھانا "

وہ فوراً سے اسکے ہاتھوں کو اپنی کمر سے ہٹاتی تیزی سے پاؤں میں چپل اڑستی نیچے کی جانب لپکی
... تھی

... جبکہ عالم مسکراتے ہوئے اسکی حرکتوں پہ نفی میں سر کو ہلا کے رہ گیا تھا

دھڑکن نے کیچن میں پاؤں رکھتے ادھر ادھر جھانکا تھا تو اسے کوئی نظر نہ آیا تھا لہذا اسے فریج سے
... چکن نکالا تھا

... اسے سوائے ایک میکرونی کے کچھ بنانا نہیں آتا تھا کیونکہ وہ یہی شوق سے کھاتی تھی
میکرونی اسے سامنے والے ہی کیبنٹ میں ہی رکھی تھی لہذا اسے ڈھونڈنے میں مشکل نہ ہوئی
... تھی

اس نے چکن کا مصالحہ بھونتے میکرونی کو بوائٹل ہونے کے لیے رکھا دیا تھا اور سرخ مرچوں کی ڈبی
... اٹھاتے ایک خوبصورت مگر خطرناک مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجاتے وہ گویا ہوئی تھی
بہت شوق تھا نا میرے ہاتھ سے کھانا کھانے کا ڈیر ہی یقیناً آجکے بعد کبھی ایسی خواہش کا "
... " اظہار نہیں کریں گے آپ

کہتے ہوئے اس نے سرخ مرچوں کی ڈبی چکن کے مصالحے میں الٹ دی تھی جسکے ہونٹوں پہ ایک نا
... ختم ہونے والی مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا

دھڑکن میکرونی کی پلیٹ اور پانی کاجگ اور گلاس ٹرے میں رکھ کر اوپر اپنے کمرے میں آئی تھی جہاں عالم ہنوز صوفے پہ بیٹھا ٹانگ پہ ٹانگ جمائے لیپ ٹاپ پہ کچھ ٹائپ کرنے میں مصروف تھا...

... " یہ لیں آگیا آپکا کھانا اب کھا کر بتائیں کیسا بنا ہے "

... وہ ٹرے اسکے سامنے ہی ٹیبل پہ رکھتے اسکے ساتھ ہی لیکن فاصلے پہ بیٹھتی بولی تھی

... عالم نے ایک نظر اسکے خوبصورت اور چمکتے چہرے کی جانب دیکھا تھا

" کیا بات ہے کافی خوش لگ رہی ہو لگتا ہے میکرونی بہت مزے کی بنی ہے جی بھی خوش ہو "

...

... عالم نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تھا

ہاں بہت مزے کی بنی ہے کیونکہ میکرونی میری فیورٹ ہے اور ایک یہی ایسی ڈش ہے جسکو "

... " میں شوق سے بناتی ہوں

... دھڑکن نے چہکتے ہوئے بتایا تھا

ایسی بات ہے تو ابھی کھا کر دیکھتا ہوں کہ تمہیں زبان چلانے کے علاوہ بھی کوئی کام ڈھنگ " ... سے کرنا آتا ہے

" ہاں ہاں کھاؤ نامیں تو بے تاب ہوں تم کب کھاؤ گے اور کب تمہارا یہ اکڑو سڑا ہوا منہ جلے " ...

دھڑکن نے دل ہی دل میں خوش ہوتے کہا تھا کہ عالم نے ابھی ایک چیچ منہ میں ڈالا ہی تھا کہ اس کی آنکھیں پل بھر میں لال ہوئیں تھیں اور اب دھڑکن کو عالم کی لال آنکھوں سے خوف ... محسوس ہوا تھا

اس سے پہلے کہ دھڑکن وہاں سے کھسکتی اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا عالم اسے اپنی جانب کھینچ گیا ... تھا

میکرونی اتنی مزے کی تھی کہ میرا پورا منہ جل گیا ایک آگ جل رہی ہے میرے اندر جسکو "

" ٹھنڈا اب تمہارے یہ حسین لب ہی کر سکتے ہیں جو ہمیشہ کی طرح آج بھی مجھے بہکا رہے ہیں

...

عالم ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کرتے پوری شدت سے اسکے ہونٹوں پہ جھکا تھا اسکی لمس کی شدت دھڑکن کے بس سے باہر تھی اور عالم کی تشنگی تھی کہ بڑھتی ہی چلی جا رہی تھی وہ کسی پیاسے کی مانند خود کو سیراب کر رہا تھا دھڑکن نے مزاحمت کے طور پہ اسکے کالر کو مٹھیوں سے دبوچتے جھٹکا دیا تھا لیکن اس پہ کوئی اثر انا ہوا تھا بلکہ مزید جنونیت وہ اسکے ہونٹوں پہ لٹانے لگا تھا دھڑکن کے آنسو اپنے چہرے پہ محسوس کر اور اس کی تھمتی سانسوں کا احساس کرتے وہ پیچھے ہٹا تھا دونوں ہی سر ایک ساتھ ٹکائے لمبی گہری سانسیں لینے میں مصروف تھے جبکہ کھینچ کھینچ کر سانسوں کو بحال کرتی دھڑکن نے زخمی نگاہوں سے اپنے ستمگر کی جانب دیکھا تھا جواب مسکراتی ... نگاہوں سے بغور اسکے لال بھبھوکے چہرے کا جائزہ لے رہا تھا

... " کتنے ظالم ہیں آپ "

دھڑکن نے ہچکیوں سے روتے کہا تھا کہ اسکے ایسا کہنے پہ وہ اسپر جھک آیا تھا جبکہ دھڑکن تو اسکے
... نیچے کہیں چھپ سی گئی تھی

... " تم سے کم ہی ظالم ہوں "

... " ویسے اب جلن ختم ہو گئی ہے میری "

وہ خمار آلود نگاہیں اسکے ہونٹوں پہ گاڑھتا جواسکی شدتوں کے باعث لال ہو گئے تھے جذبات
... سے بو جھل لہجے میں گویا ہوا تھا

... کہ دھڑکن کو دل اپنی پسلیوں میں دھڑکتا ہوا محسوس ہوا تھا

... " بتاؤ آئندہ کے بعد مجھ سے کوئی پنگالوگی یا میرے کھانے میں اتنی مریچ ڈالوگی "

... وہ اسکی گردن پہ دانتوں سے کاٹتا ہوا بولا تھا کہ اسکے منہ سے سسکی برآمد ہوئی تھی

... " نن نی نن نہیں کروں گی بائی گاڈ نہیں کروں گی کچھ بھی اپنی ایساپ پی پلیز جانے دیں "

اسنے ایک نظر اسکے روتے ہوئے لال چہرے پہ ڈالی تھی اور پھر ایک گہری سانس بھرتے اسپر
... سے ہٹ گیا تھا

... دھڑکن شکر کا کلمہ پڑھتی ڈوپٹے کو اپنے اوپر اچھے سے پھیلاتی کمرے سے باہر نکل گئی تھی
جبکہ عالم کو بھوک کا احساس ابھی ہو رہا تھا کیونکہ وہ اتنی مرچوں والا کھانا تو کھانے سے رہا لہذا
موبائل سے آن لائن آرڈر کرتے وہ لیپ ٹاپ پہ پھر سے اپنے آفس کا کام کرنے میں مصروف
... ہو چکا تھا



صبح سے رات ہو چلی تھی لیکن نیناں نے کھانا نہیں کھایا تھا اور اب بھوک کی بھی زوروں کی لگی
تھی اسنے ایک نظر بیڈ پہ موجود اپنے ستمگر پہ ڈالی تھی جو سویا ہوا تھا اور پھر آرام سے فرش سے
... اٹھتے وہ پاؤں میں چپل اڑستی ڈوپٹے کو گلے میں ڈالتی دے پاؤں کمرے سے نکلی تھی

حیدر جسکو پیاس لگی تھی اسنے اٹھتے جگ سے پانی گلاس میں انڈلتے پانی پینا ہی چاہا تھا کہ نیناں کو اسکی جگہ پہ ناپاتے اسے تشویش ہوئی تھی وہ فوراً سے اٹھتے نیچے کی جانب بڑھا تھا کہ اسے کیچن سے... کچھ آوازیں آتی محسوس ہو رہی تھیں

نیناں کیچن میں آتے فریج سے سالن نکالتے اون میں گرم کرنے لگی تھی ہاٹ پاٹ کھولا تو " اس میں سسکی بچی ہوئی روٹی پڑی تھی ایک پل کو تو اسکی آنکھوں میں آنسو در آئے تھے کہاں وہ اپنے گھر شہزادیوں کی طرح رہتی تھی اور کہاں آج اسے دو وقت کی روٹی کے لیے ترسنا پڑتا تھا آنکھوں سے اشک جاری تھے ابھی وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جبھی وہاں پہ کسی کے قدموں کی چاپ ابھرتی ہوئی محسوس کروہ پلٹی تھی اور سامنے اس ستمگر کو دیکھتی وہ خوف سے تھر تھر... کانپنے لگی تھی

حیدر قدم با قدم اٹھاتے اسکی جانب چلا آ رہا تھا جبکہ وہ پیچھے پیچھے ہوتی شلیف کے ساتھ جا لگی ... تھی

...؟ " بھوک لگی ہے "

حیدر نے دھیمی آواز میں پوچھا تھا

... جبھی نیناں نے بھیگی پلکوں سمیت سر کو اثبات میں ہلایا تھا

... " تم وہاں سامنے چیرہ جا کر بیٹھو میں لاتا ہوں "

حیدر کے نرمی سے کہنے پہ نیناں پہلے پہل تو حیران ہوئی لیکن پھر تمام سوچوں کو جھٹکتی وہ سر کو

... اثبات میں ہلاتی فوراً سے کیچن ہی میں موجود چیز پہ بیٹھی تھی

حیدر نے روٹی کو پلیٹ میں رکھا تھا اور سالن کو پلیٹ میں نکالا تھا اور پھر سالن میں سرخ مرچوں

... کی تین چمچ بھر کر ڈال دی تھیں

... اور کھانا ٹیبل پہ رکھتے اسکے سامنے ہی بیٹھا تھا

... " چلو آج تمہیں اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاتا ہوں "

کہتے ہوئے اسکے ہونٹوں پہ ایک مکرو مسکراہٹ در آئی تھی جسکے آنکھوں میں ایک ایسا جنوں تھا
... جو جھلسا کر رکھ دینے کا ارادہ رکھتا تھا

... پہلا نوالہ بنا کر اسکے سامنے کیا کہ وہ اسی کشمکش میں تھی کہ کھائے کے نا
... "کیا سوچ رہی ہو بھوک لگی ہے کھالو"

حیدر کے یوں کہنے پہ وہ فوراً سے منہ کھول گئی کے حیدر نے اسکے منہ میں نوالا ڈالتے اسکے چہرے
... کے ایکسپریشن دیکھنے چاہے تھے

پہلا نوالہ کھاتے ہی نیناں کی آنکھیں حد درجہ لال ہو چکی تھیں جسکے آنسو آنکھوں سے متواتر بہہ
... رہے تھے

... وہ اپنے منہ پہ ہاتھ رکھتی اپنی سسکیوں کو روکنے کی تگ و دو میں تھی
...؟ "پانی چاہیے"

... حیدر کے طنزیہ لہجے میں پوچھنے پہ وہ بنا کچھ سوچے سمجھے سر کو فوراً ہاں میں ہلا گئی تھی

حیدر نے پانی کا گلاس اٹھاتے اسکے قریب کیا تھا اس سے پہلے کہ وہ گلاس کو ہاتھ میں پکڑتی اسنے ایک جھٹکے میں پانی کا گلاس زمین پہ دے مارا تھا جس سے وہ خوف سے لرزا اٹھی تھی جبکہ رونے ... میں مزید شدت در آئی تھی

اس سے پہلے کہ وہ سسکتی حیدر نے اسکے جلتے لبوں پہ اپنی انگلی رکھی تھی اور نفرت بھرے لہجے ... میں گویا ہوا تھا

خبردار جو تمہاری سسکی نکلی یارونے کی آواز باہر گئی ورنہ بہت برا پیش آؤں گا میں اور یہ کھانا " ... ختم کر کے اٹھو گی تم یہاں سے سمجھی تم

... وہ کہتا جانے لگا تھا کہ نیناں اسکے پاؤں میں بیٹھی تھی کہ حیدر کا دل پل بھر کو دہلا تھا وہ بے آواز آنسو بہاتی اسکے ستمگر کے رویے پہ ماتم کناں تھی کہ وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں اس سے رحم کی بھیک مانگ رہی تھی لیکن وہ سفاک بن چکا تھا

مت بھولو کہ یہ گڑھا تمہارے بھائی نے خود تمہارے لیے اپنے ہاتھوں سے کھودا ہے میرے " بھائی کو مار کر جسکا خمیازہ اب تمام عمر تمہیں بھگتنا ہی ہو گا کیونکہ تم ونی میں آئی ہوئی لڑکی ہو اور ... " ونی میں آئی ہوئی لڑکی کبھی کسی کی بیوی نہیں بن سکتی

وہ بے دردی سے اپنا آپ اس سے چھڑاتا اسکے جذبات احساسات کا خون کرتا ہوا وہاں سے نکلتا ... چلا گیا تھا جبکہ نیناں اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے منہ پہ رکھے اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹنے لگی تھی ہر درد پہ شرط لگاتے ہو آواز نکلے سسکیوں کی "

ہم کو تو جینے سے پہلے ہی جلدی تھی تم پہ مرنے کی

جو کاٹی گئی وہ لیکر ہوں میں

اپنی پھوٹی تقدیر ہوں میں

تقدیرے نی تقدیرے

... " تیرے ساتھ لڑیاں کون کرے



میرال کے پیپر ز چل رہے تھے اور ابھی دو پیپر باقی تھے اور اس دوران میرال اتنی بڑی تھی کہ نا گھر کال کر سکی نہ ہی شمشیر کو تابندہ بیگم نے میرال کو نیناں کے بارے میں نہیں بتایا تھا لیکن میرال کو شک ہو چکا تھا کہ کچھ گر بڑ ہے لہذا وہ پیپر زدے کر جلد سے جلد پاکستان واپس جانے کا... ارادہ رکھتی تھی

وہ ابھی انھی سوچوں میں ڈوبی ہوئی کہ اسکے اپارٹمنٹ کی ڈور بیل بجی تھی لہذا وہ کتابوں کو سائیڈ پر رکھتی ڈو پٹے کو گلے میں ڈالتی وہ اپارٹمنٹ کی جانب بڑھی تھی اور دروازہ کھولتے ہی شمشیر کو... سامنے پایا تھا

"اسلام و علیکم"

... "کیسی ہے تو"

"و علیکم اسلام"

... "ٹھیک ہوں تم کیسے"

میرال نے ایک نظر شمشیر کی جانب دیکھا جو اس وقت وائیٹ کلر کے کف والے شلوار قمیض میں ملبوس تھا بالوں کو جیل سے سیٹ کیے کلائی پہ گھڑی باندھے پاؤں میں پشاوری چپل پہنے وہ اسے اس پل کسی ریاست کا شہزادہ ہی معلوم ہوا تھا کہ وہ بے ساختہ دل میں ماشاء اللہ کہے بنانا رہ سکی تھی ...

... "ابے تجھے پتہ تو ہے اگر میں ٹھیک نا بھی ہوں تو تجھے دیکھ کر ٹھیک ہو جاتا ہوں"

شمشیر نے مسکراتے ہوئے اسکی جانب جھکتے کہا تھا کہ میرال نے مسکراتے پلکیں گرائیں تھیں ...

شمشیر نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا تھا جو اس وقت وائیٹ کلر کی ٹاپ پہنے اسپر بلیو جینز پہنے ہوئی تھی اور بھورے بالوں کو کھول رکھا تھا کسی بھی طرح کے میک اپ سے پاک صاف چہرہ وہ ... اسکا دل دھڑکا گئی تھی

... " اچھا سن میرا مجھے تجھے کچھ دینا ہے "

... " کیا "

... میرا آبرو اچکاتے بولی تھی

... " پہلے تو چل میرے ساتھ کمرے میں "

... شمشیر اس ڈریسنگ کے شیشے میں کھڑا کرتا بولا تھا کہ میرا کادل یکدم زوروں سے دھڑکا تھا

... " کک کی کیا گفٹ ہے "

... " پہلے تو اپنی آنکھیں بند کر پھر دوں گا "

... " کک کی کیوں "

... میرا نے اسکی نظروں کی تپش سے گھبراتے کہا تھا

... " اف ایک تو تو اور تیرے سوال "

... " بند کر جلدی "

... شمشیر کے یوں آنکھیں دکھلانے پہ وہ فوراً سے آنکھیں بند کر گئی تھی

میرال نے جیسے ہی آنکھیں بند کیں اسنے فوراً سے ایک ہارٹ شیپ پینڈنٹ جس میں قیمتی لکھا تھا "S" ہیرے جڑے تھے اور بڑے لفظوں میں

... اسکی گردن میں پہنایا تھا

... " اب اپنی آنکھیں کھول "

... میرال نے آنکھیں کھولیں تھیں اور اس پینڈنٹ کو دیکھتے وہ حیران ہوئی تھی

... " شمشیری یہ اتنا قیمتی پینڈنٹ اپنی یہ لک کہاں سے آیا اور اسکی کیا ضرورت تھی "

میں نے خود خریدا ہے تیرے لیے اور اسکی ضرورت کیوں نہیں تھی میری خونخوار شیرنی کی "

... " گردن پہ آ کے اسکی خوبصورتی میں مزید اضافہ ہو گیا ہے

... وہ خمار آلود لہجے میں بولتا اسکی گردن پہ لب رکھ گیا تھا

... کہ میرال پل بھر کو لرزی تھی

اسکارخ اسکی جان موڑتا وہ کسی دیوانہ وار اسکے ہونٹوں کی جانب دیکھ رہا تھا اس سے پہلے وہ اسکی
... سانسوں کو پیتا میرال سرعت سے اسکے ہونٹوں پہ اپنا ہاتھ جما گئی تھی

... " چائے بنانے جارہی ہوں پیوگے "

... وہ اسکو آنکھیں دکھاتی بولی تھی

... " آپ کے ہاتھ کی چائے کو کیسے چھوڑ سکتا ہوں "

شمشیر نے ٹی وی کمرشل کی کاپی کرتے کہا تھا کہ میرال ناچاہتے ہوئے بھی مسکرائے بنانا رہ سکی
... تھی



شمشیر کو کل رات ہی فیصل نے کال پہ فون کر کے تمام تر صورتحال سے آگاہ کر دیا تھا یعنی کے
اسکی موت کا ذمہ دار عالم سلطان خان کو سمجھنا اور پھر حیدر کانیناں کی بہن سے بدلے کی خاطر

شادی کرنا سے اذیت دنیا عالم اور دھڑکن کا نکاح اور پھر سکندر علی شاہ کا دھڑکن کو گھر سے نکالنا یہ سب سنکر شمشیر کو لگا جیسے اسنے اپنا زندہ ہونے والی بات چھپا کر کوئی گناہ ہی کیا ہے لیکن وہ ایک کیپٹن تھا اور اسکی ملک کی ماں بہن بیٹیوں کو خطرہ تھا تو وہ کیسے نا حفاظت کرتا اپنی ماؤں بہنوں کی...

جب ار قم کو گولی لگی اسی کے تھوڑے ٹائم بعد فیصل نے شاداب کے متعلق جانچ پڑتال کروائی تو انھیں معلوم ہوا کہ شاداب کا امریکا کے کسی ڈان سے ڈیل ہوئی ہے جسکے عوض وہ اسکے ڈر گز یعنی منشیات اور جوان لڑکیوں کو بیچنے کے سو کروڑ دے رہا ہے شاداب جسکو پہلے ہی میر علی پہ غصہ تھا کہ کیسے انھوں نے سب کچھ عالم کے نام کر دیا وہ اس وقت ایک زخمی شیر کی مانند تھا جب "الیکس" یعنی امریکا کے ڈان نے اسے یہ آفر کی تو اسنے جھٹ پٹ برا بھلا سوچے بنا ہی اس سے ہاتھ ملا لیا اور جب فیصل کو یہ بات معلوم ہوئی تو اسنے ایک منٹ کی بھی دیر کیے بنا ار قم کو تمام تر حقیقت سے آگاہ کیا جیسی اسنے فیصلہ کیا کہ وہ اپنے زندہ ہونے کی اطلاع کسی کو نہیں دے گا خاص طور پہ میڈیا کو کیونکہ ار قم کی جان کو اس وقت بھی خطرہ تھا کیونکہ شاداب ار قم کو مروا کر سارا

الزام عالم کے سر ڈال کر خود بری الذمہ ہو کر میر علی کی تمام تر جائیداد اپنا نام کروانا چاہتا تھا اور اس سے بہترین موقع عالم سے بدلہ لینے کا ہو ہی نہیں سکتا تھا لہذا وہ ایک ایسی آگ میں کود پڑا تھا ... جہاں سے اسکا نکلنا مشکل ہی نہیں ناممکن تھا

فیصل نے شمشیر کو موجودہ صورتحال سے آگاہ کرتے اسے یہ بھی کہا تھا کہ وہ میرال کو اپنی تمام تر حقیقت بتادے اب جبکہ وہ اسکی بیوی تھی اسے تمام تر سچائی جاننے کا پورا حق تھا اور میرال کو اعتماد ... میں لینے کے بعد وہ پاکستان کے لیے فوراً روانہ ہوں

کہ ایک شمشیر ہی تھا جو کے اب اس ظلم اور بربریت کی داستان کو روک سکتا تھا لہذا وہ بھی بنا دیر ... کیے بانیک کی چابیاں اٹھاتے میرال کے اپارٹمنٹ کی جانب روانہ ہوا تھا

میرال جو آج ہی آخری پیپر دے کر آئی تھی اور ابھی ٹی وی کے سامنے بیٹھی اپنا فیورٹ شو دیکھ رہی تھی ڈور بیل بجنے پہ اسکی جانب متوجہ ہوئی تھی وہ جانتی تھی کون ہے لہذا وہ فوراً اسے اٹھی

اور دروازہ کھولا تو سامنے ہی شمشیر کو کھڑا پایا جو براؤن کلر کی شرٹ پہ بلیک کلر کی جینز کی پینٹ
... پہنے ہوئے تھا

... "اسلام دو علیکم کیسی ہو"

... شمشیر نے اندر آتے میرال کے ماتھے پہ لب رکھتے کہا تھا

... "وعلیکم اسلام میں ٹھیک تم کیسے ہو"

میرال اسکے بالوں کو بگاڑتی مسکراتے ہوئے بولی

... "ٹھیک ہوں"

شمشیر اسی کے پاس صوفے پہ دراز ہوتا اسپر ایک گہری نظر ڈالتا بولا تھا جو میرون کلر کے ویلوٹ
کے سوٹ میں خوبصورت لگ رہی تھی اسکی دودھیارنگت پہ یہ رنگ خوب چمچ رہا تھا لمبے بالوں
... کا ڈھیلا جوڑا بنائے دولٹوں کو آگے نکالے ہوئے تھی

... "تم پہ یہ کلر بہت سوٹ کر رہا ہے جانم"

... وہ تھوڑا نزدیک ہوتا اسکو اپنی بازوؤں کے حلقے میں لیتا اسکے گال پہ لب رکھتا بولا تھا

... جس پہ میرال سمٹی تھی

... " اچھا سنو میرال مجھے کچھ بات کرنی تھی تم سے "

... " ہم بولو "

... میرال اسی کی جانب دیکھتی گویا ہوئی تھی

... شمشیر نے ایک گہرا سانس بھرا تھا اور ایک نظر میرال کی جانب دیکھا تھا

... اور پھر اپنی آنکھوں سے براؤن کلر کے لینز نکالے تھے

... وہی کالی گہری آنکھیں جو میرال ہر وقت تلاشتی تھی آج انکو دیکھ وہ حیران ہوئی تھی

... " تت تت پی پی کک کک کیات تم لینز یوز کک کرتے ہو "

شمشیر نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا اور پھر سر سے ویک اتاری جو کے براؤن ہی کلر کے بال
... تھے اب سیاہ رنگ کے تھے

... میرال کے آنسو بہہ نکلے تھے جنکو دیکھتے شمشیر کو تکلیف ہوئی تھی

میرال کی نظروں کے سامنے ار قم کا چہرہ گھوم گیا تھا وہی سیاہ آنکھیں جن سے وہ اسے گھورتا
... تھا وہی سیاہ بال جنکو وہ جیل سے سیٹ کیے رکھتا تھا

... " کہیں یہ ار قم تو نہیں "

میرال نے شمشیر کی جانب دیکھتے سوچا جبکے سینے میں موجود دل اس پل بے تحاشادھڑک
... دھڑک کر پاگل ہوئے جارہا تھا

...؟ " کک کک کی کک کک کون ہو تم "

... میرال نے لال آنکھیں جن میں سے آنسو متواتر بہہ رہے تھے لیے کہا تھا

شمشیر نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا پھر لبوں کو بھنچتے آنکھوں کو سختی سے میچے یکدم ہی اب ہاتھ دائیں جانب کان کے نیچے لے جا کر انگلیوں کی پوروں سے ایک پتلی سی جلد کو کھینچا کہ وہ بڑے... احتیاط سے فیس پر چڑھا کسی دوسرے انسان کی شکل کا ماسک اتار چکا تھا

... اور یہاں میرال کو شاک لگا تھا

... "ارقم"

... اسکے لبوں نے آہستگی سے سرگوشی کی تھی

ارقم علی شاہ ہوں میں ناکے شمشیر شاہ یہ وہ سچائی تھی جو تم سے چھپائی لیکن یقین جانو اسکے " ... پیچھے میرا کوئی غلط مقصد یا غلط نیت نہیں تھی

... میرال سر کو نفی میں جنبش دے رہی تھی

... یکدم ہی وہ ارقم کی جانب بڑھی تھی اور ایک زوردار طمانچہ منہ پہ دے مارا تھا

... اور اسکا گریبان دبوچتی وہ چلائی تھی

گھٹیا انسان کیوں آخر کیوں ایسا کیا میرے ساتھ کیا گناہ تھا میرا کیوں سچ چھپایا مجھ سے کیا " میرے آنسو بھی تمہیں نہیں دکھے جو تمہاری یاد میں بہائے میں نے تم شروع سے سب جانتے تھے سب مجھے بیوقوف بنا رہے تھے ہے نا اور میری راتوں کی نیندیں اڑ گئیں تھیں کہ میری وجہ ... " سے تم مرے ہو

میرال کے چلانے پہ یکدم ہی اپنا گریبان چھڑاتے وہ اسکی بازو کو آہنی گرفت میں لیے غرایا ... تھا

... " تمیز سے بات کرو شوہر ہوں تمہارا "

کو نسا شوہر یہ زبردستی کا رشتہ ہے تم نے زبردستی نکاح کیا تھا مج سے گن پوائنٹ پہ میں نہیں " ... " مانتی اس نکاح کو سمجھے

میرال بلند غصیلی آواز میں بولتی اندر کو جانے لگی کہ یکدم ہی اپنے بالوں پہ سخت گرفت محسوس ... کر کے چلا اٹھی تھی

... " تم مانویا نا مانو شو ہر ہوں تمہارا اور میں ہی رہوں گا "

... ار قم اسکے کان میں غرایا تھا کہ میرال کے رونے میں شدت در آئی تھی

تم ایک جھوٹے انسان ہو تم نے میرے جذبات احساسات سے کھیلواڑ کیا ہے ار قم چاہنے لگی " تھی میں تمہیں جانتے ہونا ٹھیک سے سوتی تھی نا کھاتی تھی صرف تمہارے نام کی مالا جھپتی رہتی تھی تم تو محبت کے دعویدار تھے مجھ سے تو کیوں چھپایا مجھ سے اتنا بڑا شخص کیوں دھوکے ... " میں رکھا مجھے

... میرال نے روتے ہوئے کہا تھا جبکہ ار قم نے اب اسکی کمر کے گرد حصار باندھا تھا

میرال میری جان تم ابھی بھی تمام سچائی نہیں جانتی میری مجبوری تھی مجھے سچ چھپانا پڑا ایک تم " ... سے ہی نہیں سبھی سے ہی چھپایا تھا اپنے گھر والوں سے

... ار قم نے تھکے تھکے لہجے میں کہا تھا

او آئی سی کون سی مجبوری تھی تمہاری تم نے مجھ سے اس نہ کا بدلہ لیا نا جب تم نے پر پوز کیا تھا " ...
مجھے اور میں نے انکار کر دیا تھا

میرال نے تمسخرانہ لہجے میں کہا تھا جسکے ارتم نے سرد نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا تھا اور ایک ہی ...
جھٹکے میں اسے چھوڑا تھا

... " تم اتنا گرا ہوا سمجھتی ہو مجھے "

... " ہاں کیونکہ تمہاری اس گھٹیا حرکت نے مجھے ایسا سوچنے پہ مجبور کر دیا ہے "

... میرال کہہ کر رکی نہیں اور بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں جا بند ہوئی تھی

... ارتم بھاگتے ہوئے اسکی جانب لپکا تھا مگر تب تک وہ اسکے منہ پہ دروازہ بند کر چکی تھی

... " میرال یہ میرال پلیز اوپن دا ڈور "

" Meera Hyeee Meeral Please Open

The Door " ...

چلے جاؤ یہاں سے ار قم ورنہ میں خود کو ختم کر لوں گی اور میں جانتی ہوں تم کبھی نہیں چاہو " ...
گے کہ تمہاری محبت تمہارے سامنے خود کو مار ڈالے

میرال نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ کر اپنی سسکیوں کو روکتے ہوئے کہا تھا کہ ار قم کونا چار واپس لوٹنا
... ہی پڑا تھا

... " اچھا اچھا میں جا رہا ہوں پلیز خود کو کوئی نقصان مت پہنچانا "
... ار قم نے پریشانی ک عالم میں کہا تھا اور اٹے قدموں واپس پلٹ گیا تھا



--- اس دن کے بعد سے نیناں کے دل میں حیدر کے لیے ہر احساس مرچکا تھا
--- حیدر صبح سے آفس میں ہی تھا اور اب رات کے دس بجے وہ گھر کے لیے روانہ ہوا تھا

نیناں جو صبح سے گھر کے کام کر کر تھکن سے چور ہو چکی تھی ابھی ہی اپنے کمرے میں گئی تھی
تھکن اسقدر تھی کہ وہ صوفے پہ کچھ دیر بیٹھی تھی اور بیٹھے بیٹھے ہی سو گئی تھی ابھی اسکو سوئے
... ہوئے آدھا گھنٹہ ہی گزارا تھا کہ حیدر کی بھاری گھمبیر آواز سنکر وہ چونکی تھی

...؟ " تم کس کی اجازت سے یہاں سو رہی ہو ہاں "

... وہ جھٹکے سے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچتا سر دلچے میں گویا ہوا تھا

انسان ہوں میں بھی صبح سے کام کر کے کر کے تھک گئی تھی اس لیے کچھ دیر یہاں بیٹھی تو "
... " بیٹھے بیٹھے ہی آنکھ لگ گئی

نیناں بھی تلخ لہجے میں بولی تھی کہ حیدر کا اشتعال عود کر آیا کہ وہ کیوں اس لہجے میں اس سے
... بات کر رہی تھی

لگتا ہے اپنی اوقات بھول گئی ہو اس لیے ہر جگہ گرتی پڑتی رہتی ہو لیکن میں کچھ نہیں بھولا سب "
... " یاد کہ بھی اچھے سے جانتا ہوں کہ کیسے تمہیں تمہاری اوقات یاد دلانی ہے

درشتگی سے کہتا وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ گھسٹتے ہوئے نیچے سرونٹ کو اٹرز کی جانب بڑا
... تھا

... اور ایک ملازمہ کو باہر بلایا تھا

... " جی صاحب جی آپ نے بلایا "

ہاں آج سے یہی پہ رہے گی سمجھی یہ پبلس میں نہیں دیکھنی چاہیے مجھے صبح تم لوگوں کے "

... " ساتھ تمام تر کام کیا کرے گی اور رات کو یہی پہ سویا کرے گی

اور اگر کوئی پوچھے کہ کس کی اجازت سے یہ یہاں پہ رکی ہے تو کہہ دینا حیدر علی شاہ کا حکم ہے "

...

حیدر نے سفاک لہجے میں کہا تھا کہ چند قیمتی موتی نیناں کی آنکھوں سے ٹوٹ کر بے مول ہوئے

... تھے

... " جی صاحب جی سمجھ گئی "

... "ٹھیک ہے تم جاسکتی ہو"

... ملازمہ سر کو اثبات میں ہلاتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی

... "اچھا تو یہ اوقات ہے میری آپکی نظر میں رائیٹ"

... نیناں نے لال آنکھیں لیے کہا جسکے آنسو متواتر آنکھوں سے جاری تھی

... حیدر جو پلٹ چکا تھا اسکے کہنے پہ مڑا تھا اور قدم با قدم چلتا اسکے نزدیک آیا تھا

تم چاہتی ہو کہ اپنے منہ سے میں اس بات کا اعتراف کروں تو ٹھیک ہے ہاں یہی اوقات ہے "

... "تمہاری ایک نوکر برابر میری نظر میں

حیدر نے تمسخرانہ لہجے میں کہا کہ یکدم ہی نیناں نے اسکے گریبان کو جھٹکا دیتے مٹھیوں میں دبوچا

.. تھا

خوف خدا نہیں ہے تم میں حیدر علی شاہ زورِ حشر کیا منہ دیکھاؤ گے اللہ کو جب وہ میرے "

...؟ " بارے میں تم سے پوچھے گا ہاں

نیناں نے شدت سے روتے ہوئے کانپتے جسم سمیت کہا تھا کہ حیدر نے بے ساختہ نظریں
... چرائیں تھیں

کیا ہوا ہاں اب کیوں نظریں چرار ہے ہو میں تو حیران ہوں کہ اب تک زندہ کیوں رکھا ہے "
تمنے مجھے اتنی ہی نفرت تھی تو اسی دن مار دینا تھا ناجب پہلی مرتبہ جھوٹی محبت کا دعوا کیا تھا اسی
... " وقت اپنا انتقام پورا کر لینا تھا

نیناں نے برستی آنکھوں سمیت کہا تھا جبکہ حیدر ایک ہی جھٹکے میں اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے
... اپنے نزدیک کھینچ گیا تھا

اگر اسی دن مار دیتا تو تمہارے باپ کو تمہارے بھائی کو خون کے آنسو کیسے رلاتا جو تمہاری ایک "
جھلک دیکھنے کو ترس رہے ہیں جو تمہاری سلامتی جاننا چاہتے ہیں اور میں نے ہر وہ راستہ بند کر دیا
ہے جو انکو تمہاری جانب لے جاسکے میں انکے چہرے پہ وہ بے بسی کیسے دیکھ پاتا پھر اور تمہیں
توڑنے میں جو مزہ آیا وہ کیسے آتا یقین جانو نیناں سلطان جتنی افیت اور بے بسی میں نے اپنے بھائی

کے مرنے پہ محسوس کی اور جیسے تمہارے بھائی نے میری بہن سے نکاح کر کے میری اور
میرے خاندان کی عزت کا جنازہ نکالا ہے نا اس سب کے یہ سامنے یہ اذیت یہ بے بسی یہ ظلم کچھ
... " بھی نہیں جو تم نے برداشت کی ہے

حیدر لال آنکھیں اسکی سبز گہری آنکھوں میں ڈالتا ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کرتا جھٹکے سے اسے
... اپنی گرفت سے آزاد کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا

اس سے پہلے کہ نیناں اس ستمگر کی ستمگری پہ لڑ کھڑا کر گرتی دیوار کا سہارا لیتے خود کو گرنے سے
بچا یا کہ اسی وقت تیز آسمانی بجلی کڑکی تھی اور دھواں دار بارش شروع ہو چکی تھی لیکن نیناں باہر
کھڑی خود کو جان بوجھ کر اس بارش میں بھگور ہی تھی مانو جیسے اس ستمگر سے بے لوث محبت
... کرنے پہ خود کو سزا دے رہی ہو

دل بارش کا قطرہ قطرہ

آنسو بن کر بہتا جائے

ہے ذات میری ٹکڑا ٹکڑا

ذره ذره بنتا جائے

اے زندگی تجھے بھی ذرا ترس نا آئے

پوچھو کیسا لگتا ہے جب کوئی اپنا چھوڑ جائے

ہو جو دل کا سہارا وہی دل توڑ جائے

میرے ربادلدار میرے چنگی نا ہوئی

میرے ربادلدار میرے چنگی نا ہوئی

★★★

عالم نے آفس کے کام کے سلسلے میں دو دن کے لیے لاہور کے لیے نکلنا تھا وہ یہی بات بتانے میر
علی کے پاس آیا تھا کہ وہاں موجود دھڑکن کو دیکھ ٹھہرا تھا جو میر علی ٹرے میں چائے پیش
... کر رہی تھی

" دادا جان اکیچولی مجھے دودن کے لیے آفس کے کام کے سلسلے میں لاہور کے لیے نکلنا ہے "

...

...عالم نے انکے سامنے ہی صوفے پہ براجمان ہوتے کہا تھا

اس سے پہلے کہ دھڑکن کمرے سے نکلتی اسکو نکلتے دیکھ فوراً سے اسکے ذہن میں ایک ترکیب آئی
... تھی جس سے وہ دھڑکن کو پریشان کر سکتا تھا

... " اور میں چاہتا ہوں دھڑکن کو بھی ساتھ لے جاؤں "

دھڑکن جسکا ایک پیر دروازے کے اندر اور ایک باہر تھا عالم کی بات سنکر ٹرے اسکے ہاتھ سے
... گرتی گرتی بچی تھی

... " ہاں بر خور دار ٹھیک ہے بیوی ہے تمہاری جہاں چاہو لے جاؤ "

... میر علی چائے کا کپ اٹھاتے بولے تھے جو ٹیبل پہ ہی پڑا تھا

... " دراصل دادا جان مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی تھی "

... دھڑکن انگلیوں کو مڑورتی اضطرابی کیفیت میں گویا ہوئی تھی

... " ہاں بیٹا کہو "

... عالم نے اب کی بار تیز نظروں سے اسکی جانب دیکھا تھا

دادا جان میں عالم کے ساتھ لاہور نہیں جاسکتی کیونکہ میری دودن کے بعد سے پیپر زسٹارٹ "

... " ہیں مجھے انکی تیاری کرنی ہے یہ میرا لاسٹ سمسٹر ہے ورنہ میرا پورا سال ضائع ہو جائے گا

--- دھڑکن افسردہ سی بولی تھی کہ میرا علی اسکی جانب دیکھ کر دھیمے سے مسکرائے تھے

... اس سے پہلے کہ میرا علی کچھ بولتے عالم گویا ہوا تھا

تو کیا ہوا دادا جان دودن کی ہی تو بات ہے اپنی بکس ساتھ لے جائے گی یہ چاہے گی تو کوئی ٹیوٹر "

... " بھی لگوا دوں گا جو اسکو گھر آکر پڑھا جائے گا

عالم نے ایک معنی خیز مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجائے کہا تھا کہ میرا علی بھی مسکرائے بنا نارہ سکے

...

دھڑکن بیٹا عالم بیٹا ٹھیک کہہ رہا ہے دیکھو تم لوگوں نے اپنی مرضی سے یہ شادی کی ہے چاہے " جیسے بھی حالات کیوں ناہوں عالم اب تمہارا شوہر ہے اسکی ہر ضرورت کا خیال رکھنا اسکی ہر بات ... " ماننا تم پہ فرض ہے لہذا میرا بیٹا آپ اسکے ساتھ چلی جاؤ وہاں جا کر بھی تو پڑھا جاسکتا ہے نا

... میرا علی نے دھڑکن کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جواب تیز نظروں سے عالم کو گھور رہی تھی

... " جی دادا جان ٹھیک ہے "

... " شاباش جیتی رہو بیٹا ہمیشہ خوش رہو "

وہ مسکرا کر بولی تھی اور ایک سرسری نگاہ عالم کی جانب ڈالی جس نے ہونٹوں پہ فاتحانہ مسکراہٹ سجائے اپنی بائیں آنکھ کا کونہ دبایا تھا کہ دھڑکن تلملا کے رہ گئی تھی اور بعد میں اسکو سبق سکھانے ... کا ارادہ کرتی وہاں سے واک آؤٹ کر گئی تھی



میرال ار قم کی سچائی جاننے کے بعد کافی خاموش رہنے لگی تھی ان گزرے دودنوں میں اسنے نا
... اسے میسج کیا نا ہی کال

ار قم میرال کو لے کر کافی پریشان تھا کہ اسکی بے رخی اسکی ناراضگی کیسے برداشت کرے گا اسکی
ناراضگی برداشت کرنا گویا جسم سے جان نکلنے کے مترادف تھا لہذا ایک مرتبہ پھر دل کے
ہاتھوں مجبور ہوتے وہ اسکے اپارٹمنٹ کی جانب چل پڑا اسے معلوم تھا کہ میرال دروازہ نہیں
... کھولے گی لہذا اسنے خود ہی پاسورڈ لگاتے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تھا

لاؤنج کیچن بیڈروم میں میرال اسے کہیں دیکھائی نادی تھی کہ اچانک ہی وہ اسے واشروم سے
... نکلتی ہوئی دیکھائی دی تھی اسکے بال گیلے تھے یعنی کے وہ ابھی ابھی نہا کر آئی تھی

سرخ رنگ کے شارٹ فرائیڈ کے ہم رنگ ٹراؤزر پہنے اسکی دودھیارنگت خوب چمک رہی
تھی کہ ار قم مہبوت سا اسے دیکھے گیا جسے کسی قسم کے میک اپ کی ضرورت ہی نا تھی اسکے لمبے

بھورے بال اسکی اوشن کلر کی نیلی آنکھیں اسکے سرخ گال اسکے گلابی ہونٹ ان سبھی کا ہی تو وہ
... اسیر تھا

میرال جو اپنے ہی دھیان میں چلی آرہی تھی اپنے کمرے میں ار قم کو موجود دیکھ اسکے ماتھے پہ بل
... پڑے تھے

تم تم کیا کر رہے ہو یہاں ہاں اس دن کی بے عزتی کافی نہیں تھی کیا جو آج پھر منہ اٹھا کر "
... دوبارہ سے بے عزتی کرانے چلے آئے ہو

میرال سرد لہجے میں کہتی تو لیے کو بیڈ پہ اچھالتی اسکے سامنے آنکھڑی ہوئی تھی بناڈو پٹے کہ بھگے
سرخ لباس میں اسکی رعنائیاں واضح طور پہ دیکھائی دے رہی تھیں جن سے بامشکل نظریں چراتا
... ار قم خود پہ ضبط کے پہرے بیٹھاتا گویا ہوا تھا

... " میرال پلیز ایک دفعہ میری بات سن لو یا میں پوری بات سمجھاتا ہوں تمہیں "

... " مجھے کچھ نہیں سننا نکلویہاں سے "

... میرال درشتگی سے کہتی باہر لاؤنج کی جانب بڑھتی صوفے پہ براجمان ہوئی تھی

ارقم اپنے اندر اٹھنے والے اشتعال کو دباتا ایک مرتبہ پھر سے اسکے پیچھے گیا اور اس کے قریب ہی ... صوفے پہ بیٹھا

اسکو اپنے ساتھ بیٹھا دیکھ کر میرال نے آبر و اچکائی تھی اور اٹھ کر جانے ہی لگی تھی کہ ارقم کے ... کھینچنے پہ ایک ہی جھٹکے میں اسکی گود میں آسمانی تھی

... " چھوڑ مجھے گھٹیا انسان جانے دو "

... " جب تم میری بات سنو گی نا میں ہلوں گا یہاں سے نا ہی تمہیں ہلنے دوں گا سمجھی "

ایک انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے وہ تنبیہ انداز میں گویا ہوا تھا کہ میرال اسکو دل ہی دل میں ... مختلف القابات سے نوازتی اسکی بات سننے کو مجبور ہوئی تھی

ارقم نے اسے اپنے قتل کے بارے میں سب بتا دیا تھا اور شاداب کے غلیظ ارادوں کے بارے میں نیز حیدر نیناں کی شادی عالم دھڑکن کا عالم اسے لے کرے تک تمام کہانی اسے سنائی تھی اور میرال کو تو سب سچ سننے کے بعد اپنے کانوں پہ یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ کیسے کوئی شخص اتنا گھٹیا ... " ہو سکتا ہے

... چند آنسو بھی اسکی پلکوں پہ آٹھہرے تھے

جنکو ارقم نے لبوں سے چنتے اسے تسلی دی تھی کہ سب ٹھیک ہو جائے گا جبکہ میرال کو اب سچ مچ شرمندگی نے آن گھیرا تھا کہ وہ اس سب میں ارقم ہی کو قصور وار ٹھہراتی رہی جبکہ وہ تو ایک فرشتہ صفت انسان تھا جس نے اس کبھی اکیلا نا چھوڑا اپنی جان سے بڑھ کر اسکی عزت کی حفاظت ... کی تھی

... " اب بتاؤ اب بھی ناراض ہو مجھ سے "

... ارقم نے محبت بھرے انداز میں پوچھا

میرال نے آہستگی سے بھیگی پلکوں کی باڑاٹھائی تھی اور نفی میں سر کو ہلاتی ہوئی بے ساختہ ہی ار قم کے گلے جا لگی تھی

آئیم سوری ار قم سو سوری میں کتنی بے وقوف تھی کہ آپکو ہی قصور وار ٹھہراتی رہی جبکہ " ... " آپ تو میرے محافظ ہیں

میرال کے یوں کہنے پہ ار قم گہرا مسکرایا تھا اور اسکے چہرے پہ آئے بالوں کو پیچھے اڑتے گویا ... ہوا

اُس اوکے مائی میری خونخوار شیرنی تمہیں معافی مانگنے کی ضرورت نہیں غلطی ہر انسان سے " ... " ہو جاتی ہے

... وہ اسکی کان کو چومتا بولا کہ میرال کے چہرہ یکدم لال ہوا تھا

میرال کی اٹھتی گرتی پلکوں کا رقص وہ مہبوت سے دیکھ رہا تھا کہ نظر اچانک بھٹک کر اسکے گلابی ہونٹوں کی جانب گئی جو نجانے کب سے اسکا امتحان لے رہے تھے اور اپنے دل کی خواہش پہ

لبیک کہتا اس پر جھکا تھا اور خود کو سیراب کرنے لگا کہ میرا ل نے یکدم ہی اسکی شرٹ کا کالر دبوچا
... تھا کیا نہیں تھا اسکے لمس میں محبت، تڑپ، شدت

میرا ل نے مزاحمت کرنی چاہی تھی کیونکہ اسکا لمس مزید شدت اختیار کر گیا تھا جو سہنا میرا ل
... کے بس کی بات نا تھی

اسکی مزاحمت کرنے پہ وہ پیچھے ہٹا تھا لیکن خمار آلود نگاہیں ابھی ابھی اسکے گلابی ہونٹوں پہ ٹکی تھیں
... جو اسکی شدتوں کے باعث لال ہو گئے تھے

... میرا ل کا چہرہ تو سرخ انار بنا ہوا تھا

... اسکے چہرے پہ بکھرے قوس و قزح کو دیکھتے ار قم سرشار سا مسکرایا تھا
... " میرا ل "

ار قم کے جذبات سے بو جھل لہجے کو محسوس کرتے میرا ل کو دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہوا
... تھا

... " جی "

... مختصر کہا گیا تھا

... " کتنی محبت کرتی ہو مجھ سے "

... ار قم کے پوچھنے پہ میرال کو شرارت سو جھی تھی

... " اس دن بتایا تو تھا اپنے شمشیر کو کہ کتنا چاہتی ہوں اسے "

... میرال نے کہتے بامشکل اپنی ہنسی کنڑول کی تھی

... جبکہ ار قم کی آنکھیں پل بھر میں لال ہوئیں تھیں

اسکا مطلب تھیں وہ ان پڑھ جاہل شمشیر اچھا لگتا ہے ہاں ویسے تو بڑی رور و کر اسکے سامنے "

... " میری محبت کا اعتراف کر رہی تھی

... ار قم نے جیلیسی کی تمام حدیں پار کرتے کہا تھا

کہ میرال کا ضبط ٹوٹا تھا اور وہ کھکھلا کر ہنسی تھی اسکی جلت رنگ ہنسی کی گونج چاروں اور گونجی تھی...

کیا ہوا ار قم شمشیر بھی تو آپ ہی تھے نا اور ار قم بھی آپ ہی ہیں ویسے بھی آپ ہی مجھ سے " ... کہتے تھے نا کہ تو صرف شمشیر شاہ کی ہے تجھ پہ مہر صرف میرے نام کی ہی لگے گی

میرال نے اسکی نفل اتارتے کہا تھا اور تیزی سے اسکی گود سے اٹھی تھی مبادا پھر سے ہی ناپکڑ لے کہ ار قم نے اسکی جانب تیکھی نگاہوں سے دیکھا تھا جس پہ بے اختیار وہ مسکرائی تھی اور اسکے ... یوں مسکرانے پہ ار قم بھی مسکرائے بنا نا رہ سکا تھا

... " بتاؤ نا میرال تمہیں کس سے محبت ہے مجھ سے یا پھر شمشیر سے "

ار قم نے لہجے میں دیوانگی سموئے اسکا ایک ہاتھ پکڑ کر چومتے اپنے سینے سے لگاتے کہا تھا جسکے دی ... گریٹ میرال کو ایک مرتبہ پھر سے شرارت سو جھی تھی

... " شمشیر سے مائی ڈیر پر و فیسر "

... دل جلانے والے اندازہ میں کہتی وہ مسکرائی تھی

... " پروفیسر کی بچی رکوزراتمہاری لگامیں تو کھینچتا ہوں میں "

ارقم کے کہنے پہ میرال کو خطرے کی گھنٹی اپنے آس پاس بجتی ہوئی محسوس ہوئی تھی اور وہ فوراً
بھاگی تھی ارقم بھی ہنستا ہوا اس کے پیچھے ہی بھاگا تھا اور ایسا کرتے وہ دونوں زندگی سے بھرپور
... دیکھائی دے رہے تھے



ملازمہ نے نیناں کو کئی مرتبہ کھانا کھانے کو کہا تھا اور اسکے لیے لے کر بھی آئی تھی لیکن نیناں کا
... جواب ہر بار کی طرح انکار ہی میں تھا

... رات کو بارش میں بھگنے کے باعث نیناں اب بخار میں تپ رہی تھی

ملازمہ اس کی جانب سے کافی پریشانی ہوئی تھی اور بھاگتی ہوئی روشناس بیگم کے پاس گئی تھی اور انہیں تمام صورتحال سے آگاہ کیا تھا روشناس بیگم بھی ایک منٹ کی دیری کیے بنا اٹھ کھڑی ہوئیں ... تھیں اور ملازمہ کو ناشتہ لانے کا کہتی وہ سرونٹ کو اڑ کی جانب چل دی تھیں

... " نیناں میری جان اٹھو یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے تم نے اپنی "

... روشناس بیگم درد سے تڑپتی نیناں کو دیکھ بھیگی آواز میں بولیں تھیں

... نیناں نے ایک نظر انکی جانب دیکھا اور پھر اٹھ کر بیٹھی تھی

... " ماما میں ٹھیک ہوں پریشان مت ہوں "

کیسے نا پریشان ہوں بیٹا اتنا تیز بخار ہے تمہیں اور حیدر نے جب تمہیں باہر نکالا تھا تو تم نے " ... بتایا کیوں نہیں مجھے

حیدر جو باہر سے آ رہا تھا سرونٹ کو اڑ میں سے آتی روشناس بیگم اور نیناں کی باتوں کو سن وہی رکا اور ... نیناں کے جواب کا انتظار کرنے لگا تھا

کیا بتاتی ماما میں نے اس سبکو اپنی قسمت کا لکھا مان لیا ہے اور ویسے بھی حیدر کونسا آپ کو ماں کا "

... " درجہ دیتا ہے جو آپ کی بات مان لیتا

...نیناں سر جھٹکی بولی تھی

... " نہیں بیٹا ایسا کچھ نہیں ہے بیٹا وہ بس بد گمان ہے غصہ کا تیز ہے ذرا "

...روشنا بیگم اسکی وکالت کرتی بولیں تھیں

... " ماما آپ پلیز اپنے بیٹے کی وکالت کرنے آئیں ہیں میرے پاس تو چلی جائے "

...نیناں نے اب سر دلہجے میں کہا تھا

...کہ اسی اثنا میں ملازمہ ناشتے کی ٹرے لے آئی تھی

... " ٹھیک ہے تم جاؤ "

...ملازمہ فرمانبرداری سے سر کو ہاں میں ہلاتی وہاں سے نکل گئی تھی

--- " چلو بیٹا ناشتہ کرلو "

... روشنا بیگم ٹرے اسکے آگے کرتیں بولیں تھیں

... " مجھے نہیں کرنا ناشتہ "

... نیناں سپاٹ لہجے میں بولی تھی

... " کیوں خود کو سزا دے رہی ہو بیٹا "

... روشنا بیگم فکر مندی سے گویا ہوئیں تھیں

یہ سزا بہت کم ہے ماما آپکے بیٹے سے محبت کرنے کے جرم میں یہ سزا بہت کم ہے مجھے تو موت "

... " بھی نہیں آتی

--- نیناں تلخی سے مسکرائی تھی

... جسکے حیدر کا دل گویا کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا تھا

اما آپ جانتی ہیں آپکا بیٹا مجھ پر ظلم کر کے سمجھتا ہے کہ وہ مرد ہے یہ سب اسکی مردانگی ہے " جسکے وہ تو مرد کہلانے کے قابل ہی نہیں ہے وہ انسان نہیں انسانوں کے بھیس میں چھپا درندہ ہے ... " جسکا شکار میں ہوں

نیناں کے الفاظ سنکر حیدر علی شاہ کا اشتعال عود کر آیا تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسکی جان لے لے لے

جانتی ہیں وہ مجھے مارتا بیٹتا ہے مجھے اس سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی بلکہ اصل تکلیف تو تب " ہوتی ہے جب جب وہ بولتا ہے اسنے مجھے دھوکا دیا جھوٹی محبت کا دعوا کیا کیوں اما کیا میں انسان نہیں میرے سینے میں دل نہیں ہاں بالفرض اگر میرے بھائی نے ارقم کو مارا ہی ہے تو اس سب میں میرا کیا قصور تھا مجھے کیوں روند گیا میری ذات کو کیوں سوالیہ نشان بنایا گیا میری دل کے ... " کیوں اتنے ٹکڑے کیوں کیے آپکے بیٹے نے اما

... نیناں رندھی ہوئی آواز میں بولی تھی کہ روشنانے تڑپ کر اسکو سینے سے لگایا تھا

... " نیناں بیٹا تم جانتی ہو کہ حیدر مجھے کیوں ماں نہیں مانتا "

... روشنا بیگم ایک نوالہ اسکے منہ میں ڈالتی اسکو اپنی آپ بیتی سنانے لگیں

... جسکے نیناں نے آنسو صاف کرتے سر کو نفی میں ہلایا تھا

اور روشنا بیگم نے پھر اسکے سامنے ہر راز سے پردہ اٹھادیا تھا جسکو سنتے نیناں کو اپنی تکالیف بہت

تھوڑی لگیں تھیں روشنا بیگم بھی تو تھیں جو بالکل اسی کی طرح ہر درد ہر تکلیف کا سامنا کرتی

... آرہی تھیں پھر بھی وہ کتنی مضبوط تھیں کبھی زبان سے ایک لفظ نازکا لایا تھا

... " ماما آپ کی تکلیفوں کا سنکر تو مجھے جیسے اپنا غم بھول ہی گیا "

... نیناں نے انکی جانب دیکھتے کہا تھا

نیناں تمہاری کہانی مجھ جیسی ضرور ہے لیکن میں تمہیں دوسری روشنا نہیں بننے دوں گی تمہیں "

اپنے حق میں آواز اٹھانی ہوگی بیٹا اور یاد رکھنا میرا بچہ کہ تمہارے پیچھے تمہاری ماں کھڑی ہے جو

... " تاحیات تمہارے ساتھ ہے

... روشنا بیگم نے اسکے ماتھے کو چومتے کہا تو نیناں کا دل بھر آیا تھا

جس کے پاس آپ جیسی ماں ہو اسکا ویسے بھی کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا میں بہت خوش قسمت "

" ہوں کہ مجھے آپ جیسی ماں ملی جس نے میرا خیال بلکہ میری سگی ماں کی طرح ہی رکھا ہے

...

... وہ ان کے ہاتھوں کو چومتے بولی تھی

روشنا بیگم نے اسے ڈھیروں دعائوں سے نوازا تھا اور اسے ناشتہ ختم کرا کر میڈیسن دے کر ٹرے

... اٹھائے اندر کی جانب بڑھ گئیں تھیں

★★★

حیدر کا غصہ کسی طور پہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا نیناں کے الفاظ نے گویا اسے آگ لگادی

... تھی

... " ڈیم اٹ "

... ایک جست میں ڈرینگ کے شیشے کے ٹکڑے کرتا وہ چلایا تھا

تم ایسا کیسے بول سکتی ہو نیناں سلطان خان "

... " تم نے میری مردانگی کو لکارا ہے تو اب تم حیدر علی شاہ کی مردانگی دیکھو گی

... اپنی آنکھ سے نکلا ایک آنسو صاف کرتا وہ اژدھے کی طرح پھنکارتا تھا

رہا ہے دہائی لگے دنیا کیوں پرانی "

کرتا ہوں وفا تو ملتی ہے بے وفائی

تجھ پہ ہو گا جب کوئی ستم تو

تب تو جانے گی

توڑے گا دل جب کوئی غم تو

تب تو مانے گی

شیشے کی طرح میں تیرے بھرم

کو توڑ ڈالوں گا

کیا ہوتی ہے بے وفائی تجھ کر کے دیکھا دوں گا

کسی دھوکے میں نا تو رہنا

... " تجھے پل میں بھلا دوں گا



دھڑکن عالم لاہور کے لیے روانہ ہو چکے تھے وہ لوگ شام میں نکلے تھے اور اب رات ہو چکی تھی

... آسمان سیاہ اور سرمئی رنگ کے بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا ٹھنڈی ہوائیں بھی چل رہی تھیں

ابھی وہ کچھ ہی دور گئے تھے کہ اچانک ہی گاڑی بند ہو گئی تھی عالم نے چیک کیا تھا لیکن کوئی فائدہ

ناہوا تھا یعنی کے میکینک ہی ٹھیک کر سکتا تھا اور اس وقت رات کے نو بجے جب بارش بھی آگئی

... تھی میکینک کا ملنا مشکل تھا

کچھ ہی دیر میں بارش برسنا شروع ہو چکی تھی

... دھڑکن کا یہ موسم فیورٹ تھا لیکن عالم کے ڈر سے گاڑی ہی میں بیٹھی تھی

... " کیا ہمیں صبح تک اسی گاڑی میں رہنا ہوگا "

... دھڑکن نے معصومیت کے ریکارڈ توڑتے کہا تھا

... " نہیں تم کہتی ہو تو ہیلی کاپٹر بلوا کر تمہیں لاہور پہنچا دیتا ہوں "

ظاہر ہے یار صبح تک یہی رکناپڑے گا ہم اس طوفانی بارش میں تمہیں میکینک کہاں سے لا کر "

... " دوں میں

... عالم نے تمسخرانہ کہا تھا کہ دھڑکن نے اسے تیکھی نگاہوں سے گھورا تھا

... " میں صبح تک تمہارے ساتھ اس گاڑی میں نہیں رک سکتی "

... دھڑکن اپنی پرانی ٹون میں لڑاکا انداز میں بولی تھی

"ٹھیک ہے مت رکوا ٹھونکلو مگر یہ بتادوں کہ یہ سڑک بھوتیا سڑک کے نام سے مشہور ہے"

...

دھڑکن جو گاڑی سے باہر نکلنے کو پر تول رہی تھی اسکے بولنے پہ اسکے ہاتھ رکے تھے اور دل میں
... خوف نے جنم لیا تھا

کتنے بے حس بے مروت انسان ہو تم اپنی بیوی کو کوئی ایسے ڈراتا ہے کیا اتنی سردی لگ رہی "
... " ہے مجھے

... دھڑکن رندھی ہوئی آواز میں بولی تھی

... کہ یکدم ہی اسے اپنی جانب کھینچتے وہ اسکے گھبرانے پہ مجبور کر گیا تھا

... "تو شوہر کی بانہوں میں آکر سکون سے سو جاؤ یقین جانو سردی کا نام و نشان نہیں رہے گا"

... اسکے کان میں سرگوشی کرتے وہ اسکی کان کی لو کو چوم گیا تھا

... کہ دھڑکن کی توجان پہ بن آئی تھی

... اور مزاحمت کرنے لگی تھی

... " اوہوں سو جاؤ ورنہ سڑک پہ کوئی بھوت نظر آگیا نا تو تمہاری جان نکل جانی ہے " عالم نے اسے دھمکاتے کہا تھا کہ دھڑکن مرتی کیانا کرتی اسکی بانہوں میں سونے کی کوشش کرنے لگی تھی



حیدر کابس نہیں چل رہا تھا کہ وہ نیناں کی جان ہی لے لے اسنے فوراً ملازمہ کونیناں کو اپنے کمرے میں آنے کا حکم دیا تھا

اپنی وائیٹ کلر کی شرٹ کے کف کو فولڈ کرتا کلائی پہ باندھی گھڑی کو ایک ہی جھٹکے میں اتار پھینکا ... تھا اور سر کے بالوں کو مٹھی میں دبوچا تھا

... ابھی وہ اسی اثنا میں کھڑا تھا کہ نیناں کمرے میں داخل ہوئی تھی

... " بلایا تھا اپنے "

نیناں کی آواز سنکر وہ پلٹا تھا اور ایک گہری نظر اسکے سر پہ ڈالی تھی جس نے پرپل کلر کا گھٹنوں تک آتا فراک اور اسکے ساتھ ہی چوڑی دار پا جامہ زیب تن کر رکھا تھا بالوں کو کھول رکھا تھا بخار ... کی تمازت سے اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا

یکدم ہی وہ آگے بڑھا تھا اور ایک ہی جست میں اسکو دروازے سے پن کرتے اسنے اسکے ... اطراف میں ہاتھ جمائے تھے

؟ ... " تمہیں کیا لگتا ہے بہت مظلوم ہو تم یا تمہارے ساتھ ظلم ہو رہا ہے ہممم "

... " تو کیا آپ نہیں جانتے "

نیناں نے گہری سبز آنکھیں اسکی کر سٹل گرے آنکھوں میں ڈالتے کہا تھا کہ ایسا کرنے سے حیدر کو اپنے دل کی دنیا اٹھل پھل ہوتی محسوس ہوئی تھی وہ کوئی ساحرہ ہی تو تھی جو مقابل کو ... اپنے نینوں سے گھائل کرنا جانتی تھی

... " نہیں میں نہیں جانتا نا اسلیے تو پوچھا "

... " حیرت ہے ویسے ظلم کرنے والے ہی کو معلوم نہیں کہ وہ ظلم کر رہا ہے "

...نیناں نے تمسخرانہ کہا تھا

نہیں نیناں سلطان خان تمہارے ساتھ ظلم نہیں ہو رہا تم اپنے بھائی کے کیے گئے کرتوں کی " ... " سزا بھگت رہی ہو

میرے لالانے آپکے بھائی کو نہیں مارا سمجھے آپ آپکو جو بولنا ہے مجھے بول لیں لیکن میرے " ... " خاندان پہ انگلی مت اٹھائیے گا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا

...نیناں کے کہنے کی دیر تھی کہ حیدر نے اسکے بال اپنی ہاتھ کی سخت گرفت میں جکڑ لیے تھے

آج اپنی ماں کے ساتھ ملکر میرے خلاف کیا باتیں کر رہی تھی کہ میں مرد نہیں ہوں انسان " ... " کے بھیس میں چھپا درندہ ہوں تو آج تم میری مردانگی دیکھو گی نیناں سلطان خان

کہتے ہوئے اسنے اسے اپنے کندھوں پہ اٹھایا تھا جبکہ نیناں نے سخت مزاحمت کرتے بھیگی آنکھوں سمیت اسکے کندھے پہ اپنے مومی نازک ہاتھوں سے مکے برسا دیئے تھے جنکا اس وحشی پر کوئی اثر نا ہوا تھا

... ایک ہی جھٹکے میں اس بیڈ پہ پٹھکتے وہ اسپر حاوی ہوا تھا

شش شش شاہ آپ آپ اپی ای ایسا نن ن نہیں کلک کر سس سکتے مم می میں آپ آپ " ... کی نین ہوں جج جسکو آپ آپ نن بے بے تحاشا چاہا ہے

... نیناں شدت سے روتی لڑکھڑاتے لہجے میں بولی تھی

میں نے کبھی تم سے محبت نہیں کی نیناں کبھی نہیں صرف نفرت کی ہے تم سے اس بات کو " ... ذہن نشین کر لو

حیدر نے درشتگی سے کہا تھا اور اس سے پہلے کہ وہ اسپر جھکتا نیناں کی بات سنکر وہ پیل بھر کو ٹھہرا ...

پلیز ہادی ایسا کر کے خود کو میری نظروں میں مت گرائیں مجھ تک پہنچنے کا ہر راستہ خود اپنے " ... ہاتھوں سے ختم مت کریں ایسا مت کریں کہ میں کبھی آپ کو معاف نہ کر سکوں

نیناں نے رندھی ہوئی بھیگی پلکیں لیے اسکی جانب دیکھتے کہا تھا جس پہ ایک جنوں سوار تھا نیناں کو ... توڑنے کا جنوں

مجھے تمہاری معافی کی قطعاً ضرورت نہیں ہے نیناں سلطان خان اور اگر واقعی آج میں نے اپنی " مردانگی تم پہ ظاہر نہ کی نا تو یقین جانو تمہاری کہی بات درست نکلے گی میں مرد کہلانے کے قابل ... " نہیں رہوں گا کیونکہ تم نے اس دفعہ حیدر علی شاہ کی مردانگی کو لکارا ہے

... اس کے کان میں غراتے وہ اس کے جسم سے روح نکال گیا تھا

اور اس کے لبوں کو بے دردی سے نشانہ بنایا تھا کہ نیناں کی اب کوئی مزاحمت کسی کام نہ آئی تھی ... کیونکہ اس نے ایک وحشی سے محبت کر لی تھی

اسکی ہونٹوں پہ اسکی گردن پہ حتہ کہ اسکے پورے جسم پہ وہ اپنا غصہ اپنا جنوں اپنی شدت ظاہر کرتا چلا گیا تھا...

اسنے ایک نظر اپنا چہرہ نکال کر اسکے چہرے کی جانب دیکھا تھا کہ نگاہیں بے ساختہ ہی اسکی آنکھوں پہ گئیں تھیں...

وہ ساکت سی چھت کو گھور رہی تھی اسکے آنسو رو رو کر خشک ہو چکے تھے اسکی گہری سبز آنکھیں... اس وقت ویران تھیں

حیدر کا دل ایک پل کو ٹڑپا تھا ایک پل اسے شرمندگی نے آن گھیرا تھا لیکن پھر سے وہی سرد مہری... کا خول واپس سے خود پہ چڑھائے وہ اسکے کان میں جانلیو اسرگوشی کرنے لگا

کہا تھا نا تمہارے جسم پہ مہر لگے گی تو صرف میرے نام کی اب تو یقین ہو گیا ہو گا نا کہ حیدر علی " ... " شاہ اپنے قول کا کتنا پکا ہے

کہتے اسنے اسکے کان کی لو کو اپنے دانتوں تلے سختی سے دبایا تھا لیکن اس مرتبہ نیناں کو تکلیف
... نہیں ہوئی تھی

سونی من کی کھلیاں ہیں دور تک اندھیرا ہے

ان پر اے لوگوں میں کوئی بھی نہ میرا ہے

جینے بھی نہیں دیتے ایسے زخم کھائے ہیں

روگ زندگی کے سارے ہم نے خود لگائے ہیں

وہی جانتا ہے جسکے دل پہ ہے لگی

خواب سارے ٹوٹے ٹوٹے روٹھی ہے خوشی

قسمت نے ایسا غم دیا، ہمکو ایسا ہمد دیا

آنکھوں کو جس نے نم دیا یہ دل دردوں سے ہے بھرا

... وہ چپ چاپ اٹھی تھی اور اپنا دوپٹا لیے باہر جانے لگی تھی پھر کچھ سوچتے دوبارہ پلٹی تھی

... حیدر جو اسے جاتے دیکھ رہا تھا اسکو واپس پلٹنا دیکھ پل بھر کو ٹھہرا تھا

آج مجھ پہ واضح ہو گیا کہ تمہیں مجھ سے محبت کبھی ہوئی ہی نہیں تھی میں تمہارے لیے محض "

... " ایک مہرہ تھی جسکو تم نے اپنے مفاد کے لیے استعمال کیا

... نیناں کہتے تلخی سے ہنسی تھی

... اسکی ہنسی اتنی درد بھری تھی کہ حیدر کا دل جیسے پل بھر کے لیے سکڑا تھا

میں تمہاری زندگی سے جا رہی ہوں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کبھی نا واپس لوٹنے کے لیے لیکن "

... " جانے سے پہلے کچھ کہنا چاہتی ہوں

... نیناں نے اپنی نگاہیں حیدر کی جانب مرکوز کیں تھیں جو اسی کی جانب دیکھ رہا تھا

میں نیناں سلطان خان آج حیدر علی شاہ کو اپنی محبت سے دستبردار کرتی ہوں مبارک ہو "

... " تمہیں کیونکہ تمہارا انتقام جیت گیا اور میری محبت ہار گئی

نیناں نے بہتے آنسوؤں سمیت کہا تھا یہ سب کہتے ہوئے اسکا دل کتنے ہی ٹکڑوں میں بٹا تھا کیسے
... کرچی کرچی ہوا تھا یہ نیناں کو معلوم تھا یا پھر اسکے اللہ کو

نیناں کے کہے گئے الفاظوں کو سنتے حیدر ڈھٹائی سے ہنسا تھا اور نیناں کا دل اس پل یہی چاہا تھا کہ
... وہ اسکا منہ نوچ لے

کیا تمہیں واقعی میں مجھ سے محبت نہیں ہوئی تھی حیدر ایک پل کے لیے بھی نہیں کیا کوئی ایسا "
پل نہیں گزرا جس میں میرا نام سنتے تمہارا دل دھڑکا ہو یا مجھے دیکھتے تمہاری دل کی دھڑکنیں نے
... " تمہارے سینے میں اودھم مچا دیا ہو

... حیدر نیناں کی بات سنتے پل بھر کو مسکرایا تھا اور پھر قدم با قدم نیناں کی جانب بڑھا تھا
نہیں کیونکہ تم میرے بھائی کے قاتل کی بہن ہو مجھے تم سے محبت کیسے اور کیونکر ہو سکتی تھی "
...

حیدر نے بے حسی کی تمام حدیں پار کرتے کہا تھا کہ یکدم ہی نیناں نے برستی لال آنکھوں سمیت
... حیدر کا گریبان دبوچا تھا

میری بددعا ہے تمہیں حیدر علی شاہ کہ تمہیں نیناں سلطان خان سے عشق ہو اور لا حاصل "
عشق ہو جسکی تڑپ تمہیں برباد کر دے تم گلی گلی میری راہ میں مجھے تلاشنے کی خاطر خاک چھانو
... " اور میں تمہیں خاک میں بھی نہ ملوں

... وہ اسے بددعا دے رہی تھی بددعا بھی عشق کی کتنی تڑپ تھی اسکی بددعا میں
حیدر اسکے منہ سے یہ الفاظ سنتے چند پل ساکت ہوا تھا اور بے یقینی سے اسکی جانب دیکھنے لگا جسکی
... آنکھوں میں اپنے لیے اسے بے پناہ بے پایاں نفرت دیکھائی دی تھی
... نیناں کی سرخ متورم آنکھوں میں دیکھتے جیسے اسکے پتھر دل میں ایک دراڑ پڑی تھی
... اسکی محویت تب ٹوٹی جب وہ اسے خود سے دور جاتی ہوئی دیکھائی دی تھی
تجھے عشق ہو خدا کرے "

کوئی اسکو تجھ سے جدا کرے
تیرے ہونٹ ہنسنا بھول جائیں
تیری آنکھ پر نم رہا کرے
تو اسکی باتیں کیا کرے
تو اسکی باتیں سنا کرے
اسے دیکھ کر تورک پڑے
وہ نظریں جھکا کر چل کرے
تجھے ہجر کی وہ جھڑی لگی
تو ملن کی ہر پل دعا کرے
تیرے خواب بکھریں ٹوٹ کر

تو کرچی کرچی چنا کرے

تو نگر نگر پھرا کرے

تو گلی گلی صدا کرے

تجھے عشق ہو پھر یقین ہو

اسے تسبیحوں پہ پڑھا کرے

میں کہوں عشق ڈھونگ ہے

... " تو نہیں نہیں کیا کرے

میرال آج کافی دیر تک سوئی رہی تھی اسکی آنکھ کھلی تو دن کا ایک بج رہا تھا اسنے بھورے بالوں کو جوڑے میں مقید کرتے اٹھ کر پاؤں میں اپنے چپل اڑ سے تھے جیسے ہی وہ کمرے سے باہر نکلی اسکے نتھوں سے کھانے کی لذیذ خوشبو ٹکڑائی تھی اور کیچن سے کھٹ پٹ آوازیں آتی ہوئیں بھی محسوس ہوئیں تھیں اب اسے تشویش نے آن گھیرا تھا کہ کیچن میں اسوقت کون ہو سکتا ہے لہذا

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی کیچن کی جانب گئی تھی اور سامنے ار قم کو دیکھتے وہ خوش ہونے کے
... ساتھ ساتھ حیران بھی ہوئی تھی جو اسوقت کھانا بنانے میں مصروف تھا

... " ار قم آپ یہاں اسوقت "

... میرال اسکے سامنے آتی بولی تھی

ار قم نے مسکراتے اسکے جوڑے سے نکلتی آوارہ لٹوں کو کان کے پیچھے اڑساتھا اور تھوڑا سا "

... اسکی جانب جھکتے اسکے گال پہ اپنا شدت بھرا لمس چھوڑا تھا

... " گڈ آفٹر نون مائے لیڈی "

... " گڈ آفٹر نون مائے مین "

... میرال اسکی بات کو کاپی کرتی بولی تو گہرا مسکرایا تھا

در اصل تمہیں دیکھنے کا تم سے ملنے کا دل کر رہا تھا تو میں چلا آیا لیکن تم سوئی ہوئی تھی لہذا " تمہیں ڈسٹر ب کرنا ضروری نا سمجھا بھوک لگی تھی مجھے سو فریج کھولا تو کوئی ہانڈی نہیں بنی تھی " سو میں نے سوچا تم اٹھ کر جو بناؤ گی اسلیے میں ہم دونوں کے لیے اچھا سا کھانا بنا دیتا ہوں ... ار قم نے مسکراتے کہا تھا

... " آااا سو سوٹ آف یو مائے ڈیر ہسبند یو آر ریویری کیرنگ اینڈ آیم سو لکی ٹو ہیو یو "

" Aaaah!!! So Sweet Of You My Dear Husband
Your Are Really Very Caring And I'm so Lucky to
Have you " ...

... میرا ل نے مسکراتے ہوئے اسکے گال پہ اپنے لب رکھتے کہا تھا کہ ار قم دلکشی سے مسکرایا تھا

... " اچھا کھانا بس تیار ہے تم جا کر فریش ہو آؤ میں کھانا تب تک ٹیبل پہ لگاتا دیتا ہوں "

... میرا ل مسکرا کر سر کو اثبات میں ہلاتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی



میرال نے فریش ہو کر بلیو جینز پہ بلیک کلر کا گرم ٹاپ پہنا تھا بھورے بالوں کی اونچی پونی بنائے
وہ باہر جانے لگی تھی لیکن ارقم کو سوچتے وہ رکی تھی اور ڈریسنگ سے کاجل اٹھاتے اسنے نیلی
آنکھوں کو مزید دلکش بنایا تھا اور گلابی ہونٹوں پہ نیچرل کلر کا ہلکا سا لپ گلوں لگائے وہ باہر کی
... جانب بڑھی تھی جہاں ارقم صوفے پہ بیٹھا اسکی راہ تک رہا تھا

میرال کو اپنے سامنے آتے دیکھ ارقم کو اپنی ڈھرنیں رکتی محسوس ہوئیں تھیں کیونکہ وہ لگ ہی
... بہت پیاری رہی تھی

... "کیسی لگ رہی ہوں میں ارقم"

... میرال نے مسکراتے اپنے گالوں پہ ہاتھ رکھتے پوچھا تھا

... "سو بیوٹی فل"

... وہ خمار آلود لہجے میں گویا ہوا تھا

... "ہے نا"

... میرال نے ایک جھٹکے سے اپنے پونی میں مقید بالوں کو جھٹکاتھا

... "اچھا رقم اپنے بنایا کیا ہے بتائیں تو"

... میرال اسی کے ساتھ صوفے پہ بیٹھتی پوچھنے لگی تھی

میں نے بوائے رائیس کے ساتھ چکن قورمہ بنایا ہے ساتھ ہی تمہارا فیورٹ کچن کریمی پاستہ "

اور

تمہارا فیورٹ سٹابری شیک اور اسکے ساتھ ہی میٹھے میں ٹی کیک بیک کیا ہے جو تم چائے کے ساتھ

... "کھائیں گے اور چائے تم بناؤ گی

... "واؤ رقم آپ تو شیف نکلے یہ سب آپنے کس سے سیکھا"

... میرال رائیس کے قورمہ نکال کر پلیٹ ار قم کو تھاماتی بولی تھی

ہممم یہ میں نے آرمی کی جب ٹریننگ لی کچھ تب سیکھا اور اپنے گھر میں بھی کوکنگ کا شوق تھا " ... " وقتاً فوقتاً رائے کرتا رہتا تھا

... " ڈیس گریٹ بہت ہی ہے کھانا "

... میرال مسکراتے ہوئے رائیس اور قورمہ کا بائٹ لیتی بولی تھی

وہ لوگ کھانا کھا کر فارغ ہو چکے تو میرال نے برتنوں کو سمیٹتے چائے بنائی تھی جسکے ارقم صوفے پہ ... نیم دراز ہوتا وی پہ کوئی انگلش مووی دیکھنے میں مصروف تھا

چائے بنا کر چائے کو کپوں میں نکالتی کپوں اور ٹی کیک کو ٹرے میں رکھتی وہ ارقم کی جانب آئی تھی اور ٹرے کو ٹیبل پہ رکھ کر اسنے چائے کا

... کپ اور کیک کا پیس پکڑا یا تھا اور اسی کے ساتھ صوفے پہ بیٹھی تھی

وہ چائے پینے سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ مووی میں ایک رومینٹک سین آگیا تھا ارقم نے معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ میرال کی جانب دیکھا جو ساری صورت حال کو سمجھتی وہاں سے فرار

ہونے کو تھی کہ یکدم ہی ار قم نے اسے جھٹکے میں اپنی جانب کھینچا تھا وہ کٹی ہوئی ڈالی کی طرح
... اس کے سینے سے آن ٹکڑائی تھی

ار قم کی بولتی نظریں سے میرال قدرے گھبراتے ہوئے اس کا دھیان دوسری جانب مبذول
... کرانے کی ناکام سی کوشش کرنے لگی تھی

... " ار رار قق ار قم آپ پ آپ کو جج جانان ن نہیں تھا و واپس واپس "

ار قم اس کی خود سے بچنے کی کوشش دیکھ کر مسکرایا تھا اور اس کی گردن سے بال ہٹاتا وہاں اپنا دھکتا
... لمس چھوڑتا میرال کو کانپنے پہ مجبور کر گیا تھا

... اس کے شدت بھرے لمس سے میرال کی گردن پوری لال ہو چکی تھی
... دل جیسے کانوں میں دھڑک رہا تھا

اس سے پہلے کے ار قم اس کے ہونٹوں پہ جھکتا میرال کے فون کی کال ٹون بجی تھی ان نون نمبر
... دیکھ کر میرال چونکی تھی کہ اس کے یوں چونکنے پہ ار قم حیران ہوا تھا

... " کال پک کر کے سپیکر اون کرو "

... ار قم نے اب کی بار سنجیدہ لہجے میں کہا تھا

... میرال نے کال یس کر کے سپیکر اون کیا تھا

میرال یہ میں ہوں شاداب یار تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے میں جب بھی تمہیں کال کرتا ہوں تو

... " مسلسل آف جاتا ہے تم نے بلاک تو نہیں کیا ہوا مجھے

شاداب نے تیز لہجے میں کہا کہ ار قم نے ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھی اور میرال کے کان میں
... کچھ کہا تھا

نہیں شاداب دراصل میرے پیپر زہور ہے تھے میں نے فون اتنا یوز ہی نہیں کیا کافی ٹائم سے "

... " ماما سے بھی بات نہیں ہوئی

...؟ " تم ٹھیک ہو "

شاداب نے اب کی بار نرمی سے پوچھا

... "جی ٹھیک ہوں آپ کیسے ہو"

... "تمہاری آواز سنکر ایک دم فریش اور ٹھیک ہو گیا ہوں"

... اس سے پہلے کہ ار قم اسے گالی دیتا میرال نے اسکے ہونٹوں پہ اپنا نازک دودھیا ہاتھ جمایا تھا

... "شاداب دراصل میں کچھ کہنا چاہتی ہوں آپ سے"

... "تو کہو نا جان میں تمہیں ہی تو سننا چاہتا ہوں"

... اس سے پہلے کہ ار قم کچھ کہتا میرال نے سرعت سے کال کاٹ دی تھی

... "میں اس کمینے کو جان سے مار دوں گا میری بیوی کو جان کہتا ہے سالاکتا حرام زدہ"

... ار قم نے لال آنکھیں لیے کہا تھا

اس سے پہلے کہ ار قم دوبارہ سے کوئی گالی دیتا میرال نے فوراً سے آگے بڑھتے ار قم کے ہونٹوں

... پہ اپنے لب رکھ دیئے تھے کہ یہی طریقہ تھا اسے روکنے کا

اسکے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں پہ محسوس کرار قم اپنا ہاتھ اسکی کمر میں ڈالتے اسے اپنے نزدیک
... کھینچ گیا تھا کہ دونوں کے درمیان پل بھر کا بھی فاصلہ ناباقی رہا تھا

میرال جسنے اسکے غصے کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی تھی اب اپنا سانس اکھڑتا محسوس ہوا تھا اسے
کیوں اب ار قم بھی اسکی سانسوں کو پینے لگا تھا اور اس شدت سے پینے لگا تھا کہ میرال کو اپنے منہ
... میں خون کا ذائقہ گھلتا محسوس ہوا تھا

اسنے اسکے کندھوں پہ مکے برساتے آزادی چاہی تھی اسکی مزاحمت کو دیکھتے ار قم بد مزہ ہوتا پیچھے
... ہٹا تھا

کھینچ کھینچ کر سانسوں کو بحال کرتے وہ اسنے اسکی جانب دیکھا تھا اور پھر اسکا ہاتھ پکڑ کر گویا ہوائی
... تھی

ارقم میں جانتی ہوں آپکو یہ سب اچھا نہیں لگا مجھے بھی نہیں لگا لیکن اگر شاداب کو شیشے میں " اتارنا ہے اسے اسکے کیے کی سزا دینی ہے اسے اسکے انجام تک پہنچانا ہے تو یہ سب کرنا بہت ... " ضروری ہے سمجھ رہے ہیں نا آپ

ارقم کے گال پہ اپنا ہاتھ رکھ کر اسکو سمجھایا کہ ارقم نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا اور سر کو اثبات ... میں ہلایا تھا

--- میرال نے صوفیہ پہ بیٹھتے پھر سے کال ڈائل کی تھی اور سپیکر پہ فون کو ڈالا تھا
سوری شاداب کال کٹ گئی تھی دراصل تھوڑا موسم آبر آلود ہے تو سگنل ایشو ہے میں کچھ کہنا " ... " چاہتی ہوں آپ سے
... میرال نے کہا تھا

... " بولو میں تو تمہیں ہی سننے کا متمنی ہوں "

شاداب امریکا آنے کے بعد کافی سوچا میں نے آپکے اور اپنے رشتے کو لیکر تو مجھے احساس ہوا کہ " آپ واقعی ہی میں مجھ سے محبت کرتے ہیں میں غلط تھی جواب تک آپکو دھتکار تی آئی اور ڈیڈ بھی ... " تو خوش ہیں ہمارے رشتے کو لیکر اس لیے میں آپ سے شادی کو تیار ہوں

میرال کے یوں کہنے پہ شاداب نے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیا تھا اور چہرے پہ ایک فاتحانہ مسکراہٹ ... نے احاطہ کر لیا تھا

تم سوچ نہیں سکتی میرال تمہاری اس بات نے مجھے کتنی خوشی دی ہے اس دفعہ تم پاکستان آئی " تو میں تایا جان سے ہماری شادی کی بات کرونگا تمہیں اپنے محل اور دل کی رانی بنا کر رکھوں گالو یو ... " آلاٹ بے بی بائے

... شاداب نے کہہ کر کال ڈسکنٹ کی تھی

... " ہم بہت خوب تم تو بڑی اداکارہ نکلی جانم ولن کو ہی اپنے چنگل میں پھنسا لیا "

... ار قم نے میرال کو اپنے بازوؤں کے حلقے میں لیتے کہا تھا

یہ سب کرنا بہت ضروری تھا ار قم اپنے ملک کی بہن بیٹیوں کی عزت کو بچانا اور اسکے گندے " ... عزائم کو بے نقاب کرنے کے لیے یہ سب کرنا بہت ضروری تھا

... میرال نے ار قم کی جانب دیکھتے دھیمی مسکراہٹ لیے کہا تھا

... " میرال میں تمہاری اور اپنی فلائٹ بک کر رہا ہوں پاکستان کی کل کی

... ار قم نے میرال کی جانب دیکھتے کہا تھا

... " لیکن ار قم میں گھر میں سب کو کیا کہوں گی "

تم یہی کہو گی تمہارے پیپر ز ختم ہو گئے اسلیے تم آگئی اور ہمارے نکاح کی بات میں خود "

تمہارے گھر آ کر تمہارے دادا اور ڈیڈ سے کرونگا اور پھر عزت اور شان و شوکت سے رخصت

.... " کرا کر تمہیں اپنے ساتھ لے کر جاؤنگا

... " لیکن ار قم "

... " مجھ پہ یقین ہے نا "

... "خود سے بھی زیادہ یقین ہے"

میرال نے محبت بھری نظروں سے اسکی جانب دیکھتے کہا تھا کہ ارقم نے سرشار ہوتے ہوئے
... اسکے ماتھے پہ اپنے لب تھے جبکہ میرال کے چہرے پہ ایک طمانیت بھری مسکان در آئی تھی



... عالم اور دھڑکن لاہور پہنچ چکے تھے وہ دن کو پہنچے تھے اور اسوقت شام ہو رہی تھی
فارم ہاؤس میں اسوقت صرف دھڑکن اور ملازم ہی تھے عالم اپنے میٹنگ کے سلسلے میں آفس گیا
... ہوا تھا

... دھڑکن کی ڈیٹ شیٹ آگئی تھی اور اسکا پہلا پیپر میٹھ کا تھا
میٹھ دھڑکن کو سمجھ نہیں آتا تھا اسے میٹھ سبجیکٹ سے سخت قسم کی چڑ اور بیر تھا لیکن چونکہ
... کمپیوٹر سائنس رکھ لی تھی تو اس مصیبت کو بھی برداشت کرنا تھا

فلحال وہ بیڈ پہ بیٹھی الجبرا کا ایک سوال سولو کر رہی تھی جو کہ اس سے ہو ہی نہیں پار ہا تھا وہ پڑھائی میں اس قدر مگن تھی کہ عالم کا کمرے میں آنا نہ دیکھ سکی تھی اور عالم کے چہرے پہ ایک مسکراہٹ... در آئی تھی اسکو اس سوال سے الجھتا دیکھ

... وہ اپنا کوٹ ایک طرف رکھتا گھڑی کو اتار کر سائیڈ پہ رکھتا اسکی جانب بڑھاتا تھا " ہیلو وانفی واٹس اپ "

دھڑکن نے ایک نظر اسپر ڈالی تھی اور اسے بنا منہ لگائے پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھی ...

... " کوئی کو سچن سمجھ نہیں آ رہا تو مجھ سے ہیلپ لے سکتی ہو "

... عالم نے اس کے حسین چہرے کو گہری نظروں سے دیکھتے کہا تھا

... " نو تھینکس آئی ول مینج "

" No Thanks I'll Manage " ...

... دھڑکن نے رسائیت سے انکار کرتے کہا تھا

... جس پہ عالم نے کندھے اچکائے اور اسی کے سامنے صوفے پہ براجمان ہوا تھا

اگلے بیس منٹ میں بھی اسکو سمجھنا آسکی تھی تو وہ تھک ہار کر اپنی بک رجسٹر اور پین اٹھائے اسکی
... جانب بڑھی تھی

... " یہ کو سچن سمجھا دیں مجھے سمجھ نہیں آ رہا کافی ٹائم ہو گیا ہے "

دھڑکن نے بیچارگی سے کہا تھا کہ عالم نے ایک آبرو اچکاتے اسکی جانب دیکھا تھا اور پھر ایک نظر
... اسپر ڈالی تھی اور کچھ سوچتے ہوئے مسکرا کر اسکو دیکھا تھا

... " میں سمجھا دوں گا لیکن میں جو کہوں گا تمہیں وہ ماننا پڑے گا "

دھڑکن کا یہ کو سچن سمجھنا بہت ضروری تھا کیونکہ یہ کو سچن پیپر میں آنا تھا کیونکہ یہ امپورٹینٹ
... کو سچن تھا

... اور اس مرتبہ دھڑکن کو سمجھ بھی آ گیا تھا

... " تم اسکو زبانی سولو کرو میں فریش ہو کر آتا ہوں پھر چیک کرونگا "

... دھڑکن سر کو خم دیتی کو سچن سولو کرنے میں مصروف ہو گئی تھی

پندرہ منٹ کے بعد وہ نکھر انکھر اسافریش ہو کر

... باہر آیا تھا بلیک ہی شرٹ اور ٹراؤزر پہنے وہ کافی ہینڈ سم دیکھائی دے رہا تھا

... " ہو گیا سولو "

... عالم نے پوچھا تھا

... " جی ہو گیا "

... دھڑکن رجسٹراسکو پکڑتی بولی تھی

... عالم نے چیک کیا تھا اور واقعی ہی وہ ٹھیک کیا تھا اسنے

... " ہمم ویری گڈ "

عالم نے اسے شاباشی دیتے کہا تھا جس پر دھڑکن نے ایک ادا سے بالوں کو جھٹکا تھا کہ عالم کا دل
... زوروں سے دھڑکا تھا

اس سے پہلے کہ دھڑکن وہاں سے اٹھتی عالم نے جھٹکے سے اسے اپنے اوپر گرایا تھا دھڑکن جو اس
... اچانک افتاد کے لیے تیار نہ تھی وہ گھبرا گئی تھی

... "بی بی یہ کلک کیا کر رہے ہیں آپ آپ"

--- "تمہاری طرف اگر کوئی آپ کی ہیلپ کرے تو اسکو تھینک یو کہنے کا بھی رواج نہیں"

... "ننن نہیں سوری میں بب بھول گئی تھی تھینک یو جانے دیں اب پلیز"

... ڈھڑکن نے تیز ہوتی دھڑکنوں سمیت کہا تھا

... "تمہیں یاد ہے کہ میں نے کہا تھا کہ میں جو کہوں گا ماننا پڑے گا"

... دھڑکن نے سر کو اثبات میں ہلایا تھا

"مجھے یہاں کس چاہیئے"

...عالم نے آنکھوں میں خمار لیے اپنے گال کی جانب اشارہ کرتے کہا تھا

... "نن نا نہیں میں یہ واہیات حرکت نہیں کرونگی"

... دھڑکن نے صاف انکار کرتے کہا تھا

... "ٹھیک ہے اسکا مطلب ہے کہ مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا"

...عالم نے سنجیدہ لہجے میں بہکی نگاہوں سے اسکے ہونٹوں کی جانب دیکھتے کہا تھا

... "نن نانی نہیں مم می میں کرر کرتی ہے ہوں"

لڑکھڑاتے لہجے میں کہتے وہ اسکے گال پہ جھکنے ہی لگی تھی لیکن اس سے پہلے ہی عالم نے اسکے

ہونٹوں کو اپنی سخت گرفت میں جکڑ لیا تھا کہ اسکے ایسا کرنے سے دھڑکن کے رہے سہے اوسان

... بھی خطا ہوئے تھے

وہ بھرپور مزاحمت کر رہی تھی لیکن وہ اسے چھوڑنے کے موڈ میں نہیں تھا اسنے اسے اپنی مرضی

... سے ہی آزاد کیا تھا

... اس سے پہلے کہ عالم کچھ کہتا دھڑکن کا ہاتھ اٹھا اور اسکے چہرے پہ اپنا نشان چھوڑ گیا تھا
اسکے ایسا کرنے سے عالم کے چہرے کی ویز واضح طور پہ دیکھائی دینے لگیں تھیں اور لہو ٹپکار ہی
... تھیں



... ار قم نے میرال کو اسکے گھر ڈراپ کر دیا تھا اور خود اپنے گھر کی جانب روانہ ہوا تھا
ار قم نے میرال کو اسکے گھر سے تھوڑا سا دور اتارا تھا کہ کہیں کوئی انھیں دیکھ نالے اور کہیں کسی
... کو ان پر شک نا ہو جائے
میرال اپنا سامان ملازم کو اندر لانے کا کہتے خود راہداری کو عبور کرتے وہ مین ڈور تک پہنچی اور گھر
... کے اندر قدم رکھتے اسے سامنے کوئی نظر نا آیا تھا
... وہ سیدھا میر علی کے کمرے کی جانب گئی تھی جہاں سے اسے باتوں کی آوازیں آرہی تھیں
... "اسلام و علیکم"

میرال کے سلام دینے پہ میر علی سلطان خان اور تابندہ نے چونکہ میرال کی جانب دیکھا تھا انکے
... چہرے پہ خوشی اور حیرت کے تاثرات بیک وقت دیکھائی دیئے تھے

... " وعلیکم اسلام میرال میرا بچہ تم یہاں اچانک کیسے "

... میر علی نے اٹھتے ہوئے کہا تھا کہ انکو اٹھتا دیکھ میرال تیزی سے انکی جانب بڑھی تھی

... " دادا جان آپ بیٹھے رہیے کیوں زحمت دے رہے ہیں آپ خود کو "

... میرال انکے قریب ہی بیڈ پہ بیٹھتی بولی تھی جبکہ تابندہ اور سلطان سامنے صوفے پہ بیٹھے تھے

... " میرا بچہ کیسا ہے "

... تابندہ بیگم نے آنکھوں میں آنسو لیے پوچھا تھا

... " میں ٹھیک ہوں مام آپ سب کیسے ہیں "

... " سب ٹھیک ہیں بیٹا تم بتاؤ اچانک کیسے آنا ہوا "

در اصل ڈیڈ میرے پیپر ز ختم ہو گئے ہیں اور میری ڈگری جو ہے وہ مجھے تین چار ماہ تک مل جائے گی تو میں نے سوچا میں وہاں رہ کر کیا کرونگی اسی لیے آگئی اور آپ لوگوں کو سر پرانز بھی تو ... " دینا تھا نا

... میرال نے نم آنکھوں سمیت مسکراتے کہا تھا

... " ڈیڈ نیناں آپنی اور عالم لالا کہاں ہیں "

جبکہ میرال کی بات سنکر وہاں موجود سبھی افراد نے گہرا سانس بھرا تھا اور پھر تابندہ بیگم نے میرال کو ساری حقیقت بتائی تھی میرال جانتی تو سبھی تھی ار قم نے اسکو سب بتایا تھا لیکن تفصیل ... تابندہ بیگم نے بیان کی تھی

میرال کو عالم پہ غصہ تو نا تھا لیکن نیناں کو لے کر وہ حد درجہ پریشان تھی کہ نجانے اسکے ساتھ کیسا سلوک ہو رہا ہو گا وہاں لیکن پھر یہ سوچ کر کہ وہاں ار قم موجود ہے جو سب ٹھیک کر دے گا ... کچھ مطمئن ہوئی تھی

اچھا میرا بیٹا تم ابھی اتنا سفر کر کے آئی ہو جاؤ جا کر فریش ہو جاؤ اور آرام کرو پھر شام کی " ... چائے ساتھ پیں گے

... میرا علی کے کہنے پہ وہ مسکرا کر سر کو اثبات میں ہلاتی اوپر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی



ارقمہ پولیس پہنچ چکا تھا آج عرصے بعد وہ اپنے پولیس کو دیکھ رہا تھا یہاں اسکا بچپن گزرا تھا بہت سی یادیں جڑی تھیں اسکی اس پولیس سے وہ ہر ایک چیز کو ہاتھ لگا کر محسوس کر رہا تھا اسکی ... آنکھوں میں نمی اتری تھی

... ابھی وہ آگے بڑھا ہی تھا کہ کسی کے پکارنے پہ وہ ٹھہرا تھا

... " ارقم لا آپ آپ زندہ ہیں "

ایک ملازم جو اس وقت لان میں لگے پھولوں کو پانی دے رہا تھا ارقم کو اپنے سامنے دیکھ خوشی اور

... حیرت بھری آواز میں بولا تھا

... " ہاں شیر و میں زندہ ہوں "

شیر وار قم کا خاص اور وفادار ملازم تھا جبھی وہ اسکے ساتھ آکر لیپٹ گیا تھا ار قم نے بھی اسکو گلے سے لگا گیا تھا وہ اس قدر جذباتی ہوا کہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا جبکہ ار قم نے اسے بہت ... مشکل سے سنبھالا تھا

... " ار قم لا آپ جانتے ہیں آپکے جانے کے بعد اس حویلی پہ کیا کیا قیامتیں ٹوٹیں ہیں "

... " میں جانتا ہوں شیر و "

لا لا اگر آپ جانتے ہیں تو پلیز اس ظلم اور بربریت کی داستان کو روک لیجیئے حیدر لا لانے " آپکے قتل کا بدلہ خان حویلی کی بیٹی نیناں سلطان خان سے زبردستی شادی کر کے لیا ہے نیناں بھا بھی کوونی کیا گیا ہے لا لا صرف اتنا ہی نہیں ان معصوم پہ بہت ظلم بھی کیا جاتا رہا ہے اور دھڑکن بی بی نے نیناں بھا بھی کے بھائی عالم سلطان خان سے نکاح کر لیا ہے بڑے صاحب یعنی ... " سکندر علی شاہ نے انکو گھر سے نکال دیا ہے لا لا

شیر وار قم کو سب سچ بتاتا بولا تھا کہ ار قم کو اسکی ہر بات سنکر افسوس ہو رہا تھا سب سے زیادہ غصہ تو اسے حیدر پہ آرہا تھا کہ وہ کیسے کسی بے گناہ کے ساتھ کسی معصوم کے ساتھ اتنی زیادتی اور ظلم... کر سکتا ہے

شیر و تم مجھے یہ بتاؤ کہ جب نیناں بھا بھی کے ساتھ حیدر لالا یا ڈیڈ برا سلوک کرتے تھے تو مام (" ... (روشنا) کچھ نہیں کہتی تھیں

نہیں لالا وہ بیچاری کیسے کہتیں لالا اور صاحب کو نسا اسکی سنتے ہیں اور ویسے بھی ان کے ساتھ " ... " بھی تو یہی سلوک کیا گیا نا جو آج نیناں بھا بھی کے ساتھ ہو رہا ہے

... شیر و افسردہ سا بولا تھا

تم فکر مت کرو شیر و میں آگیا ہوں مناسب ٹھیک ہو جائے گا تم گاڑی سے میرا سامان نکال کر " --- " اوپر میرے کمرے میں چھوڑ آؤ

... ار قم نے مسکرا کر کہا تھا کہ وہ سر کو اثبات میں ہلا کر باہر کی جانب چل پڑا تھا

ارقم راہداری کو عبور کرتے پسیلیس میں داخل ہوا تو اس سامنے ہی حیدر اور سکندر علی شاہ بیٹھے
... دیکھائی دیئے تھے جنکی اسکی جانب پیٹھ تھی

ارقم ابھی وہی کھڑا تھا کہ اچانک ہی سکندر علی شاہ کی نظر ارقم پہ پڑی تھی تو گویا پلٹنا بھول گئی
... تھی

... " ارقم میرا تختِ جگر "

سکندر علی شاہ کے یوں حیرانی اور خوشی بھرے لہجے میں کہنے پہ حیدر نے پلٹ کر دیکھا اور وہ بھی
... حیران ہو چلا تھا خوشی کے ساتھ ساتھ اسکی آنکھیں بھی بھر آئیں تھیں

... " ارقم میرا بھائی "

... حیدر نے بڑھنا چاہا تھا کہ ارقم نے اسے وہی روک دیا تھا

... " خبردار بھائی جو آپنے ایک قدم بھی میری جانب بڑھایا تو "

--- " ارقم میرا بچہ یہ کیا کہہ رہے ہو بھائی ہے وہ تمہارا اور میں باپ ہوں تمہارا "

... " بس کر دیں ڈیڈ آپ تو بس ہی کر دیں یار باپ بھائی ایسے ہوتے ہیں کیا "

... ار قم نے لال آنکھیں لیے ان دونوں باپ بیٹے کی جانب دیکھتے کہا تھا

--- " یہ تم کیا کہہ رہے ہو ار قم آخر تم کہنا کیا چاہتے ہو "

... حیدرنا سمجھی سے بولا تھا

بھائی انجان بننا بند کریں آپ جانتے نہیں آپ کہ میں کس بارے میں آپ دونوں سے بات "

--- " کر رہا

ان تینوں کی بلند آوازیں سنکر وہاں روشنا بیگم ثانیہ بیگم اور پاکیزہ اور پلوشہ بھی آگئیں تھیں جبکہ
نیناں سرونٹ کواٹر سے باہر نکلی تو اسے شور کی آواز سنائی دی تھی لہذا وہ بھی تیز قدموں سے اس

جانب بڑھی تھی اور ار قم کے پیچھے جا کھڑی ہوئی تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ شخص کون ہے

کیونکہ ار قم کی اسکی جانب پیٹھ تھی لیکن روشنا بیگم کے منہ سے نکلنے والی آواز نے جیسے اسکے

... پیروں وہی منجمد کر دیا تھا

... " ار قم میرا بچہ "

... روشنا بیگم نے لہجے میں خوشی اور حیرت لیے کہا تھا

بھائی میں آپ سے نیناں سلطان خان کے بارے میں بات کر رہا ہوں آپ لوگوں نے کیوں "

... " اس معصوم پہ اتنا ظلم کیا ہاں

... ار قم کے یوں کہنے پہ وہاں موجود سبھی افراد چونکے تھے

کیا مطلب ہے تمہارا تمہارا قتل نہیں ہوا تھا کیا اور وہ قتل عالم سلطان خان نے کیا تھا نا اور اسی "

... " لیے میں نے تمہارا بدلہ لینے کی خاطر نیناں سلطان خان سے شادی کی

... حیدر نے ار قم کی جانب دیکھتے کہا تھا

... " زبردستی کی شادی کہیں بھائی یا پھر سیدھا سیدھا ونی کہیں نا "

--- " تم کہنا کیا چاہتے ہو ار قم صاف صاف کہو "

... سکندر علی شاہ اب کی بار تیز آواز میں بولے

... " میرا قتل ضرور ہوا تھا لیکن وہ قتل سلطان خان نے نہیں کیا تھا "

... حیدر نے وہاں موجود سبھی افراد پہ بم گرایا تھا

... " کک کی کیا مم مطلب ہے تت تمہارا ارقق ار قم "

... حیدر نے ٹوٹے پھوٹے لہجے میں کہا تھا

... " لیکن جس پستل سے تم پہ فائر ہوا تھا وہ تو عالم سلطان خان کی ہی تھی نا "

ڈیڈ ہر بار ضروری نہیں ہوتا جو دیکھائی دے رہا ہو وہی سچ ہو وہ پستل عالم سلطان خان کا ضرور "

... " تھا لیکن وہ فائر عالم سلطان خان نے نہیں کیا تھا مجھ پہ ارے وہ تو مجھے جانتا تک نہیں ہے

... اب کی بار ار قم ڈھارا تھا

... " تو پھر کس نے یہ کیا سب "

... سکندر علی شاہ کو بھی اب کی بار تشویش لاحق ہوئی تھی

... " شاداب خان نے کیا ہے یہ سب عالم سلطان خان کا چچا زاد بھائی ہے وہ "

... ار قم نے چلا کر کہا تھا کہ حیدر اپنی جگہ سے لڑکھڑایا تھا

اسکی آنکھوں کے سامنے نیناں کا روتا تڑپتا چہرہ لہرایا تھا کہ کیسے اسنے اسکی دی ہوئی تمام تکالیف برداشت کیں وہ کیسے اتنا سفاک بن گیا تھا کیسا اتنا پتھر دل بن گیا تھا کہ اپنی محبت کو ہی روند ڈالا تھا ...

کیا ہوا حیدر بھائی آپ اپنی جگہ سے لڑکھڑایا کیوں گئے اب ہاں آپ کو پتہ بھی ہے کہ آپ سے " کیا گناہ ہوا ہے آپ نے اپنے بھائی کی محبت میں ایک معصوم لڑکی کی عزت نفس کو مجروح کر ڈالا ... " ہے کتنے ہی مظالم ڈھائے ہیں آپ نے

اور ڈیڈ آپ نے آپ نے بھی اپنے بیٹے کو نہیں روکا یہ گناہ کرنے سے لیکن میں بھی کس کو یہ " سب کہہ رہا ہوں جس نے ساری زندگی خود بھی یہی کیا ہوا آخر و شام کے ساتھ بھی آج تک ... " یہی کرتے آئیں ہیں نا

... ار قم نے جیسے آج انکو آئینہ دکھا دیا تھا

... " ار قم تمہیں گولی لگی تھی تو پھر تم زندہ کیسے بچ گئے "

... اب کی بار روشنائے بھیگی پلکوں سمیت کہا تھا

مام یہ سب بعد کی باتیں ہیں لیکن میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ حیدر بھائی آپ کسی سے بدلہ
لینے کی آڑ میں اس حد تک جاسکتے ہیں یا کیا قصور تھا اس معصوم کا جسکو اپنے بدلے کی بھینٹ
... " چڑھا دیا آپ لوگوں نے

ار قم نے اپنا ماتھا مسلتے ہوئے ہوئے کہا تھا کہ اچانک ہی وہاں سے کسی کے تیزی سے بھاگنے کی
... آواز آئی تھی ار قم نے مڑ کر دیکھا لیکن اب وہاں کوئی نا تھا

★★★

ار قم سمیت سبھی لوگ وہی پہ لاؤنچ ہی میں موجود تھے ار قم نے سبھی کو رہی سہی بھی حقیقت بتا
... دی تھی

" اگر اس دن تمہارا قتل نہیں ہوا تھا تو وہ لاش کس کی تھی جو ہمارے پیلیس میں لائی گئی تھی "

...

... ثانیہ بیگم نے دماغ میں گردش کو زبان تک لایا تھا

وہ لاش کسی اور بندے کی تھی اور اسکا بہت سیریس ایکسیڈنٹ ہوا تھا میں نے اپنے بندے سے " کہہ کر وہ لاش پیلیس بھیجوائی تھی تاکہ سبکی نظروں میں یہ سب ثابت کر سکوں کہ میں واقعی

... " ہی مرچکا ہوں

... ار قم نے ابھی کہا ہی تھا کہ شیر وڈورتا ہوا انکی جانب آیا تھا

... " کیا ہوا شیر و تمہارا سانس کیوں پھولا ہوا ہے "

... ار قم نے شیر و کو ہانپتا ہوا دیکھا تو پوچھا

... " لا لا وہ وہ نن نی نیناں بب بھا بھی گھر پہ نن نہیں ہیں "

... " کک کی کی کیا مم می مطلب ہے تت تمہارا گھہ گھر پہ پہ نہیں ہے تت تو کہاں گئی "

... حیدر نے کاپیتی آواز میں پوچھا تھا کہ دل میں جیسے اس سے جدا ہو جانے کا خوف پیدا ہوا تھا وہ لا لا چوکیدار بتا رہا تھا کہ نیناں بھا بھی گھر سے کچھ ہی دیر پہلے نکلی ہیں اسنے پوچھا بھی کہ کہاں " ... " جارہی ہیں تو وہ بنا جواب دیئے چلی گئیں

... شیر و نے بات مکمل کی ہی تھی کہ حیدر اندھا دھند باہر کی جانب بھاگا تھا

... " بھائی رکیں میں بھی آرہا ہوں " ...

.... روشنا بیگم کا تو جیسے کلیجہ منہ کو آگیا تھا خدا نخواستہ نیناں کو کچھ ہو جاتا تو

... وہ اس سے آگے کا تو سوچ ہی نا سکیں تھیں

... " یا اللہ میری بچی کی حفاظت کرنا " ...

... روشنا بیگم نے نیناں کے لیے شدت سے دعا کی تھی

جبکہ پاکیزہ نے اپنے چہرے پہ ایک شاطرانہ مسکراہٹ لیے دل ہی دل میں نیناں کی مرنے کی

... دعا مانگی تھی



نیناں ننگے پاؤں بے تحاشا روتے ہوئے اندھا دھندرو ڈپہ بھاگ رہی تھی بے شک آج اسکے بھائی
پہ لگا الزام دھل گیا تھا اسپر لگا ہر الزام جھوٹا ثابت ہو گیا تھا لیکن اسکے احساسات جذبات کو حیدر
بری طرح روند گیا تھا اسے ونی کیا گیا تھا سلطان خان نے کیسے حامی بھر لی تھی اسکو کسی بھی ایرے
غیرے سے بیانے کی اور حیدر حیدر نے تو اس سے اسکی ذات کا غرور چھین لیا تھا اسکی محبت کی
توہین کر ڈالی تھی کیا قصور تھا اسکا کہ اسنے اپنے ستمگر کو ٹوٹ کر چاہا تھا اور اپنے ستمگر کو ٹوٹ کر
... چاہنے کی ہی تو اسے اتنی بھاری قیمت ادا کرنے پڑی تھی

حیدر پاگلوں دیوانوں کے جیسے نیناں کو ڈھونڈ رہا تھا ار قم بھی اسکے ساتھ ہی تھا کئی مرتبہ انکی گاڑی
کا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا ابھی وہ تھوڑی دور ہی گئے تھے حیدر کو نیناں روڈ کے بیچ بیچ چلتی
... ہوئی دیکھائی دی تھی اسنے جھٹکے میں گاڑی کو بریکس لگائیں تھیں اور خود گاڑی سے باہر نکلا تھا
... " نین "

... حیدر کے یوں پکارنے پہ وہ جھٹکے سے مڑی تھی

نیناں میری بات سنو پلیر ایک دفعہ میں سب ٹھیک کر دوں گا ایک موقع دو مجھے پلیر مجھ سے "

... " دور مت جاؤ یار میں مر جاؤ نگا میں مر جاؤ نگا نیناں مجھے ایسے مت تڑپاؤ پلیر

... حیدر کے یوں کہنے پہ نیناں کے سرخ آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا تھا

تمنے بہت دیر کر دی حیدر تم نے اپنے ہاتھوں میں موجود اس لکیر کو ہی مٹا ڈالا جس میں میرا اور "

... " تمہارا ساتھ لکھا تھا

میں تڑپتی رہی لیکن تمہیں میری تڑپ دیکھائی نادری رحم کی بھیک مانگتی رہی لیکن تمہیں مجھ "

پہ رحم نہیں آیا سسکتی رہی لیکن تمہیں میرے سسکیاں سنائی نادریں تم کیسے اتنے سفاک بن گئے

... " تم نے خود اپنے ہاتھوں سے میری محبت کا گلا گھونٹ دیا حیدر

... وہ چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی

... نیناں ابھی کہہ ہی رہی تھی کہ حیدر کو سامنے سے ایک تیز کار نیناں کی جانب آتی دیکھائی تھی

... " نن نیناں ہٹو سامنے سے "

حیدر کے یوں چیخ کر کہنے پہ پہلے پہل تو نیناں کو اسکی بات سمجھ نا آئی لیکن جیسے ہی وہ پلٹی سامنے سے آتی گاڑی نے اسے بری طرح ہٹ کیا تھا اور نیناں گاڑی سے ٹکراتی ہوئی وہاں موجود کھائی میں جا گری تھی کہ اسے کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نا ملا تھا اسکی آنکھوں کے سامنے جو چہرہ ... لہرایا تھا وہ اسکے ستمگر ہی کا تھا اور پھر اسکا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا تھا

... " نیناں "

... حیدر چیخا تھا

مل کے چھڑنا ایسے تقدیر میں کیوں لکھا "

اتنا بھی پاس آ کے ہر بار دل ہی دکھا

چاہا جسے تھا بن سکا نا کیوں میرا

ایسی بنائی کیوں یہ قسمت اے خدا

نا میرا بن سکا ہے تو نا میں تیرا

جدا تھی تیری دنیا سے میری دنیا

ہونا جو نہیں تھا میں نا جانوں کیوں ہوا ہے

تو نے تو نہیں غم نے تیرے دل چھوا ہے

یہ کون بتائے کون ہم میں بے وفا ہے

کچھ اور نہیں ہے چاہنے کی یہ سزا ہے

ایسی مجبوریاں ہم میں ہمیشہ رہیں

آنکھیں تنہا رہیں سانسیں بھی تنہا رہیں

چاہا جیسے تھا بن سکا نا کیوں میرا

ایسی بنائی کیوں یہ قسمت اے خدا

نا میرا بن سکا ہے تو نا میں تیرا

جدا تھی تیری دنیا سے میری دنیا

اتنے ہیں اجالے زندگی کیوں بجھ رہی ہے

تیرا بھی سہارا مل سکا نایہ کمی ہے

ہر شام جدائی دکھ بھری تھی جو سہی ہے

کیا اور سناؤں یہ کہانی بس یہی ہے

میری تنہائیاں کیا یوں رہیں گی صدا

جانے کیوں نارہا احساس تجھ کو میرا

چاہا جسے تھا بن سکا ناکیوں میرا

ایسی بنائی کیوں یہ قسمت اے خدا

نا میرا بن سکا ہے تو نا میں تیرا

... " جدا تھی تیری دنیا سے میری دنیا

... اور کھائی کی جانب بڑھنے ہی لگا تھا کہ ارقم تیزی سے اسکی جانب لپکا تھا

اچانک ہی بارش شروع ہو چکی تھی بن موسم برسات مانو آج جیسے بارش بھی حیدر علی شاہ کے
... ساتھ اسکے غم میں شامل ہونا چاہتی تھی اسکے ساتھ سوگ منانا چاہتی تھی

... " بھائی وہ مرچکی ہے چلیں یہاں سے "

کیا بکو اس کر رہے ہو زندہ ہے میری نیناں ایسا نن نہیں ہو سکتا وہ کھائی می مم میں گری ہے "
... " تتی تت تم پپ پولیس کو فف فون کرواا اب ابھی ننن نکال لیں گے

... حیدر کی حالت دیوانوں جیسی تھی اسکی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت جیسے مفلوج ہو کر رہ گئی تھی

او کے بھائی میں کرتا ہوں لیکن آپ ابھی میرے ساتھ چلیں پلیز دیکھیں اتنی ٹھنڈ ہے بیمار ہو "
... " جائیں گے

ارقم دکھ بھرے لہجے میں بولا تھا وہ جانتا تھا کہ جتنا سیریس ایکسیڈنٹ ہوا اور پھر نیناں کھائی میں
... گری اسکا بچنا مشکل ہی نہیں ناممکن تھا

ای ای بی ایسا کک کیسے ہو سکتا مم می میری نن نیناں ککم کیسے مم مجھے پتہ چھوڑ کے جج جاسکتی ہے "
... " ہے

اررق ارقم دد دیکھو تہ تم نا پو لیس کو کک کال کرو وہ آئیں گے نن نا وہ نیناں کو نکال "
... " ل ل لیں گے ہہ ہم اسے ہاسپٹل ل لے جائیں گے

تہ تم مم میرے بھائی ہے ہونن نامم می میں ہے ہاتھ جوڑتا ہے ہوں تمہارے سس سامنے مم "
... " میری نیناں کو بب بچا ل ل لوم مم میں مر جاؤنگا اسکے بنا

ارقم آج پہلی بار حیدر علی شاہ کو ایسا گڑ گڑاتا بلکتا ہوا دیکھ رہا تھا اس سے اپنے بھائی کی تکلیف
... برداشت نہیں ہو رہی تھی

ارقم کی آنکھیں حد درجہ لال ہو چکیں تھیں اسنے پولیس کو فون تو کر دیا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ انکو
... یہاں پہنچنے میں کافی ٹائم لگے گا

وہ جیسے تیسے کر کے حیدر کو گاڑی میں لایا تھا اور اس سے اس بات کا وعدہ کر لیا تھا کہ وہ نیناں کو
... بچانے کی پوری کوشش کرے گا



دھڑکن کے پیپر کی تیاری کافی حد تک مکمل ہو چکی تھی رات کے نو بج چکے تھے اور عالم ابھی تک
گھر نہیں آیا تھا وہ صبح کا آفس کے لیے نکلا ہوا تھا دھڑکن کی انانے گوارا ہی ناکیا کہ وہ اس سے فون
کر کے پوچھے کہ وہ اب تک کیوں نہیں آیا لیکن دل میں اس بات کا خیال ضرور تھا کہ وہ پہلے تو
کبھی اتنا لیٹ نہیں ہوا بھی دھڑکن اسی اثنا میں کھڑی یہی سوچ رہی تھی کہ اسے عالم کی گاڑی کا
ہارن سنائی دیا تھا اور وہ بیڈروم میں موجود کھڑکی سے نیچے کی جانب دیکھنے لگی جہاں سے کارپورچ
... اور لان صاف دیکھائی دیتا تھا

عالم کے ساتھ گاڑی سے ایک لڑکی کو نکلتا دیکھ پہل پہلے تو دھڑکن کو حیرانگی نے آن گھیرا لیکن کچھ ہی لمحوں کے توقف کے بعد دھڑکن کی سنہری آنکھیں لال انگارہ ہوئیں جب اس لڑکی نے ... عالم کا ہاتھ پکڑ کر اپنی کمر پہ رکھا تھا اور اس ساتھ لیے اندر کی جانب بڑھ گیا تھا

دھڑکن جانتی تھی کہ وہ اسے ڈرائیونگ روم میں لے جائے گا لہذا وہ پیل بھر کی دیری کیے بنا ... ڈرائیونگ روم کے باہر جا کر کھڑی ہو گئی

... "عالم سر آپکو سمجھ کیوں نہیں آتا ڈیٹ آئی لو یو سوچ"

... دھڑکن کی آنکھوں میں ناچاہتے ہوئے نمی در آئی تھی

... "تھا آئی تھنک تم بھول رہی ہو کہ میں میر ڈھوں"

مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا سر میں جانتی ہوں یہ زبردستی کی شادی ہے اس دن آفس "

میں بھی آپکی وائف آپکے ساتھ کیسا بی ہیو کر رہی تھی پلیز ٹرائے ٹوانڈر سٹینڈ آئی کانٹ لوود

... "آؤٹ یو

ثنا نے مکاری سے کہا تھا کہ وہ دھڑکن کو دیکھ چکی تھی جوانکی باتیں سن رہی تھی اسی لیے اسنے
جان بوجھ کر آگے بڑھ کے عالم کے ہونٹوں پہ اپنے لب رکھ دیئے تھے اور بس یہی دھڑکن کی
... بس ہوئی تھی اور وہ بھاگتی ہوئی اوپر کی جانب چلی گئی تھی

... جسکے عالم نے جھٹکے میں اپنا آپ چھڑاتے ہوئے ایک زوردار تھپڑا سکے منہ پہ جڑ دیا تھا
تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ گھٹیا حرکت کرنے کی ہاں تم جانتی ہونا کہ کون ہوں میں عالم "
... " سلطان خان نام ہے میرا بھی اسی وقت تمہیں جاب سے نکال سکتا ہوں
... عالم نے شدید طیش کے عالم میں کہا تھا

... اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے نکلتا وہ جھٹکے میں اسکی جانب مڑی تھی
بے شک جاب سے نکال دیں اپنے آفس سے بھی نکال دیں لیکن اپنے دل سے کیسے نکالیں "
... " گے

... ثنا کے یوں کہنے پہ عالم نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا تھا

... " یو آر فائر مس ثنا یو مے گوناؤ "

" You Are Fire Miss Sana You May go Now " ...

... عالم نے کہا اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھنے لگا تھا

تمہیں میرا ہونے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک ہو سکتی عالم سلطان خان کوئی طاقت
" نہیں "

... کہتے ہوئے ثنا کی بھیگی سرخ آنکھوں سے لہو ٹپک رہا تھا



دھڑکن بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں پہنچی تھی اسکے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے حالانکہ
... ؟ اسے اپنے ستمگر سے محبت تو نا تھی پھر کیسی تکلیف کیسا درد کیسی جلن

میں کتنی پاگل ہوں اسے بے مروت بے حس اور گھٹیا انسان کے پیچھے کیوں رو رہی ہوں کیا " لگتا ہے وہ میرا ہم دونوں کا رشتہ بھی صرف کاغذی ہے زبردستی کی شادی ہے تو تکلیف کیوں ... " ہو رہی ہے مجھے

وہ خود سے ہی یہ سب کہہ رہی تھی جبھی وہاں عالم چلا آیا چونکہ دھڑکن کی عالم کی جانب پیڑھ تھی اسلیے وہ اس کے بہتے ہوئے آنسوؤں کو دیکھنا سکا تھا البتہ دھڑکن اس کے آنا محسوس کر چکی تھی لہذا وہ ... ایک ہی جھٹکے میں پٹی اور تیز قدم اٹھاتی اس کے سامنے آکھڑی ہوئی تھی

اور کتنا گروگے میری نظر میں تم گھٹیا انسان یہ جاننے کے باوجود کہ میں تمہارے نکاح میں " ہوں تم کسی اور کے ساتھ گلچھرے اڑاتے پھر رہے ہو ...

... دھڑکن کے غرانے پہ عالم نے اس کے بالوں کو اپنی سخت گرفت میں لیا تھا

اپنی بکواس بند کرو اتنا ہی بولو جتنا بعد میں برداشت کر سکو تم مجھ پہ ہر دفعہ الزام قطعی نہیں لگا " ... " سکتی سمجھی

اب کی بار عالم شیر کی مانند غرایا تھا کہ ایسا کرنے سے دھڑکن کے سینے میں موجود اسکا ننھا دل
... اسکی دہشت سے کانپ اٹھا تھا لیکن جلد ہی خود کو کمپوز کرتی وہ تڑخ کے بولی تھی

میں نے تم پہ کسی قسم کا کوئی بھی الزام عائد نہیں کیا اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے میں نے جب "
تمہاری گر لفرینڈ تم سے اظہار محبت کر رہی تھی اور جب اسنے تمہارے ہونٹوں پہ اپنے ہونٹ
... رکھے تھے

دھڑکن اپنا ضبط کھوتے چلائی تھی جبکہ عالم نے اب اسکے بالوں کو چھوڑتے اسکی کمر میں ہاتھ
... ڈالتے اسے قریب کیا تھا انچ بھر کا فاصلہ ہنوز قائم تھا

... " لگتا ہے تمہیں جلن ہو رہی ہے کہیں مجھ سے محبت تو نہیں کر بیٹھی تم "

عالم نے تمسخرانہ کہا تھا کہ ایسا کرنے سے دھڑکن نے بھیگی آنکھوں سمیت طنزیہ ہنستے ہوئے
... اسکی جانب دیکھتے کہا تھا

تم سے محبت کرنے سے ہزار گنا بہتر ہے کہ میں مر جاؤں تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں ایک اور " غلطی دہراؤں گی یعنی کے پہلے تم سے نکاح اور پھر محبت آئی میں سیر سیلی یار تم جیسے لوگ کیسے یہ سب سوچ لیتے ہو ہاں کیسی غلط فہمیاں پال رکھی ہیں آپنے عالم سلطان خان کہ دھڑکن علی شاہ کبھی محبت کرے گی تم سے تم سے محبت کرنے سے ہزار گنا بہتر ہے کہ میں کسی سڑک چھاپ ... " سے محبت کر لوں کم سے کم یوں بے عزت تو نہیں ہوں گی میں ناہی بے مول ہو گئی دھڑکن کے ایسا کہنے پہ عالم جھٹکے سے اسکی سانسوں پہ اپنا تسلط جما گیا تھا اسکی سخت گرفت میں وہ بن پانی کی مانند مچھلی کی طرح تڑپی تھی کہ اسے سانس لینے میں مشکل پیش آنے لگی تھی وہ بھرپور مزاحمت کی کوشش کر رہی تھی لیکن اسکی کسی قسم کی مزاحمت کا عالم پہ رتی بھرا اثر ناہور ہا تھا اسکے بہتے آنسوؤں کو اپنے چہرے پہ محسوس کر کے وہ پیچھے ہٹا تھا اور اسکے لال چہرے کو گہری ... نظروں سے دیکھتے کہنے لگا تھا

محبت تو تمہیں مجھ سے ہی کرنے پڑے گی دھڑکن علی شاہ تم چاہو یا نا چاہو تمہیں مجھ ہی سے " ... محبت کرنی پڑے گی اور اگر ایسا ناہو اتو اپنے ہاتھوں سے تمہیں زندہ در گور کر دوں گا

...عالم اسکو ایک ہی جھٹکے میں اپنی گرفت سے آزاد کرتے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا

بہت شوق ہے نا تمہیں کہ میں تم سے محبت کروں تو ٹھیک ہے میں کروں گی ایسی محبت جس " میں تم میرے سامنے گٹھنے ٹیکنے پہ مجبور ہو جاؤ ایسی محبت جس میں تمہیں ماسوائے تڑپ کے کچھ حاصل نا ہو ایسی محبت جو تمہیں اندر سے توڑ دے گی جیسے لوہے کو لوہا کاٹتا ہے ویسے ہی اب محبت ... " کو محبت مارے گی

ایک عزم سے کہتے وہ اپنے بہتے آنسوؤں کو صاف کرتے آنکھوں میں عالم کو توڑنے کا جنوں لیے ... نیچے کی جانب بڑھ گئی تھی



میرال نے ار قم کو ٹیکسٹ کر دیا تھا کہ وہ گھر پہنچ چکی ہے لیکن اسکے بعد سے ار قم نے اسکو کسی قسم کا کوئی جواب نا دیا تھا میرال اس بات کو لے کر کافی پریشان تھی وہ اپنے کمرے میں اضطرابی کیفیت میں چکر کاٹ رہی تھی جبھی شاداب کمرے میں داخل ہوا تھا میرال اسکو اپنے سامنے دیکھ کر ٹھٹھکی جو اسکی جانب چلا آ رہا تھا

" اسلام و علیکم "

" و علیکم اسلام "

" شاداب آپ یہاں "

... " کیوں اگر تم بنا بتائے آسکتی ہو تو میں کیوں نہیں "

... شاداب نے سائل کرتے کہا تھا

... " شاداب کم آن میں سبکو سر پر اُزدینا چاہتی تھی اسلیے نہیں بتایا "

... میرال منہ بسور کے بولی جبکہ شاداب اسکا یہ روپ دیکھ کر کھل کر مسکرایا تھا

" ارے یار تم تو براہی منا گئی میں تو بس مذاق کر رہا تھا ایر پورٹ سے پک کر کے لاتانا تمھیں "

...

... شاداب نے مسکرا کر اسکے بال کان کے پیچھے اڑ سے تھے

... میرال کو خود کو اسکا چھونا اچھا نہیں لگا تھا

... " ویسے میرال تمہیں ایرپورٹ سے کون پک کر کے لایا تھا "

... شاداب نے ذہن میں اڈتے سوال کو زبان تک لایا تھا جس پہ میرال گھبرا گئی تھی

ارے شاداب چھوڑیں نا آپ بھی کیا باتیں لے کر بیٹھ گئے ہیں آپ بتائیں نا آپ کہتے تھے نا "

ہمیشہ کہ مجھ سے محبت کرتے ہیں تو بتائیں نا کہ کتنی محبت ہے مجھ سے اور آپ نے کتنا مس کیا مجھے

...

... میرال اسکی جانب دیکھتی ہوں تو پہ منصوعی مسکراہٹ سجائے بولی تھی

یہ تو تمہیں ہماری سہاگ رات والے دن ہی بتاؤں گا نا کہ تمہاری کتنی طلب ہے مجھ سے تم سے "

... " کتنی محبت ہے مجھے

... شاداب نے اسکے کان کے قریب جھک کر کہا تھا کہ میرال نے بمشکل اپنے غصہ پہ ضبط کیا تھا

اس سے پہلے کہ شاداب اسکے مزید نزدیک ہوتا چانک اسکی رنگ ٹون بجی تھی کہ شاداب اسکی جانب متوجہ ہوتے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا جس پہ میرال نے اپنی جان چھوٹ جانے پہ شکر کا ... کلمہ پڑھا تھا



حیدر اپنے کمرے میں موجود کل ہی والے کپڑوں میں ملبوس تھا بکھرے بال بڑھی شیوالال ... آنکھیں اسکے رتجگے کی گواہ تھیں

گھر والوں کو نینا کے ایکسیڈنٹ کا پتہ چل چکا تھا روشنا بیگم کے تو آنسو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے ...

سکندر علی شاہ نے پہلی دفعہ اپنے بڑے بیٹے اپنے شیر کو ٹوٹ پھوٹ کا شکار دیکھا تھا وہ بھی ... شرمندہ تھے کہ ایک معصوم کو انھوں نے بدلے کی بھینٹ چڑھا دیا تھا

... حیدر اپنے کمرے میں پڑا سگریٹ پہ سگریٹ پھونک رہا تھا جب ار قم اندر داخل ہوا تھا

... " بھائی مجھے کچھ بات کرنی ہے آپ سے "

... ار قم نے اسکی جانب دیکھتے کہا جو کہ ہر ایک چیز سے بے نیاز آنکھیں موندے ہوئے تھا

... " بھائی آپ سن رہے ہیں "

... اسکو جواب نادیتا پا کر ار قم نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا

... " بھائی مجھے ہاسپٹل سے فون آیا تھا بھی "

... " کیا کہا انھوں نے میری نیناں زندہ ہے نا "

... حیدر اب کی بار سگریٹ کو پاؤں تلے مسلتے بے چینی سے استفسار کیا تھا

... " بھائی وہ دراصل ایک ڈیڈ باڈی ملی ہے اسلیے بلایا ہے "

ار قم کے یوں کہنے پہ پہلے پہل تو حیدر کا وجود جھٹکوں کی زد میں تھا لیکن پھر خود پہ قابو پاتے وہ

... ار قم کے ساتھ جانے کو تیار ہو گیا تھا

...ایک گھنٹے کا سفر آدھے گھنٹے میں طے کرتے وہ ہاسپٹل پہنچ چکے تھے

ہر بڑھتے قدم کے ساتھ حیدر نے اپنی دعاؤں میں نیناں کی زندگی مانگی تھی وہ اس سے جدا ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا وہ اس سے عشق کر بیٹھا تھا لا حاصل عشق جسکی تڑپ اسکو برباد کرنے والی تھی اسکا روم روم اس وقت یہی دعا کرنے میں مگن تھا کہ وہ لاش نیناں کی ناہو جیسے ہی وہ مردہ خانے کے باہر پہنچے حیدر کے قدم پل بھر کو تھمے تھے ارقم اسکی کیفیت سے باخوبی واقف تھا لہذا اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر اسکو سہارا دیتے وہ اسے اپنے ساتھ لیے اندر داخل ہوا ... تھا

روم میں فل وقت پانچ ڈیڈ باڈیز موجود تھیں حیدر نے اپنے لبوں کو بھینچے آنسوؤں کو روکے لاشوں پر سے پردہ ہٹانا شروع کیا تھا پہلی چار لاشیں تو کسی اور کی تھیں لیکن ابھی بھی ایک آخری لاش باقی تھی جسکے چہرے پر سے پردہ ہٹانا تھا حیدر آگے بڑھا اور آہستگی سے چادر کو ہٹایا ہی تھا کہ اسے لگا کہ اسکے سر پہ ساتوں آسمان آگرے ہوں کیونکہ وہ لاش کسی اور کی نہیں بلکہ نیناں کی ہی

تھی جسکے چہرے پہ جگہ جگہ زخم تھے اسکی گہری سبز آنکھیں بند تھیں حیدر اپنی جگہ پتھر اسا گیا ...
تھا اسکا وجود ساکت ہو گیا تھا دماغ میں اسکا صرف یہی ایک جملہ گردش کر رہا تھا

اللہ کرے تم مجھے تلاشنے کی خاطر میری راہ میں خاک چھانو اور میں تمہیں خاک میں بھی نا " ...
ملوں

اسکا کہا سہی ثابت ہوا تھا وہ مر چکی تھی اسے بہت دور جا چکی تھی کبھی نادوبارہ واپس آنے کے لیے لیکن وہ جاتے جاتے اسے خود سے عشق کرنا سیکھا گئی تھی ابھی تو اسکو اس ہجر کی آگ میں جلنا تھا کہ اسکی روح تک اس میں جل کر خاکستر ہو جانے والی تھی وہ تو مر گئی تھی لیکن وہ زندہ ہو کر بھی زندہ لاش بن چکا تھا اسکی آنکھوں کا رنگ اس وقت ایسا تھا کہ مانو جیسے وہاں سے آنسو نہیں خون بہہ رہا ہو ار قم کی پلکوں پہ بھی آنسو آٹھہرے تھے کہ یکدم ہی حیدر نے قریب ہی موجود ڈاکٹر کو ...
گریبان سے پکڑ لیا تھا

اے ڈاکٹر اس کو زندہ کرو ابھی کے ابھی اسکو اٹھاؤ جو مرضی کرنا پڑے کرو جتنا مرضی پیسہ لگا " ... میں دینے کو تیار ہوں میری نیناں کو زندہ کر دو پلیز زندہ کر دو اسے

سر آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں وہ مر چکی ہیں یہ قدرت کا اصول ہے ہم سب کو اس کے پاس واپس لوٹنا " ... ہے کسی کو پہلے تو کسی کو بعد میں

ڈاکٹر نے بہت ہمت سے اسکی نظریں جھکائے کہا تھا کہ اسکی ہمت نا تھی کہ حیدر علی شاہ کی ... آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکے

بکو اس بند کرو ڈاکٹر تم سب دو ٹکے کے ڈاکٹر ہو پیسے پہ بکنے والے دو ٹکے کے ڈاکٹر ہو تم نے " اگر میری نیناں کو زندہ ناکیا نا تو میں میری گن کی ساری گولیاں تیرے بھیجے میں اتار دو نگا ڈاکٹر ... " اسکو زندہ کر

حیدر نے سفاکیت بھرے لہجے میں گن کو پاکٹ سے نکالتے کہا تھا کہ یکدم ہی ارقم نے اسے پکڑ لیا تھا جسکے ڈاکٹر تو اپنی جان بچا کر بھاگا تھا

آپ ہوش میں ہیں بھائی کیا کہہ رہے ہیں آپ ہاں مر انسان واپس نہیں آسکتا اور آپ کی نیناں " ... " مر چکی ہے اور اسکو مارنے والا اور کوئی نہیں بلکہ آپ ہی ہیں سمجھے آپ

... ار قم نے اسکے جنوں کو دیکھتے کہا تھا کہ حیدر اسکو دیکھ کر ہنسا تھا

میری نیناں زندہ ہے سمجھے تم وہ زندہ ہے اسکو عادت ہے مجھے انتظار کرانے کی مجھے پتہ ہے وہ " ... " بس تنگ کر رہی ہے مجھے اور کچھ نہیں

... " بھائی فاگوڈسیک پلیز ٹرائے ٹوانڈر سٹینڈ مرنے والوں کے ساتھ مرا نہیں جاتا ہے "

... " لیکن میں مر جاؤں گا ار قم میں مر جاؤں گا اگر مجھے وہ نالی تو میں مر جاؤں گا "

حیدر نے کھڑکی میں لگے شیشے میں اتنے زور سے ہاتھ مارا کہ شیشہ کرچی کرچی ہو گیا جب کے کچھ کانچ کے ٹکڑے حیدر کی ہتھیلی میں پیوست ہو گئے لیکن اسکو کہاں درد ہو رہا تھا جو درد اسکے ... دل میں ہو رہا تھا اسے درد پہ مر ہم رکھنے والی تو منوں مٹی تلے جاسوئی تھی

.... لیکن یہ سب کچھ اسکا اپنا کیا دھرا تھا جسکو اب اسنے تا عمر بھگتنا تھا

تیرے مرنے سے جو مرض لگے گا "

اسی مرض سے مر جاؤں میں

... " میرے حق میں دعا کر



خان حویلی میں صفِ ماتم بچھ چکا تھا انکی لاڈلی بیٹی جوانکی بیٹی ہی نہیں انکا بیٹا بھی تھی اب دنیا میں
نہیں رہی تابندہ بیگم تو نیناں کی موت خبر سنتے ہی بے ہوش ہو چکیں تھیں جبکہ میرال کو تو اپنے
کانوں پہ یقین نہیں آ رہا تھا کوئی بھی نیناں کی موت کو تسلیم نہیں کر پارہا تھا میر علی کی لاڈلی پوتی
اب اس دنیا میں نہیں رہی تھی یہ خبر سنتے انکو مائیزہارٹ اٹیک آیا تھا لیکن ہاسپٹل بروقت پہنچنے
پہ انکو بچا لیا گیا تھا سلطان خان تو نیناں کی موت کا قصور وار خود کو سمجھ رہے تھے نا انہوں نے اسکو
--- وئی کیا ہوتا نا ہی وہ موت کے منہ میں گئی ہوتی

روشنا بیگم نے تو سکندر علی شاہ کو مخاطب کرنا چھوڑ دیا تھا وہ نیناں کی موت کو قتل قرار دے رہی
... تھیں انھوں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے دوسری روشنا نہیں بنے دیں گی



مجھے معاف کر دینا نیناں بیٹا میں تمہیں دوسری روشنا بننے سے نہیں بچا پائی مجھے معاف کر دینا "
..."

... روشنا بیگم نے نیناں کو یاد کرتے شدید بے بسی کے سبب آنسو بہاتے کہا تھا



عالم اور دھڑکن آج ہی واپس آئے تھے لاہور سے اور جو خبر انکو سننے کو ملی تھی اسکو سن کر وہ سکتے
میں آگئے تھے نیناں عالم لالا کہتے نا تھکتی تھی وہ اسکا بڑا بھائی تھی عالم کی جان بستی تھی نیناں میں
اور دھڑکن کے ساتھ نیناں کچھ ہی ٹائم رہی تھی لیکن دھڑکن کو نیناں کافی خوش اخلاق لگی تھی
... اسکی اسی دن اس سے دوستی ہو گئی تھی دھڑکن کو بھی اسکے مرنے کا دکھ تھا

...نیناں کے پوسٹ مارٹم کی رپورٹ میں یہی آیا تھا کہ نیناں کی موت ایکسیڈنٹ میں ہوئی ہے
جیسے ارقم جانتا تھا کہ اس دن نیناں نے ان سبکی باتیں سن لی تھیں کیونکہ اس دن وہاں سے بھاگنے
والا کوئی اور نہیں بلکہ نیناں ہی تھی وہ ارقم کی باتیں سن کر دل برداشتہ ہو گئی تھی لہذا وہ اپنے اندر
کی گھٹن کو ختم کرنے کی خاطر وہ درد جو اسکی برداشت سے باہر تھا اسکو ختم کرنے کی خاطر بھاگ
گئی تھی وہ یہی سوچ کر بھاگی تھی کہ ان سب سے بہت دور چلی جائے گی لیکن تقدیر نے اسکے
... لیے کیا سوچا ہوا تھا وہ اس بات سے انجان تھی



میرال اپنے کمرے میں موجود تھی جب رات کے وقت ارقم اسکے کمرے میں داخل ہوا اس
... وقت رات کے دس بج رہے تھے

... ارقم جانتا میرال رو رہی ہوگی اور واقعی ہی میں وہ نیناں کی یاد میں آنسو بہا رہی تھی

ارقم قدم باقدم چلتا بیڈ کی جانب گیا جہاں وہ بیڈ پہ بیٹھی گھٹنوں پہ سر رکھے رونے میں مشغول
... تھی وہی پہ بیٹھتے اسنے اسکے ہاتھوں پہ اپنے ہاتھ رکھے تھے

میں جانتا ہوں میرے کہے گئے کسی قسم کے الفاظ یا میری دی گئی کسی قسم کی تسلی تمہاری "
تکلیف کا دکھ کا مداوا نہیں کر سکتی یا تمہارے دکھ کو کم نہیں کر سکتی تم نے بہت انمول رشتے کو
... " کھویا ہے میں سمجھ سکتا ہوں تمہاری تکلیف

ارقم نے لہجے میں بے بسی اور آنکھوں میں درد لیے کہا جس پہ بدک کر میرال نے اپنے ہاتھ ارقم
... کے ہاتھوں سے آزاد کروائے تھے

... اسکی لال آنکھوں کو دیکھتے ارقم تڑپ کے رہ گیا تھا

... " تم میری تکلیف کو نہیں سمجھ سکتے ارقم علی شاہ تم میری تکلیف کو نہیں سمجھ سکتے "

میرال نے ہچکیوں سے روتے ہوئے کہا تھا

... جبکہ ارقم نے اسکو شانوں سے تھامے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہا

تو تم بتاؤ نامیرال کہ میں ایسا کیا کروں جس سے تمہاری تکلیف کم ہو جائے کیونکہ میں تمہاری " ... آنکھوں میں آنسو نہیں برداشت کر سکتا

ریلی اگر تم میری تکلیف کو کم کرنا چاہتے ہو نا تو ٹھیک اسی طرح اپنے بھائی حیدر علی شاہ کو " افیت میں مبتلا کرو اسے ویسے ہی تکلیف سے دوچار کرو جیسے اسنے میری بہن کو اپنے نام نہاد بدلے کی خاطر تکلیف سے دوچار کیا اسے ویسے ہی روندو جیسے اسنے میری بہن کو روند اسکا جھوٹی انا کو ویسے ہی پاش پاش کرو جیسے اسنے میری بہن سے اسکی ذات کا غرور چھین لیا اپنے بھائی کو ... " ویسے ہی مارو جیسے اسنے میری بہن کو مارا

میرال نے ارقم کا گریبان ہاتھوں میں دبوچے اپنی اوشن کلر آنکھیں جو فل وقت لال تھیں اسکی ... کالی آنکھوں میں گاڑھیں تھیں

... میرال زخمی شیرنی کی مانند غرائی تھی

میرال جسٹ ریلیکس بے بی میں مانتا ہوں یار حیدر بھائی کی ہی سب غلطیاں ہیں بٹ آئی " سوئرجب سے میں نے انکو سچ بتایا وہ بدل چکے تھے انکی آنکھوں میں نیناں بھا بھی کے لیے محبت " دیوانگی اور اپنے کیے گئے عمل پہ شرمندگی واضح طور پہ میں نے دیکھی تھی

اونہہ بھاڑ میں گئی شرمندگی میں کیسے بھول گئی کہ تم بھی تو اسی بے غیرت مرد کے بھائی ہونا " تم کیسے غیرت مند ہو سکتے ہو بجائے تم اسکا ساتھ نادوا اسکو سزا دلواؤ اسکی شان میں میرے سامنے ... " قصیدے پڑھ رہے ہو تم

میرال کے یہ کہہ گئے الفاظ ار قم کو طیش دلانے کا سبب بنے تھے اور اسکا ہاتھ بے ساختہ اسپراٹھا ... تھا اور اسکے چہرے پہ اپنی انگلیوں کے نشان چھوڑ گیا تھا ... " تت تہ تتی تم نے می مم مجھ پہ ہاتھاٹھیا ار قم "

میرال نے بھیگی آنکھوں سمیت لہجے میں بے یقینی لیے کہا تھا جسکے ار قم نے نفی میں سر کو جنبش ... دی تھی

... " نہیں آیم سوری جانم پتہ نہیں کیسے غصے میں میرا ہاتھ اٹھ گیا "

تہہ تہہ تم بھب بھی ابی ایک حج جانور ہوا پاپ اپنے بھائی کی طرح مم می مجھے نن نہیں رہنات تم " ... تمہارے ساتھ

میرال نے کہتے ساتھ ہی باہر جانا چاہتا تھا جی ایک جست میں ہی رقم اس تک پہنچتا اسکی کمر میں ... ہاتھ ڈالے اسکو اپنی جانب کھینچ گیا تھا

... " اشش رونابند کرو میرال بچی نہیں ہو تم "

ارقم نے سرد لہجہ اور لال آنکھیں لیے کہا جس پہ میرال مزید سہم کر اسکے سینے میں ہی پناہ ... ڈھونڈنے لگی تھی اتنی مشکل سیچویشن میں بھی ارقم کے لب مسکرائے بنانا رہ سکے تھے

تم کتنے بے حس ہوا رقم تمہارے بھائی نے میری بہن کو مار دیا ہے مار دیا ہے تمہارے بھائی " ... میری بہن کو تم نے تو کہا تھا سب ٹھیک ہو جائے گا لیکن کچھ ٹھیک نہیں ہوا کچھ بھی نہیں ... " میری بہن مر گئی ارقم مر گئی میری بہن

میرال نے پھوٹ پھوٹ کر روتے ار قم ہی کے سینے پہ اپنے سر کو رکھتے کہا تھا جس پہ ار قم نے اسکی کمر کے گرد حصار بنایا تھا اور اسکو چپ کرانے کی کوشش کرنے لگا تھا جلد ہی میرال اسکی بانہوں میں سو گئی تھی اسکو احتیاط سے بیڈ پہ لیٹاتے وہ اسکے قریب ہی بیٹھا تھا اور اسکی پیشانی پہ اپنے لب رکھے تھے

تم ٹھیک کہتی ہو میرال میں بے بیکار انسان ہوں میں نے تمہیں کہا تھا کہ سب کچھ ٹھیک " کردونگا لیکن کچھ ٹھیک نا کر سکا لیکن میں وعدہ کرتا ہوں کبھی بھی اپنے بھائی جیسا نہیں بنوں گا جسنے اپنی ہی محبت کو بدلے کی بھینٹ چڑھا دیا میں کبھی تمہاری عزت کو تمہیں بے مول نہیں ... " ہونے دونگا آئی پر اس

ار قم نے میرال کے ہاتھوں کو چومتے اسکی کان کے قریب سرگوشی میں کہا تھا اور جیسے آیا تھا --- ویسے ہی واپس لوٹ گیا تھا



تابندہ بیگم کو ہوش آچکا تھا لیکن وہ فل وقت اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھیں عالم بھی انکے کمرے میں موجود تھا ڈھرن کن جانتی تھی کہ تابندہ بیگم نے دوپہر سے کچھ نہیں کھایا تھا اور اب رات ہو چلی تھی لہذا اسنے پلیٹ میں کھانا نکالتے ٹرے میں رکھتے اپنا رخ تابندہ بیگم کے کمرے کی جانب کیا تھا اسنے دروازے کے سامنے پہنچ کر دروازہ نوک کیا تھا

... " آجاؤ "

... عالم کی آواز سنکر اسنے قدم اندر رکھا تھا

... " وہ مم می میں ک کھانا لائی ت تھی مم می ماما ک کے لیے "

... ڈھرن کن نے قدرے گھبرائے لہجے میں کہا تھا

... وہ ٹرے تابندہ بیگم کے سامنے کیے بولی تھی

... کہ یکدم ہی تابندہ بیگم نے ٹرے اٹھا کر زمین پہ پٹخ دی تھی

... جس پہ دھڑکن کی چیخ گونجی تھی عالم بھی حیران ہوا تھا

عالم بولو اس لڑکی کو میری نظروں سے دور ہو جائے اسکے بھائی نے میری نیناں کو جان سے مار " ... دیا ہے یہ لوگ قاتل ہیں میری نیناں کے میں انھیں کبھی معاف نہیں کرونگی

تابندہ بیگم نے روتے ہوئے کہا تھا جب کے ڈھر کن کے آنسو نا تھم رہے تھے وہ جانتی تھی کہ انکا ... دکھ کتنا بڑا ہے لیکن اس سب میں اسکا کیا قصور تھا اسکو کیوں دھتکارا جا رہا تھا

... " تمھیں سنائی نہیں دے رہا کیا دفع ہو جاؤ یہاں سے "

عالم کی چنگاڑتی آواز سنکر ڈھر کن کی تو جیسے جان پہ بن آئی تھی وہ بھاگتے ہوئے کمرے سے نکلتی ... چلی گئی



... حیدر اپنے کمرے میں صوفے پہ لیٹا سگریٹ پہ سگریٹ پئے جا رہا تھا

آنکھیں حد درجہ لال تھیں سفید رنگ کے شلوار قمیض پہنے وہ خالی چھت کو گھور رہا تھا اسکے ... دونوں ہاتھوں پہ پٹی کی ہوئی تھی

اس اپنے کیے پہ رہ رہ کر پچھتاوا ہو رہا تھا کہ کیسے اس نے اپنی ہی محبت کو پامال کر ڈالا کیسے اس نے نیناں کو دھوکا دے دیا کیوں اس کی تڑپ نادیکھائی دی اسے کیسے اس نے اپنی ہی محبت کا قتل اپنے ہی ہاتھوں کر ڈالا تھا اس کی آہیں سسکیاں اس کی فریاد اس کو کیسے اور کیونکر ناسنائی دی تھی وہ اچھے برے صحیح غلط کی پہچان کیسے بھول گیا تھا اسے نیناں کی آنکھوں میں سچائی دیکھائی کیوں ناد ی تھی وہ کیسے اتنا سفاک بن گیا تھا یکدم ہی اسے اپنا سامنے ہی ایک شخص کھڑا دیکھائی دیا تھا اندھیرا ہونے کے سبب وہ اس کا چہرہ تو نادیکھ سکا تھا

...؟ " کون ہو تم "

... " تمہارا ضمیر "

... مختصر کہا گیا تھا

... " کیوں آئے ہو یہاں "

--- حیدر نے اس کی جانب دیکھتے کہا تھا

... " اپنے ہاتھوں کی جانب دیکھو حیدر علی شاہ "

حیدر نے جیسے ہی اپنے ہاتھوں کی جانب دیکھا اسے شاک لگا تھا کیوں کے اسے اپنے ہاتھ خون سے رنگے نظر آئے تھے

--- " خنخی خ خون بی یہ تت توخ خون ہے مم مگر کک کس کا "

تمہاری محبت کا خون ہے یہ نیناں سلطان خان کا خون ہے اسکے خون سے تمہارے ہاتھ رنگے ہیں ... "

... " نن نی ن نہیں مم می میں نن نے نہیں مارا اپ اپنی ن نین کو "

تمہی نے مارا ہے اسے حیدر علی شاہ اب کیوں آنسو بہا رہے ہو اسکی یاد میں حیدر علی شاہ جب " تمنے اسکی قدر ہی نہیں کی اپنے محبت کو زمانے بھر میں رسوا کر دیا اپنے وعدوں کا پاس نار کھا کیسے مرد ہو تم حیدر علی شاہ تمنے اپنی جھوٹی انا کی خاطر اپنے دو ٹکے کے بدلے کی خاطر ایک لڑکی سے ... " اسکی زندگی چھین لی اسے زندہ رہنے کے قابل ہی نا چھوڑا قاتل ہو تم اسکے قاتل ہو تم

" نہیں ہوں میں قاتل میں نے نہیں مار اپنی نیناں کو "

... حیدر نے اپنے لیے کانوں پہ ہاتھ رکھتے چیخا تھا

نیناں کہاں ہو تم یار پلیز واپس آ جاؤ میں تمہارے بنادھورا ہوں پلیز مجھے میرے کیے کی اتنی " بڑی سزا مت دو میں نے محبت کی ہے تم سے باخدا میری محبت جھوٹی نہیں لیکن افسوس وہ محبت میرے بدلے کی آڑ میں کہیں دب کر رہ گئی تھی میں تو دیوانہ تھا تمہاری گہری سبز آنکھوں کا لیکن کیسے انھی پہ ظلم کر گیا میں کتابد نصیب شخص ہوں ایک ہیرے کی قدر نا کر سکا میں کیسے اتنا سفاک بن گیا کہ اپنی ہی محبت کو زمانے بھر میں ذلیل و رسوا کر دیا اسیلے اسیلے میرے خدا نے مجھ سے تمہیں لے لیا نا لیکن میں تم سے جدا نہیں رہ سکتا نیناں میں تمہارے بنا نہیں رہ سکتا ایک دفعہ میرے پاس واپس آ جاؤ مجھے ایک موقع دے دو میں ساری زندگی تمہارے قدموں میں گزار دوں گا جو سزا دینی ہے دے لینا لیکن مجھ سے دور مت جاؤ ایک ایک پل ایک ایک لمحہ تمہارے بنا ... " گزرانا میرے لیے محال ہے پلیز ایک دفعہ اپنے ہادی کے پاس واپس آ جاؤ

حیدر اپنے موبائل میں نیناں کی تصویر کو دیکھتے جنونی لہجے میں بولا تھا کہ اب اسکے پاس ماسوائے
...پچھتاوے کے کچھ ناسچا تھا

پاس آئے دوریاں پھر بھی کم ناہوئیں "

اک ادھوری سی ہماری کہانی رہی

آسمان کو زمین یہ ضروری نہیں جاں ملے

جاں ملے

عشق سچا وہی جسکو ملتی نہیں منزلیں

منزلیں

رنگ تھے نور تھا جب قریب تو تھا

اک جنت سا تھا یہ جہاں

وقت کی ریت پہ کچھ میرے نام سا

لکھ کے چھوڑ گیا تو کہاں

ہماری ادھوری کہانی

ہماری ادھوری کہانی

خوشبوؤں سے تیری یو نہی ٹکڑا گئے

چلتے چلتے دیکھو نا ہم کہاں آ گئے

جنتیں اگر یہی تو دکھے کیوں نہیں

چاند سورج سبھی ہیں یہاں

انتظار تیرا صدیوں سے کر رہا

بیاسی بیٹھی ہے کب سے یہاں

ہماری ادھوری کہانی ہماری ادھوری کہانی



نیناں کے جانے کے بعد سے تو حیدر کو گویا چپ ہی لگ گئی تھی نا وہ آفس جاتا تھا نا ہی اپنے کمرے سے نکلتا تھا سگریٹ پینا شراب پینا ہر بری عادت کو وہ اپنا چکا تھا سکندر اور ار قم اسے کئی دفعہ آفس جانے کا کہہ چکے تھے سمجھا چکے تھے کہ ایک شخص کے جانے سے زندگی رک نہیں جاتی لیکن وہ... ہمیشہ یہی ایک جملہ دہراتا تھا

... " نیناں کے جانے کے بعد اسکی دنیا ختم ہو گئی ہے "

آج بھی حسبِ معمول اپنے کمرے میں لیٹا سگریٹ پھونک رہا تھا جی وہاں پاکیزہ داخل ہوئی... چونکہ اندھیرا تھا اسلیے حیدر اسکا چہرہ دیکھ ناپایا تھا

... " حیدر اٹھو کچھ کھا لو کھانا لائی ہوں تمہارے لیے تم نے کل رات سے کچھ نہیں کھایا "

... پاکیزہ بیڈ پہ اسکے قریب بیٹھتی بولی تھی

... حیدر نے ایک نظر پاکیزہ کی جانب دیکھا تھا جو چہرہ پہ فکر مندی لیے اسکی جانب دیکھ رہی تھی

... " لے جاؤ مجھے بھوک نہیں "

... حیدر نے سپاٹ لہجے میں کہا

آخر تم مان کیوں نہیں لیتے کہ تمہاری بیوی مرچکی ہے ہاں کب تک یو نہیں اس بات کا سوگ " مناتے رہو گے حیدر تمہیں اپنے لیے میری آنکھوں میں بے پناہ محبت نظر نہیں آتی چلی گئی ہے ... " وہ تمہاری زندگی سے مجھ سے شادی کر لو پلیر حیدر نیناں مرچکی ہے

پاکیزہ تڑخ کے بولی تھی کہ حیدر نے ایک ہی جست میں اسکا گلا پکڑ لیا تھا لال آنکھیں لیے ... ہونٹوں کو بھینچے وہ پھنکارتے لہجے میں گویا ہوا تھا

میری نیناں زندہ ہے سمجھی تم وہ زندہ ہے اور میرے پاس واپس آئے گی تم اپنی آنکھوں سے " دیکھو گی یہ سب اور خبردار اگر اپنی زبان سے یہ لفظ نکالا کہ وہ مرچکی ہے مجھ سے ہمدردیاں ... " کرنے کی قطعی ضرورت نہیں ہے تمہیں

حیدر نے ایک ہی جست میں اسکا گلا چھوڑا تھا کہ وہ لال چہرہ لیے بے تحاشہ کھانسنے لگی تھی
... آنکھوں میں نمی در آئی تھی

تمہیں کیوں قدر نہیں ہے حیدر میری میرے پیار کی جو میں تم سے کرتی ہوں میں تم سے "
... " ہمیشہ پیار کرونگی روک سکتے ہو تو روک کے دیکھاؤ

پاکیزہ نے مضبوط لہجہ لیے اسکی لال ہوتی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا کہ حیدر نے اسکے دائیں ہاتھ کی
... کلانی پکڑ کر مڑوری تھی جس پہ تکلیف سے اسکے منہ سے کراہ نکلی تھی

مجھے تمہارے اس سوکا لڈ پیار کی قدر نا پہلے تھی ناب ہوگی سمجھی تم اور تمہیں لگا میں کیسے "
... " ڈالنی ہیں میں جانتا ہوں آج ہی ڈیڈ سے تمہاری شادی کی بات کرتا ہوں

... حیدر نے ماتھے پہ بل ڈالے غصیلے لہجے میں کہتے ایک ہی جھٹکے میں کلانی چھوڑی تھی

اور میں بھی قسم کھاتی ہوں حیدر علی شاہ اگر تم نہیں تو کوئی اور نہیں میرے زندگی میں اگر "
... " کوئی مرد آیا تو وہ تم ہو گے ورنہ میں کسی اور کی ہونے سے بہتر موت کو ترجیح دوں گی

... پاکیزہ لال آنکھیں لیے کہتے وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی جبکہ حیدر نے نخوت سے سر جھٹکا تھا



عالم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ حیدر کی جان لے لے وہ نیناں کی موت کا قصور حیدر کو ٹھہرا رہا تھا
... وہ کسی بھی قیمت پہ حیدر سے بدلہ لینا چاہتا تھا

عالم جو نہی اپنے کمرے میں داخل ہوا دھڑکن اسے کمرے میں اضطرابی کیفیت میں ٹہلتی ہوئی
نظر آئی تھی وہ اسے سرے سے انور کیے واشر روم میں بند ہو گیا جبکہ دھڑکن نے واشر روم کے بند
... دروازے کو گھورا تھا جیسے وہ عالم ہی ہو

... دس منٹ بعد وہ بلیک ہاف بازوؤں والی شرٹ اور بلیک ہی کلر کا ٹراؤزر پہنے باہر آیا تھا

... " کہاں تھے آپ دوپہر سے ٹائم دیکھ رہے ہیں کیا ہو رہا ہے رات کے بارہ بج رہے ہیں "

... دھڑکن نے اس کے سامنے آتے کہا تھا

میں کہاں تھا ہوتا ہوں یہ تمہیں بتانا ضروری نہیں سمجھتا تم میری بیوی بننے کی کوشش مت ...
" کرو میں کہاں آتا جاتا ہوں اس سب سے تمہیں کوئی غرض نہیں ہونی چاہیے

... " بیوی نہیں تو پھر کیا ہوں میں ہاں "

... دھڑکن اسکے مزید نزدیک ہوتے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پوچھنے لگی تھی

... " تم میری بہن کے قاتل کی بہن ہو محض اور کچھ نہیں "

عالم نے لال آنکھیں لیے چبا چبا کر الفاظ ادا کرتے کہا تھا کہ دھڑکن کا پارہ ہائی ہوا تھا اور ایک ہی
... جھٹکے میں عالم کے گریبان کو دبوچتے وہ بھیگی آنکھوں سمیت غرائی تھی

اپنی بکو اس بند کرو تم سمجھے میرا بھائی قاتل نہیں ہے تمہاری بہن کا تمہاری بہن کی موت "
قدرتی طور پہ ہوئی تھی سمجھے تم اور آئندہ میرے بھائی پہ الزام مت لگانا ورنہ پھر سنگین نتائج
... " بھگتنے کے لیے تیار رہنا

دھڑکن نے کہتے جانا چاہا تھا کہ عالم نے اسکی کلائی کو اپنی سخت سنگلاخ گرفت میں لیا تھا کہ ایسا کرنے سے دھڑکن کی کراہ نکلی تھی

... " چھوڑ مجھے وحشی درندے کہیں "

... " تمنے مجھے دھمکی دی دھڑکن علی شاہ تمنے عالم سلطان خان کو دھمکی دی "

... عالم نے اسکی سنہری آنکھوں میں اپنی لہو پڑکاتی آنکھیں ڈالتے کہا تھا

ہاں دی کیونکے تم اسی قابل ہو تم عزت دینے کے قابل ہو ہی نہیں تمہیں عزت راس ہی " نہیں آتی تم ایک گھٹیا خود پرست شیخ اور نفس پرست انسان ہو حوس کے پجاری ہو تم گرے ہوئے انسان ہو تم

دھڑکن یہ سب بول کر اپنی ہی جان پہ ظلم کر بیٹھی تھی کہ عالم کا اشتعال عود کر آیا تھا ایک ہی ... جھٹکے میں دھڑکن کو بیڈ پہ دھکا دیتے وہ اسپر جھکا تھا

... " کیا کر رہے ہو چیچ چھوڑو مم می مجھے "

... ڈھرنے نے اپنے آس پاس خطرہ محسوس کر کہا تھا

کیا کہتا تھے کہ میں ہوس کا پجاری ہوں ہاں؟ ٹھیک ہے آج تمہیں میں ہوس کا پجاری گھٹیا "

... " بے غیرت گرا ہوا نفس پرست بن کر دیکھاؤں گا

عالم نے انتہائی سرد لہجے میں کہتے اسکی کان کی لو کو اپنے دانتوں تلے دبایا تھا کہ اسکے ایسا کرنے

... سے دھڑکن کی ریڈھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی تھی

... " مع عا ع عالم می مم مجھے حج جانے دو دوپ پلیر "

... اسکے ایسا کہنے پہ وہ مدھم قہقہہ لگا گیا تھا

نہیں میری جان آج نہیں جانے دوں گا تمہیں تمہیں میرا لمس گھٹیا لگتا تھا ناگن آتی تھی نا مجھ "

... " سے میرے لمس سے آج پوری رات تمہیں اسی لمس کو اپنے وجود پہ برداشت کرنا ہوگا

عالم کے یوں کہنے پہ دھڑکن نے بیڈ سے اٹھنا چاہا تھا کہ اسکے بھاگنے سے پہلے ہی اسنے اسکا پاؤں

پکڑا سے واپس بیڈ پہ پھینکا تھا اور اسپر حاوی ہوا تھا دھڑکن اپنے ہاتھ پاؤں چلانے لگی تھی

مزاحمت کے طور پہ کہ اسکے ایسا کرنے سے عالم نے اسکی دونوں کلائیوں کو اپنے ہاتھ کی سخت
... گرفت میں لیا اور دونوں ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں سے لاک کر دیا

... دھڑکن نے بھیگی آنکھوں سمیت عالم کو روکنا چاہا تھا

... " عالم پپ پی پلیز مم می مت کریں میرے سس ساتھ ایہ ایسا "

اور کیوں ناکروں آج میں نے تمہاری اس جھوٹی انا کو تمہارے اس غرور کو پاش پاش ناکیا ناکو
... " میرا نام بھی عالم سلطان خان نہیں

کہتے ہوئے عالم نے اسکے لبوں کو اپنے لبوں کی سخت گرفت میں لیا کہ وہ اسکی گرفت میں
... پھڑپھڑا کر رہ گئی تھی

اسکے آنسوؤں کو اپنے لبوں سے چنتے وہ اسکی قربت میں مدہوش ہوتا اسکی گردن پہ جھکا اسکی بیوٹی
... بون پہ سختی سے اپنے دانت گاڑھے وہ اسے سکنے پہ مجبور کر گیا تھا

اسکے کندھے سے آہستگی سے قمیض ہٹاتے وہاں اپنے لب رکھتے وہ اسکو آنکھیں میچنے پہ مجبور کر گیا تھا جان تو تب نگلی جب اسکے لب اسے اپنے دل کے مقام پہ محسوس ہوئے شدید بے بسی کے مارے اسکی آنکھوں سے بے تحاشا آنسو بہہ نکلے تھے وہ دل ہی دل میں عالم کو توڑنے کا ارادہ کر چکی تھی آج کی گئی عالم کی حرکت سے عالم دھڑکن کے دل میں اپنے لیے مزید نفرت پیدا کر چکا تھا ...



میرال آج صبح سے کافی پریشان تھی کیونکہ شاداب نے آج صبح سب کے سامنے میرال اور اپنی ... شادی کا کہا تھا کہ نیناں کے چالیسویں کے بعد سادگی سے رخصتی کر دیں ... اور اسی بنا پہ میرال نے رقم کو کال کر کے ملنے کے لیے بلایا تھا " ... ہاں بولو جانم اتنی جلدی میں کیوں بلایا مجھے " ... رقم کھڑکی سے کمرے میں کودتے بولا تھا

... " ار قم وہ شاداب نے صبح اپنی اور میری شادی کا کہا ہے "

... میرال کے کہنے پہ ار قم مسکرایا تھا اور صوفے پہ براجمان ہوا تھا

... جسکودیکھ کر میرال حیران ہوئی اور غصہ بھی آیا تھا

... " ار قم میں نے اتنی سیریس بات بتائی ہے آپ کو اور آپ مسکرا رہے ہیں "

... میرال کے یوں پہ ار قم نے میرال کو اپنی جانب کھینچتے اپنی گود میں گرایا تھا

... " نکاح پہ نکاح جائز ہی نہیں تو وہ بھونڈا کیسے شادء کرے گا تمسے "

... ار قم نے میرال کی اوشن کلر کی آنکھوں میں اپنی کالی آنکھیں گاڑتے شرارت سے کہا تھا

... " اففف ار قم یہ بات تو ہمیں پتہ ہے نا انھیں تو نہیں معلوم نا اس بات کا "

... " ہم اچھا تو کب کا شادی کا کہہ بولا اس گھٹیانے "

... ار قم نے میرال کے چہرے پہ آئے بالوں کو کان کے پیچھے اڑتے بولا تھا

... " نیناں آپنی کے چالیسویں کے بعد سادگی سے رخصتی کا کہہ رہے ہیں "

ہممم دلہا تو وہ بنے گا لیکن رخصت تمہیں میں ہی کروا کر اپنے ساتھ لے کر جاؤنگا جس دن "

... " رخصتی ہوگی ٹھیک اسی دن شاداب جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہوگا آئی پراس

ارقم نے مضبوط لہجے میں کہتے میرال کے ماتھے پہ لب رکھے تھے کہ میرال کے چہرے پہ بھی

... طمانیت بھری مسکان ابھری تھی



حیدر اپنے کمرے میں صوفے پہ بیٹھا سگریٹ پینے میں مصروف تھا کمرے میں اندھیرا کر رکھا تھا

پورے کمرے میں سگریٹ کا دھواں بکھرا ہوا تھا وہ صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے نیناں کی

... یادوں میں کھویا ہوا تھا جبکہ دماغ میں بس یہی ایک جملہ گونج رہا تھا

... " حیدر پلیز ایسا مت کریں مجھے تک پہنچنے کا ہر راستہ خود اپنے ہاتھوں سے ختم مت کریں "

... کئی آنسو اسکی آنکھوں سے بہہ نکلے تھے

ابھی وہ اسی اثنا میں بیٹھا تھا جب اسے اپنے قریب کسی کی جانی پہچانی خوشبو اور آواز سنائی دی
... تھی

... " حیدر "

اسے اپنے سامنے سفید کپڑوں میں ایک لڑکی نظر آئی تھی لیکن اندھیرا ہونے کے باعث وہ اسکا
چہرہ نہ دیکھ پایا تھا جیسے جیسے وہ قریب آتی جا رہی تھی ویسے ویسے حیدر کی دھڑکنیں شور مچانے
... لگیں تھیں

... " نن نی نن نیناں "

... چاند کی روشنی میں نیناں کا نورانی چہرہ دیکھتے حیدر کی آنکھیں چمکی تھیں

... " نن نی نین می میری نین تت تی تم آگئی "

... ٹوٹے پھوٹے الفاظ ادا کرتے حیدر کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا

... " نن نی نن نیناں مم می میرے پپ پاس تت تو آؤ "

... حیدر کے یوں کہنے پہ وہ قدم با قدم اٹھاتی اسکے قریب آئی تھی

... اور کچھ فاصلے پہ آکھڑی ہوئی تھی

تت تم مم می مجھے سچ چھوڑک کر کیوں چلی گئی اب اب آگئی ہوتت تو اب مت ج جانپہ ی " ... پی پلیر

میری اور تمہاری دنیا الگ ہے بہتر ہے جو فاصلہ ہم میں اس پاک ذات نے قائم کیا ہے اسکو " ... قائم رہنے دو

... " نن نی نہیں نیناں پلیر ایسا مت کہو مم مر جاو نگا تمہارے بنا "

حیدر نے رندھی ہوئی آواز میں کہتے نیناں کو چھونا چاہا تھا کہ جھٹکے سے اسکا عکس ہوا میں تحلیل ... ہو گیا تھا

جس پہ حیدر صوفی پہ ڈھ سا گیا تھا آنکھوں سے کئی آنسو ٹوٹ کر بہہ نکلے تھے وہ ٹوٹ گیا تھا جسکے ... اب سمیٹنے والی ہی نار ہی تھی

وہ رخصت ہوا تو آنکھ ملا کر ناگیا "

وہ کیوں گیا یہ بھی بتا کر ناگیا

رہنے دینا اس نے کسی کام کا مجھے

" اور خاک میں بھی مجھ کو ملا کر ناگیا



عالم نے پوری رات دھڑکن سے اپنا حق وصول کیا تھا اسکی آہوں فریادوں کا اس پر کوئی اثر نا ہوا
تھا اب کی بار غلطی دھڑکن کی بھی تھی کیونکہ عالم نے اپنی بہن نیناں کو کھویا تھا اور وہ اتنے دن
سے اپنا غصہ جولاوے کی مانند ابل رہا تھا اسکو ضبط کیے ہوئے تھا اور مزید طیش اسکو دھڑکن کی
باتوں نے دلا یا تھا رات سے صبح ہو چکی تھی عالم بے فکر سکون کی نیند سویا ہوا تھا جبکہ دھڑکن
پوری رات نا سوسکی تھی رور و کر اسکی آنکھیں سوج چکی تھیں اسے عالم سے اس حرکت کی قطعاً
امید نا تھی اگر دیکھا جائے تو عالم نے کچھ غلط نہیں کیا تھا اسنے اپنا حق ہی وصولا تھا دھڑکن سے

بس اس میں دھڑکن کی رضامندی شامل نا تھی اور وہ کبھی بھی اس بات پہ راضی نا ہوتی ایک نظر اسنے اسکے سوئے وجود پہ ڈالی تھی جو ہر چیز سے بے نیاز بے فکر نیند کے مزت لوٹ رہا تھا اسکی ... نیند حرام کر کے

... " گھنا مینا کیسے سو رہا ہے مجھے برباد کرنے کے بعد "

دھڑکن کو عالم کایوں بے خبر سونا ایک آنکھ نا بھایا تھا لہذا اسنے سائیڈ ٹیبل پہ پڑا ٹھنڈے پانی کا ... جگ اسکے اوپر الٹ دیا تھا کہ عالم ہر بڑا کراٹھ بیٹھا تھا

... " یہ کیا بد تمیزی ہے بدماغ عورت "

... عالم نے تیکھے چتونوں سمیت اسے گھورتے ہوئے کہا

یہ کوئی بد تمیزی نہیں ہے بلکہ یہ سزا ہے تمہاری جاہل مرد تمہیں ایک پل کے لیے بھی مجھ پہ " ترس نہیں آیا میری چیخ و پکار کا تم پہ اثر نا ہوا تم نے کیسے میری رضامندی کے بنا مجھ پہ حق جتایا ... " ہاں کس نے اختیار دیا تمہیں یہ سب کرنے کا

دھڑکن چلاتی ہوئی بولی تھی جبھی عالم نے اسکی کلائی کو سخت سنگلاخ گرفت میں لیا تھا اور
... اژدھے کی طرح پھنکارا تھا

یہ اختیار مجھے میرے رب نے دیا ہے دھڑکن علی شاہ شوہر ہوں میں تمہارا کوئی گری "
ہوئی حرکت نہیں کی میں نے بلکہ یہ سب کرنے کی اجازت مجھے میرا اسلام دیتا ہے شوہر ہوں
میں تمہارا سارے حق تم پہ محفوظ رکھتا ہوں سمجھی تم اتنا اوویلا مچانے کی ضرورت نہیں ہے
... " تمہیں اب اٹھو جلدی سے ناشتہ بناؤ میرے لیے میں نے آفس جانا ہے

دھڑکن کے سینے میں تو جیسے آگ لگی ہوئی تھی اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ عالم کی جان لے
لے یکا یک اسکے دماغ میں ایک خیال آیا وہ ایک فیصلے پہ پہنچ چکی تھی لیکن نہیں جانتی تھی کہ اسکا
... یہ کیا گیا فیصلہ اسے کتنی پریشانی میں مبتلا کرنے والا تھا



رات کے نوبے میرا ل شاور لے کر کمرے میں آئی تھی چونکہ سردی تھی اس لیے وہ بالوں کو
ڈرائیر کی مدد سے خشک کرنے میں مصروف تھی جبھی اپنی گردن پہ کسی کی پر تپش سانسوں کا

احساس ہوا تھا وہ جھٹکے سے اپنا رخ موڑنے شاداب کی آنکھوں میں دیکھنے لگی جو سرخ خمار زدہ آنکھوں سے اسکی جانب ہی دیکھ رہا تھا اس سے پہلے کہ وہ بے خودی میں میرال کے گال پہ جھکتا میرال گھبرا کر دور ہٹی تھی کہ شاداب کو اسکی یہ حرکت پسند نا آئی تھی اسی لیے ایک ہی جست میں اسکی کلائی کو اپنی گرفت میں لیتے وہ شرر باز نگاہوں سے میرال کی جانب دیکھتے گویا ہوا تھا...

تم مجھے خود کے قریب آنے سے کیوں روکتی ہو میرال سلطان خان ہاں یاد ہے نا تمہیں کہ " کون ہوں میں تمہارا ہونے والا شوہر تو مجھ سے یہ گریز کیوں جاناں ...

شاداب نے میرال کی کلائی کو چھوڑ کر اسکی بازو کو اپنے گرفت میں لیتے اپنی جانب کھینچا تھا کہ اسکے ایسا کرنے سے میرال اسکی جانب کھینچی چلی آئی تھی میرال نے اسکے سینے پہ اپنے دونوں ہاتھ رکھتے فاصلہ قائم کرنا چاہا تھا...

نن نی نہیں ت تو شاداب ایسی کوئی بات نن نہیں ہے مجھے لگتا ہے کہ یہ سب شادی کے بعد ہی " ... ٹھیک لگتا ہے ویسے بھی شادی کو بھی تھوڑا ٹائم ہی باقی رہ گیا ہے

میرال نے جواز پیش کیا تھا جس پہ شاداب نے کچھ سوچ کر سر کو اثبات میں ہلاتے اسکے گال کو چوم لیا تھا کہ میرال نے اپنی مٹھیاں بھیج لیں تھیں جبکہ رقم جو کمرے کے باہر بنے ٹیریس پہ کھڑا تھا یہ منظر دیکھتے تو جیسے اسکا اشتعال عود کر آیا تھا رگیں تن گئیں تھیں کالی آنکھیں لہورنگ ہوئیں تھیں اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ شاداب سمیت میرال کی بھی جان لے ڈالے کہ اسنے ... کیسے اسے خود کو ہاتھ لگانے دیا تھا

اس سے پہلے کہ شاداب میرال کے مزید قریب ہوتا ایک ملازم اندر آیا تھا کہ میرال کو بنا دوپٹے کے دیکھتے وہ فوراً سے نگاہیں نیچی کر گیا تھا

... " شاداب لالا آپکو بڑے صاحب نیچے مردان خانے میں بلارہے ہیں "

... " ٹھیک ہے تم چلو میں ابھی آتا ہوں "

... ملازم تابعداری سے سر کو خم دیئے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا

جاناں میں تم سے جو بات کرنے آیا تھا وہ تو کرنا بھول ہی گیا کل تم ریڈی رہنا ہم دونوں کل " ... شادی کی شاپنگ پہ جائیں اوکے

شاداب نے گہری نظروں سے میرال کو دیکھتے کہا تھا کہ ار قم کا دل اس پل یہی چاہا تھا کہ اپنی ... پاکٹ میں موجود گن کی تمام گولیاں وہ شاداب کے سینے میں اتار دے ... " اوکے "

میرال نے مختصر کہا تھا کہ شاداب مسکرا کر سر کو اثبات میں ہلاتے کمرے سے باہر نکلا تھا اسکے ... جاتے ہی میرال نے بھاگ کر کمرے کو لاک کیا تھا مبادا کہ پھر سے ہی نا آجائے میرال جیسے ہی لاک لگا کر پلٹی تھی سامنے ار قم کو موجود پا کر اسنے خوف سے تھوک نگلا تھا کہ ... ار قم کا چہرہ دھواں دھواں ہوا جا رہا تھا ... " ار رارق ار قم آپ آپ بی یہاں "

اسنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں کہا تھا کہ ار قم نے بنا سوچے سمجھے اپنے ہاتھ کا مکا بنائے ڈریسنگ کے شیشے میں دے مارا تھا کہ میرال کی بے ساختہ چیخ برآمد ہوئی تھی آنسو بھی ٹپ ٹپ آنکھوں سے گرنے لگے تھے کہ ار قم کی یہی بس ناہوئی تھی وہ زخمی ہاتھ کو بار بار جان بوجھ کر دیوار پہ مار رہا تھا ... کہ جیسے خود کو سزا دے رہا ہو

ابی پ نہیں پی پلیزن نہیں ار قم ایسا کک کیوں کک کر رہے ہیں آپ آپ کک کو مم " مجھ پہ غ غصہ ہہ ہے ٹھیک ہے اتار ل لیں غصہ مم مجھے مار لیں مم می مگر ایسا کر کے مم می مجھے ... " افیت مت دیں پلیز

میرال نے ہچکیوں سے روتے کہا تھا کہ ار قم نے کالی لہورنگ آنکھیں اسکی او شن کلر کی آنکھوں میں گاڑھیں تھیں کہ میرال کا سینے میں موجود ننھا دل کانپ سا گیا تھا ار قم کا یہ جنونی روپ دیکھ ... کر

اب صورتحال کچھ یوں تھی کہ میرال کے قدم پیچھے کی جانب بڑھ رہے تھے جبکہ ار قم کے قدم آگے کی جانب وہ پیچھے ہوتی ہوتی دیوار سے جا لگی تھی کہ ار قم مکمل اسپر حاوی ہوتے اپنے دونوں ... بازوؤں کو اطراف میں جما گیا تھا

میں کتنا بے بس ہوں کہ اس حرام زادے کی جان نالے سکا کتنی آسانی سے وہ میری بیوی کو " چھو گیا ہاں کیسے اسنے تمہیں ہاتھ لگایا کیا تم دودھ پیتی بچی ہو جو اس بے غیرت گھٹیا انسان کے سامنے بنا دوپٹے کے یو نہی منہ اٹھا کر کھڑی ہو گئی ہاں میرال سلطان خان ایک بات یاد رکھنا ار قم علی شاہ کو اپنی عزت بہت عزیز ہے وہ کبھی نہیں چاہے گا کہ اسکی عزت یوں سر عام سب کے سامنے بنا دوپٹے کے دندنا تی پھرے اور میری عزت تم ہو یاد رکھنا کبھی میری امانت میں خیانت ... " مت کرنا ورنہ میں خود اپنے ہاتھوں سے تمہیں قبر میں اتاروں گا

ار قم کا سرد سخت رویہ محسوس کر کے میرال کی اوشن کلر کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی جبکہ جسم ... بھی ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا

" کیسے اس بھونڈے حرام زادے ** (گالی) کی ہمت ہوئی تمہیں ہاتھ لگانے کی ڈیم اٹ "

...

ارقم نے ایک مرتبہ پھر اپنا ہاتھ دیوار میں دے مارا کہ میرا منہ پہ ہاتھ رکھتے روتی ہوئی گویا
... ہوئی

... " آپ کو مجھ پہ غصہ ہے تو پلیز مجھے سزا دے لیں خود کو کیوں افیت دے رہے ہیں "

میرا ل کے روئے چہرے کو دیکھتے ارقم نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا تھا اور پھر اسکی کمر میں ہاتھ
... ڈالتے وہ اسے اپنے نزدیک کھینچ گیا تھا

... " سوچ لو میری سزا سہ لوگی کہیں بے ہوش نا ہو جاؤ "

ارقم نے ایک نظر اسکی جانب دیکھتے با مشکل اسکے رعنائیاں بکھیرتے وجود سے نظریں ہٹاتے کہا
تھا کہ میرا ل نے معصومیت کے سبھی ریکارڈ توڑتے سر کو اثبات میں ہلایا تھا کہ ارقم بنا ایک پل
کی دیر کیے اسکے ہونٹوں پہ جھکا تھا آج سے پہلے میرا ل نے ارقم کے لمس میں اتنی شدت محسوس

ناکی تھی وہ سانسوں کے لیے تڑپ رہی تھی جبکہ اسکا ستمگر بے حس بنا اپنے سلگتے تڑپتے دل کو
... راحت پہنچا رہا تھا کہ اب اسکا غصہ میرال کی قربت ہی نے دور کرنا تھا

اپنی مرضی سے اسکی سانسوں کو آزادی بخشے وہ اسکے آنسوؤں سے تر لال چہرے کو دیکھنے لگا تھا وہ
مہم سا مسکرایا تھا یکا یک میرال کو اسکے ہاتھ کا زخم یاد آیا تو وہ فوراً اسے اسکی گرفت سے نکلتے
واڈروب سے فرسٹ ایڈ نکال آئی تھی اسکے ہاتھ کی ڈریسنگ کرتے وہ رو بھی رہی تھی کہ اسکے
ہاتھ پہ اتنا گہرا زخم ہو چکا تھا کہ میرال کے بھی آنسو نکل آئے تھے اسکی تکلیف کو محسوس کر جبکہ
وہ اب بھی ڈھیٹ بنا کبھی اسکے چہرے پہ آئے بالوں کو پیچھے کرتا تو کبھی اسکے گال پہ اپنے لب
رکھتا اسے شرمانے پہ مجبور کرتا ڈریسنگ کر کے جب میرال کمرے سے جانے لگی تو ارقم نے ایک
ہی جھٹکے میں اسے اپنی جانب کھینچا تھا وہ کٹی ڈالی کی مانند اسکے سینے سے ٹکڑائی تھی ارقم نے اسکی
اوشن کلر کی آنکھوں میں دیکھا جو رونے کے باعث لال ہو چکی تھیں اسکی آنکھوں میں اپنے لیے
ناراضگی دیکھ کر اسنے گہرا سانس بھرا اور پھر اسکے کان کے قریب جھکتے وہ ایک ہی پل میں اسکی
... تمام تر ناراضگی اور شکوے ختم کر گیا تھا

... " آئی لو یو میری خونخوار شیرنی "

میرال کے لب آہستگی سے مسکرائے تھے کہ وہ تو اسے ہر حال میں اچھا لگتا تھا ہر حال میں قبول
... تھا چاہے پھر وہ ارقم ہو یا پھر شمشیر



دھڑکن اس وقت بلیو کلر کی سادہ شرٹ اور ٹراؤز کو پہنے ہوئے سونے کی کوشش میں مصروف
تھی موسم بھی آبر آلود تھا وہ سونے کی کوشش میں تھی لیکن نیند کا نام و نشان کہیں نہ تھا آخر کار
وہ سونا ترک کر کے اٹھی اور کمرے کے باہر بنے ٹیریس پہ آکھڑی ہوئی تھی ٹھنڈی ہوا اور ہلکی
ہلکی بوند باندی کو دیکھ وہ مسکرائی تھی لیکن کچھ سوچتے ہوئے اس کی آنکھ سے بھی ایک قیمتی موتی
ٹوٹ کے گرا تھا وہ اس کو چھوڑ تو آئی تھی لیکن وہ چاہے بھی اس مغرور ستمگر کو بھلا نہیں پار ہی
--- تھی چاہے اسے اس کے ساتھ کیسا ہی سلوک کیوں نہ کیا ہو

وہ ابھی یونہی کھڑی تھی کہ اسے اپنی گردن پہ کسی کی پر تپش سانسیں محسوس ہوئیں تھیں وہ
--- جانتی تھی کون ہے لیکن خاموش رہی تھی

عالم نے جھٹکے سے دھڑکن کو بازو سے پکڑ کے اپنے بے حد قریب کرتے ہوئے اپنی لال خمار زدہ
--- آنکھیں اس کی سنہری آنکھوں میں ڈالیں تھیں

تمہاری ہمت کیسے ہوئی حویلی کو چھوڑ کے آنے کی ہاں کس کی اجازت سے تم نے اپنا قدم باہر "
؟ " نکالا

--- وہ دھاڑتے ہوئے بولا تھا

جس پر دھڑکن کو خوف نا آیا تھا بلکہ الٹا وہ پھٹ پڑی تھی آخر کب تک برداشت کرتی وہ ایسا رویہ
؟ کیا وہ انسان نا تھی

بخش دیں مجھے عالم سلطان خان بخش دیں مجھے صرف اور صرف آپ کی ضد کی بنا پر مر گئی ہے
--- آپ کی بہن عالم نیناں مر چکی ہے

--- کہ اچانک ہی عالم نے اسکی گردن اپنے ہاتھ کی سخت گرفت میں جکڑ لی تھی

میری بہن تمہارے بھائی کی وجہ سے آج زندہ نہیں ہے اسکی موت کا ذمہ دار صرف اور صرف
--- تمہارا نام نہاد بھائی ہے سمجھی تم

--- عالم نے لال آنکھیں لیے کہا تھا یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ ابھی رو پڑے گا

آپ کی بہن کے مرنے کے بعد میرا بھائی بھی زندہ نہیں ہے سمجھے آپ عالم میرا بھائی زندہ ہو کے
بھی زندہ نہیں ہے کبھی آپ نے حیدر بھائی کو دیکھا ہے نا وہ کھاتے ہیں ناپیتے ہیں ناسونے کا ہوش
کچھ بھی تو نہیں ترس آتا ہے مجھے میرے بھائی پہ میرا کلیجہ پھٹتا ہے جب میں حیدر بھائی کو یوں
؟ دیکھتی ہوں اور آپ جانتے ہیں ایسا کیوں ہے

کیونکہ میرا بھائی آپ کی بہن سے محبت کرنے لگا تھا اور اسکے مرنے کے بعد اسکی محبت عشق کی
صورت اختیار کر گئی لیکن آپ کی بہن کبھی واپس نہیں آسکتی نا میرا بھائی کبھی زندگی کی طرف
--- واپس آسکتا ہے

--- دھڑکن روتے ہوئے بولی

میرے بھائی نے اپنے بھائی کا بدلہ لینے کی خاطر اپنی محبت کو گنوا دیا اور آپ نے اپنی بہن کا بدلہ
--- لینے کی خاطر مجھے روند دیا

--- دھڑکن نے ٹوئے بکھرے ہوئے لہجے میں کہا تھا

عالم نے ایک نظر اس کی آنکھوں میں دیکھا اسکی نظروں میں کچھ ایسا تھا کہ وہ باقاعدہ نظریں چرا
--- گیا تھا

تو کیا وہ بھی ایک کمزور مرد تھا؟ کہ جیسے حیدر نے اپنے بھائی کا بدلہ لینے کے لیے نیناں کی محبت کو
مار ڈالا ویسے ہی عالم نے اپنی بہن کا بدلہ لینے کے جنون میں اسنے دھڑکن کو روند ڈالا اسکی روح کو
--- گھائل کر ڈالا تھا

وہ دھڑکن سے کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن اسکی انا آڑے آگئی تھی آخر کو وہ ایک بھائی بھی تو تھا نا جسکی
بہن کو دھوکا دے کے اسکے جذبات کو بری طرح کچل کے ان سب ظالموں نے بے دردی سے
--- مار ڈالا تھا

یہ ایک اسنے اپنی گن نکالی تھی اور دھڑکن کے سر پہ تان لی تھی جسکے دھڑکن نے بے یقینی سے
--- اس شنگر کی جانب دیکھا تھا

--- حد سے زیادہ لال آنکھیں لیے لبوں کو سختی سے بھینچے وہ دھڑکن سے مخاطب ہوا تھا

مجھے معاف کر دینا دھڑکن سلطان خان میں ایک شوہر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہن کا "
--- " بھائی بھی ہوں

ٹریگر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسنے گن کا رخ دھڑکن کے بجائے اپنی جانب کیا تھا جب کے دھڑکن
--- بے حس و حرکت بے یقینی سے ساری بات کو سمجھتی نفی میں سر کو ہلا گئی تھی

--- نن نن نن نانن نہیں عالم

-- آپ ای ای ایسا نن نہیں کک کر سکتے

--- جب کے اسکی جانب دیکھتے ہوئے اس نے ٹریگر کو دبا یا تھا

--- فضا میں گولی چلنے کی آواز آئی تھی اور پھر موت سا سناٹا چھا گیا تھا



ہادی ہادی مجھے بچالیں میں مرنا نہیں چاہتی آپ کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی پلیز ہادی اپنی نین کو " بچالیں میں آپ کا انتظار کر رہی ہوں آپ کب آئیں گے ہادی میرا سانس بند ہو رہا ہے یہاں بہت اندھیرا ہے مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے پلیز میرے پاس آ جائیں مجھے یہاں سے نکال لیں میں ... " بہت تکلیف میں ہوں آہسہ ہادی

... " نیناں "

حیدر نے چیختے ہوئے کہا تھا کہ خواب میں حیدر نے پھر سے نیناں کو گاڑی سے ٹکڑاتے ہوئے دیکھا تھا جیسی وہ ہر بڑا کراٹھ بیٹھا تھا اور پھر نیناں نے حیدر سے جو خواب میں کہا تھا وہ اسے بلا رہی تھی اسکا کیا مطلب تھا؟

حیدر کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے

کاش میں اتنا سنگدل نابنا ہوتا تو آج میری نیناں مجھ سے دور ناگئی ہوتی آئیم سوری میری جان "
... " آئیم سو سوری

... حیدر نے نیناں کی تصویر کو موبائل میں دیکھتے بے تحاشا چومتے ہوئے کہا تھا

تیرے جانے کا غم پھر نا آنے کا غم "

پھر زمانے کا غم کیا کریں

راہ دیکھے نظر رات بھر جاگ کر

پر تیری تو خبر نا ملے

بہت آئی گئی یادیں مگر اس بار تم ہی آنا

تم آؤ گے مجھے ملنے خبر یہ بھی تم ہی لانا

میری دہلیز سے ہو کر ہوائیں جب گزرتی ہیں

یہاں کیا دھوپ کیا ساون ہوائیں بھی برستی ہیں

ہمیں پوچھو کیا ہوتا ہے بنا دل کے جیے جانا

" بہت آئی گئی یادیں مگر اس بار تم ہی آنا

فرش پہ عالم کا بہتا خون دیکھ دھڑکن کے تو جیسے ہاتھ پاؤں ہی پھول گئے تھے اس صورتحال میں وہ اپنے اور عالم کے بیچ ہوئی تلخیوں نفرتوں ناراضگیوں کو بالکل فراموش کر چکی تھی فکر تھی تو صرف اس ستمگر کی جس کی مدھم ہوتی سانسیں دیکھ دھڑکن کی اپنی بھی سانسیں مدھم ہو رہی تھیں ...

... وہ فرش پہ عالم کے پاس ہی بیٹھتی اسکے سر کو اپنی گود میں رکھے اسے بلانے لگی تھی عالم پلیز میری طرف دیکھیں دیکھیے آنکھیں مت بند کر یے گا میں ابھی ایمبولینس کو کال " ... کرتی ہوں

... عالم بھیگی آنکھوں سمیت کہتی جھٹ پٹ سے ایمبولینس کو کال کر گئی تھی

تقریباً پندرہ منٹ کے بعد ایمبولینس آگئی تھی عالم کو سٹر پیچر پہ ڈالتے اندر کیا تھا اور ساتھ ہی
... دھڑکن بھی بیٹھی تھی

... دھڑکن نے سوچا بھی نہیں تھا کہ عالم ایسے کوئی انتہائی قدم اٹھالے گا

عالم غنودگی میں تھا عالم سمیت دھڑکن کے بھی کپڑے خون سے رنگے جا چکے تھے تھوڑی ہی
... دیر میں وہ ہاسپٹل پہنچ چکے تھے

عالم کو فوری طور پہ آپریشن تھیٹر لے گئے کیونکہ خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے وہ مزید انتظار
... نہیں کر سکتے تھے

دھڑکن عالم کے لیے بے تحاشادعائیں مانگ رہی تھی عالم نے جو کچھ بھی کیا تھا وہ ایسا کبھی نہیں
چاہتی تھی جو آج ہو گیا تھا بے شک اسے عالم سے محبت نہیں تھی لیکن وہ اس تکلیف سے گزر
چکی تھی جب ارقم کی موت کا پتہ چلا تھا وہ میرال کو اس تکلیف سے دوچار نہیں کرنا چاہتی تھی اور
پھر ایک بیٹے کو ماں سے جدا ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی وہ یہ بات حقیقت تھی کہ دھڑکن کو فل

وقت اس بات کا علم نہیں تھا کہ ار قم زندہ ہے کیونکہ اسکا کسی سے کوئی رابطہ نہیں تھا اور ار قم بھی اپنی پریشانیوں میں کچھ یوں الجھا ہوا تھا کہ دھڑکن سے ملنا تو دور ایک فون کال تک نا کر سکا ... تھا

آپریشن تھیٹر میں چل چل کر دھڑکن کے پاؤں شل ہو چکے تھے لیکن ابھی تک ڈاکٹر کی جانب سے تسلی بخش جواب نہیں آیا تھا ہاں البتہ ایک نرس باہر آئی تھی لیکن دھڑکن کے پوچھنے پہ صرف یہی کہہ سکی کہ آپ دعا کریں بلا آخر ایک گھنٹے بعد ڈاکٹر باہر نکلا تھا آپریشن تھیٹر کی ... لائیس آف ہوئیں تھیں

... " ڈاکٹر میرے ہی کیسے ہیں اب "

... دھڑکن نے فوراً سے پوچھا تھا کہ ڈاکٹر اسکی جانب دیکھ کر مسکرایا تھا

... " ڈونٹ وری مسز خان ناؤ ہی از آؤٹ آف ڈینجر "

" Don't Worry Mrs Khan Now He is out of Danger

" ...

در اصل اللہ کا بہت کرم ہو گیا گولی لگی تو دل کے قریب ہی تھی لیکن بروقت خون ملنے پہ "

" ... پیشٹ کو بچا لیا گیا

" ... بٹ ڈاکٹر وہ ہے کون جس نے خون دیا "

" ... سوری ٹو سے بٹ انھوں نے سختی سے منع کیا ہے کہ ہم ان کا نام ایسپوز نہ کریں "

آپ کی دعائیں بھی ہیں جو ان کے کام آئیں ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کو ان سے کتنی محبت "

" ... ہے

... ڈاکٹر کے یوں کہنے پہ دھڑکن نے گڑ بڑاتے ہوئے بے چینی سے پہلو بدلاتھا

" ... ڈاکٹر کیا میں ان کو دیکھ سکتی ہوں "

جی بالکل ہم آدھے گھنٹے تک انکسوروم میں شفٹ کر دیں گے پھر مل سکتی ہیں آپ اور ابھی آپ "

... " میرے ساتھ آئیں کچھ پیپر ورک کرنا ہے

... " اوکے ڈاکٹر "

دھڑکن دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کرتی جس نے اسے ستمگر کی زندگی بخش دی تھی ڈاکٹر کے

... پیچھے چل دی تھی



میرال آج شاداب کے ساتھ شاپنگ پہ آئی ہوئی تھی دل ہی دل میں اسے ارقم سے بے پناہ

خوف آرہا تھا کہ اگر آج ارقم نے اسے شاداب کے ساتھ شاپنگ کرتے ہوئے دیکھ لیا تو شاداب

... کے ساتھ جو ہوگا سو ہوگا وہ اسے بھی زندہ درگور کر دے گا

میرال فل وقت اور نج کلر کی اوپن شرٹ اور اسکے ہم رنگ ٹراؤزر پہنے ہوئے تھی دوپٹہ کو شانوں پہ اچھے سے پھیلائے بھورے بالوں کو کیچر میں مقید کیے میک اپ سے پاک صاف چہرہ ... لیے وہ بے پناہ خوبصورت لگ رہی تھی

... شاداب اسکو کراچی کے سب سے مہنگے مال میں لیے داخل ہوا تھا

میرال اور شاداب ایک شاپ میں داخل ہوئے تھے وہاں بنی کر سیوں پہ بیٹھتے شاداب نے ... شاپ کا سب سے مہنگا برائینڈل ڈریس دیکھانے کو کہا تھا

اب صورتحال کچھ یوں تھی کہ میرال کے سامنے تین لہنگے پڑے تھے ایک میرون کلر کا ایک ... پیور ریڈ کلر کا اور ایک ریڈ اور گرین کلر کے امتزاج کا لہنگا تھا

شاداب نے میرال کو ان تینوں میں سے جو پسند آئے لینے کا کہا تھا اور خود ایک ضروری کال سننے ... تھوڑی دیر کے لیے شاپ سے باہر نکلا تھا اسی وقت میرال کی نوٹیفکیشن ٹون بجی تھی

... " جان پیور ریڈ کلر کا ڈریس لے کر چینجنگ روم میں پہنچو "

ارقم کا میسج دیکھ کر میرال کی ہتھیلیوں سے پسینہ پھوٹنے لگا تھا جسکے دل کانوں میں دھڑک
--- دھڑک کر پاگل ہوا جا رہا تھا

وہ جانتی تھی اگر اسنے ایسا نا کیا تو پھر وہ ارقم کے عتاب کا نشانہ بنے گی لہذا ڈریس اٹھائے وہ روم کی
... جانب بڑھ گئی تھی

... روم میں پہنچی تو ایک اور میسج بھیجا گیا تھا

... " اسکو جلدی سے پہن کر مجھے سپلائے میں ڈن لکھ کر بھیجو "

اب تو میرال کو لگا کہ وہ گئی کیونکہ وہ ارقم کی جسارتوں اسکی شدتوں سے باخوبی واقف تھی پھر یہ
بھی ڈر تھا کہ کہیں شاداب نادیکھ لے مگر مرتی کیانا کرتی ناچار وہ ڈریس پہن لیا آئینے میں خود کو
خود ہی دیکھتے اسکے کان سے دھواں نکلنے گا تھا جسکے چہرہ پہ پورے جسم کا خون سمٹ کر آگیا تھا
کیونکہ لہنگے کے فرنٹ اور بیک کا گلہ کافی ڈیپ تھا بیک پہ تو تین نازک سی ڈوریاں تھیں جو پیل

بھر میں کھینچنے پہ ٹوٹ کر بکھر جائیں لیکن جو بھی تھا وہ اسے ڈریس میں کوئی شہزادی ہی لگ رہی تھی ...

وہ بامشکل ڈن کا میسیج لکھتی ایک گہرا سانس بھرتی مڑی ہی تھی کہ اپنے پیچھے رقم کو دیکھتے وہ اپنی ... جگہ پہ اچھل کے رہ گئی تھی

... " آپ مہم می مجھے ددی دیکھ رہے تھے "

میرال کے پوچھنے پہ رقم ایک ادا سے ہنسا تھا کہ ہنستے ہوئے اسکا ستمگر اسقدر خوبصورت لگ رہا تھا ... کہ میرال کو نظریں ہٹنا کافی مشکل لگا تھا

میرال جو اسکی جانب دیکھ رہی تھی اسکی محویت تب ٹوٹی جب رقم اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسکے ہونٹوں پہ جھکا تھا جانے کتنے ہی دیر خود کو سیراب کرتا رہا تھا میرال کو جب لگا کہ وہ مزید سانس نہیں لے سکے گی تو اسکے سینے پہ ایک زوردار مکا جڑا تھا اور اسنے آہستگی سے اسکے ہونٹوں کو چھوڑا

تھا لیکن کمر پہ گرفت ہنوز قائم تھی اسکے کان پہ جھکتے وہ ایک جانلیو اسرگوشی کرنے گا تھا کہ
... میرال کا چہرالال انار جیسے ہوا تھا

اس ڈریس میں کافی ہاٹ لگ رہی ہو دل تو چاہ رہا ہے کہ یہی پہ ساگ رات بنالوں لیکن کیا ہے "
نا بھی تمہارے اس بھونڈے منگیتر کی کمزوریوں کو ڈھونڈتے اسے ایکسپوز بھی کرنا ہے اسلیے یہ
... " کام ہم اپنی رخصتی والے دن پہ ہی چھوڑتے ہیں

کہتے ہوئے میرال کی کان کی لو کولبوں میں دباتے اسنے اسکی گردن پہ شدت بھرا لمس چھوڑا تھا
... کہ میرال کو اچانک ہی شاداب کی آواز سنائی دی تھی
... " میرال جاناں اب آ بھی جاؤ کتنا ٹرپاؤ گی اپنے عاشق کو "

شاداب کی باتیں سنتے ار قم کی گرفت میرال کی کمر پہ سخت ہوئی تھی جبکہ میرال کے چہرے کا
... رنگ فق ہوا تھا

" ار قم آپ ابھی چلے جائیں آئی پر اس میں باقی شاپنگ بھی آپکی مرضی سے ہی کرونگی "

میرال نے اسے التجائی نظروں سے دیکھتے کہا تھا اور ار قم نے سنجیدہ چہرہ لیے سر کو ہاں میں ہلاتے کہا تھا اس سے پہلے کہ میرال باہر نکلتی ار قم نے ایک مرتبہ پھر اسے اپنی جانب کھینچتے اسکے... دوپٹے کو اچھے سے پھیلاتے اسکے فرنٹ اور بیک کو کور کیا تھا

... " اب جاؤ جان ورنہ پھر میرے لیے مشکل ہو جائے گا "

ار قم نے اسکے ماتھے پہ اپنا شدت بھرا لمس چھوڑتے با مشکل اسکے جسم کی رعنائیوں سے نظریں چراتے کہا تھا کہ میرال بھی اب کی بار اسکے گال پہ لب رکھتی مسکراتی ہوئی روم سے باہر نکلی تھی جبکہ ار قم بھی سیٹی بجاتے بالوں میں ہاتھ پھیرتے مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجائے باہر نکلا تھا اور پھر... ہجوم میں کہیں گم ہو گیا تھا



عالم کو ہوش آچکا تھا دھڑکن کچھ دوائیاں اور فروٹ لیتے عالم کے روم کی جانب بڑھی تھی کہ عالم کے کمرے سے آتی آوازیں سنکر وہ اپنی جگہ منجمد رہ گئی تھی ایک آنسو اسکی آنکھ سے بہہ نکلا ... تھا

عالم آپ نے تو کہا تھا کہ جیسے ہی آپ کا بدلہ پورا ہوگا آپ دھڑکن کو چھوڑ دیں گے اسے " طلاق دے دیں اب تو آپ کا مقصد بھی پورا ہو چکا ہے دھڑکن کے گھر والے اس سے تمام تر رابطے رشتے ناتے توڑ چکے ہیں اسکا تواب کوئی سہارا بھی نہیں رہا اپنی بے عزتی کا بھی بدلہ لے چکے ہیں اسے چھوڑ دیں نا اور آپ نے کہا بھی تھا کہ مجھ سے شادی کریں گے پلیز جلدی اس گھمنڈی لڑکی سے --- " سے جان چھوڑا کر مجھے اپنا لیجئے عالم آئی کانٹ لو وود آؤٹ یو آئی لو یو سوچ

ثنا نے کمال اداکاری سے کہا تھا وہ دھڑکن کا آنچل دیکھ چکی تھی اس لیے یہ من گھڑت کہانی کہہ ڈالی تھی جسکے دھڑکن جسکے دل میں عالم کے لیے ایک نرم گوشے نے جنم لیا تھا وہ وہی دم توڑ چکا تھا ...

جب بھی تم پہ بھروسہ کرنے کی کوشش کرنے لگتی ہوں تم کچھ نا کچھ ایسا کر دیتے ہو کہ " میرے دل میں تمہارے لیے مزید نفرت پیدا ہو جاتی ہے لیکن اس بار جو کاری وار تم نے میری ذات پہ کیا ہے نا عالم سلطان خان اگر تمہیں سود سمیت واپس نالوٹایا تو میں بھی اپنے باپ کی بیٹی ... " نہیں

... دھڑکن نے زخمی ناگن کی طرح پھنکارتے ہوئے بے دردی سے آنسوؤں کو رگڑ ڈالا تھا



عالم کو ایک ویک بعد ہاسپٹل سے ڈسچارج مل چکا تھا دراصل ڈاکٹر زتوا بھی بھی اسکو ہاسپٹل میں رکھنا چاہتے تھے لیکن وہ سر پھر اخان کہاں کسی کی سنتا تھا اسلیے جتنا ممکن ہو سکتا تھا وہ تمام تر سہولیات اسکو گھر میں پہنچادی گئیں تھیں تابندہ بیگم سمیت سلطان خان اور میر علی نے بھی اسکو خوب سنائیں تھیں کہ وہ کیسے خود کے ساتھ ایسا کر سکتا تھا لیکن وہ جواباً خاموش رہا تھا اس دوران دھڑکن نے اسکا خیال رکھنے میں کوئی کثر نا چھوڑی تھی وہ جانتی تھی کہ وہ دغا باز ہے جب بھی

اسپر بھروسہ کرنی کوشش کرتی ہے تو بدلے میں ماسوائے ذلت کے پچھتاوے اور درد کے کچھ... نہیں آتا لیکن وہ اپنے اس باولے دل کو کیسے سمجھاتی جو اسکے ستمگر کے نام کا ورد کرتا رہتا تھا ابھی بھی وہ اسکے لیے یوٹیوب سے ریسیپی دیکھتی چکن سوپ بنا رہی تھی خانسامہ نے کہا بھی تھا کہ وہ بنا دیتی ہے لیکن دھڑکن نے اسکو عالم کے لیے رات کا کھانا تیار کرنے کو کہا تھا جس میں اسنے اسے سختی سے تائید کی تھی نمک مرچ کم رکھنا ہے دھڑکن کے کہنے پہ خانسامہ سر کو اثبات... میں ہلا گئی تھی

آدھے گھنٹے کے بعد دھڑکن نے سوپ تیار کر کے اسے تھوڑا سا ٹھنڈا کر کے سوپ کا باؤل کے ساتھ ایک گلاس پانی کا ٹرے میں سجایا تھا اور خود ٹرے اٹھاتی اوپر عالم کے کمرے کی جانب قدم... بڑھانے لگی تھی

... وہ کمرے میں آئی تو عالم بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے ہوئے تھا

دھڑکن اسکے قریب ہی بیڈ پہ بیٹھی تھی کہ عالم نے جھٹپٹ آنکھیں کھولیں تھیں اور کئی پل اسکے من ہوئے چہرے سے اپنی نظریں ناہٹا پایا تھا دھڑکن کالے رنگ کی سادہ شلوار قمیض پہنے بالوں کا راف سا جوڑا بنائے بالوں کی لٹوں کو اطراف سے نکالے سنہری آنکھوں میں کاجل کی... ایک لکیر ڈالے گلابی پنکھڑیوں جیسے ہونٹ لیے اسکو امتحان میں ڈال گئی تھی

... " سوپ پی لیں "

دھڑکن نے مختصر کہتے اسکا دھیان اپنی جانب سے ہٹانا چاہا تھا کیوں کہ خود پہ اسکی لودیتی نگاہوں... کو وہ اچھے سے محسوس کر چکی تھی اسلیے سوپ کا چمچ اسکی جانب بڑھایا تھا

جبکہ عالم کی محویت اسکے پکارے جانے پہ ٹوٹی تھی اور منہ کھولا تھا تھوڑا سا سوپ پیتے اسنے مزید پینے سے منع کر دیا تھا دھڑکن نے بھی زیادہ زور نہیں دیا تھا وہ ٹرے کو اٹھائے جانے لگی تھی کہ عالم نے اسکی کلائی کو اپنی گرفت میں لے لیا تھا دھڑکن نے سپاٹ نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا... تھا

عالم کی نظر باہر سے گزرتی ملازمہ پہ پڑی تھی اسلیے اسکو آواز دے کر اندر بلایا تھا اور دھڑکن کو
ٹرے اسے تھمانے کو کہا تھا دھڑکن جب ٹرے ملازمہ کو تھما چکی تھی اور ملازمہ ٹرے اٹھائے
... نیچے کی جانب بڑھ گئی تھی ملازمہ کے جانے کے بعد دھڑکن گویا ہوئی تھی

... " کیوں روکا ہوا ہے مجھے یہاں اپنے مجھے اپنے ٹیسٹ کی تیاری کرنی ہے "

" یار ایسا تو کوئی اپنے دشمن کے ساتھ بھی نہیں کرتا جیسے تم اپنے شوہر کے ساتھ بیہو کرتی ہو "

...

... عالم نے منہ بسورتے کہا تھا کہ دھڑکن کے لبوں پہ طنزیہ مسکراہٹ ابھری تھی

اور نیلی آپ کب سے خود کو میرا شوہر سمجھنے لگے ہاں؟ اور کہ دشمنی اپنے اختتام کو کب پہنچی "

... " میرے خیال میں تو ہمارے بیچ ماسوائے دشمنی کے اور کوئی رشتہ قائم ہو ہی نہیں سکتا

... دھڑکن کے طنزیہ لہجے پہ عالم نے دانت پیسے تھے

میں پہلے تمہیں اپنا دشمن سمجھتا تھا لیکن ایسی کوئی بات نہیں ہے ان فیکٹ میں کافی دنوں سے " ...
تمہیں کچھ بتانا چاہتا تھا لیکن مناسب موقع نہیں مل رہا تھا

"کونسی بات کرنی ہے جلدی بولیں مجھے بہت کام ہیں آپ کی طرح فارغ بندی نہیں ہوں میں " ...

پتہ نہیں کیوں لیکن میرا دل تمہاری جانب مائل ہونے لگا ہے آئی مین کے تم میں دلچسپی لینے " ...
" لگا ہوں میں مجھے خود نہیں پتہ کہ مجھے کیا ہو رہا ہے بٹ ناؤ آئی ایڈمٹ کہ آئی لائک یو

عالم نے دل کی بات کو زبان پہ لایا تھا لیکن دھڑکن کی دھڑکنوں نے شور مچا دیا تھا اسے عالم سے ...
کسی ایسی بات کی توقع نہیں تھی پچھلے ایک ہفتے سے وہ اسے شک دیئے جا رہا تھا

... " واٹ؟ آریو ان یور سنسز ہو دا ہیل آریو مسٹر عالم خان "

" What ? Are you in your senses Who the He'll are
you Mr Alam Khan " ...

... دھڑکن نے چیختے ہوئے بیڈ سے جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا تھا

... عالم اسکا جواب جانتا تھا اسلیے ایک گہرا سانس بھر کے رہ گیا تھا

اس سے پہلے کہ عالم کچھ کہتا دھڑکن بیڈ کے اطراف میں اپنے دونوں ہاتھ جمائے الفاظوں کو چبا
... چبا کے گویا ہوئی

میرے ابھی اتنے برے دن بھی نہیں آئے کہ اپنے بھائی کے قاتل سے مجھے محبت ہو جائے یا "
مجھے تمہاری اس سوکا لڈ پسندیدگی کا جواب محبت ہی سے دینا پڑے سمجھے تم کیا سمجھتے ہو کہ مجھے
اپنی ان چکنی چپڑی باتوں میں پھنسا لوگے باہر اس ثنا سے دل بہلاتے رہو گے اور گھر آ کر مجھ سے
محبت کے جھوٹے دعوے کرو گے اور میں خوشی خوشی تمہاری اس محبت کو قبول کر لوں گی ہاں
میرے چہرے پہ پاگل لکھا ہوا ہے یا پھر مجھے کسی پاگل کتے نے کاٹا ہے کیا؟ اگر تم ایسا سمجھتے ہو تو
یہ آپ کی بھول ہے عالم صاحب ایسا ہر گز نہیں ہونے والا ان فلیٹ میں بہت جلد تمہارے
... " سامنے ہی تم سے خلع لے لوں گی

عالم کو دھڑکن کی آخری بات نے طیش دلادیا اور ایک ہی جھٹکے میں دھڑکن کی گردن میں ہاتھ ڈالتے وہ اسکے ہونٹوں پہ جھکا تھا لمس میں اتنی شدت تھی کہ دھڑکن کو اپنے منہ میں خون کا ذائقہ گھلتا ہوا محسوس ہوا تھا اسکا لمس اتنا درد بھرا تھا کہ دھڑکن کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے وہ اپنی جانب سے بھرپور مزاحمت کر رہی تھی لیکن عالم مدہوش ہوتا جا رہا تھا بالآخر جب دھڑکن کو سانس لینے میں دقت ہوئی تب اسنے اپنے دانت عالم کے ہونٹوں پہ گاڑھے تھے کہ عالم تکلیف کے مارے ایک ہی جھٹکے میں اسے اپنی سخت سنگلاخ گرفت سے آزادی بخش گیا...

... "تت تہ تم می مجھے مارنے والے تھے خونی درندے کہیں کے"

کھینچ کھینچ کر سانس بحال کرتی دھڑکن بھیگی پلکیں لیے بولی تھی کہ عالم کا ایک دلکش قہقہہ فضا میں بلند ہوا تھا اور ایک سیکنڈ کے بعد چہرے سرد مہری لیے عالم نے دھڑکن کی کلائی پکڑ کر اسے ایک مرتبہ پھر سے اسے اپنی جانب کھینچا تھا

یہ سزا تھی تمہاری جو بکواس کچھ دیر پہلے تمنے کی ہے مجھے امید ہے آئندہ نہیں کرو گی اور اگر " دوبارہ ایسا کچھ بولا اور سوچا بھی تو میرا یہ لمس یاد کر لینا سمجھی اس بات کو اچھی طرح سے اپنی ذہن ... " نشین کر لو کہ مجھ سے رہائی تو تمہیں میری موت کی صورت ہی میں ملے گی

عالم نے درشتگی سے کہتے ایک ہی جھٹکے میں اسے اپنی گرفت سے آزادی دی تھی دھڑکنے... ایک نظر اپنے ستمگر کی جانب دیکھا تھا اور پھر غصے سے پیر پٹختی کمرے سے باہر نکل گئی تھی



رات کے نوبے تھے اور حیدر گم صم سا اس دشمن جان کی یادوں میں ڈوبے گاڑی کو بے مقصد سڑک پہ ڈورار ہا تھا سمندر پہ پہنچتے اسنے گاڑی کو سائیڈ پہ پارک کیا تھا اور خود اتر کر سمندر کی جانب بڑھ گیا تھا وہ جانتا تھا کہ نیناں کو سمندر بہت پسند تھا آخر کو انکی محبت کا آغاز بھی تو یہی سے ہوا تھا وہ پاکٹ میں ہاتھ ڈالے جینز کو فولڈ کیے ننگے پاؤں سمندر میں چل رہا تھا آنسو متواتر... آنکھوں سے بہہ رہے تھے اور ذہن میں فقط یہی ایک جملہ گردش کر رہا تھا

میرا انتظار کر رہی تھی؟

حیدر ہنوز پوچھا تھا

۔۔۔ اب سے نہیں پتہ نہیں کتنے عرصے سے آپ کا انتظار تھا ہادی

...نیناں کی آواز اسکے کانوں میں گونج رہی تھی اور آنکھیں بھیگتی جا رہی تھی

ایک وقت تھا جب تمہیں میرا انتظار تھا اور دیکھو آج مجھے تمہارا انتظار ہے پلیز جہاں بھی اپنے "

ہادی کے پاس واپس آ جاؤ نہیں جی سکتا تمہارے بنا میری سانسوں کی ڈور تمہاری سانسوں سے

... " بندھی ہے آ جاؤ پلیز

... کہتے ہوئے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا

زندگی ہے تیرے نال تو میرا ہیں پیار

آ جاوے ماہی وے مینو تیرا انتظار

راہ تیری تک تک تھک گیا نے مینوں گلاں کر دے نے سارے

جاگدار ہند اوے راتاں نوں تے مذاق اڑاں دے تارے

چھڈ گیا تو سجنّا مینوں کلا یاں دس کس دے سہارے
دید تیری نوں تر سن اکھیاں ملن دے کر کوئی چارے
لے لے تتری دی سا مینوں جیندوں نامار
آجاوے ماہی وے مینوں تیر انتظار
ہسایا ناکول اے دل میرا رو ریاے
ہالاں رواں زاروں زار جیتا تو گیا میں ہار
آجاوے آجاوے مینوں تیر انتظار
زندگی اے تیرے نال تو میرا ہیں پیار
آجاوے ماہی وے مینوں تیر انتظار



پک جھپکتے ہی ایک ماہ بیت گیا تھا اور بالا آخر آج وہ دن ہی آ گیا جب میرال اور شاداب کا نکاح ہونا تھا میرال پیور ریڈ کلر کا لہنگا پہنے ہوئے تھی بالوں کا ڈھیلا جوڑا بنائے دولٹوں کو اطراف میں نکالے ماتھا پیٹے پہنے کانوں میں وزنی جھمکے پہنے گلے میں گلوبند پہنے ناک میں نتھ آنکھوں میں کاجل ڈالے مسکارے سے بو جھل ہوتی پلکوں سمیت آنکھوں پہ آئی لائٹ لگائے ہونٹوں کو لال رنگے سے رنگے حنا آلود کلائیوں میں بھر بھر چوڑیاں پہنے وہ آسمان سے اتری ہوئی حور لگ رہی تھی ہر کوئی اسے دیکھ کر ماشاء اللہ کہے بنانا رہ سکا تھا لیکن نجانے کیوں میرال کو صبح سے دھڑکالگ ہوا تھا وہ کئی بار ارقم کو میسج کر چکی تھی لیکن نجانے کیوں ناہی وہ اسکی کال پک کر رہا تھا ناہی میسج کا ریپلائے دے رہا تھا سو قسم کے وسوسے میرال کو آرہے تھے کہ اگر وہ نا آ یا تو سب کو اپنے اور اسکے رشتے سے آگاہ نا کیا تو کیا ہو گا وہ یہ نکاح کیسے کرے گی کیسے اس سب کو ہینڈل کرے گی وہ ابھی اسی اثنا میں بیٹھی سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی جبھی کمرے میں تابندہ بیگم اور دھڑکن داخل ... ہوئیں تھیں

... " ماشاء اللہ میری بیٹی کتنی پیاری لگ رہی ہے اللہ نظر بد سے بچائے "

... تابندہ بیگم دھڑکن پہ ایک طنزیہ نظر ڈالتی ہوئیں بولیں تھیں کہ اسکا دل کٹ کر رہ گیا تھا

... " اچھا چلو میرا ل بیٹا نکاح کا وقت ہو گیا ہے نیچے سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں "

... " نن نی نکاح "

... نکاح کا نام سنتے تو جیسے میرا ل کا چہرہ فق ہوا تھا آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی

ہاں نکاح ویسے بھی شاداب بھائی نیچے بے تابی سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں لڑکی کتنا ٹرپاؤ گی "

... " اب انھیں چلو بھی نیچے

دھڑکن نے شرارتا میرا ل کے کان میں شوخ جملہ بولا تھا جبکہ میرا ل تو کچھ سوچنے سمجھنے کی

... کیفیت میں نا تھی

... " کیا ہوا کہاں کھو گئی میرا ل بیٹا "

تابندہ بیگم نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا تھا کہ میرا ل یکدم چونکی تھی اور بھیگی آنکھوں

... سمیت کہنے لگی

--- "مم می مام می میں نن نکاح نہیں کرونگی"

... میرال کی بات سننے تابندہ اور دھڑکن دونوں حیران ہوئیں تھیں

... "کیوں بیٹا ایسا بھی کیا ہوا"

... تابندہ بیگم نے فکر مندی سے کہا تھا

... "بس میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی"

--- میرال نے بھیگی پلکوں سمیت کہا تھا

ارے میری بچی تم نے کہاں دور جانا ہے ایک گھر سے دوسرے گھر ہی تو جا رہی ہو اور پھر میرا

... "بیٹا بیٹیوں کو تو ایک نا ایک دن اپنے گھر جانا ہوتا ہے نا

... تابندہ بیگم اسکے گال کو پیار سے تھپتھپاتے ہوئے بولیں تھیں

اور پھر دھڑکن اور تابندہ اسے اپنے ساتھ لیے نیچے کی جانب بڑھیں تھیں حویلی کے لان میں

... نکاح کا انتظام کیا گیا تھا

... دلہن کے آنے پہ شور سا مچ گیا تھا جسکے شاداب کی تو نظریں ہی میرال پہ جم سی گئیں تھیں
میرال کو لان میں سفید اور سرخ رنگ سے بنے جھولے پہ بیٹھایا گیا تھا اور شاداب بھی بالکل اسی
طرز کے بنے جھولے پہ براجمان تھا اور بیچ میں ایک سفید رنگ کا بہت ہی خوبصورت پردہ لگایا
... گیا تھا

میرال سلطان خان ولد سلطان خان آپ کا نکاح شاداب خان ولد شائل خان سے باعوض "
...؟ " پچاس لاکھ حق مہر طے پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے

مولوی کے پوچھنے پہ میرال کا دل اچھل کے حلق میں آ گیا ہے پورا جسم میں کپکپی طاری ہو گئی
تھی لب لرز رہے تھے وہ کیسے نکاح پہ نکاح کر سکتی تھی یہ حرام تھا سوچتے ہوئے اسکی آنکھوں
سے کئی موتی ٹوٹ کر بے مول ہوئے تھے اس سے پہلے کہ میرال کچھ کہتی کسی کی بھاری گھمبیر
... سحر زدہ آواز پورے لان میں گونجی تھی

... " نہیں یہ نکاح کسی صورت نہیں ہو سکتا "

سبھی نے بیک وقت نظریں اٹھا کر مقابل کو دیکھا ار قم کو دیکھ کر جہاں میرال نے سکون کا سانس
... لیا تھا وہی شاداب کا رنگ فق ہوا تھا



ار قم کی آواز نے بیک وقت سبھی نے اسکی جانب دیکھا تھا شاداب تو حیران ہوا جا رہا تھا کہ ار قم
... زندہ کس طرح ہے اسنے تو اسے جان سے مارنے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی تھی

... " کیوں نہیں ہو سکتا نکاح اور تم کون ہو اور گاڈز نے تمہیں اندر کیسے آنے دیا "

سلطان خان کی گھمبیر آواز پورے لان میں گونجی تھی سلطان خان کی بات پہ ار قم کے لب
... مسکراہٹ میں ڈھلے تھے

سب سے پہلی بات تو یہ جان لیجئے کہ نکاح پہ نکاح حرام ہے اور دوسری بات میں آپکا ہونے
... " والادامادار قم علی شاہ آپکی بیٹی میرال کا شوہر نامدار

ارقم نے فخر یہ بتاتے ہوئے کہا تھا کہ وہاں موجود سبھی لوگوں کو سانپ سو نگھ گیا تھا سلطان خان تو اب بھی حیران تھے کہ میرال کیسے اتنا بڑا قدم اٹھا سکتی ہے اور دھڑکن تو مسلسل ارقم کی جانب... دیکھے جارہی تھی یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ ارقم اسکا بھائی زندہ ہے

یہ کیا بکواس ہے ایسے کیسے ہو سکتا ہے میرال میری بیٹی ہے مجھے اسپر پور یقین ہے وہ ایسی ویسی " --- کوئی حرکت نہیں کر سکتی جس سے اسکے باپ دادا کا سر جھکے

سسر جی میں نے ایسا کب کہا کہ آپکی بیٹی نے کچھ غلط کیا ہے ہاں اسنے آپکو اپنے نکاح کے بارے میں بتایا نہیں کیونکہ میں نے بتانے سے منع کیا تھا دراصل میں میرال کا یونی پروفیسر ہوں مجھے میرال پہلی نظر میں ہی بھاگئی تھی محبت کر بیٹھا میں اپنے والدین کے ساتھ آپکے گھر آ کر میرال کا ہاتھ مانگنا چاہتا تھا آپ سے لیکن پھر ہماری سٹوری میں ایک ولن آ گیا اور جاننا چاہتے ہیں ... کہ وہ ولن کون ہے

... ارقم نے لبوں پہ پر اسرار مسکراہٹ سجائے کہا تھا کہ لہجے میں بلا کی پر اعتمادی تھی

... "تایا جان مم می م میں نے کک کچھ نہیں کک کیا"

... شاداب نے ہڑ بڑاتے ہوئے کہا تھا کہ لہجہ لڑکھڑاسا گیا تھا

... "شاداب اسنے تمہارا نام تو لیا ہی نہیں"

... عالم اب کی بار حیران کن لہجے میں گویا ہوا تھا

میرال کی تو خوف کے مارے جان نکلی جا رہی تھی پتہ نہیں سلطان خان اس کے ساتھ کیسا

... سلوک کرنے والے تھے

... "یہ سب کیا بکواس کر رہے ہو تم صاف صاف الفاظ میں بتاؤ کہ کہنا کیا چاہتے ہو"

سلطان خان اسکی آواز پہ خاصے برہم ہوئے تھے جسکے لوگوں چہ میگوئیاں آپس میں جاری

... تھیں

آپ سب نے میرے مرنے کی خبر تو سنی ہی ہوگی اور جس نے مجھ پہ قاتلانہ حملہ کروایا تھا وہ

کسی اور نے نہیں بلکہ آپ کا بھتیجا شاداب خان نے ہی کروایا تھا اور الزام آپ کے بیٹے عالم

سلطان خان پہ لگا دیا اور پولیس نے بھی اپنی تحقیقات کیں جب تو عالم ہی کا نام آیا کیونکے فائر ... اسکی ہی گن سے ہوا تھا

ارقم کی بات سنکر وہاں موجود سبھی افراد کو شاک لگا تھا جب کے شاداب کو تو ٹھنڈے پسینے آنا ... شروع ہو چکے تھے

... " ایسا کیسے ہو سکتا ہے اور شاداب آخر کو ایسا کیونکر کرے گا "

... اب کی بار میر علی بولے تھے لہجے میں حیرانگی تھی

اسلیے کیونکے جب آپنے اپنی جائیداد اور اپنی گدی یعنی کرسی عالم کے نام کی تھی جل بھن اٹھا " تھا آپکا یہ بھونڈا پوتا آپ جانتے ہیں خان صاحب شاداب شروع دن سے ہی عالم سے خار کھاتا تھا کیونکے عالم کے ذہین ہونے کی وجہ سے اور اسکے ذمہ دار ہونے کی وجہ سے آپ ہمیشہ اسے ترجیح دیتے تھے اسی وجہ سے عالم کا وجود برداشت نہیں ہوتا تھا اور جب اپنے عالم کو تمام تر ذمہ داریاں سوپنی تب اسنے کیا کیا جانتے ہیں؟ اسنے آپ کے خاص ملازم جسکے باپ دادا نے سالوں سال

آپکے لیے کام کیا اس کو لالچ دے کر میرے خاندان کے بارے میں پتہ کروایا حیدر میرا بڑا بھائی ان دنوں بزنس ٹور پہ گیا ہوا تھا ورنہ تو اسکا پلان تو حیدر کو مار کر الزام عالم پہ ڈالنا تھا لیکن شاید قسمت کو تو کچھ اور ہی منظور تھا اسنے مجھ پہ عالم کی گولی چلوائی اور اسکو لگا کہ میں مر چکا ہوں لیکن شاید یہ بھول چکا تھا کہ میں کیپٹن ار قم علی شاہ ہوں مجھے تو میرے ساتھیوں نے بچا لیا لیکن میرے ہی کہنے پہ میرے زندہ ہوتے ہوئے بھی مجھے جان بوجھ کر مردہ ہی رکھا گیا یعنی کے میرا زندہ ہونے کی خبر کسی کو بھی نہیں حتہ کے میں اپنے ماں باپ کو بھی یہ نہیں بتا سکا صرف اس گھٹیا غلیظ خود غرض اور بے غیرت انسان سے جانتے ہیں سلطان خان کیوں کیونکے یہ اپنے ہی ملک کے ساتھ غداری کرنے جارہا تھا اپنے ہی ملک کی بہن بیٹیوں کا سودا کرنے جارہا تھا وہ تو صد شکر کہ مجھے اسکے غلیظ ارادہ کا پتہ چل چکا تھا اسلیے میں نے خفیہ طور پہ اسکے خلاف تمام تر ثبوت اکٹھے کیے اور اگر آپکو مجھ پہ اب بھی یقین نہیں ہے تو لیں اپنے اس ملازم سے پوچھ لیں جس نے ... " آپکے ساتھ غداری کی

ارقم کے پیچھے کھڑے اسی کے بندے نے اسی ملازم کو پیش کیا جسکو شاداب نے پیسے دیئے تھے اس ملازم کے منہ پہ جگہ جگہ نیل کے نشان تھے بال بکھرے ہوئے تھے اس ملازم نے ارقم کے سامنے ہاتھ جوڑتے روتے ہوئے سب بتانا شروع کیا تھا کہ اب حیران ہونے کی باری سلطان خان کی تھی اس ملازم کی بات سنتے سلطان خان کی رگیں ابھر آئیں تھیں لہذا بنا کوئی لحاظ کیے ... سب کے سامنے شاداب کے چہرے پہ ایک زوردار طمانچہ پڑا تھا

... دھڑکن بھاگتی ہوئی ارقم کے گلے جا لگی تھی آنسو متواتر آنکھوں سے بہہ رہے تھے

... " بھائی میرے بھائی آپ زندہ ہیں آپ ٹھیک ہیں نا "

... دھڑکن روتی ہوئی بول رہی تھی

... " میں ٹھیک ہوں گڑیا پریشان مت ہو دیکھو تمہارے سامنے ہوں ٹھیک ہوں بالکل "

ارقم نے اسکے ماتھے پہ لب رکھتے کہا تھا تو وہ خود کو سنبھالتی اس سے الگ ہوئی تھی اور بے ساختہ ہی نظر عالم کی جانب گئی تھی جو گہری نظروں سے اسکی جانب ہی دیکھ رہا تھا اسکی آنکھوں میں کچھ... ایسا تھا کہ دھڑکن نظریں چراگئی تھی

تایا جان میرا یقین کریں یہ شخص جھوٹا ہے میں نے کچھ نہیں کیا میں بے قصور ہوں بہت محبت " ... کی ہے میں نے میرا ل سے پلینز

شاداب نے سلطان خان کے سامنے گڑگڑاتے کہا تھا کہ اسی پل میر علی کی گھمبیر بھاری آواز... گونجی تھی

تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ تم پہ اعتبار کیا جائے بے غیرت انسان میرے پوتے ہو کر تم اتنی " گھٹیا حرکت کیسے کر سکتے ہو ہاں تمہاری وجہ سے میری پوتی کو ناچاہتے ہوئے بھی اسکے باپ نے ... " ونی کیا تھا دفع ہو جاؤ میری نظروں سے یہ نکاح نہیں ہو گا اور یہ میرا حکم ہے... میر علی پہلی مرتبہ اتنے جلال میں بولے تھے

اس سے پہلے کہ شاداب کچھ کہتا ار قم کے اشارے پہ ایک پولیس آفیسر آگے بڑھا تھا اور شاداب سے گویا ہوا تھا

... " مسٹر شاداب شائل خان یو آر انڈر آر یسٹ یو ہیو ٹو گو وڈاز "

" Mr Shadab Shumail Khan You Are Under Arrest
you have to Go with Us "

... پولیس آفیسر نے کہتے اسکے ہاتھوں کو، تنگھڑی پہنائی تھی

ایسا کچھ نہیں ہے دادا جان آئی سوئیر یہ سب جھوٹا ہے مجھے پکا یقین ہے کہ میرے خلاف کوئی " ...
" سازش ہو رہی ہے پلیز میرا ل میری بات سنو میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں

شاداب کے یوں کہنے پہ ار قم نے پوری قوت سے ایک مکا اسکے منہ پہ جڑ دیا اور اسکے گریبان کو ... پکڑے گویا ہوا

" خبردار جو میری بیوی کا نام آئیندہ اپنی اس گندی زبان سے لیا تو زندہ زمین میں گاڑ دونا "

...

ارقم نے اپنی لال بھوری آنکھیں اسکی آنکھوں میں گاڑھیں جس میں ماسوائے نفرت کے کچھ نا تھا...

ارقم علی شاہ تم نے مجھے ہرا کر خود کی موت کو دعوت دی ہے یاد رکھنا واپس آؤنگا تمھیں برباد " ... کرنے اور اس دفعہ پچھلی مرتبہ کی طرح کوئی غلطی سرزد نہیں ہوگی وعدہ رہا

شاداب نے پھنکارتے ہوئے کہا تھا جبکہ ارقم نے مسکراتے ہوئے اسکی جانب دیکھا اور پھر گویا ... ہوا

" انتظار رہے گا ویسے بھی تمھیں ہرا کر مزہ آنے لگا ہے "

ارقم نے کہتے ساتھ ہی اسے بنا کچھ کہنے کا موقع دیئے ہاتھ کے اشارے سے پولیس آفیسر کو اسے ... وہاں سے لے جانے کا حکم دیا جبکہ وہ لوگ بھی اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ لے گئے تھے

دیکھیے خان صاحب اب جبکہ تمام تر سچائی سے واقف ہو چکے ہیں آپ اسلیے میں چاہتا ہوں کہ " --- آپ اپنی پوتی کی رخصتی کر دیں

... ار قم نے میرال کے سراپے پہ گہری نظریں جمائے کہا تھا

نہیں یہ قطعی نہیں ہو سکتا تم لوگوں نے میری نیناں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اسی گھر میں " ... اپنی دوسری بیٹی کو کیسے بھیج دوں کیا بھروسہ تم لوگوں کا کل کلاں کو اسے بھی کچھ نا کر دو ... تابندہ بیگم میرال کی جانب دیکھتے ہوئے بولیں تھیں

دیکھیے آنٹی آپ میرال کی مام ہیں میرے لیے بھی میری ماں جیسی ہی ہیں آپ مجھ پہ بھروسہ " ... " کر سکتی ہیں میں وعدہ کرتا ہوں میرال کی حفاظت اپنی جان سے بڑھ کر کرونگا

لیکن میں کسی صورت میرال کو تمہارے ساتھ رخصت نہیں کرونگا تم میری بیٹی کے قاتل " ... " کے بھائی ہو نکل جاؤ میرے گھر سے ابھی اسی وقت

... سلطان خان کی چنگاڑتی آواز سنکر میرال کے آنسو بہہ نکلے تھے

... " ایک منٹ رکھو "

... میر علی نے بھاری آواز میں کہا تھا اور میرال کے قریب چلے آئے تھے

میرال بیٹا کیا آپ واقعی ار قم سے محبت کرتے ہیں یہ نکاح آپکی رضامندی سے ہوا کوئی "

... " زبردستی تو نہیں کئی گئی آپکے ساتھ

جی داداجان میں نے اپنی مرضی سے یہ نکاح کیا ہے میں ار قم سے پیار کرتی ہوں بہت خوش "

... " ہوں میں انکے ساتھ

میرال کی بات سنکر جہاں میر علی نے گہرا سانس بھرا تھا وہی سلطان خان نے ایک زوردار طمانچہ

... میرال کے منہ دے مارا تھا کئی ثانیے تو وہ بے یقینی سے انکی جانب دیکھتی رہی تھی

شرم نہیں آئی تمہیں اپنے بہن کے قاتلوں سے رشتہ جوڑتے اسی حیدر علی شاہ کے بھائی سے "

... " محبت کرتے جس نے میری نیناں کو مجھ سے چھین لیا تھا ہاں

۔۔۔ سلطان خان دھاڑے تھے ار قم نے بے ساختہ اندر ابلتے لاوے کو باہر آنے سے روکا تھا

ٹھیک ہے تم جانا چاہتی ہو نادفع ہو جاؤ اسکے ساتھ لیکن ایک بات یاد رکھنا مر گیا تمہارا باپ " ... کوئی رشتہ نہیں ہے میرا تم سے

... سلطان خان کے الفاظ تھے یا تیر جو اسکے دل میں پیوست ہو رہے تھے

... میر علی نے آگے بڑھ کر میرال کے سر پہ ہاتھ رکھا اور اسے جانے کی اجازت دی

ارقم میں بہت بھروسہ کر کے تمہیں اپنی پوتی سونپ رہا ہوں میرا مان مت توڑنا اسکا خیال " ... رکھنا قدم قدم پہ اسکا ساتھ دینا ہر گرم و سرد سے بچا کر رکھنا

... میر علی نے بھرائی آواز میں کہا تھا کہ میرال انکے سینے سے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی

--- " آپ بے فکر رہیے وعدہ کرتا ہوں کبھی آپ کا مان نہیں توڑوں گا "

میر علی سے ملنے کے بعد میرال عالم سے ملی تھی دھڑکن سے ملی تھی لیکن تابندہ بیگم نے اس سے نظریں پھیر لیں تھیں مطلب صاف تھا وہ اس سے ناملنا چاہتی تھیں نا ہی کوئی بات کرنا چاہتی ... تھیں

میرال کے پھوٹ پھوٹ کر رونے پہ ارقم نے اسے سنبھالا تھا اور پھر قرآن کے سائے تلے اسے رخصت کیا گیا تھا میرال کی رخصتی کے بعد آہستہ آہستہ مہمان جا چکے تھے سلطان خان تو پہلے ہی کمرے میں چلے گئے تھے لیکن جیسے ہی دھڑکن نے قدم اٹھائے جانے کے لیے تابندہ بیگم کی ... آواز پہ ٹھہر گئی تھی

تمہاری اس حویلی میں اب کوئی جگہ نہیں رہی میری ایک بیٹی کو تو تمہارے بھائی نے مار ڈالا اور " دوسری کو پوری دنیا میں ذلیل کروا کر اب اچھے بن کر اپنے ساتھ رخصت کروا کر لے گیا دنیا کی نظروں میں اچھا بننے کے لیے اگر میری بیٹیوں نے خوشیاں نہیں دیکھیں نا نہیں چین کا ایک پل میسر نہیں آیا تو میں تمہیں بھی چین سے نہیں رہنے دوں گی نکل جاؤ میرے گھر سے ابھی کے ... " ابھی ورنہ اپنے بیٹے سے کہہ کر طلاق دلوادو گی

... " نہیں آنٹی ایسا کچھ نہیں ہے میری بات سنیں "

اس سے پہلے کہ دھڑکن کچھ اور کہتی تابندہ بیگم اسکا ہاتھ پکڑ کر مین گیٹ کی جانب لے جانے لگیں تھیں جبکہ دھڑکن مسلسل آنسو بہاتی ان سے التجائیں کر رہی تھی کہ ایسا مت کریں مین گیٹ کے پاس پہنچتے ہی تابندہ بیگم نے دھڑکن کو دھکا دیا تھا اس سے پہلے کہ وہ زمین پہ گرتی کسی کی مضبوط کسرتی بانہوں نے اسکے گرد حصار بناتے اسے اپنی جانب کھینچا تھا کہ وہ اسکے سینے سے آن ٹکڑائی تھی اسکی بند آنکھوں کو دیکھتے اسکے کان کے قریب لب لے جاتے وہ بھاری آواز میں ... گویا ہوا تھا

... " اب تم اپنی آنکھیں کھول سکتی ہو تم سیو ہوا ب " عالم کی بات سنتے اسنے یکدم ہی اپنی آنکھیں کھول لیں تھیں اور فوراً سے اسکے حصار سے نکلی تھی ... جبکہ تابندہ بیگم نے شرز باز نگاہوں سے ان دونوں کو گھورا تھا

... " مام اگر میری بیوی اس گھر سے جائے گی تو میں بھی یہاں ایک پل نہیں رکوں گا "

... عالم کے کہنے پہ جہاں دھڑکن حیران ہوئی تھی وہی تابندہ بیگم کے ماتھے پہ بل پڑے تھے

یہ لڑکی جسکے لیے تم آج اپنی ماں کے سامنے آکر کھڑے ہو گئے ہو بھول گئے ہو کون ہے " تمہاری بہن کے قاتل کی بہن ہے یہ اور تم بجائے اس کے کہ میرا ساتھ دو اسکی طرف داری ... " کر رہے ہو

میں سب مانتا ہوں مام لیکن اس سچ کو بھی جھٹلایا نہیں جاسکتا کہ یہ میری بیوی ہے اسلیے میرا " فرض بنتا ہے کہ اسکا پورا پورا ساتھ دوں اسلیے میں اپنی بیوی کی بے عزتی برداشت نہیں کر سکتا اور آپکو اس کے یہاں ہونے سے پر اہلم ہے نا تو ٹھیک ہے نا میں بھی یہاں سے چلا جاتا ہوں ... " کیونکہ اپنی بیوی کو تو میں کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا

... عالم نے کرخت لہجے میں کہا تھا اور دھڑکن کا ہاتھ پکڑے مین گیٹ سے باہر نکل گیا تھا جبکہ تابندہ بیگم تو وہی کی وہی کھڑی رہ گئیں تھیں نیناں تو مرچکی تھی لیکن میراں اور عالم کو اپنے ... ہاتھوں سے گنوا چکی تھیں



حیدر سکندر علی شاہ کے کمرے میں داخل ہوا تو وہ کسی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھے

...

... ارے حیدر بیٹا تم آؤ نا وہاں کیوں کھڑے ہو

... سکندر علی شاہ اسکو کمرے کے وسط میں کھڑے دیکھ کر بولے تھے

... " ڈیڈ میں نے بات کرنی ہے آپ سے کچھ "

... " ہاں بولو بیٹا "

... " ڈیڈ میں کچھ ٹائم کے لیے لندن جا رہا ہوں "

... " کیا لیکن کیوں بیٹا تم کیوں جانا چاہ رہے ہو مجھے یہاں اکیلا چھوڑ کر "

ڈیڈ پلیز اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں مزید کچھ دن جی لوں تو جانے دیں میری کل رات کی "

... " فلائیٹ ہے "

حیدر نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا اور اٹھ کر کمرے سے نکل گیا تھا جسکے سکندر علی شاہ ایک گہرا
... سانس بھر کر رہ گئے تھے



میرال جب شاہ پیلس میں داخل ہوئی تھی تو اسکا استقبال گلاب کی پتیوں ہی سے کیا گیا تھا روشنا
حیدر اور سکندر نے دل سے میرال کو تسلیم کر لیا تھا کیونکہ وہ لوگ وہی غلطی پھر سے نہیں دہرانا
چاہتے تھے جو کے نیناں کی مرتبہ ہوئی تھی لیکن ثانیہ بیگم پاکیزہ اور پلوشہ جل بھن کر رہ گئیں
... تھیں

اس سے پہلے کہ روشنا میرال کو رقم کے روم میں لے کر جاتیں پلوشہ نے کہا تھا کہ وہ لے جاتی
... ہے جس پہ روشنا نے سرکواثبات میں ہلاتے اسے جانے دیا تھا
پلوشہ میرال کو اپنے ساتھ لیے رقم کے بیڈ روم میں داخل ہوئی تھی اسے بیڈ پہ بیٹھاتی وہ خود بھی
... اس کے ساتھ بھی بیڈ پہ براجمان ہوئی تھی

تم واقعی ہی خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ بہت خوش قسمت ہو جو تمہیں ار قم جیسا " ... شہزادہ ملا ہے

... پلوشہ نے اسے ستائش بھری نظروں سے دیکھتے کہا تھا جبکہ دل میں تو جیسے آگ لگی ہوئی تھی میرال مسکراتی ہوئی اسکی جانب دیکھتے ہوئے جھنپ سی گئی تھی کہ اسکے چہرے پہ چھائی حیا کی ... لالی پلوشہ کو زہر لگی تھی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر بے مول ہوا تھا

لیکن خوبصورتی ہمیشہ قائم نہیں رہتی اور قسمت ہمیشہ ساتھ نہیں دیتی اس بات کو یاد رکھنا تم " نے میرے ار قم کو مجھ سے چھین تو لیا ہے اسکا جسم تو حاصل کر لیا ہے لیکن اس کے دل میں کبھی جگہ نہیں بنا سکو گی نا ہی میں تمہیں بنانے دوں گی کیونکہ ار قم علی شاہ صرف میرا ہے پلوشہ شاہ کا ...

پلوشہ نے زہرا گلے کہا تھا کہ میرال یکدم مسکرائی تھی کہ پلوشہ کو اسکی یہ مسکراہٹ زہر لگی ... تھی

... " مجھ سے الجھنا چاہتی ہو یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں میرال ار قم علی شاہ ہوں "

میرال نے اپنی اوشن کلر کی آنکھیں پلوشہ کی آنکھوں میں گاڑھیں تھیں کہ اب کی بار پلوشہ ... طنزیہ مسکرائی تھی

جس رشتے پہ تم آج اتنا ترار ہی ہونا یقین جانو اسکی مدت بہت کم ہے اسلیے چپ چاپ خود ہی " ... " ار قم کی زندگی سے نکل جاؤ بہتر ہو گا تمہارے حق میں

پلوشہ کی بات سنکر میرال قہقہہ لگا کر ہنسی تھی کہ پلوشہ کی آنکھیں توحیرت کے مارے کھل گئیں ... تھیں کہ اتنی باتیں سنانے کے بعد اسکے کان پہ جوں تک نارینگی ناہی کسی بات کا اثر ہوا

چلو تمہیں آج میں ار قم کی محبت کا ثبوت دے ہی دیتی ہو کیونکہ تم یہ سمجھتی ہونا کہ ار قم کے " دل میں میں ہوں ہی نہیں اور نا آنے والے وقت میں جگہ بنا سکوں گی تو یہ دیکھو میرے ار قم کی ... " جانب سے دیا گیا تحفہ اور اسکی شدتوں کے نشان

میرال نے اپنا ڈوپٹہ تھوڑا سا سیڈ کرتے گلوبند سے وہی لاکٹ نکال کر دیکھایا جو ار قم نے اسکو دیا تھا ساتھ ہی ساتھ اپنی گردن دیکھائی جہاں اب تک ار قم کی شدت کا ایک نشان باقی رہ گیا تھا کہ پلوشہ تو یہ سب دیکھ کر جل بھن اٹھی تھی اس سے پہلے کہ وہ اسپر ہاتھ اٹھاتی میرال نے اسکا ہاتھ ... پکڑ لیا تھا اور وہی ہاتھ کی کلائی کو زور سے مڑوا تھا کہ پلوشہ کی چیخ نکلی تھی

پلوشہ شاہ مجھے نیناں سلطان خان سمجھنے کی غلطی قطعی مت کرنا جسکو اپنے حق کے لیے لڑنا " نہیں آتا تھا یا اپنے ساتھ ہوئے ظلم کا بدلہ لینا نہیں آتا تھا میں میرال ار قم علی شاہ ہوں جو اینٹ کا جواب پتھر سے دینا جانتی ہے بھول جاؤ کہ تم مجھے کبھی ار قم کی زندگی سے نکال سکو گی کیوں کے میرے جیتے جی تو تم چاہ کر بھی اپنے اس غلیظ مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتی اسلیے تمہارے لیے بہتر ہے کہ اپنا کام سے کام رکھو اور میرے اور ار قم کے بیچ آنے کی کوشش بھی مت کرنا ورنہ ... " سنگین نتائج بھگتنے کے لیے تیار رہنا

میرال نے بات ختم کرتے ایک ہی جھٹکے میں اسے چھوڑا تھا کہ پلوشہ آنکھوں میں نفرت لیے پیر پٹختی وہاں سے واک آؤٹ کر گئی تھی



میرال کافی دیر سے انتظار کر رہی تھی اور ار قم ابھی تک کمرے میں آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا وہ کب سے کمرے کے ساتھ بنے ٹیریس پہ کھڑی تھی ٹیبل پہ چاکلیٹ فاریسٹ کیک رکھے وہ... اضطرابی کیفیت میں چکر لگا رہی تھی

" لگتا ہے اپنے سہاگ رات کی خوشی منانے کے چکر میں ار قم میری بر تھڈے ہی بھول گئے "

...

میرال منور بسورتی خود سے گویا ہوئی جی بھی اپنی کمر پہ کسی کی سخت سنگلاخ گرفت کا احساس ہوا.... ایک ہی جھٹکے میں مقابل اسکی کمر کو اپنے سینے سے لگا گیا تھا

اور تجھے کس نے کہا کہ اپن اپنی سہاگ رات منانے کے چکر میں اپنی جان کا بر تھڈے بھول " ... " جائے گا

ارقم میرال کی کان کی لو کو لبوں میں دباتے خمار آلود آواز میں کہنے لگا تھا کہ میرال کا چہرہ سرخ ہوا
... تھا

... " آپ کہاں تھے ارقم کب سے ویٹ کر رہی تھی میں آپکا "

ہاں یار وہ پتہ نہیں پلوشہ کو کیا ہوا اسکی کلائی سے درد نکل گیا تھا کافی تکلیف تھی اسے اسلیے ڈاکٹر "
... " سے چیک اپ کروا رہا تھا اسکا

ارقم کی بات سنتے میرال کے ماتھے پہ بل پڑے تھے ایک ہی جھٹکے میں اپنا آپ چھڑاتے وہ اسکی
بھوری آنکھوں میں اپنی اوشن کلر آنکھیں جو اسوقت ذرا سی تیاری پہ مزید دو آتشہ ہو گئیں
... گاڑھے غرائی تھی

اچھا تو اب پلوشہ مجھ سے زیادہ ضروری ہو گئی ہے آپکو ہاں اسکی مام بھی تھیں بڑی بہن بھی تو "
تھیں وہ ڈاکٹر کو بلوا کر چیک اپ کرا سکتی تھیں تو آپ ہی کیوں ہر جگہ ہر کسی کے ہمدرد بن جاتے
... " ہیں

میرال کے غرانے پہ ارقم کے ماتھے پہ بھی بل پڑے اسلیے اسکی کلائی کو ایک ہی جھٹکے میں دبوچتے
... وہ اسے اپنے قریب تر کر گیا تھا

ایسا کچھ نہیں ہے میرال جیسا تم سوچ رہی ہو یا وہ کزن ہے میری کیا ہو گیا اگر اسے تکلیف "
... " تھی تو میں نے مدد کر دی

... " ٹھیک ہے پھر ابھی بھی جا کر اسکی تیمارداری کر لیں "

میرال دانتوں کو پیستے آنکھوں میں نمی لیے کمرے کی جانب بڑھنے ہی لگی تھی کہ ایک ہی جھٹکے
... میں اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے ارقم اسے نزدیک کھینچ گیا تھا

مجھے محبت ہے تو صرف تم سے جنون ہے تو صرف تمہارا چاہ ہے تو صرف تمہاری میری ضد ہو "
... " تو صرف تم اور تم سے بڑھ کر میرے لیے ضروری ہو تو صرف تم

... اسکے کان میں سرگوشی کرتے وہ اسکے لبوں کے کونے پہ مسکراہٹ بکھیر گیا تھا

... " اچھا چلو جلدی سے کیک کاٹو مجھے بھوک لگی ہے "

... ار قم نے میرال کے لبوں کو دیکھتے کہا جو اس وقت اسکا کڑا امتحان لے رہے تھے

کیک کاٹتے ار قم نے میرال کو کیک کھلایا تھا جبکہ میرال نے ار قم کو کیک کھلانا چاہا تھا جبھی ار قم نے منع کرتے اسکا وہی ہاتھ پکڑ لیا تھا اور نظر میرال کے ہونٹوں کی جانب مرکوز کی تھی جن پہ کیک کی کریم لگی ہوئی تھی

... "کیا ہوا ار قم کھائیں نا"

... میرال نے کیک کی جانب اشارہ کرتے کہا تھا

... "جان میں کھاؤنگا لیکن اپنے طریقے سے"

ار قم کی نظروں کو اپنے ہونٹوں پہ دیکھتے میرال کو گڑبڑا کا احساس ہوا اس سے پہلے کہ وہ کمرے کی جانب ڈور لگاتی ایک ہی جست میں اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے وہ اسکے ہونٹوں پہ جھکا تھا لمس میں اتنی شدت تھی کہ میرال نے اسکے کالر کو مٹھیوں میں دبوچ لیا تھا اسکی اکھڑتی سانسوں کا خیال ... کرتے اسنے اسے آزادی بخشی تھی

لمبے لمبے سانس لیتے اسنے خفگی سے اسے گھورا تھا کہ ار قم اسکے چہرے پہ چھائے قوس و قزح کے
... رنگوں کو جو اسکی ہی مرہونِ منت تھے دیکھتے سرشار سا مسکرا دیا تھا

میرال کمرے میں داخل ہوتی فوراً سے ڈریسنگ کے سامنے آکھڑی ہوئی تھی اور اپنے سر کو
دوپٹے کے بوجھ کو آزاد کرایا تھا جس سے ار قم کے سامنے اسکے نشیب و فراز ظاہر ہونے لگے تھے
ار قم کی آنکھوں میں خماری در آئی تھی وہ قدم با قدم اسکی جانب بڑھتے اسکے پیچھے آکھڑا ہوا
... تھا

ار قم کی پر تپش سانسوں کو اپنی گردن پہ محسوس کر میرال خود میں سمٹی تھی پلکیں لرزی تھیں
... سانسیں تیز ہوئیں تھیں دھڑکنیں بڑھیں تھیں

اس سے پہلے کہ ار قم جذبات کی رو میں بہہ کر کوئی گستاخی کر بیٹھتا میرال کے الفاظوں پہ ٹھہرا
... تھا

... " میری منہ دیکھائی کہاں ہے "

... میرال کے سوال پہ ار قم کو شرارت سو جھی

... " اس منہ کی کون منہ دیکھائی دے جسکو بندے نے ہزار بار دیکھا ہو "

ار قم کے یوں کہنے پہ میرال کا چہرہ لال ہوا تھا وہی ار قم نے بامشکل اٹھنے والے قہقہہ کا گلا گھونٹا تھا ...

... ار قم میں آپکو چھوڑوں گی نہیں آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرے ساتھ ایسا کرنے کی میرال ار قم کے سینے پہ مکے مارتی بولی تھی جھی ار قم ہنستے ہوئے اسکی دونوں کلائیوں کو گرفت میں لیتے اسکی کمر پہ باندھے گویا ہوا تھا

ارے یار مذاق کر رہا تھا میں میری جان یہ تو ایسا چہرہ ہے جسکو تمام عمر بھی دیکھتا ہوں گوار قم "

... " علی شاہ کا دل نا بھرے

ار قم نے کہتے اسکی گردن پہ پر تپش لمس چھوڑا تھا کہ میرال شرم سے لال پیلی ہوئی تھی وہ جتنی ... بولڈ سہی لیکن تھی تو ایک لڑکی ہی نافطری شرم و حیا تو اسکے اندر بھی موجود تھی

... " اچھا چلو اب چپ چاپ کھڑی رہو میں منہ دیکھائی دیتا ہوں تمہیں "

ارقم نے پیارے بھرے لہجے میں کہا تھا جبکہ میرال نے معصومیت کے ریکارڈ توڑتے سر کو
... اثبات میں ہلایا تھا

ارقم نے سرخ رنگ کی مخملی ڈبیا سے وائٹ کلر کی ڈائمنڈ کی رنگ نکالی تھی اور اسکا ہاتھ تھامتے
... پہنادی تھی

... " واؤ ارقم اٹس سو بیوٹی فل "

... میرال نے رنگ کے جانب دیکھتے کہا تھا

... " خوبصورت تو ہے لیکن تم جتنی نہیں جان "

ارقم نے کہتے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنی اوور کھینچا تھا کہ اسکے وہ کٹی ہوئی ڈالی کی مانند اسکی
... جانب اسکے سینے سے آن لگی تھی

تم بہت خوبصورت ہو میری جان تم ہی وہ لڑکی ہو جو ار قم علی شاہ کا دل دھڑکانے کی طاقت " ... اپنے پاس محفوظ رکھتی ہو

ار قم نے محبت بھرے خمار آلود لہجے میں کہتے اسپر جھکنا چاہا تھا کہ میرا ل شرمیلی سی ہنسی ہنستے ہوئے اسکو دھکا دیتی کھڑکی کی جانب بھاگی تھی ار قم بھی اسکے پیچھے بے تاب سا دوڑا تھا اور اسکی بازو کو واپس سے اپنی گرفت میں لیتے اسے دیوار سے پن کر گیا تھا اور اسکی گردن پہ جھکتا اپنے شدت بھرے لمس سے اسے باور کرانے لگا تھا کہ اسے اسکی کتنی چاہ تھی کتنی شدت تھی کتنی ... محبت تھی

... " ار رق ار قم پی پلیر "

میرا ل نے اسکی شدتوں سے گھبراتے کہا تھا کہ ار قم نے چہرہ اسکی گردن سے نکالتے اسکے کان کے قریب لے گیا تھا اسکے کان کو زنی جھمکوں سے آزاد کراتے وہ اسکے کان پہ جھکا اسپر اپنے ... لب رکھ گیا تھا کہ میرا ل نے اسکے کرتے کو مٹھی میں دو بچا تھا

ارقم کی جان آج کی رات تمہیں میری شدتیں سہنی ہی ہونگی میرے سلگتے ہوئے دل کو آرام " ...
" پہنچاؤ جو گواہ ہے اس بات کا کہ تمہیں حاصل کرنے کی خاطر کتنا ٹڑپا ہے

ارقم نے کہتے اسکے گلو بند کو اسکی نازک گردن

... سے آزاد کرایا تھا اور اسکو گود میں اٹھایا تھا

اسے بیڈ پہ لیجاتے وہ اسپر جھکا تھا کہ میرال نے بے ساختہ ہی لال چہرہ لیے اپنا رخ بدل ڈالا تھا ارقم
نے اسکی کمر کی ڈوریوں کو کھولتے کمر پہ لب رکھے تھے کہ میرال نے بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں
دبوچ لیا تھا اور پھر اسکو سیدھا کرتے اسنے اسکے بلاوز کو کندھے سے ہٹاتے وہاں اپنی محبت کے
... پھول کھلائے تھے

... " ارقم م م می مجھے پپ پیاس ل لگی ہے "

میرال نے لرزتے لہجے میں کانپتے جسم سمیت کہا تھا آنکھیں بند تھیں سانسیں تیز تھیں جبکہ چہرہ
... ارقم کی گستاخیوں کے سبب لال تھا

... "مجھے بھی"

ارقم نے کہتے ہی اسکی سانسوں پہ اپنا تسلط جمایا تھا اور اپنے اور اسکے بیچ تمام پردوں کس گراتے
آج اپنی دیوانگی اپنی محبت اپنی شدتوں کو مکمل کرتا چلا گیا تھا کھڑکی سے نظر آتا چاند بھی ان دونوں
... کے حسیں ملن کو دیکھ مسکرا دیا تھا اور پھر شرما کر بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا تھا



صبح جب میرال کی آنکھ کھلی تو خود کو ارقم کے گھیرے میں پایا تھا ارقم کی ہی وائیٹ شرٹ پہنے
جب اسنے خود کے حیلے پہ ایک نظر ڈالی تو شرم سے نگاہیں جھک گئیں تھیں گزری رات کی ارقم
کی شدتیں اسکی جنونیت اسکی محبت کو یاد کر کے اسکے چہرے پہ ایک شرمیلی مسکراہٹ بکھری
تھی ابھی وہ اسی اثنا میں تھی جبھی ارقم کی آنکھ کھلی تھی اور اسکو یوں مسکراتا دیکھ اسکے چہرے پہ
بکھرے قوس و قزح کے رنگوں کو دیکھ جو اسے کے مرہونِ منت تھے سرشار سا مسکرایا تھا اور
بیک وقت اسکے ایک شرارت سو جھی تھی تبھی اسنے جھک کر میرال کی گردن پہ ایک گہرا

شدت بھرا بوسہ دیا تھا کہ میرا ل نے ہر بڑا کرا سکی جانب دیکھا تھا جو آنکھوں میں خماری لیے
... اسکی ہی جانب دیکھ رہا تھا

... " ارقم ار قم آپ آپ کب اٹٹ اٹھے "

... " تب جب تم میرے بارے میں سوچ کر شرماری تھی "

ارقم نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے کھینچ کے خود پہ گرایا تھا اور اسکی گردن میں منہ دیئے اپنی
... بیئر ڈرگڑنے لگا تھا کہ میرا ل نے باقاعدہ سسکی لی تھی

... " ارقم پی پلیمز می مجھے جج جانے دیں مم می مجھے بھوک ل لگی ہے "

... میرا ل ارقم کورات والے موڈ میں واپس آتا دیکھ التجائی لہجے میں کہنے لگی تھی

... " اچھا ایک شرط پہ ایک گڈ مارنگ کس دو مجھے "

... " کیانن نی نہیں میں ایسا ویسا کچھ نہیں کرنے والی "

ٹھیک ہے تو میں بھی تمہیں نہیں چھوڑوں گا پورا دن ایسے ہی یو نہی تمہیں اپنی آنکھوں کے " ... سامنے بیٹھا کر رکھونگا

ار قم کی باتوں پہ گھبرا کر اسنے ار قم کی گال کو چوم لیا تھا کہ ار قم بھی گہرا مسکرایا تھا اور پھر اسکے ہونٹوں کو فوکس کیے ان پر جھکا تھا اور ایک شدت بھرا لمس اسکے ہونٹوں پہ چھوڑتے اسنے اسے آزاد کیا تھا کہ میرا لال چہرہ لیے اندھا دھند و اشروم کی جانب بھاگی تھی اور ار قم کا ایک فلک ... شگاف قہقہہ گونج اٹھا تھا

ار قم فریش سا نکھرا ہوا بلیک کلر کے شلوار قمیض پہنے اور کندھوں پہ مردانہ وائٹ کلر کی شال لیے اپنی سحر انگیز پرسنالٹی لیے واڈروپ سے باہر آیا تھا کہ ڈریسنگ پہ کھڑی میرا کو دیکھ کر وہ ... ٹھٹک کر رکھا تھا

ریڈ کلر کا کلیوں والا سادہ سا لیکن خوبصورت فرائیڈ پہنے جو اسکے پاؤں کو چھو رہا تھا بھورے بالوں کو کھلا چھوڑے آنکھوں میں کاجل کی لکیر ڈالے ہونٹوں کو لال رنگ سے رنگے مسکارے سے

بو جھل پلکیں لیے کانوں میں ریڈ کلر کے ہی آویزے ڈالے کلائیوں میں ایک سائیڈ گولڈ اور ڈائمنڈ کا بریسٹ پہنے اور دوسری کلائی میں ریڈ کلر کی ہی چوڑیاں پہنے پاؤں میں ریڈ کلر کے کھسے... پہنے وہ کسی کے بھی چاروں خانے چت کرنے کا ہنر اپنے پاس محفوظ رکھتی تھی

وہ قدم با قدم اٹھاتے اسکی جانب بڑھنے لگا تھا میرال جو کے ڈریسنگ کے سامنے کھڑی بالوں میں برش پھیر رہی تھی کہ اپنی گردن پہ کسی کی پر تپش سانسوں کو محسوس کر وہ پلٹی تھی اور رقم کو اپنے سامنے دیکھ وہ اسنے مسکراتے ہوئے اپنی نظریں جھکائیں تھیں کہ رقم نے مسکراتے ہوئے اسکے ماتھے پہ اپنے لب رکھتے اسے معتبر کیا تھا اور مسکراتے ہوئے وہ دونوں نیچے کی جانب بڑھ گئے تھے



چونکہ آج میرال شادی کا پہلا دن تھا اسلیے وہ فل وقت کیچن میں کھڑی کھیر بنا رہی تھی ویسے تو میرال سب کچھ بنا ہی لیتی تھی لیکن کھیر کبھی نابنائی تھی اسلیے اسنے روشنا بیگم سے مدد لے لی اور انھوں نے خوشی خوشی اسے ترکیب بتائی تھی کھیر کو بنانے کے بعد اسنے جب کھیر چکھی تو بہت

اچھی بنی تھی لہذا وہ چولہا آف کرتی باہر کی جانب بڑھی تھی اور اسکے جانے کے فوراً بعد ہی کھیر
... کے دیکچے کی جانب بڑھتے اس میں نمک کی تین بڑی چمچ بڑھ کر ڈال دی تھیں

اب میں بھی دیکھتی ہوں میرا سلطان خان کہ تم کیسے ارقم اور اسکے گھر والوں کے دل میں "

... " جگہ بنا پاتی ہو

... مکر و مسکراہٹ چہرے پہ سجائے پلوشہ کہتی کیچن سے باہر نکل گئی تھی



دھڑکن کورات اپنے فارم ہاؤس میں چھوڑنے کے بعد عالم نجانے کہا چلا گیا تھا دھڑکن اب کافی
پریشان ہو رہی تھی وہ لاؤنج میں اضطرابی کیفیت میں یہاں سے وہاں ٹہل رہی تھی جبھی اسکے
سیل پہ نوٹیفکیشن ٹون بجی تھی اسنے جھٹ پٹ فون آن کیا تھا کہ اسے لگا تھا کہ شاید عالم کا کوئی
میسیج آیا ہو گا لیکن ایک ان نون نمبر سے عالم اور ثنا کی تصاویریں دیکھ جو کافی حد تک نازیبا تھیں
... اسکا خون کھول اٹھا تھا

کیا سوچا تھا اسنے کہ عالم آئے گا وہ اس سے معافی مانگے گی اپنے کیے گئے ہر عمل کی وہ اسکی محبت کا جواب محبت سے دے گی لیکن ہر مرتبہ کچھ ناکچھ ایسا ہو جاتا تھا جسکی بنا پہ وہ اس سے پھر سے بد ظن ہو جاتی اس سے نفرت کرنے پہ مجبور ہو جاتی تھی وہ یہی سب سوچتے ہوئے صوفے پہ ڈھ سی گئی تھی کئی قیمتی موتی اسکی آنکھوں سے ٹوٹ کر بے مول ہوئے تھے وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ عالم اس حد تک گھٹیا نکلے گا کہ جو کل تک اسے اپنی محبت کا یقین دل رہا تھا جو کل تک اس سے محبت کا دعویٰ دار تھا وہ آج اسکی محبت میں کسی اور کو شریک ٹھہرا دے گا اسنے سوچا نہیں تھا لیکن اب اسنے بھی فیصلہ لے لیا تھا عالم سے خلع لینے کا فیصلہ اسکا لاسٹ سمسٹر چل رہا تھا اگلے چھ مہینے میں اسکے پیپرز تھے اور اسکے بعد اسکی پڑھائی مکمل ہو جانی تھی لہذا اسنے چھ مہینے چپ ... رہنے ہی میں عافیت جانی تھی



میرال دن کے کھانے کے بعد ڈائننگ پہ کھیر کا باؤل لے کر آئی تھی اور سب سے پہلے سکندر علی ... شاہ کو ڈال کے دی تھی ایک ہی چیچ کھانے کے بعد انکا حلق کڑوا ہو گیا تھا

... " میرال بیٹا کھیر میں نمک ڈالا تھا کیا آپنے "

... سکندر علی شاہ نے حیران کن لہجے میں دریافت کیا تھا کہ میرال اب کی بار چونکی تھی

... " کیا نہیں تو ڈیڈ میں نے تو میٹھا ہی ڈالا تھا "

... میرال کے کہنے پہ روشنا اور راقم نے کھایا تو نمک ہی تھا

... " میرال اس میں تو واقعی ہی نمک ہے "

میرال اب کی بار حیران ہوئی تھی اسکو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ حرکت کس کی ہوئی ہے یکدم ہی

اسکی نظر پلوشہ پہ گئی جو طنزیہ مسکراہٹ لیے میرال کی ہی جانب دیکھ رہی تھی میرال کا تو بس

... نہیں چل رہا تھا کہ پلوشہ کا گلا ہی دبا دے

... " میرال بیٹا کوئی بات نہیں کبھی کبھار ایسا ہو جاتا ہے غلطی سبھی سے ہو جاتی ہے "

... سکندر علی شاہ نرمی بھرے لہجے میں گویا ہوئے تھے

... میرال نے مسکراتے ہوئے سر کو اثبات میں ہلایا تھا سبھی آہستہ آہستہ ٹیبل سے اٹھ گئے تھے

... اس سے پلوشہ وہاں سے جاتی میرا اسکے راستے میں حائل ہوئی تھی

... "کھیر میں نمک تمنے ملایا تھا نا"

... "ہاں بالکل میں نے ہی ملایا تھا اور اگر کچھ میرا بگاڑ سکتی ہو تو بگاڑ لو"

پلوشہ تڑخ کے بولی تھی اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ بولتی میراں کا ہاتھ اٹھا تھا اور اسکے چہرے پہ
... نشان چھوڑ گیا تھا

... "یو وچ تمنے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا"

--- پلوشہ چہرے پہ ہاتھ رکھے غرائی تھی

ہاں اٹھایا اور اگر تم اپنی ان اوچھی حرکتوں سے باز نا آئی تو پھر میرا ہاتھ تمہارے چہرے پہ "
نہیں تمہارے گلے پہ ہو گا جان لے لوں گی تمہاری میں سمجھی تم آخری بار وارن کر رہی ہوں مجھ
... "سے میرے ارقم سے ہمارے معاملوں سے دور رہو ورنہ صرف خسارے میں رہ جاؤ گی

... میراں انگشت شہادت اٹھا کر وارن کرتی اوپر کی جانب بڑھ گئی تھی

تم کیا سمجھتی ہو اتنی آسانی سے سب کچھ حاصل کر لو گی اگر ایسا ہے تو بھول ہے تمہاری میرال "

سلطان خان تم پہ زمین ناتنگ کر دی تم سے جینے کی وجہ ناچھین لی تو میرا نام بھی پلوشہ شاہ نہیں

..."

... نفرت آمیز لہجے میں کہتی پلوشہ نے قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھائے تھے



حیدر رات کی فلائیٹ سے لندن جا چکا تھا اس نے سکندر علی شاہ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ واپس ضرور آئے گا اور وہ لندن میں رہ کر بھی پاکستان میں اپنا سٹبلش کیا ہوا تمام تر بزنس دیکھ رہا تھا البتہ

... زمینوں کی ذمہ داری سکندر علی شاہ نے اٹھالی تھی



... ایک سال بعد

AFTER ONE YEAR

کہتے ہیں وقت بڑے سے بڑا زخم بھر دیتا ہے نیناں کو گزرے ایک سال گزر چکا تھا لیکن وہ ابھی بھی حیدر کے دل میں زندہ تھی اسکی محبت اب بھی سانس لیتی تھی اسے یقین تھا کہ کہیں نا کہیں کسی نا کسی چہرے میں کسی نا کسی جگہ پہ وہ اسے ایک دن ضرور ملے گی اور شاید اسکی یہ دعا بہت ... جلد قبول ہونے والی تھی

حیدر کل صبح کی فلائیٹ سے پاکستان واپس آ گیا تھا اسکی واپس پہ سبھی بہت خوش تھے وہ آج بھی ویسا ہی تھا سحر زدہ شخصیت گرے کر سٹل آنکھیں وہ خود سے بے نیاز اور لا پرواہ شخص آج بھی اس دشمنِ جان کی ایک جھلک دیکھنے کو ترستا تھا کئی راتوں سے سویا نہیں تھا اسکی آنکھوں کے گرد پڑے حلقے اسکا تہجد میں رات رات بھر جاگ کر اپنے محبوب سے ملنے کی دعا کرنا اسکے رب سے مخفی نا تھا اسکا گڑ گڑانا اسکا تڑپنا اسکا ترسنا اسکے اشک بہانا اسکے رب کو بھا گیا تھا آج قدرت اسپر مہرباں ہونے والی تھی اس بات سے انجان وہ ہاسپٹل میں داخل ہوا تھا کیوں کے اسے اپنے ایک ... عزیز دوست کی والدہ کی رپورٹس اٹھانی تھیں



وہ شولڈر کٹ بالوں میں ملبوس بلیک کمر کی ٹی شرٹ پہنے بلیک کمر کی ہی جینز پہنے اور اوپر ڈاکٹرز والا وائٹ کمر کا کوٹ پہنے ایمر جنسی سے نکلتی ہوئی سیدھی لفٹ کی جانب بڑھی تھی اور سامنے سے آنے والے شخص سے بری طرح ٹکرائی تھی اس سے پہلے کہ وہ گرتی مقابل نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تھا جو اس افتاد کے لیے تیار نا تھی سیدھا اسکے سینے سے آن ٹکرائی تھی جبکہ حیدر تو اپنی جگہ جم سا گیا تھا وہی گہری سبز آنکھیں جنکا وہ دیوانہ تھا وہی کلیجی رنگ ہونٹ جنکو دیکھ کر اسکی پیاس بڑھ جاتی تھی وہی سرخ گال وہ ہو بہو نیناں کے جیسے دیکھائی دیتی تھی

... " نن ن ن نیناں مم می میری نیناں "

... حیدر کی پیاسی نگاہیں نویرہ کے چہرے پہ ٹکی تھیں

... وہ ایک ہی جھٹکے میں خود کو اس سے آزاد کراتی اسکے مقابل آکھڑی ہوئی تھی

--- " آئیم سو سوری آپ کو کہیں لگی تو نہیں نا "

... وہ بے تابی سے اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی

... " پہلے تو نہیں لیکن اب لگتا ہے جیسے جینے کی وجہ مل گئی ہو "

... حیدر نے لہجے میں دیوانگی سموائے کہا تھا

... " واٹ "

نورہ نے حیدر کی جانب نا سمجھی سے دیکھا اس سے پہلے کہ وہ اس کی بات کا جواب دیتی پیچھے سے
... کسی نرس نے اسے مخاطب کیا تھا

... " ڈاکٹر نورہ آپ کو ڈاکٹر رحمان نے اپنے روم میں بلایا ہے "

" اوکے آئی کم ناؤ "

" I come now "

نورہ کہتی لفٹ میں جاد داخل ہوئی جب جا کے حیدر کی محویت ٹوٹی تھی اور بھی تیزی سے لفٹ
کی جانب لپکا تھا لیکن تب تک لفٹ کا دروازہ بند ہو چکا تھا اسلیے وہ بنا ایک پل کی دیر کیے نیچے
... سیڑھیوں کی جانب بھاگا تھا



نورہ لفٹ سے نکلتے جیسے ہی ڈاکٹر رحمان کے روم کی جانب بڑھنے لگی جیسی کسی نے اسکی کلائی کو جھٹکادیتے اپنی جانب کھینچا تھا نورہ جو اس افتاد کے لیے تیار سیدھا حیدر کے سینے سے آن ٹکڑائی تھی حیدر اور نورہ کی دھڑکنیں بیک وقت بڑھیں تھیں حیدر پہ تو جیسے کوئی سحر طاری ہو گیا تھا ... نورہ کی خوشبو بری طرح اسکے حواسوں پہ سوار ہو رہی تھی

... " یہ مسٹر کون ہیں آپ اور آپکی ہمت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی "

نورہ اسکو بری طرح دھکادیتے ہوئے چیخی تھی جبکہ نورہ کے دھکادینے پہ حیدر جیسے ہوش میں ... آیا اور لڑکھڑا کر پیچھے ہوا تھا

... نورہ ایک قدم آگے بڑھتی ہوئی حیدر کے نزدیک ہوئی تھی

مسٹر ایکس وائے زی آپ جانتے ہیں کہ کون ہوں میں نویرہ راجپوت ہوں اور آپ کی ہمت بھی " کیسے ہوئی میری کلائی کو پکڑنے کی میں کوئی گری پڑی لڑکی ہوں آئندہ کے بعد میرا راستہ روکنے کی کوشش مت کریئے گا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا ...

اس سے پہلے کہ نویرہ وہاں سے نکلتی حیدر نے اسکے دونوں بازوؤں کو جکڑتے دیوار کے ساتھ ... پن کیا تھا

نیناں میری جان میری شہزادی میری روح میرا سکون تم میرا سب کچھ ہو آج جو کچھ بھی کہو لو " ... تمہارا ہادی اف تک نہیں کروں گا

حیدر نے کہتے ہوئے دیوانہ وار اسکے نقش نقش کو چومنا شروع کر دیا کہ نویرہ اسکی اس حرکت پہ بری طرح گھبرائی تھی اور ایک مرتبہ پھر اپنا پورا زور لگاتے اسے خود کے وجود سے دور جھٹکا تھا اور ایک زبردست طمانچہ اسکے منہ پہ دے مارا تھا لیکن آج حیدر کے چہرے پہ کوئی غصہ نہ تھا بلکہ ... وہ تو دیوانوں کی طرح اسکے چہرے کو تکیے جا رہا تھا اپنی نگاہوں کی پیاس بجھا رہا تھا

ہمت بھی کیسے ہوئی تمہاری گھٹیا انسان مجھے چھونے کی ہاں تم جیسے ہی درندے ہیں جنکی وجہ "

سے لڑکیاں اپنے گھروں میں بھی محفوظ نہیں ہیں معصوم لڑکیاں تم لوگوں کی حوس کا نشانہ بنتی ہیں اور لگتا ہے تم مجھ سے واقف نہیں ہو میری حیثیت سے واقف نہیں ہو میں نویرہ راجپوت ہوں سنیر ڈاکٹر رحمان راجپوت کی اکلوتی بیٹی اور یہ ہاسپٹل بھی میرے ڈیڈی کا ہے جس میں تم کھڑے ہو کر میرے ساتھ ایسے بی ہو کر رہے ہو جیسے بیوی ہوں تمہاری جانتے ہو ایک منٹ ... " کے اندر اندر تمہیں اس ہاسپٹل سے نکلوا سکتی ہوں بلکہ تم کو

... "سیکیورٹی سیکیورٹی"

... نویرہ کے چلانے پہ دو گاڑو ہاں آن پہنچے تھے

... "یس میم"

تم لوگوں نے چیک کرنا چھوڑ دیا ہے کہ کیسے کیسے لوگ ہاسپٹل میں آ جاتے ہیں لے کہ جاؤ ان "

... "مسٹر ایکس وائے زی کو

...نویرہ نے کوفت بھری نظروں سے اسے دیکھا جو دیوانہ وار اسے ہی دیکھے جا رہا تھا

... "سر آپ خود چلیں گے یا پھر میں"

اس سے پہلے کہ گاڈ اپنی بات پوری کرتا حیدر نے جن خون آشام نگاہوں سے اسے گھورا گاڈ...
باقاعدہ گھبرا گیا تھا

حیدر علی شاہ نام ہے میرا اور آئندہ ہمت بھی مت کرنا مجھ سے اس لہجے میں بات کرنے کی "
... "ورنہ اپنے پیروں پہ کھڑے رہنے کے قابل نہیں رہو گے

انگشت شہادت اٹھا کر گاڈز کو وارن کرتے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا جبکہ
اسکے جانے کے بعد نویرہ نے اس سر پھرے ستمگر کی پشت کو گھورتے اپنے قدم ڈاکٹر رحمان کے
... روم کی جانب بڑھائے تھے



کہنے کو ایک سال گزر چکا تھا لیکن میرال اور ار قم کی محبت جوں کی توں قائم تھی اور انکی زندگی میں ایک ننھا مہمان بھی جلد ہی آنے والا تھا میرال کی پریگنسی کو پانچ ماہ گزر چکے تھے اکثر اوقات اسکابی پی لورہنے لگا تھا ابھی بھی کیچن کی جانب جارہی تھی پانی پینے جیسے ہی وہ کیچن کے وسط میں پہنچی اسکا پاؤں پھسلا اور وہ بری طرح پیٹ کے بل گرا تھی اسکی چیخ پہ روشنار قم پاکیزہ ثانیہ بیگم بھاگے بھاگے آئے تھے اور سامنے میرال کو درد سے تڑپتا دیکھ کر ار قم کا دل کانپ اٹھا تھا ... ایک ہی جست میں آگے بڑھتے اسنے میرال کو اپنی بانہوں میں بھرا تھا

... " ار قم میرا بچہ "

... میرال نے شدت سے روتے اپنے پیٹ پہ رکھا ہاتھ اٹھایا تھا جو خون آلود تھا ... " اپنی آنکھیں مت بند کرنا میرال میں تمہیں اور اپنے بچے کو کچھ نہیں ہونے دوںگا " ... ار قم نے کہتے ہوئے اپنے قدم پورچ کی جانب بڑھائے تھے



ہاسپٹل میں چل چل کے ار قم کے پاؤں شل ہو گئے تھے روشنا بیگم اسے تسلی دے رہیں تھیں لیکن اسکے بے چین دل کو قرار نہیں آرہا تھا آخر کار ایک گھنٹے کے وقفے کے بعد آپریشن تھیٹر کی ... لائٹس آف ہوئیں تھیں اور ڈاکٹر بابر نکلا تھا

... " ڈاکٹر صاحب کیا ہوا میری وائف تو ٹھیک ہیں نا "

... ار قم نے بے تابی سے پوچھا تھا

... " مسٹر ار قم ریلیکس یور وائف از پرفیکٹلی فائن "

... ڈاکٹر نے پیشہ وارانہ الفاظ میں کہا تھا کہ ار قم کے چہرے پہ ایک مسکراہٹ در آئی تھی

... " اور میرا بچہ "

... " سوری بٹ ہم آپکے بے بی کو نہیں بچا سکے "

--- ڈاکٹر کے کہنے پہ اسکی مسکراہٹ سمٹی تھی

... اس سے پہلے کہ وہ لڑکھڑا کر گرتا روشنا بیگم نے اسے سہارا دیتے کر سی پہ بیٹھایا تھا

صبر کرو میرے بچے اللہ صبر کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے اور تم دیکھنا سنے جتنا تم سے لیا ہے " ... " نا اس سے دو گنا عطا کرے گا

... روشنا بیگم نے رندھی ہوئی آواز میں کہا تھا

... " کیا جواب دوں گا میرا کو کہا تھا اس سے کہ ہمارے بچے کو کچھ نہیں ہونے دوں گا " ...

ارقم نے تھکے تھکے لہجے میں کہا تھا جبکہ ایک آنسو نا جانے کب پلکوں کی بار توڑ کر بہہ نکلا تھا اسے ... خبر نا ہوئی تھی



دھڑکن کی پڑھائی مکمل ہو چکی تھی چھ ماہ تک وہ عالم کے ساتھ ہی رہی تھی لیکن اسکی نفرت ... میں رتی بھر بھی کمی نا آئی تھی

اور جیسے ہی اسکی پڑھائی مکمل ہوئی تھی عالم کو ایک بزنس ٹور کے لیے جانا پڑ گیا تھا جب وہ گیا تو وہاں دبئی میں اسکی کافی سائیٹس تھیں جو اسے وزٹ کرنی تھیں باقی کچھ ڈیلز تھیں جو فائنل

کرنی تھیں کچھ پراجیکٹس تھے جو پینڈنگ تھے اور کچھ نیو پراجیکٹس جنکو مارکیٹ میں لاؤنچ کرانا تھا اس سب کو ہینڈل کرنے میں چھ ماہ لگ چکے تھے جسکے دھڑکنے خلع کے کاغذات تیار کراتے عالم کو نوٹس بھیجوا دیا تھا وہ اسکا گھر بھی چھوڑ چکی تھی اب وہ اپنے فلیٹ میں رہائش پذیر تھی جو سکندر علی شاہ نے اسے اسکی اٹھارویں برتھڈے پہ اسے گفٹ دیا تھا اسکے پاس اسکی اصلی... چابی تو نا تھی لیکن اسنے اسکی ڈبلیکیٹ کی بنوالی تھی



دھڑکنے ابھی اپنے روم کے ٹیریس پہ کھڑی تھی آج اسنے عالم کو خلع کے کاغذات بھیجوا دیئے تھے وہ جانتی تھی کہ وہ ضرور اسکے پیچھے آئے گا اور بالکل ایسا ہی ہوا تھا عالم تن فن کرتا اسکے روم میں داخل ہوا تھا اور اسکو ٹیریس پہ کھڑا دیکھ وہ ایک ہی جست میں اس تک پہنچا اور اس کو اپنی جانب کھینچتے دیوار کے ساتھ پن کرتے اسکے گلادبانے لگا تھا کہ دھڑکنے کی آنکھیں ابل آنے کو... تھیں

کیا سوچ کر یہ قدم اٹھایا تم نے دھڑکن علی شاہ کیا سوچ کر مجھے خلع کے پیپر ز بھیجوائے تم نے کیا " ...
" سمجھتی ہو اتنی آسانی سے چھوڑ دو نگا تمہیں

عالم نے جب اپنی انگلیوں کا دباؤ بڑھایا تو دھڑکن کی آنکھوں سے تکلیف کے مارے آنسو بہہ نکلے
... تھے

اسکے بہتے ہوئے آنسوؤں کو دیکھ وہ ناچاہتے ہوئے بھی نرم پڑا تھا اور اس نے اپنے ہاتھ اسکے گلے سے
ہٹائے تھے کہ دھڑکن کا کھانس کھانس کر برا حال تھا تھوڑی دیر بعد جب اس کا سانس بحال ہوا تھا
... تو وہ نفرت آمیز لہجے میں غرائی تھی

میں نے یہ قدم ویسے ہی سوچ کر اٹھایا جیسے تم نے میری محبت میں اس شانامی بلا کو شریک " ...
ٹھہرایا ویسے جیسے تم نے میرا حق کسی اور کو دیا ویسے ہی جیسے تم نے میرے جذبات کا خون کیا ویسے
ہی جیسے تم نے میرے گھر والوں کی نظروں میں گرا دیا مجھے ویسے ہی جیسے تم نے زمانے بھر میں رسوا

کیا مجھے زبردستی نکاح کر کے نہیں رہنا میں نے تمہارے ساتھ آزادی چاہیے مجھے اس زبردستی ... " کے رشتے سے سمجھے تم

... " آزادی چاہیے نا مجھ سے تمہیں تو ٹھیک ہے یہ لو چلاؤ گولی اور ہو جاؤ آزاد مجھ سے " عالم نے کہتے ہوئے گن دھڑکن کے ہاتھ میں تھمائی تھی کہ دھڑکن کے ہاتھ لرزنے لگے تھے...

... " کیا ہوا ہاتھ کیوں کانپنے لگے تمہارے اب چلاؤ گولی اور ہو جاؤ آزاد " عالم نے لہورنگ آنکھیں اسکی سنہری آنکھوں میں گاڑھیں تھیں

دھڑکن نے اپنے بہتے ہوئے آنسوؤں کو صاف کرتے گن نیچے پھینک دی تھی اور اس سے کہ ... وہاں سے نکلتی عالم نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اپنے نزدیک کھینچا تھا

مجھ نامار کر ساری زندگی کی قید تم نے اپنی قسمت میں لکھوالی ہے اسلیے اب تم سانس بھی لوگی تو " صرف اور صرف عالم سلطان خان کی مرضی سے سمجھی تم اور آج کی ہوئی حرکت کی سزا کے لیے تیار رہنا مسز عالم سلطان خان ...

... چبا چبا کر الفاظ ادا کرتے وہ اسکا ہاتھ پکڑے اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا تھا



حیدر نے گھر واپس آنے کے بعد بہت سوچا تھا لیکن اسکا دل بار بار اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ نویرہ ہی نیناں ہے لہذا اس نے اپنے سیکرٹری کو فون کیا تھا کہ وہ نویرہ کے بارے میں تمام تر معلومات اسے ایک گھنٹے کے اندر اندر فراہم کرے اور خود ہاسپٹل چلا گیا تھا حیدر جب ہاسپٹل سے واپس آیا تو پولیس میں سناٹا دیکھ وہ حیران ہوا تھا ملازم سے پوچھنے پہ اسے پتہ چلا تھا کہ میرال گر گئی ہے اور وہ اس بات کو باخوبی جانتا تھا کہ اس وقت ارتم کو اسکی ضرورت ہے لہذا کال کرنے کے فوراً بعد اس نے اپنی بی ایم ڈبلیو نکالی جو چند ہی سیکنڈز میں ہوا سے باتیں کرنے لگی تھی



... " ار قم میرے بھائی صبر رکھو انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا تم تو میرے بہادر بھائی ہونا "

... حیدر اسکو سینے سے لگاتا ہوا بولا تھا

بھائی میں نہیں ہوں بہادر نہیں ہوں میں بہادر میں نے اپنی اولاد کو کھودیا میری اور میرال کی " ... محبت کی پہلی نشانی میں اسے کیا جواب دوں گا

دیکھو ار قم تم یہ تو جانتے ہو ناہر کام میں اللہ پاک کی کوئی نا کوئی مصلحت چھپی ہوتی ہے کوئی " ... حکمت ہوتی ہے بس یہی سمجھ کر آگے بڑھو کہ جس نے لے لیا وہ نوازے گا بھی ہم

... حیدر نے اسے کندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا تھا کہ ار قم نے سر کو اثبات میں ہلایا تھا

... " مسٹر ار قم آپ کی وائف کو ہوش آگیا ہے "

... نرس نے آکر بتایا تھا

... " میں میرال سے مل کر آتا ہوں "

... ار قم نے کہتے قدم میرال کے روم کی جانب بڑھائے تھے

... ار قم کے جانے کے بعد ہی حیدر کو سیکرٹری کی کال آچکی تھی

... "آپ خیال رکھیے گا ار قم اور میرال کا کچھ چاہیے ہو تو مجھے کال کر دیجیے گا"

حیدر نے روشناسیگم کو مخاطب کرتے کہا تھا کہ اس بار اسکے لہجے میں کوئی سختی کوئی طنز یا نفرت نا
... تھی بلکہ اس بار اسکے لہجے میں نرمی تھی

... اسکے جانے کے بعد وہ ایک گہرا سانس بھر کر رہ گئیں تھیں



... ار قم جب روم میں داخل ہوا تو میرال ساکت لیٹی ہوئی چھت کو گھور رہی تھی

... "میرال میری جان"

... ار قم نے آگے بڑھتے اسکا ہاتھ تھاما تھا کہ اسنے جھٹکے سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ آزاد کرایا تھا

کہا تھا نا میرے بچے کو کچھ نہیں ہونے دیں گے تو پھر کہاں ہے وہ کہاں ہے میرا بچہ ار قم کہاں

... "ہے میرا بچہ"

... میرال نے بہتے ہوئے آنسوؤں سمیت کہا تھا

... " آئیم سو سوری میرال میں ہمارے بچے کو نہیں بچا سکا دیکھو اللہ پاک کو یہی منظور تھا "

ارقم نے اسپر جھکتے اسکے ماتھے پہ لب رکھتے کہا تھا کہ میرال نے بے ساختہ اسکے گریبان کو اپنی
... مٹھیوں میں دبو چا تھا

آپ نے تو کہا تھا کہ آپ بچالیں گے اسے پھر کیوں نہیں بچایا کیوں مرنے دیا اسے میری گود
اجڑ گئی ارقم میرا بچہ مجھ چھوڑ کر چلا گیا کیا کیا سوچا تھا ہم نے کہ اسکے آنے کے بعد اسے کتنا پیار
... " دیں گے لیکن آپ نے اسے کیوں جانے دیا کیوں جانے دیا

... میرال نے روتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا

بس صبر کرو میری جان اللہ پاک کی رضا میں خوش ہونا سیکھو تم دیکھنا سب ٹھیک ہو جائے گا
... " تمہارے گود پھر سے ہری ہو جائے گی

ارقم نے کہتے ہوئے اسکے ہاتھوں کو چوماتھا کہ میرال نے اپنے ہاتھوں کو چھڑاتے کروٹ بدل لی تھی مطلب صاف تھا کہ وہ بات نہیں کرنا چاہتی تھی ارقم ایک گہرا سانس بھرتا کمرے سے باہر ... نکل گیا تھا



حیدر کے سیکرٹری نے بھی اسے وہی بتایا تھا جو نویرہ نے خود بتایا تھا البتہ اسنے اسکے گھر کا ایڈریس ... نکلوا لیا تھا

رات بھر نویرہ فرینڈز کے ساتھ گیٹ ٹو گیدر کرتی رہی پھر انکا مووی کا پلان تھا پھر ڈنر کا اس سب سے فارغ ہوتے اسکے رات کے نونج چکے تھے وہ گھر پہنچی تو دس ہو چلے تھے رحمان صاحب کو وہ بتا کر گئی تھی کہ وہ رات کو لیٹ آئے گی اس لیے وہ کھانا کھا کر اپنی میڈیسن وقت پہ ... لے کر سو جائیں

جیسے ہی وہ اپنے روم میں داخل ہوئی اپنی ہیلز اتار کر پھینکتے وہ اپنی نائیٹ لیے جو بلیک کلر کی تھی ... واش روم میں داخل ہوئی تھی

دس منٹ میں وہ فریش ہوتے باہر آئی تھی بلیک کلر کی نائیٹی میں اسکا حسن اپنے جو بن پہ تھا شولڈر کٹ بالوں کو کھلا چھوڑے وہ پانی سے تر چہرے کو ٹاول سے رگڑنے لگی تھی اور پھر اپنی ہیلز کو اٹھا کر واڈروب میں رکھتی وہ بیڈ کی جانب آئی تھی وہاں سے اپنا کلچ اٹھاتے اسنے اپنے موبائل اور کریڈٹ کارڈ نکالتے اسنے کاڈر کو سائیڈ ڈرامیں ڈالا تھا اور پھر موبائل کو اون کرتے اسنے اپنے بیسٹ فرینڈز والے گروپ میں اپنے گھر پہنچنے کا ٹیکسٹ کیا تھا وہ میسج کر کے فارغ ہوئی ہی تھی کہ کال نوٹیفکیشن شو ہوا تھا جب اسنے کال لسٹ اوپن کی تو وہاں کسی ان نون نمبر سے ... ہزاروں میسجز کیے گئے تھے اسنے کندھے اچکا کر وہ نمبر بلاک کر دیا تھا

سالا *** اس کال والے کو گالی سے نوازتے اسنے ٹیبل پہ پڑا جگ اٹھایا اور گلاس میں پانی انڈیلے ... غما غٹ پی گئی تھی

ڈریسنگ کے سامنے پہنچتے اسنے اپنے دودھیا ہاتھوں کو لوشن لگایا تھا کہ بے ساختہ ہی نظر کلائی پہ گئی تھی جہاں اس مسٹر ایکس وائے زی کی شدت کے نشان موجود تھے اسکے بارے میں سوچتے ... اسکا دل بے ساختہ ہی دھڑک اٹھا تھا

... " ٹھہر کی کہیں کا چوم تو ایسا رہا تھا جیسے کب کا بچھڑا ہوا ہو مجھ سے "

نورہ نے ماتھے پہ بل لاتے اپنا رخ واشروم کی جانب کیا تھا اور بیسن کے نیچے اپنی کلائی کور گڑا تھا
... جیسے اسکا لمس مٹانے کی کوشش کی گئی ہو

واشروم سے باہر آئی تو دروازے پہ دستک ہوتی محسوس ہوئی اسنے جھٹ سے دروازہ کھولا تو
... سامنے ہی اسکی ملازمہ ہاتھ میں چاکلیٹ شیک لیے کھڑی تھی

... " یہ کیوں لائی ہو اسوقت "

... نورہ نے حیرت سے پوچھا تھا

وہ میم سر کا حکم ہے ناروزرات کو آپ کو دودھ کا گلاس دینا ہوتا ہے آپ کو دودھ پسند نہیں نا "
... " اسلیے چاکلیٹ ڈال لے لائی ہوں

... ملازمہ نے مسکراتے ہوئے کہا

اوسو سوٹ آف یو لیکن تم نا یہ خود ہی پی لو کیونکہ میرا دل نہیں چاہ رہا بالکل بھی اور اگر پھر " ...
" بھی میرا احساس ہے نا تو ایک کام کرو مجھے زہر لا دو وہ کھا لیتی ہوں

نورہ نے بھڑکتے ہوئے کہا تھا کہ ملازمہ کو اس کے رویے سے ڈر ہی گئی تھی اسلیے فوراً سے پہلے
۔۔ اسنے قدم نیچے کی جانب بڑھائے تھے

... " ڈیڈی کو بھی نجانے کیا ہو جاتا ہے مجھے پہلوان تھوڑی بننا ہے ڈاکٹر ہوں میں " ...
نورہ نے آنکھیں گھماتے سوچا تھا آج سب سے ہی اسکی طبیعت بوجھل سی تھی اسکی طبیعت میں
... چڑچڑاپن شروع سے تھا وہ اپنی مرضی کی مالک تھی
... " آہہ "

نورہ کو اپنے سر کے پچھلے حصے میں درد محسوس ہوا پچھلے ایک سال سے اسکو سر میں یونہی درد
ہوتا تھا کئی دفعہ تو دماغ میں کچھ ادھوری تصاویر بھی ابھرتی تھیں لیکن وہ مکمل ظاہر نہیں ہوتی
... تھیں

... سائیڈ لیمپ کو آف کرتے وہ نیند کی وادیوں میں گم ہوتی چلی گئی تھی



اسکو گہری نیند میں سوئے ابھی آدھا گھنٹہ ہی گزرا تھا کہ اچانک ہی اسے محسوس ہوا کہ جیسے اسکی سانس رک گئی ہو اس سے پہلے کہ وہ کوئی مزاحمت کرتی حیدر نے اسکی دونوں کلائیوں کو اپنی گرفت میں لیتے تکیے سے پن کیا تھا اور مزید شدت کے ساتھ اسکی سانسوں کو پینا شروع کیا تھا مارے بے بسی کے جب اسکی آنکھوں سے اشکوں کی برسات ہوئی جب جا کے حیدر نے اسے اپنی سلگتی گرفت سے آزاد کیا تھا اسکی پیاس ابھی بھی بجھی نہیں تھی اور یہ پیاس تو ساری زندگی نہیں بجھ سکتی تھی لیکن اسکی اکھڑتی سانسوں کا احساس کرتے وہ پیچھے ہوا تھا اور جھک کر اسکی شہ... رگ پہ لب رکھے تھے

جانتا ہوں تم ہی میری نیناں ہوا گر تم ناہوتی تو یقین جانو میرا دل تمہارے قریب جانے کونا "

مچلتا میرا دل قطعاً یہ گواہی نہیں دیتا کہ تم ہی میری نیناں ہو اور اب جبکہ اس دل نے گواہی دے

ہی دی ہے تو حیدر علی شاہ کا وعدہ ہے کہ تمہیں اپنی زندگی میں پھر سے شامل کرے گا لیکن اس ... " بار میں اتنی محبت دوں گا کہ تم پچھلی تمام تلخ یادوں کو تلخ ماضی کو بھول جاؤ گی

اس سے پہلے کہ نیناں اپنی ڈر سے بند کی ہوئیں آنکھوں کو کھولتی حیدر نے اسکی مخصوص رگ کو دبایا تھا اسکو ہوش و حواس سے بیگانہ کرتے اسنے اسکے پھولے ہوئے گالوں کو چوما تھا اور پھر ایک گہری نظر اسکے رعنائیاں بکھیرتے وجود پہ ڈالتا وہ ایک گہرا سانس بھرتے جیسے آیا تھا ویسے ہی ... واپس لوٹ گیا تھا



عالم دھڑکن کا ہاتھ پکڑے گھر میں داخل ہوا تھا جبکہ دھڑکن اپنی جانب سے زور لگاتی اپنا ہاتھ ... اسکی گرفت سے نکالنے کی ناکام کوشش کرنے لگی تھی

... دھڑکن کو گھسیٹتے ہوئے سٹوروم میں لاتے اسکا ہاتھ چھوڑا تھا

... " مع عا عالم مم می مجھے آپ آپ یہاں کیوں لائے ہیں "

دو موٹے تازے چوہوں کو قریب آتا دیکھ دھڑکن نے ڈرتے ہوئے عالم کے قریب ہوتے اسکی
... شرٹ کو مٹھیوں میں دو بچا تھا

.... جبکہ عالم نے ایک ہی جست میں اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے نزدیک کیا تھا
یہی تمہاری سزا ہے تمہیں میرا ساتھ قبول نہیں نا تو ٹھیک ہے رہو ان چوہوں کے ساتھ اس "
... " اندھیرے میں

... عالم نے جھٹکے سے اسے چھوڑا تھا کہ وہ زمین پہ جا گری تھی
نن نی نی نہیں ع ع عالم نہیں پہ پی پی پلیزن نہیں میں بی یہاں نہیں رہ سکتی مم می مجھے "
... " اندھیرے سے خ خوف آتا ہے
... بہتے آنسوؤں سمیت دھڑکن نے کہا تھا

--- " تمہارے لیے یہ سزا نہایت ضروری ہے کہ آئندہ تم ایسی کوئی غلطی نہ کرو سکو سمجھی "

عالم نے کہتے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے کہ دھڑکن تیزی سے اسکی جانب لپکی تھی لیکن
... اس سے پہلے ہی وہ دروازہ بند کر چکا تھا

مع عی عالم دروازہ کھولیں پپ پی پلیم می مجھے اندھیرے سس سے ڈر لگتا ہے پی یہ چیخ "
... " چوہے مم می مجھے کلک کھا جائیں گے

دھڑکن نے روتے ہوئے کہا تھا کمرے میں چھائے اندھیرے سے اسے وحشت ہونے لگی تھی
جیسے ہی وہ پلٹی سامنے سے آتے دو چوہوں کو اپنی جانب آتا اسکا دل کانپ اٹھا تھا ایک چیخ بلند
... ہونے ہوتے ہی اسکو زوردار چکر آیا تھا اور لڑکھڑا کر زمین بوس ہوئی تھی



... عالم جو اضطرابی کیفیت ہی میں ٹہل رہا تھا دھڑکن کی ہولناک چیخ پہ اسکا دل تڑپ اٹھا تھا
وہ فوراً سے سٹور روم کی جانب بڑھا تھا اور دھڑکن کو بے ہوش پڑا دیکھ عالم کی دھڑکنیں تھمی
... تھیں فوراً سے پہلے وہ اسے اپنی بانہوں میں اٹھائے باہر کی جانب بھاگا تھا



عالم نے اپنے فیملی فنریشن کو کال کر دی تھی ڈاکٹر اب دھڑکن کا چیک اپ کرنے کے بعد اسے
... سکون کا انجکشن لگا رہا تھا

... " ڈاکٹر میری وائف ٹھیک تو ہیں نا "

... عالم نے بے تابی سے پوچھا تھا

جی یہ اب ٹھیک ہیں میں نے انکو سکون کا انجکشن لگا دیا ہے دراصل کسی خوف کے زیر اثر ہے "
ہوش ہو گئیں تھیں بٹ ریلیکس کچھ ہی وقت میں ہوش آجائے گا آپ انکی ڈائٹ کا خیال رکھیے
... " گا

... " اوکے ڈاکٹر تھینک یو "

... عالم نے کہتے ملازم کو ڈاکٹر کو سی آف کرنے کا کہا تھا

آئیم سو سوری میری جان میں جانتا ہوں میری وجہ سے تمہیں تکلیف ہوئی ہے بس ایک دفعہ " آنکھیں کھول لو آئی پر امس آئندہ ایسی غلطی نہیں دہراؤں گا بہت محبت کرونگا تم سے اتنی محبت کہ کوئی تمہارا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گا

... " ایک دفعہ آنکھیں کھول لو میری خانم "

... عالم نے آنکھوں میں اتری نمی کو پیچھے دھکیلتے دھڑکن کے گال کو چومتے کہا تھا



نورہ کی آنکھ جب کھلی تو اسکا سر بھاری بھاری سا ہو رہا تھا اسے سر کے پچھلے حصے میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا اپنی سانسوں سے کسی کی سانسوں کی مہک آتی محسوس ہو رہی تھی لیکن لاکھ سوچنے کے بعد بھی اسے کل رات جو بھی ہوا وہ یاد نہیں آیا تھا وہ ذہن میں آئی تمام تر سوچوں کو ... جھٹکتی واشروم میں جا بند ہوئی تھی

تھوڑی دیر بعد وہ گیلے بالوں کو ٹاول سے گڑرتی باہر آئی تھی بے بی پنک کلر کی ٹی شرٹ اور
ٹراؤزر پہنے وہ بہت معصوم لگ رہی تھی وہ بالوں کو یونہی کھلا چھوڑے روم سے باہر نکلی تھی اور
سیڑھیاں اترنے لگی تھی سامنے ہی رحمان صاحب صوفے پہ براجمان چائے پیتے ہوئے اخبار
پڑھ رہے تھے نویرہ جب دوسری آخری سیڑھی پہ پہنچی جیسی اسے ایک زوردار چکر آیا تھا اس
... سے پہلے وہ لڑکھڑا کر گرتی سامنے سے آتی ملازمہ نے اسے تھام لیا تھا

... " دیکھ کے میم آپ ٹھیک ہیں نا "

ملازمہ فکر مندی سے گویا ہوئی تھی کہ ملازمہ کی بات سنتے رحمان صاحب فوراً اسے نویرہ کی
... جانب لپکے تھے

... " کیا ہوا بیٹا ٹھیک ہونا "

... " جی ڈیڈی بس پتہ نہیں کیوں چکر سا آگیا سر کے پچھلے حصے میں مجھے بہت درد ہو رہا ہے "

... نویرہ کی بات سنکر رحمان صاحب کے چہرے پہ کئی سایے لہرائے تھے

... " اچھا آؤ تم میرے ساتھ بیٹھو "

... " تم جلدی جاؤ میم کے لیے فریش اورنج جو س لے کر آؤ "

... ملازمہ سر کو اثبات میں ہلاتی ہوئی کیچن کی جانب بڑھ گئی تھی

بیٹا تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے تم ناشتہ کر کے میڈیسن لے کر سو جاؤ آرام سے ہاسپٹل "

... " آج مت جانا میں بھی جاتا اگر آج دو میجر سر جرینا ہوتیں

... " اس اوکے ڈیڈی آپ بے فکر ہو کر جائیں ابھی میڈیسن لوں گی تو ٹھیک ہو جاؤنگی "

وہ انکا ہاتھ پکڑ کر پیار سے بولی تھی کہ وہ بھی مسکراتے ہوئے اسکے ماتھے کو چومتے ہوئے اٹھ

... کھڑے ہوئے تھے اور پوری چ کی جانب بڑھ گئے تھے



دھڑکن کو ہوش آچکا تھا عالم جو کے ایک ضروری کال سننے نیچے لاؤنج میں گیا تھا اوپر آیا تو دھڑکن کو دیکھ اسکی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگیں تھیں ایک ہی جست میں اسکی جانب بڑھتا اسکی کمر میں

ہاتھ ڈالتا سے نزدیک کھینچ گیا تھا جبکہ دھڑکن اسکے حصار میں تھر تھر کانپ رہی تھی اس سے پہلے کہ عالم کچھ کہتا دھڑکن خود ہی بول اٹھی تھی

آئی آئی آئی سوری عالم مم می میں وعدہ کرتی ہوں آئندہ کک کبھی ایسی حرکت نہیں کرونگی " ... " پپ پی پلیز می مجھے دوبارہ کک کبھی سٹوروم میں بند مت کک کیجیے گا

... لڑکھڑاتے لہجے میں بولتی وہ عالم کو شر مندہ کر گئی تھی

تم کیوں معافی مانگ رہی ہو یار معافی تو مجھے مانگنی چاہیے تم سے پتہ نہیں یہ سب کیسے کر بیٹھا " ... " میں غصہ میں تھا اس وقت بہت آئی سوری خانم

عالم محبت بھرے لہجے میں کہتے ہوئے اسکی کان کی لو کو چوم گیا تھا کہ دھڑکن کا چہرہ یکدم ہی لال ... ہوا تھا جبکہ دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی

... " چھوڑیں مجھے "

... دھڑکن اسکے حصار میں کسمپاتی ہوئی بولی تھی

... " کیوں چھوڑوں "

... عالم نے شرارت آمیز لہجے میں کہا تھا

... " بب بھوک لگی ہے می مجھے "

... " او میری خانم کو بھوک لگی ہے "

عالم نے اتنے لاڈ بھرے لہجے میں کہا کہ ایک پل تو وہ اس کے لہجے کی نرمی کو محسوس کر حیران ہو گئی

... دل میں جیسے محبت کی کونیل پھوٹی تھی

... دھڑکنے زور و شور سے سر کو ہاں میں ہلایا تھا

... " او کے تم بیٹھو میں ابھی میڈ کو بولتا ہوں کہ کھانا یہی دے جائے "

عالم نے اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے انٹرکام اٹھایا تھا کال ملاتے اسنے کھانے کا بولا

... تھا

کچھ ہی دیر میں میڈ کھانا لے آئی تھی سب کچھ دھڑکن کا فیورٹ تھا یہ دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی

...

سٹر ابری شیک دھڑکن کا فیورٹ تھا اسکو دیکھ تو اسکی بھوک جیسے چمک ہی اٹھی تھی اسنے کھانا کھانے کے دوران محسوس کیا کہ عالم کچھ نہیں کھا رہا بلکہ اسے ہی دیکھے جا رہا ہے اسکی لودیتی ... نظروں سے وہ گھبراتی بول اٹھی تھی

... "عالم آپ آپ کیوں نی نہیں کھا رہے"

دھڑکن نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے پوچھا تھا کہ عالم کا دل یہی کیا تھا کہ اسے اپنے ... سینے میں بھینچ لے

... "خانم تم نے کھایا سمجھو میں نے کھایا ویسے بھی میں بھی اپنی فیورٹ چیز کھاؤں گا نا"

عالم نے دھڑکن کے ہونٹوں کو معنی خیز نظروں سے دیکھا جہاں ہونٹ کے اوپری حصے پہ

... سٹر ابری شیک لگا ہوا تھا

اس سے پہلے کہ دھڑکن عالم کی بات کو سمجھتی وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے نزدیک کھینچتے اپنی گود میں بیٹھاتے شدت سے اسکے ہونٹوں پہ جھکا خود کو سیراب کرنے لگا تھا جبکہ دھڑکن کی آنکھیں حیرت کے مارے کھلی رہ گئیں تھیں جب اسے عالم کی بات کا مطلب سمجھ آیا اسکا چہرہ سرخ انار ہوا تھا وہ اسکے سینے پہ دباؤ ڈالتی اسکو خود سے دور کرنے لگی تھی لیکن جتنا اسے خود سے دور کرتی اسکے لمس میں مزید شدت در آتی تھی آخر کار خود کو مکمل سیراب کرتے اسنے اسکی اکھڑتی سانسوں کا احساس کرتے اسے نرمی سے اپنی گرفت سے آزاد کیا تھا دھڑکن کا لہور نگ چہرہ دیکھتے وہ گہرا مسکرایا تھا اور اسکے کان میں ایک بے باک سرگوشی کرتے وہ اسکے کان لی لو کو کاٹ... گیا تھا کہ دھڑکن کو اسکی سحر انگیز قربت میں اپنی جان جاتی محسوس ہوئی تھی

... " خانم تم بہت میٹھی ہو "

... عالم کی سرگوشی کو سنتے دھڑکن کی دھڑکنوں نے بے ساختہ ہی شور مچایا تھا

دھڑکن نے اسے کی آنکھوں میں دیکھا جہاں اسے جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر دیکھائی دیا تھا اس سے پہلے کہ وہ اسکے لال قندھاری چہرے کو دیکھ کر مزید بہکتا دھڑکن ایک ہی جست میں اسے دھکا دیتی واشروم میں جابند ہوئی تھی جبکہ عالم کا ایک فلک شگاف قہقہہ بلند ہوا تھا جسکے دھڑکن نے واشروم میں اسکا قہقہہ سنتے لال چہرہ لیے ہونٹوں پہ شرمیلی مسکان سجائے اسے --- ڈھیروں القابات سے نوازا تھا



میرال ڈسچارج ہو کر گھر آچکی تھی جب سے وہ آئی تھی اپنے کمرے میں بند تھی نا ہی وہ باہر نکلی نا ... ہی اسنے کچھ کھایا پیا تھا ار قم نے میرال کی وجہ سے اپنی پر موشن کراچی ہی کروالی تھی ار قم جب ہیڈ کوارٹرز سے واپس آیا تو ملازمہ نے اس سے کھانے کا پوچھا کہ کیا وہ کھانا لگا دے جسکے ار قم نے میرال کے بارے میں پوچھا کہ کیا کھانا کھایا جسکے ملازمہ کے نفی میں سر ہلانے پہ اسنے کڑے تیور لیے ملازمہ کو اپنا اور اسکا کھانا اوپر اپنے کمرے ہی میں لانے کو کہا اور خود تیزی سے سیڑھیاں چڑھنے لگا تھا جب وہ کمرے میں پہنچا تو میرال کروٹ لیے بے سدھ سی بیڈ پہ لیٹی تھی

ارقم واڈروب سے اپنے کپڑے نکالتے فریش ہونے گیا پندرہ منٹ بعد جب وہ واپس آیا تو ملازمہ
... کھانا رکھ کر جا چکی تھی

... " میرال اٹھو کھانا کھالو "

وہ کہتے ہوئے اسکی جانب بڑھا اور آہستگی سے اسکا رخ اپنی جانب کیا تو اسکے اسکا آنسوؤں سے تر
... چہرہ دیکھ وہ تڑپ اٹھا تھا

میرال میری جان تم کیوں رو رہی ہو یا رکھا ہوا ہے کسی نے کہا ہے بتاؤ نا میری جان پہ بن جاتی "
... " ہے جب تم روتی ہو پتہ ہے نا تمہیں

ارقم میرا بچہ لادیں مجھے واپس پلیز میں مر جاؤنگی پلیز واپس لادیں اسکا چہرہ مجھے سونے نہیں "
دیتا میرے خوابوں میں بھی آتا ہے میرا بیٹا اتنا پاس ہوتا ہے میرے لیکن میں اسے اٹھا نہیں سکتی
... " اپنے سینے سے نہیں لگا سکتی

... میرال شدت سے روتے ہوئے بولی تھی کہ ارقم کی آنکھوں میں بھی نمی اتری تھی

میرال میں نے تمہیں سمجھایا تھا نا کہ اللہ پاک صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے میری جان وہ " ... " ہمیں پھر سے نواز دے گا

... ار قم نے اسکے گرد حصار بناتے ہوئے کہا جبکہ میرال کی اگلی بات سنتے وہ چونکا تھا

ار قم آپکو پتہ ہے جب میرا پاؤں پھسلا تھا تب کیچن کے فرش پہ آئل گرا ہوا تھا مجھے لگتا ہے یہ " کسی نے جان بوجھ کر کیا ہے میں جانتی ہوں کہ یہ حرکت کس نے کی ہے معلوم ہے مجھے کہ کون ... " میری خوشیوں کا قاتل ہے

... " کون کس پہ شک ہے تمہیں "

... ار قم کو اب کی بار تشویش لاحق ہوئی تھی

... " پلوشہ "

واٹ دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا میرال پاگل ہو گئی ہو کیا کیسے کسی پہ اتنا بڑا الزام لگا سکتی ہو تم " ... "

... ار قم کی بات سنکر میرال کو حیرانی ہوئی تھی غصہ بھی عود کر آیا تھا

کیوں آپکو کیوں یقین نہیں آرہا میں کہہ رہی ہوں نامیں جانتی ہوں یہ سب اسی کا کیا دھرا " ... ہے

اچھا میری جان میری بات سنو پہلے تم کھانا کھا لو آرام سے پھر ہم اس ٹاپک پہ بات کریں گے " ...

میرال کو شدید غصے میں دیکھ کر قم کا لہجہ نرم پڑا تھا کیونکہ ڈاکٹر نے میرال کو کسی قسم کا سٹریس ... لینے اور غصہ کرنے سے منع کیا تھا

ار قم نے ٹرے اٹھا کر میرال کے سامنے رکھی تھی جبکہ میرال نے ایک ہی جھٹکے میں بیڈ سے اٹھتے ... ٹرے اٹھا کر زمین پہ پٹخ دی تھی

... " نہیں کھانا مجھے سمجھے آپ خود ہی کھالیں اگر اتنا شوق ہے تو "

میرال نے غصے میں کہتے جانا چاہا تھا جبھی ار قم نے لال آنکھیں لیے اسکی بازو کو اپنی سخت گرفت میں لیے اسے اپنی جانب کھینچا تھا کہ وہ کٹی ڈالی کی طرح اسکے سینے سے آ لگی تھی

کیا سمجھتی ہو تم کہ تمہیں ہی صرف اس بات کا دکھ ہے تمہیں ہی بچے کی پرواہ ہے ارے یار " باپ ہوں میں اسکا مجھے بھی اتنا ہی دکھ ہے جتنا تمہیں ہے لیکن کسی کے جانے سے دنیا رک تو ... " نہیں جاتی نا آگے بڑھنا سیکھو خود بھی جیو مجھے بھی جینے دو

... ار قم کے یوں چلانے پہ میرال کی آنکھیں بھر آئیں تھیں

... " ار قم آپ کتنا بدل گئے ہیں "

میرال نے آنکھوں میں بیک وقت شکوہ اور نمی لیے کہا تھا کہ ار قم نے ضبط سے آنکھوں کو بند کیا تھا ...

" نہیں میری جان جیسا تم سمجھ رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہے آج بھی اتنی ہی محبت ہے تم سے "

...

بس کر دیں مجھے نہیں سننے آپ کے اظہار آپکو مجھ پہ یقین نہیں ہے ناٹھیک ہے مت کریں "

لیکن میں اپنے بچے کے قاتل کا پتہ لگاوا کر ہی رہوں گی اور پھر اسکو میرے قہر سے کوئی نہیں بچا

... "!!! سکے گا یاد رکھیے گا

کرخت مضبوط لہجے میں کہتی میرا جھٹکے سے اپنی بازو کو آزاد کراتی کمرے سے نکل گئی تھی جیکے

... ار قم نے پوری قوت سے دیوار پہ مکادے مارا تھا



نورہ اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی فون پہ اپنا فیسبک اکاؤنٹ چیک کر رہی تھی جبھی اسکے کمرے پہ

... کسی نے نوک کیا تھا

... "یس کم ان "

... نورہ نے کہا ہی تھا کہ ریان ملک دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا

... "ہیلوپریٹی گرل "

... " ریان واٹ آسر پرانز تم کب آئے "

ارے یار میں تمہارے گھر کے پاس سے ہی گزر رہا تھا ایک ویک ہو گیا اور ہم دونوں ملے " نہیں تم جانتی ہو نا میرا ایک دن تمہارے بنا نہیں گزرتا سلیے چلا آیا ملازمہ سے پوچھنے پہ معلوم ... " ہوا کہ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے کیا ہوا ہے

ریان نے آگے بڑھتے نویرہ کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لیتے کہا تھا کہ یہ منظر ... دیکھتے دو گرے کر سٹل آنکھیں لہورنگ ہوئیں تھیں

... " ہاں بس کچھ خاص نہیں ہلکا سا سر میں درد تھا اب کافی بہتر ہوں الحمد للہ "

... " تھینک گاڈ یار میں ڈر گیا تھا میں میں مر جاؤنگا اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو "

... ریان نے لہجے میں دیوانگی سموئے کہا تھا جبکہ نویرہ ہمیشہ کی طرح اسکی محبت پہ نازاں ہوئی تھی

میں تمہارے دشمن کچھ نہیں ہو گا مجھے جب تک تم میرے ساتھ ہو اور یو نو آئی ہیو آسر پرانز "

... " فاریو

... " سیریلیسی کیسا سر پرانز "

... ریان نے اپنی کالی آنکھوں میں خوشی کی چمک لیے پوچھا تھا

میں ڈیڈی سے بات کرنے والی ہوں تمہارے اور اپنے بارے میں کہ اسی ویک میری اور "

... " تمہاری انگلیجمنٹ کر دی جائے

... " سیریس ہو تم سچ میں بات کرو گی "

... " میرا نہیں خیال کہ میں اتنی بڑی بات مذاق میں کر سکتی ہوں "

... نویرہ نے آنکھیں گھماتے کہا تھا کہ ریان گہرا مسکرایا تھا

آئی لو یو سو سو مچ نویرہ تم نہیں جانتی کہ تم کیا ہو میرے لیے تم میری سانسیں ہو میری زندگی "

ہو میرے بندگی ہو میرا جنوں ہو تم تمہیں حاصل کرنے کے لیے خود کو بھی داؤ پہ لگا دے گا

... " ریان ملک

ریان کے لہجے میں اتنی شدت اور محبت تھی کہ پل بھر کو نویرہ کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی وہ... کتنا چاہتا تھا اسے اسے یہ جان خود کی قسمت پہ رشک آیا تھا

... " مجھے بھی محبت ہے تم سے ریان "

... نویرہ نے چہرے پہ خوبصورت مسکان سجائے کہا تھا

... " اچھا سنو ریان کچھ بنواؤں تمہارے لیے کچھ کھاؤ گے "

اس سے پہلے کہ ریان اسے کوئی جواب دیتا اپنے موبائل پہ سیکرٹری کی کال دیکھ کر اسنے یس کا... بٹن دبایا تھا

--- " اوکے آئی ول بی تھیر ان جسٹ فیو منٹس "

OK I'll will be There in just Five Minutes...

... " کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا "

" یار سو سوری ایکچولی میری ایک بہت اہم میٹنگ ہے آج فارن کلائنٹس ہیں ار جنٹ ہے جانا "

... ریان نے معذرت خواہ لہجے میں کہا تھا

--- " اس اوکے تم جاؤ لیکن دھیان سے جانا "

نویرہ نے مسکراتے کہا تھا کہ ریان نے آگے بڑھتے اسکے ہاتھ پہ اپنے لب رکھے تھے جہاں نویرہ

... کا چہرہ سرخ ہوا تھا وہی حیدر نے ایک ہی جھٹکے میں لیپ ٹاپ کو اٹھا کر زمین پہ دے مارا تھا

... " ریان ملک تو تو گیا "

لہورنگ آنکھیں لیے لہجے میں شعلوں جیسی تپش لیے کہتے اسنے موبائل پہ ایک نمبر ڈائل کیا تھا



رات کے نوبے تھے نویرہ گھر میں اکیلی تھی رحمان صاحب کا آج اپنے چند عزیز دوستوں کی طرف ڈنر تھا بھی وہ کھانا کھا کر اوپر آئی ہی تھی کہ یکدم ہی روم کی تمام لائٹس آف ہونے پہ وہ ... چونک اٹھی تھی

کھڑکی سے نظر آتے چاند کی روشنی میں اسے کوئی ہیولا دیکھائی دیا تھا جو اسی کی جانب بڑھ رہا تھا...



... "کک کون ہوت تم"

... اسے لڑکھڑانے پہ مقابل گہرا مسکرایا تھا

... "ایچ ایس"

... بھاری گھمبیر سرگوشی آواز نویرہ کو اپنے کان کے قریب سنائی دی تھی

... "کون ایچ ایس می میں نہیں جانتی کسی ایچ ایس کو"

نورہ کے کہتے ہی اس پر اسرار شخص نے اسکے بالوں کو اپنی مٹھی میں لیا تھا اور گردن کو تھوڑا سا --- پیچھا جھٹکا دیتے اپنے لب اسکے کان کے پاس لائے اسکو تڑپنے پہ مجبور کر گیا تھا

... "کیا سوچ کے کس رشتے سے تم اس ریان ملک سے ملی ہو مائے گرین بیوٹی"

مقابل کے یوں بولنے پہ نورہ نے آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلا تھا اور ایک ہی جست میں ... اپنا آپ اس سے چھڑاتی غرائی تھی

ہونے والا منگیترا ہے میرا کیوں ناملوں اس سے اور تم ہوتے کون ہو مجھے اس سے ملنے سے " روکنے والے اور اتنی رات گئے تم میرے کمرے میں کیسے گھسے ہاں ابھی دیکھو تمہیں تو میں ... "پولیس کے حوالے کرتی ہوں

نورہ نے غصے میں کہتے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے اس سے پہلے کہ وہ کمرے سے باہر نکلتی ایچ ایس ایک ہی جست میں اسکی بازو کو گرفت میں لیتے اسکو دیوار سے پن کرتے اپنی پاکٹ

میں چھپا چاقو نکالتے اسکی شہ رگ پہ رکھ گیا تھا جبکے نویرہ کی آنکھیں خوفناک حد تک پھیل گئیں
... تھیں

آہاں کافی چالاک ہو تم لیکن مجھ سے زیادہ نہیں خبردار اگر یہاں سے ہلی یا آواز نکالی ورنہ اسی "
... " چاقو سے تمہاری شہ رگ کو کاٹ ڈالوں گا

مقابل کے سفاک بھرے لہجے کو محسوس کرنا چاہتے ہوئے بھی نویرہ کی آنکھوں میں نمی در آئی
... تھی

... " کک ہو کون تت تم چاہتے کیا ہو مم مجھ سے "

میں ایچ ایس مافیا کی دنیا کا بے تاج اور سفاک بادشاہ صرف یہ چاہتا ہوں تم سے کہ تم اس ریان
... " ملک سے اپنے تمام تر رشتے ختم کر دو کیونکہ تم صرف میری ہو صرف ایچ ایس کی

اسکے لہجے میں چھپی شدت اور جنونیت کو محسوس کر نویرہ کے گلے میں گلی ابھر کر معدوم ہوئی
... تھی

میں پیار کرتی ہوں ریان سے اور میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گی سمجھے نویرہ راجپوت نام ہے " ...
" میرا جاؤ میری بلا سے جو مرضی کرو ڈرتی نہیں ہوں میں کسی سے

... نویرہ نے چلاتے ہوئے کہا تھا کہ کہ ایچ ایس قہقہہ لگا اٹھا تھا

سب سے نہیں ڈرتی لیکن مجھ سے ڈرو اگر تم اپنے اس دو کوڑی کے منگیتر کی بھلائی چاہتی ہو " ...
چاہتی ہو کہ وہ کچھ عرصہ مزید جی لے تو چپ چاپ اس سے اپنا تمام تعلقات توڑ دو ورنہ پھر اسکی
... " قبر پہ فاتحہ پڑھنے کے لیے تیار ہو جاؤ

ایچ ایس نے اسقدر پر یقین اور کرخت و سرد لہجے میں کہا کہ نویرہ کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا
... تھا

... " کک کیا کی کیا ہے تم تن نے مم می میرے ریان کے ساتھ " ...

... اب کی بار بہتے آنسوؤں سمیت کہا گیا تھا

... " کچھ زیادہ نہیں بس دو ناخن اکھاڑ دیئے ہیں باقی تم خود ہی دیکھ لو " ...

...اتچ ایس نے اس قسم کے لہجے میں کہا کہ جیسے وہ مسکرا رہا ہو

"ویڈیو جیسے ہی آن ہوئی اس میں ریان کو کرسیوں سے باندھا دیکھ نویرہ کا دل تڑپ اٹھا تھا خون
آلود چہرہ اور دو آدمی جو بار بار اسے بری طرح مار رہے تھے دیکھ کر نویرہ کے اوسان خطا ہوئے
تھے...

... "چھوڑ دو اسے پپلیز چھوڑ دو اسے مر جائے گا وہ"

... نویرہ کو اس کے لیے روتا ہوا دیکھ اتچ ایس نے بمشکل اپنے اندر ابلتے لاوے پہ قابو پایا تھا

... "چھوڑ دو ننگا لیکن تمہیں اس سے تمام تر رابطے تعلق سب کچھ ختم کرنا ہوگا"

... "ٹھیک ہے سب کرونگی پپلیز چھوڑ دو اسے"

یاد رکھنا مائے گرین بیوٹی اگر اپنی زبان سے پھیری تو پھر میں خود بھی اپنے آپ کو نہیں روک
... "پاؤں گا"

نویرہ کے قریب ہوتے اسنے اسکی گردن میں چہرہ چھپاتے کہا تھا جبکہ نویرہ فوری طور پہ ایک فیصلہ لے چکی تھی اب وہ ریان سے منگنی نہیں ڈائریکٹ شادی کرنے کا ارادہ رکھتی تھی اس بات سے بے خبر کہ اسکا یہ فیصلہ آنے والے وقت میں کیا قہر ڈھانے والا تھا



ریان کو ایچ ایس نے چھوڑ دیا تھا لیکن وارننگ دی تھی کہ نویرہ کے آس پاس بھی دیکھائی دیا تو... پھر اسے ایچ ایس کے قہر سے کوئی نہیں بچا سکے گا

ریان کی ایسی حالت بالکل نہیں تھی کہ وہ خود ڈرائیو کر کے ہاسپٹل جاتا لہذا اسنے اپنے ڈرائیور کو فون کر کے بلایا تھا وہی اسے ہاسپٹل لے کر گیا تھا پوری رات وہ آبرو ویشن میں رہنے کے بعد وہ اب کافی بہتر تھا ریان نے نویرہ کو میسج کر کے اپنے ہاسپٹل میں ہونے کے بارے میں بتا دیا تھا رحمان صاحب بھی اسی کے ساتھ تھے نویرہ کے تو آنسو تھمنے کا نام ہی نالے رہے تھے ریان کی حالت دیکھ اسنے ایچ ایس کے بارے میں کچھ نہ بتایا تھا نا ہی ریان نے اسکا کوئی ذکر کیا تھا وہ اپنے

طور پہ اس معاملے کو نیٹانا چاہ رہا تھا رحمان صاحب نے زبردستی نویرہ کو گھر بھیجا تھا اور خود رات
... ریان کے پاس ٹھہرے تھے

نویرہ نے ناشتہ کرنے کے بعد ریان کے لیے چکن کا سوپ بنوایا تھا اور رحمان صاحب کے لیے
کھانا بنانے کا کہا تھا اور رحمان صاحب کو واپس گھر بھیج کر آج خود وہاں رکنے کا ارادہ
... رکھتی تھی

پریل کلر کی شارٹ فرائ کے نیچے بلیک کلر کی سٹائلش پینٹ پہنے اسنے بالوں کو یو نہی کھلا چھوڑا
تھا بلیک کلر کے ہی کیجول شوز پہنے میک اپ سے پاک صاف چہرہ لیے اسنے اپنا کلچ اور موبائل
اٹھایا اور کمرے سے نکلی تھی ریان کا سوپ پیک تھا اسنے باکس اٹھاتے قدم اپنی گاڑی کی جانب
... بڑھائے تھے



... "اسلام و علیکم ڈیڈی"

... "وعلیکم اسلام بیٹا"

... "کیسے ہیں آپ اور ریان کیسا ہے"

... "ٹھیک ہوں میں ریان بینڈ تاج کروارہا ہے تم کچھ دیر بعد مل لینا"

... "تمنے رات چاکلیٹ ملک کے ساتھ میڈیسن لی تھی اپنی"

--- رحمان صاحب نے اسکے ماتھے کو چومتے کہا تھا

جی ڈیڈی میں نے سب لیا تھا اب ایک کام کریں آپ کے لیے میں نے گھر میں سپیشل کھانا " بنوایا ہے آپ جائیں جا کر فریش ہو جائیں اور کھانا کھا کر آرام سے آجائے گاتب میں ریان کو اسکا ... " سوپ بھی پلا دیتی ہوں جو اسکے لیے بنوایا ہے میں نے

... نویرہ نے محبت بھرے لہجے میں کہا تھا کہ رحمان صاحب کی آنکھوں میں نمی اتری تھی

... "کیا ہوا ڈیڈی آپ روکیوں رہے ہیں"

... نویرہ فکر مندی سے بولی

دیکھ رہا ہوں کہ میری بیٹی میرا کتنا خیال رکھتی ہے کل کو اپنے گھر کی ہو جاؤ گی تو کون اس طرح " ... " میرا خیال رکھے گا

... رحمان صاحب کی بات سنتے نویرہ فوراً ان کے سینے سے آگئی تھی

ڈیڈی میں آپکو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤ گی ہم ایک کام کریں گے ناریان کو گھر داماد ہی بنالیں " ... " گے

... نویرہ کی شرارت بھرے لہجے کو محسوس کر رہا رحمان صاحب نم آنکھوں سمیت مسکروئے تھے

" اچھا آپ جائیں جلدی کریں باتوں باتوں میں بھول ہی گئی نیچے ڈرائیور آپکا ویٹ کر رہا ہوگا " ...

... " اچھا ٹھیک ہے تم ریان کے پاس جاؤ میں جاتا ہوں "

... نویرہ مسکرا کر سر کو اثبات میں ہلاتے رحمان صاحب کے روم سے نکل گئی تھی



--- نویرہ جب روم میں داخل ہوئی تو ریان آنکھیں موندے لیٹا تھا

... "اسلام وعلیم کیسے ہوا ب کیسا فیل کر رہے ہو"

... "وعلیم اسلام ہاں یار اب بہتر ہوں کافی یا پھر یوں کہوں تمہیں دیکھ کے ہو گیا ہوں"

ریان نے اٹھتے کہا تھا کہ نویرہ نے آگے بڑھتے ریان کو سہارا دیا تھا جسکی بنا پہ وہ اسکے قریب آئی تھی ریان کو اسکی خوشبو اپنے حواسوں پہ طاری ہوتی محسوس ہوئی جبھی اسنے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے نزدیک تر کیا تھا کہ اسکے ایسا کرنے سے نویرہ کی پلکیں لرزی تھیں جبکہ یہ منظر... دیکھتے دو گرے کر سٹل آنکھیں لہورنگ ہوئیں تھیں

... "ریان کیا کک کر رہے ہو تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے"

... "نویرہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں تم سے"

... "ہمم بولو"

... وہ اسکی شرٹ کے بٹنوں سے کھیلتی ہوئی بولی تھی

... " میں تمہیں جلد از جلد اپنا ناچاہتا ہوں اپنا بنانا چاہتا ہوں "

نورہ نے جب پلکیں اٹھا کر دیکھا تو ریان کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت کا ایک جہاں آباد دیکھائی دیا تھا...

تم نے تو میرے دل کی بات کہہ دی میں بھی یہی چاہتی ہوں بس تم جلدی ٹھیک ہو جاؤ پھر "

... " بات کریں گے ڈیڈی سے "

... نورہ کے یوں کہنے پہ ریان کے چہرے پہ مسکراہٹ در آئی تھی

... " اچھا سنو سوپ لائی تھی تمہارے لیے پی لو "

وہ سوپ کو باؤل میں نکال کر چچ اس کے منہ کے سامنے کرتی بولی تھی کہ ریان نے اسکی جانب...

... دیکھتے ہوئے منہ کھولا تھا

... " اب تم میرے جنون کی آخری حد دیکھو گی نیناں حیدر علی شاہ "

شعلوں جیسی تپش لہجے میں سموئے حیدر نے دیوار پہ لگے شیشے پہ جان بوجھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو دے مارا تھا کہ پل بھر میں ہاتھ لہو لہان ہو گئے تھے لیکن اس تکلیف نہیں ہو رہی تھی اسے درد نہیں ہو رہا تھا تکلیف تو تب ہوئی تھی درد تو تب ہوا تھا جب اس نے اپنی نین کو کسی اور ... شخص کی بانہوں میں دیکھا تھا



نورہ ریان کو سوپ پلا کر اسکوریسٹ کرنے کا کہہ کر آئی تھی اس سے پہلے کہ وہ ہاسپٹل سے ... نکلتی ایک واڈ بوائے بھاگتا ہوا اسکے قریب آیا تھا

میم آپ پلیز میرے ساتھ چلیے ابھی ابھی ایک پیشنٹ آیا ہے اسکے ہاتھ بری طرح زخمی ہیں "

... " اور وہ کسی اور سے بینڈیج نہیں کر رہا کہہ رہا کہ ڈاکٹر نورہ سے ہی کراؤں گا

... " کیا یہ کون شخص ہے "

نورہ پہلے پہل تو حیران ہوئی تھی لیکن پھر اسکی تکلیف کا سوچ کر وہ ساتھ چلنے پہ مجبور ہوئی
... تھی

نورہ جب روم میں پہنچی تو ایچ ایس بلیک کلر کے ہی ہوڈی والی شرٹ اور پینٹ پہنے چہرے پہ
ماسک لگائے ہوئے البتہ آج اسکی گرے کر سٹل آنکھیں اور عنابی لب دیکھائی دے رہے تھے
نورہ کا دل خوف سے کانپا تھا اس سے پہلے کہ وہ باہر نکلتی مقابل کی سرد آواز پہ ناچاہتے ہوئی بھی
... پلٹی تھی

" گرین بیوٹی یہاں سے ہلنا مت ورنہ تمہارے اس دو کوڑی کے عاشق کا کام تمام کر دوں گا "

...

... آنسو متواتر بہہ رہے تھے کتنی بے بس تھی وہ اسنے بے اختیار سسکی لی تھی

... " یہاں آؤ اور میری بینڈ تاج کرو "

... " ن نننی نہیں مم می میں نہیں ک کرونگی "

... "اچھا سہی پھر اب جو ہو گا اسکی ذمہ دار تم ہو گی"

کہتے ہوئے ایچ ایس نے اپنی جینز کی پاکٹ سے ایک چاقو نکالا تھا اور اپنے زخمی ہاتھ کو مزید زخمی کیا تھا کہ ایسا کرنے سے نویرہ کی چیخ نکلی تھی وہ شخص اس کے ضبط کا امتحان لے رہا تھا کتنا بے رحم تھا وہ کتنا سفاک تھا وہ اسے تو خود کی بھی پرواہ نہ تھی نویرہ ایک ہی جست میں بھاگتی ہوئی اسکی جانب ... بڑھی تھی اور چاقو لے کر دور پھینکا تھا اور اسکا گریبان مٹھیوں میں دبو چا تھا

--- "کیا چاہتے ہو تم مجھ سے کیوں خود سمیت مجھے بھی اذیت میں مبتلا کیے جا رہے ہو"

نویرہ نے سبز سمندر جیسی گہری آنکھیں جو اس وقت لال تھیں ایچ ایس کی کرسٹل گرے ... آنکھوں میں ڈالتے پوچھا تھا

جبھی اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنی جانب کھینچتے اسنے جذبات سے بوجھل لہجہ اپنائے کہا کہ نویرہ ... کی ریڈھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی تھی

... "تمہیں چاہتا ہوں"

... مختصر کہا گیا تھا

... " لیکن میں تمہیں نہیں چاہتی جانتی تک نہیں ہوں تمہیں کہ کون ہو "

... " عشق و محبت میں جاننا ضروری نہیں ہوتا گرین بیوٹی "

... وہ جھک کر اسکی روئی ہوئی پلکوں پہ اپنے لب رکھ گیا

... کہ نویرہ کا دل اچھل کر خلق میں آیا تھا

... " مم می میں ریان سے پیار کرتی ہوں "

جھوٹ تم نہیں کرتی وہ تمہاری زندگی میں شامل ضرور ہے لیکن تمہارے دل کی مسند پہ "

... " صرف اور صرف ایچ ایس آج بھی پوری شان و شوکت سے براجمان ہے

نویرہ نے ایچ ایس کی جانب دیکھا تھا جسکی آنکھوں میں جنوں ہلکورے لے رہا تھا اسنے آہستگی

سے اپنی کمر پہ جمے اسکے ہاتھ ہٹائے تھے اور پلٹتی ہوئی ٹیبل کے پاس گئی وہاں سے پائوڈین پٹی

... اور کاٹن اور سیزر اٹھاتے اسکی جانب بڑھی تھی

... اب وہ اسی کے پاس کھڑی نہایت ہی غور سے اسکے زخموں کا معائنہ کرنے لگی تھی

سب سے پہلے اسنے اسکے خون آلود ہاتھوں کو صاف کیا پھر ان پر چھبے ہوئے چھوٹے چھوٹے شیشوں کو آہستگی سے نکالا یہ سب کرتے بھی اسکے آنسو بہہ رہے تھے جب ایچ ایس اسکے عمل میں داخل اندازی کرتے ہوئے کبھی اسکے چہرے پہ آئی لٹوں کو پیچھے ہٹاتا یا پھر کبھی کمر سے پکڑ کر قریب کر لیتا وہ یہ سب بہت مشکل سے کر رہی تھی وہ جانتی تھی کہ وہ ایک ڈاکٹر ہے اور یہ ... سب اسکا فرض ہے

پٹی کرنے کے بعد وہ سب کچھ واپس سے ٹیبل پہ رکھتی اسکی جانب پلٹی تھی اور اس سے کچھ فاصلے ... پہ کھڑی ہوتی گویا ہوئی تھی

دیکھو مسٹر ایچ ایس کہ ایس ایچ تم جو کوئی بھی ہو میری زندگی میں دخل اندازی کرنا چھوڑ دو " ... " میں اپنی زندگی میں اپنے ریان کے ساتھ بہت خوش

اس سے پہلے کہ وہ اپنا جملہ مکمل کرتی ایچ ایس اسکو اپنی جانب کھینچ کے خود پہ گراتے اسکی سانسوں پہ قابض ہو چکا تھا اتنی شدت کے ساتھ کہ نویرہ کو اپنی سانسیں رکتی ہوئیں محسوس ہوئیں تھیں اپنی جانب سے بھرپور کوشش کے باوجود بھی خود کو اس شتمگر کی سلگتی ہوئی گرفت سے آزاد نا کرا سکی تھی نویرہ سانسوں کے لیے تڑپ رہی تھی لیکن اسکا شتمگر بے حس بنا خود کو ایک بار پھر سے سکون پہنچانے کی کوشش میں مصروف تھا اسکے آنسو کو اپنے چہرے پہ گرتے... دیکھ اسنے آہستگی سے اسے اپنی گرفت سے آزادی بخشی تھی

گھٹیا چھپورے انسان تمہاری ہمت کیسی ہوئی مجھے کس کرنے کی ہو کون تم چاہتے کیا ہو مجھ " ... " سے مقصد کیا ہے تمہارا

... نویرہ کا فضا میں بلند ہاتھ جو اسنے یقینا سے مارنے کو اٹھایا تھا ایچ ایس نے پکڑ لیا تھا

پہلے خود کو پہچانو کہ تم ہو کون تمہاری پہچان کیا ہے تمہارا ایک گراؤنڈ کیا ہے تم وہ نہیں ہو جو " دیکھتی ہو جانتی ہو تمہارے سر کے پچھلے حصے میں درد کیوں ہوتا ہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ تمہارے ... " ذہن پہ کچھ تصاویر ابھرتی ہیں اور وہ مکمل ظاہر نہیں ہوتیں

... " کیا مطلب کون ہوں میں ہاں مم می میں نویرہ راجپوت ہوں رحمان راجپوت کی بیٹی " نویرہ نے لڑکھڑاتے لہجے میں کہتے کہا تھا اس سے پہلے کہ وہ کمرے سے نکلتی ایچ ایس نے اسکی کلائی پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تھا اور اسکے کان میں ایک جانیو اسرگوشی کرتے اسکے سر پہ ساتوں --- آسمان گرا گیا تھا

اپنے باپ سے جا کر پوچھو کہ کون ہو تم پہچان کیا ہے تمہاری اور اگر پھر بھی سچائی معلوم نا " " کر سکو تو میرے پاس آ جانا پروف دیکھا دوں گا کہ تمہاری حقیقت کیا ہے تمہارا " صل کیا ہے

....

اپنی بات مکمل کرتے ایچ ایس نے اسکی کلائی چھوڑی دی تھی جبکہ نویرہ نے اسکی آنکھوں میں دیکھا تو ماسوائے سچائی کے کچھ نادیکھائی دیا تھا وہ پل بھر کی دیر کیے بنا وہاں سے بھاگی تھی جبکہ ایچ... ایس کے چہرے پہ ایک گہری مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا



عالم جو کے آفس سے ابھی ابھی گھر آیا تھا دھڑکن کو روم میں نادیکھ وہ پریشان سا ہو گیا دل میں ایک انجان سا خوف پیدا ہوا تھا کہ کیا وہ ہمیشہ کی طرح اب بھی تو گھر چھوڑ کر تو نہیں چل گئی کوٹ کو صوفے پہ اچھال کر ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے بازوؤں کو کمینوں تک فولڈ کرتے وہ نیچے کی جانب بڑھا تھا لاؤنچ پول لان کی بیک سائیڈ دیکھ لیا بس اب کیچن باقی تھا وہ کیچن کی جانب اسلیے نہیں گیا تھا کہ وہ جانتا تھا کہ دھڑکن کو تو کیچن کا کوئی کام آتا ہی نہیں تھا لیکن جیسے ہی وہ کیچن کی جانب بڑھا سا منے ہی دھڑکن میڈم جو بلیک کلر کے شلوار قمیض بالوں کا میسی جوڑا بنائے جن کے اطراف سے دو لٹیں نکلی ہوئیں تھیں آٹا گوندھنے میں مصروف تھی جو کے اس سے گوندھنے نہیں ہو رہا تھا کبھی چہرے پہ آئی لٹوں کو پیچھے کرتی تو کبھی اس آٹے سے الجھتی جس میں

پانی کی مقدار کافی زیادہ ہو گئی تھی عالم قدم با قدم چلتا اسکے پیچھے جا کھڑا ہوا تھا اپنی گردن پہ کسی کی پر تپش سانسوں کو محسوس کر کے اسکی ریڈھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی تھی دھڑکنوں نے...

الگ شور مچا دیا تھا

... " آپ کب آئے "

جو نہی دھڑکن نے اپنا چہرہ عالم کی طرف کرتے کہا تھا عالم کا ایک فلک شگاف قہقہہ گونجا تھا کیونکہ دھڑکن کے چہرے پہ کئی جگہ آٹا لگا ہوا تھا اور اس حلیے میں وہ اتنی فنی لگ رہی تھی کہ عالم اپنا بے...

ساختہ امڈنے والا قہقہہ روک نہیں پایا تھا

... " مجھے پتہ ہے کہ آپ مجھ پہ ہنس رہے ہیں "

... " ہاں بھی تمہیں کیا ضرورت تھی اس سب میں الجھنے کی جب آتا ہی نہیں یہ سب "

... " میں بس ویسے ہی گھر میں بورر رہی تھی تو سوچا کہ آج آٹا گوندھ کے دیکھتی ہوں "

... " اواچھا ایسی بات ہے تمہیں آٹا گوندھنا ہے "

دھڑکن نے اسکے لہجے میں چھپی ذومعنیت کونا سمجھتے ہوئے سرکواشات میں ہلاتی ہوئی بولی
تھی...

...عالم نے اسکے ہاتھوں پہ اپنے ہاتھ رکھتے آٹا گوند ہنا شروع کیا تھا

دھڑکن کے بالوں سے اٹھتی بھینی بھینی خوشبو عالم کے حواسوں پہ طاری ہونے لگی تھی دل
میں جذبات کاٹھا ٹھیں مارنے لگا تھا جہی وہ اسکی گردن میں منہ دیئے وہاں اپنا شدت بھرا لمس
چھوڑنے لگا تھا کہ دھڑکن کی جیسے جان جانے کو تھی اس سے پہلے کہ وہ جذبات کی رو میں بہک
کر مزید گستاخیاں کرتا فون کال نے اسکے کام میں خلل ڈالا تھا کہ وہ جی بھر کر بد مزہ ہوا تھا لیکن
--- دھڑکن کے کان میں ایک جانیو اسرگوشی کرنا نہیں بھولا تھا

... "تم فلحال آٹے پہ فوکس کرو واپس آکر یہی سے کنٹنیو کریں گے"

... کہہ کر اسکی کان کی لو کو چومتے وہ اسکی جان آدھی کر گیا تھا



ایک ہفتہ گزر چکا تھا ریان اب کافی حد تک ٹھیک ہو چکا تھا اسکے زخم مندمل ہو رہے تھے آہستہ آہستہ سر پہ ایک سنی پلاسٹ ہی رہ گیا تھا باقی پٹیاں اتر چکی تھیں نویرہ اس وقت اپنے روم میں موجود کوئی ناول ریڈ کر رہی تھی اس وقت شام کے چھ بجے تھے رحمان صاحب تو ہاسپٹل میں ہی ... تھے البتہ نویرہ آج گھر میں ہی تھی

ابھی وہ اسی اثنا میں بیٹھی ناول پڑھ رہی تھی جب اسکی سیل ٹون بجی تھی دیکھا تو فون پہ ریان ... کالنگ جگمگا رہا تھا

... " ہیلو نویرہ کیسی ہو بے بی "

... ریان نے محبت پاش لہجے میں کہا تھا

... " ٹھیک ہوں میں تم کیسے ہو اب "

ہاں میں بھی ٹھیک ہوں اچھا سنو آج رات آٹھ بجے ایک بزنس گیڈ رنگ ہے ہمیں وہاں جانا " ... " ہے

... " گیڈ رنگ لیکن ریان تمہاری طبیعت ابھی تک تم مکمل طور پہ ٹھیک نہیں ہو "

بے بی آئیتم پر فیکٹلی فائن اور یہ گیڈ رنگ ضروری ہے میری جو بزنس ڈیل فائنل ہوئی ہے وہ "

... " کلائنٹس اور کچھ فارن کلائنٹس بھی آنے والے ہیں اسلیے جانا ضروری ہے

... ریان نے بات ختم کرتے کہا تھا

... " اچھا اوکے پھر میں سات بجے تک ریڈی رہوں گی تم مجھے پک کر لینا "

... " اوکے بے بی "

--- ریان نے مسکرا کر کہا کہتے کال ڈسکنیٹ کی تھی



نورہ نے بلیک کلر کی ہی سلیو لیس شرٹ کے اوپر سٹائلش بلیک کلر کی جیکٹ زیب تن کی تھی
ساتھ ہی بلیک کلر کی سٹائلش جینز پہنے شولڈر کٹ بالوں کو کھلا چھوڑنے گہری سبز آنکھوں میں
کاجل کی ایک لکیر ڈالے مسکارے سے بوجھل ہوتی پلکوں کے ساتھ کلیجی رنگ کے ہونٹوں کو

لال رنگ سے رنگے ایک کان میں جدید طرز کا بنا سٹائلش سابلک کلر کا جھمکا پہنے پاؤں میں بلیک کلر ہے ہائی سیلرز پہنے وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی اپنا کلچ اور موبائل اٹھاتے اسنے ریان کی چیٹ اوپن کی ہی تھی کہ اسے میسج کر سکے کہ وہ تیار ہو چکی ہے کہ ابھی اسی اثنا میں ریان کی گاڑی کا ہارن سنائی دیا تھا وہ سیڑھیاں اتر کے راہداری عبور کرتی پورچ میں آئی تھی اور مین گیٹ سے باہر نکلی تو سامنے ہی ریان ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھا اسکا انتظار کر رہا تھا وہ مسکرا کر باہر نکلی تھی کہ تبھی ریان دروازہ کھول کے باہر نکلا تھا اور مسکرا کر نویرہ کی جانب دیکھتے --- نویرہ کی سائیڈ والا دروازہ کھولا تھا نویرہ کے بیٹھتے ہی ریان بھی اس کے ساتھ آ بیٹھا تھا ... " یولک گور جیس بے بی جسٹ واؤ "

" You Look Gorgeous Baby just Wow " ...

ریان نے بو جھل لہجے میں کہا تھا کہ نویرہ کے چہرے کا رنگ لال ہوا تھا جسکو دیکھ ریان گہرا ... مسکرایا تھا

... "یو آلسولک سوڈیشنگ"

"You Also Look So Dashing" ...

نورہ نے ایک نظر ریان کی جانب دیکھا جو بلیک اور وائٹ کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس
... انتہائی جاذب دیکھائی دے رہا تھا

آدھے گھنٹے میں وہ دونوں گیڈ رنگ میں پہنچ چکے تھے جہاں کپلس اور بزنس کے انتہائی نامور
... شخصیات موجود تھیں



ریان نے نورہ کا تعارف اپنے ہونے والی منگیتر کے طور پہ کروایا تھا نورہ کو بھی ان سب سے مل
... کراچھا لگا تھا وہ اس طرح کی پارٹیز میں آنے جانے کی عادی تھی

ریان نورہ کی کمر میں ہاتھ ڈالے اپنے قریب کیے اسکے کان میں محبت بھری سرگوشیاں کر رہا تھا
کہ سامنے بیٹھا وہ پراسرار شخص جسکی آنکھیں گرے کر سٹل کلر کی تھیں ان دونوں کو گھور رہا تھا

اسکی رگیں تن گئیں تھیں گرے کر سٹل آنکھوں میں لہو اتر ا تھا اس سے پہلے وہ ان کی جانب
... بڑھتا سامنے سے آتا ایک شخص کو دیکھ رکا تھا جو نویرہ اور ریان کی جانب بڑھ رہا تھا

... " ہیلو مسٹر ریان ہاؤ آریو "

... " او مسٹر حمدانی آئیتم فائن اینڈ واٹ آباؤٹ یو "

... " آئیتم آلسوگڈ "

... " میٹ مائے فیانسی نویرہ راجپوت اینڈ نویرہ میٹ مائے بزنس پارٹنر مسٹر احمد حمدانی "

... " ہیلو "

... نویرہ نے رسم کہا تھا کہ حمدانی نے ایک بھرپور گہری نظر اسپر ڈالی تھی

... " ہیلو پریٹی گرل "

حمدانی جن نظروں سے نویرہ کو دیکھ رہا تھا حیدر کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہاں جا کر اس کی
... آنکھیں نوچ لے

چونکہ مکس گیڈ رنگ تھی تو وہاں وائٹ بھی موجود تھی اسلیے سبھی پی رہے تھے ویسے آجکل کل یہ... سب اتنا عام ہو چکا تھا کہ ہر کسی کو حرام اور حلال کا فرق ہی بھول چکا تھا

نویرہ کو دیکھ حمدانی کے اندر کا شیطان جاگ اٹھا تھا اسنے کبھی اتنا مکمل حسن نہیں دیکھا تھا اسلیے وہ جلد از جلد کیسے بھی کر کے ریان کو وہاں سے بھیجنا چاہتا تھا تا کہ اپنے غلیظ ارادوں کو پایہ تکمیل... تک پہنچا سکے

چونکہ پارٹی میں کیپلز بھی انوائٹڈ تھے اور لڑکیاں لڑکے بھی موجود تھے لہذا وہاں ڈی جے نے... ایک آئیٹم سونگ پلے کیا تھا

نویرہ کو ڈانس کرنا کافی پسند تھا اور اب تو ریان بھی اسکے ساتھ اور سونگ بھی اسکا فیورٹ تھا اسلیے وہ ریان کو اپنے ساتھ لیتی سیٹیج کی جانب بڑھی تھی کہ حیدر کا بس نہیں چل رہا تھا کہ سیٹیج پہنچ کر اسکی جان لے لے ایک تو وہ ڈریس اتنا ٹائٹ پہن کر آئی تھی کہ اسکے جسم کے تمام خدو خال

نمایاں ہو رہے تھے اور اوپر سے حمدانی کی غلیظ نظریں حیدر کا خون کھول اٹھا تھا لیکن وہ فل وقت
... بے بس تھا وہ چاہ کے بھی اپنا آپ ان سب کے سامنے ظاہر نہیں کر سکتا تھا

ہیے بے ایمان دل بڑا بے ایمان "

ہوتا نہیں آسان اسے ہے سمجھانا

بے ایمان دل بڑا بے ایمان تیرے لیے شیطان

... میری ناک مانا

ریان نے سونگ کے لیر کس کو دہراتے شرارت بھری نظروں سے نویرہ کی جانب دیکھا جو سیٹج
پہ اپنے ڈانس کے جوہر دکھاتی سب کو اپنا دیوانہ بنا رہی تھی ریان کو اپنے لیے گاتا دیکھ اسکی جانب
... بڑھی تھی اور ان بولوں کو دہرانے لگی تھی

دل جیتے یا میں جیتوں دیکھوں گی دیکھے گا تو لو دل سے شرط لگ گئی مجھے تو تیری لت گئی زمانہ "
--- کہے لت یہ غلط لگ گئی

... "مجھے تو تیری آہ آہ آہ"

نورہ نے گہری نظروں سے ریان کے چہرے پہ اپنا ہاتھ رکھتے کہا تھا کہ حیدر صوفی پہ بیٹھا
سگریٹ پہ سگریٹ پھونکتا لہورنگ آنکھوں سے نورہ کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے سالم نگل جائے
گا...

روکوں جتنا اتنی بغاوت ہو لگتا ہے "

... "ایسا حالِ دل کی تم ضرورت ہو

ریان نے نورہ کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسکو اپنے نزدیک کرتے کہا تھا کہ نورہ نے جوابا اسکی گردن
... میں اپنے بازوؤں کو حائل کرتے یہ بول دہرائے تھے

مجھکو بھی تو ضروری "

ڈوبی نشے میں پوری

تو کیسی یہ طلب لگ گئی

مجھے تو تیری لت لگ گئی

لگ گئی زمانہ کہے لت یہ غلط

... " لگ گئی مجھے تو تیری آہ آہ

ریان نے نویرہ کو مزید قریب کیا تھا اس سے پہلے کہ وہ جذبات میں بہہ کر کوئی گستاخی کرتا اسکا سیل رنگ ہوا تھا شور کی وجہ سے آواز نہیں آرہی تھی اسلیے وہ نویرہ کو دو منٹ کا بول کر باہر کی جانب بڑھا تھا

... کچھ ہی دیر میں ریان واپس آیا تھا اور نویرہ کو مخاطب کیا تھا

بے بی مجھے ابھی اپنے سکریٹری کی کال آئی تھی ایکچولی ایک فارن ڈیلیگیشن آیا ہوا ہے فارن " کلائنٹس ہیں مجھے ارجنٹ جانا ہو گا تم سمجھ رہی ہونا یہ ڈیل ہونا بہت ضروری ہے جانتی ہونا اس ... " پراجیکٹ کتنا امپورٹنٹ ہے

... " ہاں بابا سمجھ رہی ہو یہ وہی پراجیکٹ ہے جس پہ تم پچھلے پانچ ماہ سے کام کر رہے ہو "

... "یس بے بی لیکن تم کیسے جاؤ گی آؤ تمہیں چھوڑ دوں "

نوریان آئیم اوکے تم آرام سے جاؤ یار میں پہلے بھی کلب پارٹیز میں آتی رہتی ہوں میں مینج "

... "کر لوں گی ڈرائیور کو کال کر لوں گی

... "آریو شیور "

ریان نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا کہ نویرہ نے آنکھوں آنکھوں میں ہی اسے تسلی دی تھی

--- وہ اسکا گال تھپتھپاتا وہاں سے نکلا تھا



نویرہ ابھی پلٹی ہی تھی کہ سامنے ویٹر کو کھڑا پایا تھا جو اسے جو س سرو کرنے آیا تھا اسکا خلق بھی خشک ہو رہا تھا لہذا اسنے وہ پی لیا تھا لیکن پیتے ہی اس پہ نشہ طاری ہونے لگا تھا اور اس سے پہلے کہ وہ لڑکھڑا کر گرتی حیدر نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے قریب کیا تھا چونکہ نویرہ نشے میں تھی

... اسلیے مقابل کو پہچان ناسکی تھی

اک تو اک میں اک بات ہوئی اپنی "

" حیران ہے کیوں سارا جہاں جو رات ہوئی اپنی

اب کی بار حیدر نے گہری نظروں سے نویرہ کو دیکھتے یہ بول دہرائے تھے کہ جو ابائویرہ جو نشے
میں تھی مسکرا کر اسکے سینے پہ اپنا ہاتھ رکھتی اسکے کان کے قریب اپنے لب لائے یہ بول دہرانے
لگی کہ اسکی سرگوشی کو سنتے حیدر کے چہرے پہ ناچاہتے ہوئے ایک گہری مسکراہٹ نے احاطہ
... کر لیا تھا

مجھ سے تو آ کے ملا تو یہ ہوا ہے صلہ "

کہ سو تہمت لگ گئی مجھے تو تیری لت

لگ گئی لگ گئی زمانہ کہے لت یہ غلط

... " لگ گئی مجھے تو تیری آہ آہ آہ آہ آہ

نویرہ کو اپنے قریب کرتے اسنے اسکی گال پہ اپنے لب رکھے تھے کہ دڑاھی کی چبھن سے نویرہ کسمائی تھی حیدر نویرہ کو یوں ہی ساتھ لیے صوفے کی جانب بڑھا تھا جان چکا تھا کہ وہ نشے میں ... ہے اسلیے اسکو صوفے پہ بیٹھا کے پانی پلایا تھا

اس سے پہلے کہ کچھ کہتا رہا تم کی کال کو دیکھ کر اسنے ایک گہرا سانس بھرا اور کال سننے باہر کی جانب بڑھا تھا کہ حمدانی نے جب نویرہ کو اکیلا دیکھا تبھی فوراً اسکی جانب بڑھنے لگا تھا اس سے ... پہلے کہ وہ اسے ہاتھ لگاتا دو شخص آئے تھے اور زبردستی حمدانی کو اٹھا کر لے گئے تھے حیدر کال سنتے فوراً سے نویرہ کی جانب بڑھا تھا اسکو اپنی گود میں اٹھاتے باہر لا کر گاڑی کی فرنٹ ... سیٹ پہ بیٹھا کر سیٹ بیلٹ لگایا تھا اور پھر دروازہ بند کر کے خود اسکی جانب بڑھا تھا

ہیے کلکو کون ہے ہوتے تم کک کہاں لے جا رہے ہو ہاں م می کہیں تم مم مجھے کڈنیپ "

... " تو نہیں کر رہے

... نویرہ نے اپنی آدھی کھلی آدھی بند آنکھوں سے کہا تھا

... " میں ہادی ہوں تم نے ڈرنک کر لی تھی کافی پارٹی میں اسلیے گھر لے جا رہا ہوں "

... " کون ہادی مم می نہیں جانتی کسی ہادی کوہہ ہاں کہیں تم ایچ ایس تو نن نہیں ہو "

... نویرہ نے دانت نکالتے کہا تھا

... " کون ایچ ایس "

... حیدر نے کہا تھا

ابے وہ خود کو میرا عاشق کہتا ہے ہا ہا ہا پتہ ہے اور کیا کہتا ہے کہ مافیا کنگ ہے ہا ہا ہا ارے یا اس "

... " سے تو کوئی کتابھی نہیں ڈرے اور مجھے کہتا ہے کہ مجھ سے ڈرو ہا ہا ہا بھونڈا کہیں کا

حیدر اپنے لیے اسکے منہ سے پھول جڑتے دیکھ مسکرا گیا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ نشے میں ہے اسلیے بہکی

... بہکی باتیں کر رہی ہے

... " اے تو کون ہے سچ بتا ورنہ تیری جان لے لوں گی میں "

... نویرہ نے اب اسکی جانب تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا

... " اور تم میری جان کس چیز سے لوگی "

... حیدر نے اب کی بار دلچسپی سے پوچھا تھا

... " اس سے "

نورہ دی گریٹ نے اپنے سر سے بالوں والی پن نکال کر اسے دیکھاتے کہا تھا کہ حیدر ناچاہتے
... ہوئے ہنس پڑا تھا

... " ارے یار میں تو ڈر گیا "

... حیدر نے ہنستے ہوئے کہا تھا

... " تو ڈر مجھ سے سمجھانا "

... نورہ نے منہ بسورتے کہا تھا کہ حیدر نے سر کو اثبات میں بلایا تھا

... " ایک بات تو بتاؤ تم ہر کسی سے ایسے لہجے میں بات کرتی ہو "

... حیدر نے طنز کرتے کہا تھا

نہیں صرف تیرے جیسوں سے کیونکے مجھے لگ رہا ہے کہ تو نے مجھے کڈنیپ کر لیا ہے اب " گھر جا کے تو مجھ سے زبردستی نکاح کرے گا اور پھر ہماری سٹوری کی ہپی اینڈنگ ہو جائے گی تو " تیری بھول ہے یہ سمجھنا تجھے ناکوں ناک چنے ناچوادیئے نا تو میرا نام بھی نویرہ راجپوت نہیں

... " اتنا برا سوچتی ہو تم میرے بارے میں "

... " بالکل ایسا ہی ہے "

... نویرہ نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا

... " ویسے ایک بات بتاؤں تجھے "

... " ہم بتاؤ "

... " تیری آنکھیں می مجھے کسی کی یاد دلاتی ہیں "

... " اچھا کس کی "

پتہ نہیں لیکن لگتا ہے کہ ان آنکھوں کو پہلے بھی کہیں دیکھا ہے بہت پیاری آنکھیں ہے تیری "

... نویرہ نے ہنستے ہوئے اسکی آنکھوں پہ لب رکھتے کہا تھا کہ حیدر اپنی جگہ ساکت ہوا تھا
... باقی کا سفر خاموش سے کٹا تھا



فارم ہاؤس پہنچ کے حیدر نے باہر نکل کے دروازہ کو کھولتے نویرہ کو گود میں اٹھایا تھا اور اوپر اپنے
... کمرے میں لیجانے لگا تھا

کمرے میں پہنچ کر اسے بیڈ پہ لیٹاتے اسنے سب سے پہلے اسکے پاؤں کو ہائی سیلزشو سے آزاد کرایا
پھر اسپر کمفرٹ ڈال کر خود فریش ہونے گیا پندرہ منٹ کے بعد جب وہ نکھر نکھر اسابلیک کلر کے
... شرٹ ٹراؤزر میں باہر آیا تو نویرہ بیڈ پہ آری تڑچھی لیٹی ہوئی تھی کمفرٹ نیچے پڑا تھا

... " سن اسکو اتار دے پلیز مجھے گرمی لگ رہی ہے "

نویرہ کوفت سے نشے میں ڈوبی بڑبڑائی تھی کہ حیدر نے اسکے قیامت برپا کرتے حسن سے بے
... ساختہ ہی نظریں چرائیں تھیں

... اس سے پہلے کہ حیدر اسکی جانب بڑھتا نویرہ خود ہی بول اٹھی تھی

... " رہنے دے شرماتاویسا رہا ہے جیسے تو ہی لڑکی ہو "

نویرہ نے منہ بسورتے کہا اور ایک ہی جست میں اپنی جیکٹ اتار پھینکی تھی اسکی شرٹ جو
سلیو لیس تھی دیکھ حیدر نے دانت پیسے تھے اور ایک ہی جست میں آگے بڑھتا اسکی کمر میں ہاتھ
... ڈال گیا تھا گرفت اتنی سخت تھی کہ نویرہ کو جان جاتی محسوس ہوئی تھی
... " چیچ چھوڑی مجھے مارو گلگے کیا "

دل تو یہی کرتا ہے کہ جان ہی لے لوں تمہاری اتنی بے ہودہ ڈریسنگ کر کے تم اس پارٹی میں
... " گئی دل تو وہ یہی چاہ رہا تھا کہ زندہ زمین میں گاڑھ دوں تمہیں

اس سے پہلے کہ حیدر کچھ بولتا نویرہ بے باکی سے اسکے لبوں پہ اپنے لب رکھ گئی تھی کہ حیدر کی
... حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی تھی اسکا سکتہ تب ٹوٹا جب وہ اپنا سر اسکے سینے پہ ٹکا چکی تھی
... حیدر کے دل کی ڈھرنکیں اس قدر تیز تھیں کہ جیسے نکل کر ابھی باہر آجائے گا
پیچھے ہٹوئیں پلیریا تم میری شدتیں میری وحشتوں میرے جنون کو برداشت نہیں کر پاؤ گی "
...
... حیدر نے کمال ضبط کا مظاہرہ کرتے اسکو پیچھے ہٹانا چاہا تھا
... کہ نویرہ نے اسے ایسا کرنے سے روک دیا تھا
... " نہیں نانن نی نہیں می مجھے یہاں پہ پہ سر رکھ کے سکون مل رہا ہے "
نویرہ نے کہہ کر اپنے لب اسکے سینے پہ رکھے تھے کہ وہ تو جانتی بھی نہیں تھی کہ وہ کیا کر رہی
ہے...

اور یہی حیدر کی برداشت نے جواب دیا تھا جھٹکے سے اسکے سر کو اٹھا کر اسکی کمر پہ گرفت سخت کرتے وہ اسکی سانسوں پہ اپنا تسلط جما گیا تھا کیا نہیں تھا اسکے لمس میں شدت جنون محبت دیوانگی وار فٹنگی کافی دیر تک اسکی سانسوں کو پیتے اسنے محسوس کیا کہ نویرہ کوئی مزاحمت نہیں کر رہی تو اسنے اسکو آہستگی سے اپنی گرفت سے آزاد کیا تو دیکھا کہ نویرہ میڈم کو کب کی نیند کی وادیوں میں اتر چکی ہیں وہ مسکرا کر نفی میں سر ہلا گیا تھا احتیاط سے اسکا سر تکیے پہ رکھتا وہ اسکے دودھیا بازوؤں پہ اپنا شدت بھرا لمس چھوڑتے اٹھا تھا اور روم کے ساتھ ہی بنے ٹیریس پہ جا کھڑا ہوا تھا اور سگار سلگاتے کسی گہری سوچ میں غرق ہو چکا تھا



سورج کی ٹمٹماتی کرنوں کی روشنی جب نویرہ کے چہرے پہ پڑی جب جا کے اسکی آنکھ کھلی تھی وہ ... اٹھی تو صبح کے دس بج چکے تھے

... " یا اللہ کتنی دیر سوتی رہی میں "

نویرہ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کو تھامتے ہوئے کہا تھا اسکا سرا بھی بھی بھاری بھاری سا
... تھا

ایک طائرانہ نظر جب اسنے کمرے میں دوڑائی تب جا کے ادراک ہوا کہ یہ تو اسکا روم نہیں ہے
وہ اٹھ کے کھڑکی کے پاس آئی تو معلوم ہوا کہ یہ تو اسکا گھر بھی نہیں ہے وہ حیران نظروں سے
ہو نقوں کی طرح ادھر ادھر دیکھ رہی تھی اور سوچ بھی رہی تھی کہ کل رات آخر ایسا ہوا کیا تھا
اور وہ اس گھر میں کیسے آئی بہت زیادہ ذہن پہ دباؤ ڈالنے کے بعد اسے یہی یاد آیا تھا کہ ریان کو
میٹنگ کے سلسلے میں جانا پڑا اور وہ واپس آئی تو اسنے جو س پی لیا تھا اسکے بعد سے اسے کچھ یاد نہیں
.... تھا بھی وہ اسی اثنا میں کھڑی مزید سوچنے لگی کہ اچانک ہی روم کا دروازہ کھلا تھا
... "گڈ مارنگ"

... حیدر کے یوں کہنے پہ وہ پلٹی تھی کہ اسکو اپنے سامنے دیکھ وہ اپنی سانس تک روک گئی تھی

تم تم یہاں کیا کر رہے ہو ہاں کون ہو تم اور میں یہاں کیسے آئی کیا تم نے میرے ساتھ تم اسی " ... دن والے مسٹر ایکس والے زی ہونا

... ایک ہی سانس میں اسکے اتنے سوالوں پہ حیدر کا دل چاہا کہ اپنا ماتھا ہی پیٹ لے

ہاں میں وہی ہوں جو تم سمجھ رہی ہو لیکن پلیز میری بات سنو میں تمہیں کسی قسم کا نقصان " ... نہیں پہنچاؤں گا

... حیدر دو قدم آگے بڑھا کہ وہ دو قدم دور ہوئی تھی

... " پلیز تم مجھ پہ ٹرسٹ کر سکتی ہو کھا نہیں جاؤنگا تمہیں "

حیدر کے یوں کہنے پہ اس نے ایک بھر پور نظر اسکے سراپے پہ ڈالی تھی وہ وائٹ کلر کے قمیض شلوار ... پہنے کندھوں پہ مردانہ سیاہ شال ڈالے نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہا تھا

... " پر تم ہو کون اور میں یہاں کیسے آئی "

... " تم پہلے بیڈ پہ آ کے بیٹھو بتانا ہوں سب "

حیدر کے یوں کہنے پہ وہ تیز قدم اٹھاتی بیڈ پہ جا بیٹھی تھی کہ اسکو بیڈ پہ اپنے ساتھ بیٹھا تاکہ وہ دور
... کھسکی تھی کہ اسکی احتیاط پہ وہ گہرا مسکرایا تھا

میرا نام حیدر علی شاہ ہے میں بزنس ٹائیکون ہوں کل رات تم ایک گیڈ رنگ میں گئی تھی "
اپنے فیانسی ریان ملک کے ساتھ لگ بھگ آٹھ بجے اس پارٹی میں میں بھی شامل تھا کیونکہ پارٹی
بزنس سے متعلق تھی ریان کو کسی اہم میٹنگ کے سلسلے میں آفس کے لیے نکلنا پڑا اور اسکے جانے
کے بعد تم نے ڈرنک کر لی تھی تم بے ہوش ہو گئی تھی اور وہاں کوئی ہے بھی نہیں تھا جو تمہیں
" سنبھالتا اور میں تم سے آل ریڈی مل چکا تھا لہذا کل رات میں تمہیں اپنے فارم ہاؤس لے آیا

...

حیدر کے ساری تفصیل بتانے پہ اسکے اپنے لب کچلے تھے کہ اسکو اپنے ہونٹوں پہ ظلم کرتا دیکھ
اسنے اسکے لب آزاد کرائے تھے اسکے ہاتھ کے انگوٹھے کا لمس اپنے ہونٹوں پہ محسوس کر اسکے
... جسم میں سنسنی ڈور گئی تھی

... "تھینک یو"

... نویرہ نے مختصر کہا تھا

... "کس لیے"

... حیدر نے آبرو اچکاتے پوچھا تھا

... "کل رات کے لیے تم ناہوتے تو شاید پتہ نہیں کیا ہو جاتا"

... "اٹس اوکے تمہاری جگہ کوئی بھی لڑکی ہوتی میں ایسا ہی کرتا"

... حیدر نے سنجیدہ لہجہ اپنائے کہا تھا

... "کوئی اور لڑکی کیوں"

نویرہ نے جب اپنی بات پہ غور کیا تو خود بھی حیران ہو چلی تھی کہ کیا کہہ گئی جبکہ حیدر کے چہرے
... پہ تو ایک مسکراہٹ در آئی تھی وہ جیس ہورہی تھی

--- " اچھا سنو مجھے تم سے کچھ کہنا ہے "

... حیدر کی بات سن نویرہ کے کان کھڑے ہوئے تھے

... " کیا ہم دوست بن سکتے ہیں "

... حیدر نے آنکھوں میں امید لیے پوچھا تھا

... " نہیں میرے پاس آل ریڈی دوست ہیں "

... نویرہ نے اپنے ناخنوں سے کھیلنے کہا تھا

دیکھ لو اب یہ زیادتی ہے جان بچائی تمہاری گھر لایا تمہیں اور تمہارا رویہ اب بھی اتنا سرد ہے "

... " میرے ساتھ

... حیدر نے مایوسی سے کہا تھا کہ نویرہ ناچاہتے ہوئے بھی پگھل گئی تھی

... " اچھا ٹھیک ہے فرینڈز "

نورہ نے مسکرا کر ہاتھ اسکی جانب بڑھایا تھا کہ حیدر نے وہی ہاتھ کھینچ کر اسے اپنے سینے سے
... لگالیا تھا جبکہ نورہ اسکی اس حرکت پہ حیران ہو چلی تھی

... " ارے یار مراقبہ میں مت چلی جانا فرینڈز میں یہ سب چلتا ہے "

... حیدر کے یوں کہنے پہ اسنے سر کو اثبات میں ہلایا تھا

... " اچھا مجھے کچھ اور بھی کہنا تھا "

... " کیا "

--- اسنے بے چینی سے پوچھا تھا

اس دن ہاسپٹل میں جو کچھ بھی ہوا اسکے لیے آئیم سوری مجھے کسی کی یاد آگئی تھی ایکچولی کوئی "

--- "مس انڈر سٹینڈنگ ہو گئی مجھے

... " اٹس اوکے لیکن کس کی یاد آئی تھی "

"نورہ نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے پوچھا تھا کیونکہ اسے محسوس ہوا تھا کہ جیسے حیدر رو رہا ہو

...

ارے نہیں کسی کی نہیں چھوڑو تم تم نے کل رات سے کچھ نہیں کھایا میں بریک فاسٹ منگواتا "

... " ہوں

... اسکے یوں کہنے پہ نورہ نے سر کو ہاں جنبش دی تھی

ناشتے کے بعد نورہ نے جب ایک نظر جب اپنے حلیے پہ ڈالی تو چہرہ خفت کے سبب لال ہوا تھا وہ کب سے اسکے سامنے بنا جیکٹ کے تھی فوراً سے جیکٹ کو واپس پہنتے وہ پلٹی تھی اور حیدر کو روم

... میں داخل ہوتا دیکھ وہ گویا ہوئی تھی

... " کیا میں تمہیں شاہ بلا سکتی ہوں "

... " تم کچھ بھی بلا سکتی ہو ڈیر فرینڈ "

... اسکے یوں کہنے پہ نورہ مسکرائی تھی

... " اچھا شاہ مجھے گھر چھوڑ دو پا پاپ سیٹ ہونگے مجھ لے کر "

ہاں ٹھیک ہے چلو لیکن رات میں نے تمہارے پا پا کو میسج کر دیا تھا کہ تم اپنے فرینڈ کے پاس
... " رکی ہو

... حیدر کی تیزی پہ اسکا تو سر چکرا گیا تھا یہ بندہ اسکی سوچ سے بھی زیادہ تیز تھا

... " بہت تیز ہو تم چلو اب میں نیچے جا رہی ہوں "

... کہہ کر وہ نیچے کی جانب بڑھی تھی

... " تمہاری سوچ سے بھی زیادہ تیز ہوں میں مائے گرین بیوٹی "

... کہتے حیدر نے اپنے قدم نیچے کی جانب بڑھائے تھے



میرال اور ارقم کے درمیان اب کافی دوریاں آچکی تھیں اور یہ سب میرال کی وجہ ہی سے تھیں
مطلب کے میرال ہی ارقم سے دور رہتی تھی وہ جان بوجھ کے رات کو کمرے میں لیٹ جاتی تھی

جب وہ سوچکا ہوتا تھا وہ جانتی تھی کہ وہ اسکی قربت کا کتنا عادی ہے پھر بھی وہ اسے تڑپا رہی تھی
ارقم کئی راتوں سے ٹھیک سے نہیں سو سکا تھا وہ میرال کی قربت کے لیے ترستار ہتا تھا لیکن
میرال بے حس بنی ہوئی تھی اس ایک سال میں میرال میر علی سے ملنے جاتی تھی کئی روزان کے
ساتھ گزارتی بھی تھی لیکن تابندہ اور سلطان کا رویہ اسکے ساتھ ویسا ہی تھا کہ جیسے ایک سال پہلے
تھا وہ دونوں نا کبھی اس ملتے تھے نا ہی کوئی بات وہ گھنٹوں روتی تھی آخر کار اسکے ماں باپ اسکی
جانب سے اتنے لاپرواہ کیسے ہو سکتے تھے ابھی تو اسکے ساتھ اتنا بڑا حادثہ پیش آچکا تھا اسپر بھی
انکے دل نا کچھلے تھے اسلیے اب اسنے بھی پرواہ کرنا چھوڑ دی تھی اسکو لگتا تھا کہ وہ کسی کے لیے
... چاہے جتنا اچھا بھی کر لے نا آخر کو ذلت و رسوائی ہی اسکا مقدر ہے



رات کے نو بجے تھے اور وہ خان حویلی سے لوٹی تھی اسوقت سبھی کھانا کھا کر اپنے کمرے میں
چلے جاتے تھے ارقم جو کچھ دنوں کے لیے شہر سے باہر گیا ہوا تھا آج واپس آچکا تھا میرال اس
... بات سے انجان تھی اسلیے گھر واپس جلدی آگئی تھی

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو کمرے میں نیم اندھیرا ہوا تھا بیگ کو سائیڈ ٹیبل پہ رکھ کر اسنے لائٹ جلائی جبھی سامنے ار قم لیٹا دیکھائی دیا تھا جو سرخ آنکھوں سے اسے ہی گھور رہا تھا بنا شرٹ کے وہ بلیک پینٹ میں ملبوس جن نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا کہ میرال کی ریڈھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی تھی لیکن جلد ہی خود کو کمپوز کرتی چہرے پہ سرد و بر فیلے تاثرات لیے وہ ڈریسنگ کی جانب بڑھی تھی سب سے پہلے اسنے ہائی سیلز سے اپنے نازک دودھیا پیروں کو آزاد کرایا تھا جو کے اب لال ہو چلے تھے پھر واپس سے ڈریسنگ کی جانب مڑتے اسنے اپنے گلے میں موجود نازک نفیس سا سونے کا ہار نکالا تھا اس سے پہلے کہ وہ کانوں سے بندے نکالتی اپنی گردن پہ ار قم کی پر تپش سانسوں کو محسوس کر وہ سختی سے آنکھیں میچ گئی تھی ار قم نے اسکے کانوں سے بُندے نکالتے اسکی کان کی لو کو چوما تھا جو سرخ ہو چکی تھی میرال نے بے بس ہوتے اپنی آنکھوں کو سختی سے بند کر لیا تھا ار قم کے بدن میں جذبات کا طوفان اٹھ آیا تھا ایک ہی جست میں اسکے بالوں کو گردن سے ہٹاتے اسکی پشت کو اپنے سینے لگاتے اسنے اپنا لمس چھوڑا تھا کہ میرال

اسکے لمس کی شدت کو محسوس کر لرز کے رہ گئی تھی اس سے پہلے کہ ار قم میرال کے ہونٹوں پہ
... اپنی شدت دکھاتا وہ ایک ہی جست میں اسے دھکا دیتی خود سے دُور دھکیل گئی تھی

... " یہ سب کیا ہے ار قم آپ کیسے مجھے میری اجازت کے بنا چھو سکتے ہیں "

... وہ غرائی تھی

ار قم کے ماتھے پہ اب کی بار بل پڑے تھے اسلیے ایک ہی جست میں اس تک پہنچتے وہ اسکی بازو کو
... اپنی گرفت میں لے گیا تھا

شوہر ہوں تمہارا تمہارے قریب آنے کے لیے مجھے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں حتہ "

... " کے تمہاری اجازت کی بھی نہیں سمجھی

ار قم نے کہتے میرال کے ہونٹوں پہ اپنا تسلط جمایا تھا کہ اسکی شدت کو محسوس کر میرال کو اپنی
جان جاتی ہوئی محسوس ہوئی تھی جبکہ ار قم مدہوش ہوتا اسکی کمر پہ گرفت مضبوط کر گیا تھا اور اسکی
پشت پہ لگی زپ کو کھولتے اسکے کندھوں سے شرٹ ہٹاتے وہاں اپنے لب رکھے تھے کہ میرال

اسکے سینے پہ دباؤ ڈالتی اس سے دور ہوئی تھی ار قم جو کے اسکی قربت میں بالکل مدہوش ہو چکا تھا اسکے پھر سے دور ہونے پہ اسکا غصہ عود کر آیا تھا اسلیے ایک بار پھر سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا وہ اسکی بیوٹی بون پہ اپنی دانت گاڑھ گیا تھا کہ درد کے مارے میرال کی سسکی برآمد ہوئی تھی وہ اسے یونہی اپنی گود میں اٹھائے بیڈ کی جانب بڑھا تھا اس سے پہلے کہ وہ اسپر حاوی ہوتا میرال کی ... گئی بات نے اسکے طیش کو ہوا دی تھی

... " مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا چھوڑ دیں مجھے "

میرال یہ سب کہنا نہیں چاہتی تھی لیکن شدید غصے میں کہہ گئی تھی اس بات سے بے خبر کے اپنا ہی نقصان کر بیٹھی تھی کالی آنکھیں لہورنگ ہوئیں تھیں رگیں تن سی گئیں تھیں اسکے لال چہرے کو دیکھ میرال کو اب کی بار خوف آیا تھا اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتی ار قم نے اسقدر شدت سے اسکے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیا کہ وہ پھڑپھڑا کر رہ گئی تھی تکلیف کے مارے آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے ار قم کو اپنے منہ میں خون کا ذائقہ گھلتا محسوس ہوا تب جا کر وہ ... پیچھے ہٹا تھا جبکہ میرال کی ہچکیاں بند چکی تھیں

آئینہ کے بعد اگر تم نے اپنے منہ سے یہ لفظ نکالا تو یاد رکھنا رقم علی شاہ کا وہ روپ دیکھو گی " ... جس سے تمہاری روح کانپ اٹھے گی

سرد لہجے میں کہتے اسنے اسکی کان کی لودانتوں تلے سختی سے دبایا تھا کہ میرال نے منہ پہ ہاتھ رکھ کراپنی چیخ کا گلا گھونٹا تھا

ایک نظر اسکے چہرے پہ ڈالتے جو کے رونے کے سبب لال ہو چکا تھا وہ بیڈ سے اٹھا تھا اور کمرے سے نکل گیا تھا جب کہ میرال اسکے جانے کے بعد تکیے میں منہ دیئے پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی



دھڑکن عالم کو بے حد چاہنے لگی تھی اسے احساس ہو چکا تھا کہ وہ اب تک کتنا غلط کرتی آئی ہے اسکے ساتھ اور اسکی اسنے اسے سے معافی بھی مانگی تھی عالم اور دھڑکن کے بیچ سب کچھ ٹھیک ہوتا دیکھ ثنا کا خون کھول اٹھا تھا وہ کسی طور پہ عالم کو کسی اور کا ہوتا نہیں دیکھ سکتی تھی عالم اور دھڑکن کے بیچ بڑھتی ہوئی نزدیکیوں کو دیکھ ثنائے ایک پلین تیار کیا تھا جس پہ عمل درآمد ہونے

کے بعد عالم اور دھڑکن کی زندگی میں جو بھونچال آنے والا تھا وہ ان دونوں کی ہنستی بستی محبت
.... بھری زندگی کو اجاڑ کر رکھ دینے والا تھا



اس وقت شام کے پانچ بج چکے تھے آسمان سیاہ بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا کسی وقت بھی بارش شروع
ہو سکتی تھی عالم ابھی تک آفس سے گھر نہیں آیا تھا وہ بھی وقتاً فوقتاً خان حویلی کا چکر لگاتا رہتا تھا
میر علی کئی مرتبہ اسے اور دھڑکن کو واپس آنے کا کہہ چکے تھے لیکن وہ ہمیشہ ایک ہی بات دہراتا
تھا جس گھر سے اسکی بیوی کو دھکے دے کر نکالا گیا ہے وہ واپس سے وہاں نہیں آنا چاہتا تھا وہ تابندہ
اور سلطان کے پاس جاتا ضرور تھا ان سے ملتا تھا لیکن اب وہ کافی بدل چکا تھا وہ دھڑکن سے بے
حد محبت کرنے لگا تھا اسکو لے کر بہت پوزیسو ہوتا جا رہا تھا اسے خود ہی اس بات کا علم ناہو سکا
... کب دھڑکن اسکی دھڑکنوں میں ریچ بس گئی تھی



شام کو چھ بجے جب عالم واپس گھر لوٹا تو بارش اپنا زور پکڑ چکی تھی دھڑکن کو کمرے میں ناپا کر
عالم کے پورے بدن میں بے چینی دوڑ گئی تھی کمرے میں واشروم میں کیچن ڈائننگ میں لاؤنج
میں پول سائیڈ ہر جگہ چیک کرنے کے بعد بھی جب وہ اسے نامی تو اسے تشویش نے آن گھیرا تھا
اب صرف لان کی پچھلی سائیڈ دیکھنی رہ گئی جب وہ وہاں پہنچا تو سامنے ہی دھڑکن لال رنگ کے
لبے فل فراک میں ملبوس کھلے بالوں سمیت بارش میں بھیگ رہی تھی اسکے جسم کے نشیب و
فراز کپڑوں کے گیلے ہو جانے پہ مکمل طور پہ واضح ہو رہے تھے کہ عالم کی آنکھوں میں خمار کی
سی سرخی در آئی تھی جذبات کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا تھا دھڑکن کو پانے کی پیاس مزید بڑھنے
لگی تھی دھڑکن ہر چیز سے بے نیاز و بے فکر گول گول گھومتی بارش میں بھیگ رہی تھی کہ اپنی
گردن پہ اور پیٹ پہ کسی کا سلگتا لمس محسوس کر وہ یکدم پلٹی تھی کہ ایسا کرنے سے اسکے بھیگے
... بالوں نے اسکے چہرے پہ احاطہ کر لیا تھا جنکو عالم نے پیچھے ہٹایا تھا

... "عالم آپ کب آئے"

... دھڑکن خوشی سے چیخی تھی

... اسکے خوش ہونے پہ عالم گہرا مسکرایا تھا

... " ابھی جب تم بارش میں بھیگ رہی تھی "

عالم نے جب نظروں سے اسکی جانب دیکھا دھڑکن کا چہرہ لال قندھاری ہوا تھا اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے ہٹتی عالم نے اسکا بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچا کہ وہ سیدھا اسکے سینے سے آن ٹکرائی تھی

... دھڑکن کی ڈھرنکوں نے شور مچا دیا تھا

" Would you like to Dance with Me

Honey " ...

... " کیا تم میرے ساتھ ڈانس کرنا چاہو گی ہنی "

... عالم کے پوچھنے پہ دھڑکن نے مسکرا کر سر کو اثبات میں ہلایا تھا

... جسکے عالم کے چہرے پہ ایک خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا

عالم نے اپنے فون پہ ایک سونگ پلے کیا تھا اور فون کو سامنے ہی بنے ٹیبل پہ رکھتے واپس مڑا تھا اور دھڑکن کی کمر میں ہاتھ ڈالا تھا اور دھڑکن نے اپنی بانہیں عالم کی گردن میں جمائیں کیں ... تھیں

محبت برسا دینا تو ساون آیا ہے "

تیرے اور میرے ملنے کا موسم آیا ہے

سب سے چھپا کے تجھے سینے سے لگانا ہے

پیار میں تیرے حد سے گزر جانا ہے

... " اتنا پیار کسی پہ پہلی بار آیا ہے

گانے کا ایک ایک بول میرے جذبات کی عکاسی کر رہا ہے جانتی ہو میرا دل چاہ رہا کہ تمہیں "

... " اپنے سینے میں چھپالوں تمہاری روح میں اتر جاؤں

... دھڑکن کے کان میں سرگوشی کرتے وہ اسکو کان کی لوتک سرخ کر گیا تھا

کیوں ایک پل بھی جدائی سہی جائے نا "

کیوں ہر صبح تو میری سانسوں میں سمائے نا "

آجانا تو میرے پاس دو نگا اتنا پیار میں کتنی

رات گزاری ہے تیرے انتظار میں

کیسے بتاؤں جذبات یہ میرے میں نے خود سے

بھی زیادہ تجھے چاہا ہے آجکی رات نا جانا تو

... " ساون آیا ہے تیرے اور میرے ملنے کا موسم آیا ہے

گانے کے ختم ہوتے ہی عالم دھڑکن پہ جھکنے ہی والا تھا کہ دھڑکن ہنستی ہوئی اسے دھکا دے کر اندر کی جانب بھاگی تھی اسی کے پیچھے عالم بھی بھاگا تھا اس سے پہلے کہ دھڑکن قدم اوپر کی جانب بڑھاتی ایک ہی جست میں اسکو دیوار کے ساتھ پن کیے وہ اسکے ہونٹوں پہ جھکا تھا اسکے لمس میں اتنی شدت تھی کہ دھڑکن کو اپنی جان جاتی ہوئی محسوس ہوئی تھی وہ سانسوں کے لیے مچلتی

اسکے سینے پہ دباؤ ڈالے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش میں کوشاں تھی کہ عالم کو اسکی مزاحمت پسند نا آئی تھی اسلیے اسکے دونوں بازوؤں کو دیوار کے ساتھ پن کرتے وہ مزید شدت سے اسکی سانسوں کو پینے لگا تھا دھڑکن کی اکھڑتی سانسوں کو محسوس کروہ پیچھے ہٹا تھا جبکہ دھڑکن اسی کے سینے سے لگی اپنی پچی پچی سانسوں کو بحال کرنے لگی تھی کہ ابھی اسی اثنا میں عالم نے اسے اپنی گود میں اٹھایا اور قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھانے لگا تھا اسکو کمرے میں لے جا کے بیڈ پہ لیٹاتے اسنے اپنی شرٹ دور اچھالی تھی دھڑکن اسکے عزائم جان چکی تھی اسلیے فوراً سے بیڈ سے اٹھی ہی تھی کہ عالم نے ایک مرتبہ پھر اسے کھینچ کر خود پہ گرایا تھا

... " ع ع عالم می مجھے چینیج کرنا ہے "

... عالم اب کی بار اسکے سر کو تکیے پہ رکھ کر خود اسپر سایہ فگن ہوا تھا

... " صبح کر لینا چینیج "

... " مجھے بھوک لگی ہے "

... " پہلے میری بھوک مٹاؤ پھر تمہاری بھوک کا بندوبست کریں گے "

عالم نے جذبات سے بو جھل بھاری آواز میں کہتے دھڑکن کی شہ رگ پہ اپنے ہونٹ رکھے تھے اسکے نقش نقش پہ اپنی محبت کے پھول برساتے وہ اسے خود کی ذات میں گم کرتا اور خود اسکی ذات میں گم ہوتا چلا گیا تھا



نورہ کی آنکھ صبح کے گیارہ بجے کھلی تھی ابھی بھی وہ مزید سونے کا ارادہ رکھتی تھی اگر ملازمہ نے باقاعدہ آکر ناجگایا ہوتا سلیے وہ بامشکل اٹھی تھی اور سست روی سے چلتی ہوئی واشروم تک پہنچی ... تھی

بیس منٹ بعد وہ نکھری نکھری سی شاور لے کر نکلی تھی پنک کلر کی شرٹ پہنے اور ساتھ ہی وائیٹ ٹراؤزر پہنے اسکا حسین سراپاد مک رہا تھا وہ بالوں کو ڈرائے کرتی وائیٹ اور پنک کلر کے کنڑاس کا ڈوپٹہ گلے میں ڈالی پاؤں میں وائیٹ ہی کلر کا کھسہ پہنے نیچے کی جانب بڑھی تھی ملازمہ سے پوچھنے پہ پتہ چلا تھا کہ رحمان صاحب صبح نو بجے ہی ناشتہ کر کے ہاسپٹل کے لیے جا چکے ہیں

اور نویرہ کا بھی ارادہ اب ناشتہ کر کے ہاسپٹل جانے کا ہی تھا وہ اور نج جو س کاسپ لیتے موبائل کو سکرو ل ڈاؤن کر رہی تھی جبھی واٹس ایپ پہ میسج نوٹیفکیشن شو ہوا اسنے اوپر سے نمبر دیکھا تو ان نون نمبر شو ہو رہا تھا تجسس کے مارے اسنے فوراً سے چیٹ میں اوپن کی اور آباؤٹ میں جا کے چیک کیا تو وہاں ایچ ایس شو ہو رہا تھا اسکا دل بے ساختہ ہی خوف کے مارے ڈھرنے لگا تھا میسج کو... دیکھ اسکی ہتھلیاں پسینے سے بھیگ گئیں جبکہ آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی

گرین بیوٹی کیا تمنے ابھی تک اپنے ڈیڈی سے اپنے فیملی کی بابت دریافت نہیں کیا کہ تم کون " ... " ہو تمہاری پہچان کیا ہے تمہارا حاصل کیا ہے جانتی ہو تمہارا ماضی کیا ہے

وہ ایک ہی جھٹکے میں اسے ہلاک کر کے چیٹ ڈیلیٹ کر گئی تھی اور غصے کا گراف مزید بڑھا تھا ... ایک ہی جست میں اپنے ہاتھ میں جو س کے گلاس کو زمین پہ پٹخ ڈالا تھا

ایسا نن نہیں ہو سس ہو سکتا می میں ایسا کک کیسے ہہ ہو سک سکتا ہے اور اگ اگر ای ایسا ک " ... " کچھ ہے بھی تت تو ڈیڈی نن نے می مجھ سے کک کیوں حج جھوٹ بولا

اس سے پہلے کہ نویرہ کچھ کہتی سامنے سے رحمان صاحب آتے ہوئے دیکھائی دیئے تھے وہ ایک... ہی جست میں انکی جانب بڑھی تھی

ڈیڈی ٹیل می کون ہوں میں کیوں جھوٹ بولتے آرہے ہیں آپ اب تک مجھ سے کس کا خون " ہوں کیا پہچان ہے میری کیا اصل ہے میرا کیا ہوا تھا میرے ساتھ ماضی میں مجھے سر کے پچھلے حصے میں درد کیوں ہوتا ہے کیوں میرے دماغ میں دھندلی تصویریں ابھرتی ہیں لیکن کچھ بھی ... " واضح کیوں نہیں ہوتا

نویرہ اسقدر چیخنے پہ رحمان صاحب کے چہرے پہ کئی سایے لہرائے تھے وہ کیسے اپنے جگر کے ٹکڑے کو یہ بتاتے کہ وہ انکی بیٹی ہی نہیں ہے کیسے اس حقیقت کا سامنا کرتے جو وہ پچھلے سال... سے اپنے دل میں دفن کیے ہوئے تھے

... " نہیں نویرہ بیٹا ایسا کچھ نہیں ہے میں تمہیں بتاتا ہوں یہاں آکر بیٹھو "

وہ اسکی بازو کو پکڑے صوفے تک لائے تھے اور اسے صوفے پہ بیٹھاتے اسکے ساتھ ہی صوفے
... پہ براجمان ہوئے تھے

تمہیں سچ جاننا ہے نا تو سنو پچھلے سال تمہارا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اور تمہارے سر کے پچھلے حصے پہ "
گہری چوٹ آئی تھی جسکی کی وجہ سے تم کئی دن کومہ میں رہی اور جب تمہیں ہوش آیا تو تم کچھ
باتیں کچھ چہرے بھول چکی تھی اسلیے اب وہ ہی سب تمہیں یاد آتا ہے اور رہا سوال کہ تم کون ہو
تو تم نویرہ راجپوت ہو رحمان راجپوت کی بیٹی میرے جگر کا ٹکڑا ہو تم نویرہ تم نے کیسے سوچ لیا کہ
... " میں جھوٹ بولوں گا تم سے کیا تمہیں اپنے باپ پہ یقین نہیں

رحمان صاحب کی بھرائی آواز سنکر نویرہ کا دل تڑپ اٹھا تھا اسلیے وہ نیچے ان کے قدموں میں بیٹھتی
... گویا ہوئی تھی

آئیم سو سوری ڈیڈ بس پتہ نہیں کیسے سوچ لیا میں نے یہ سب ایکچولی یہ سر درد نے میرا دماغ " خراب کر رکھا ہے اسلیے آئی پر امس پھر ایسا ویسا کچھ نہیں ہوگا آپ چلیں چل کے فریش ہو لیں ... " پھر دونوں باپ بیٹی مل کے لپچ کریں گے کتنا ٹائم ہو گیا ساتھ کھانا کھائے ہوئے ہمیں نویرہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو رحمان صاحب بھی مسکرا کر سر کو اثبات میں ہلا گئے تھے اور نویرہ ... بھی اٹھ کر اوپر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی

آئیم سوری بیٹا لیکن میں تمہیں کیسے خود سے جدا کر دوں نہیں کر سکتا تمہیں خود سے جدا آئیم " ... " سوری

رحمان صاحب نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب چل دیئے

تھے...



میرال جو کے ابھی ابھی اپنے کمرے سے نکل کر نیچے کیچن کی جانب جا رہی تھی پلوشہ کے کمرے... کادر وازہ کھلا دیکھ اور اندر سے آتی ملازمہ اور پلوشہ کی آوازیں سن کر وہ ٹھٹک کے رکی تھی

بیگم صاحبہ اگر کسی کو پتہ چل گیا کہ اس دن کیچن میں وہ آئل میں نے ہی گرایا تھا آپکے کہنے " ... " یہ تو کیا ہو گا میری تو نوکری ہی چلی جائے گی ار قم لالا تو ہم کو نہیں بخشیں گے

ایسا ویسا کچھ نہیں ہو گا تم اپنا منہ بند رکھنا اور ویسے بھی مت بھولو کہ اس کام کو سرانجام دینے " ... کے لیے منہ بولی رقم وصولی ہے تم نے مجھ سے سمجھ گئی اب جاؤ

پلوشہ نے تیز لہجے میں کہا تھا میرال با مشکل اپنے آنسوؤں پہ قابو پاتی منظر سے ہٹی تھی اور ملازمہ... تیزی سے باہر کی جانب بڑھی تھی

پلوشہ شاہ اب تمہیں میرال ار قم علی شاہ کے قہر سے کوئی نہیں بچا سکتا اپنے بچے کا خون میں " ... قطعاً معاف نہیں کرونگی وعدہ رہا

... آگ کی سی تپش لہجے میں سموئے میرال نے کہتے اپنے قدم نیچے کی جانب بڑھائے تھے



میرال جب کیچن میں داخل ہوئی تو کیچن میں صرف رخشندہ (ملازمہ) دیکھائی دی تھی موقع
... اچھا تھا کوئی اور موجود بھی نہیں تھا وہ اس سے تمام تر سچ اگلواسکتی تھی

... رخشندہ نے جب میرال کو اپنے پیچھے کھڑے پایا تو اسکے اوسان خطا ہوئے تھے

... "کک کچھ چاہیے تھا کک کیا بی بی جی آپ آپکو "

اس سے پہلے کہ رخشندہ مزید کچھ کہتی میرال نے ایک زبردست طمانچہ اس کے منہ پہ دے مارا
... تھا

گھٹیا عورت شرم نہیں آئی یہ سب کرتے ہوئے اپنے ہی مالکوں سے غداری کرتے شرم "
نہیں آئی تھے جس تھالی میں کھایا اسی تھالی میں چھید کیا ہاں بے غیرت عورت ماں ہو تم بھی اور
... "تمنے ماں ہو کر اتنا گھناؤنا اور گھٹیا کام کیا

... "بب بی بی جی مم می میں نے کیا کیا ہے "

" کھاؤ اپنے بچوں کی قسم کہ تم نے میرے بچے کا خون نہیں کیا اس پلوشہ کے کہنے پہ کھاؤ قسم "

...

--- " بب بی بی جی کیا می میں نے ایسا ویسا کچھ نہیں کیا "

" ٹھیک ہے تم ایسے نہیں مانو گی نا ابھی کہ ابھی ارقم سے کہتی ہوں کہ میں نے اپنے کانوں سے " یہ سب سنا ہے کہ تم دونوں میرے بچے کی قاتل ہو ٹھیک ہے نا پھر دیکھو کیا ہوتا ہے تمہارے ... " ساتھ رسوا تو ویسے بھی ہو گی تم لیکن اپنی نوکری سے بھی ہاتھ دھو بیٹھو گی

نن نی نہیں میرا بب بی بی جی پ پلیر ایسا مت کر یے گا میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں انکا " میرے بعد کیا ہو گا میں وعدہ کرتی ہوں آپ جب بولیں گی میں سبکو سچ بتاؤں گی کہ یہ سب پلوشہ بی بی نے کرنے کو کہا تھا مجھے لیکن میری التجا کہ مجھے نوکری سے مت نکالے گا کیونکہ ... " میرے بچے یتیم ہیں میں ہی ان کی ماں اور باپ ہوں پلیر

رخشندہ روتی ہوئی بولی تھی کہ میرال نے اسے دیکھ کر نخوت سے سر جھٹکا تھا اور پھر اپنے قدم
... باہر کی جانب بڑھائے تھے



نورہ کورہ رہ کر ایچ ایس پہ غصہ آرہا تھا اگر وہ اسکے سامنے ہوتا تو اسکی درگت بنادیتی اسنے اس سے
جھوٹ بولا تھا اور وہ بلا وجہ رحمان صاحب سے بد تمیزی سے پیش آئی تھی وہ کمرے کے وسط میں
کھڑی اضطرابی کیفیت میں چکر کاٹ رہی تھی جب ایک ان نون نمبر سے کال آئی تھی پہلے پہل
... وہ کال کو کاٹ گئی تھی لیکن مسلسل کال آتا دیکھ اسنے جھنجھلا کے کال کو یس کیا تھا
... " تم کال کیوں نہیں اٹھا رہی تھی نورہ "

... حیدر کی چنگاڑتی آواز سنکر نورہ نے لب دانتوں تلے دبائے تھے

" اومسٹر شاہ آئی ایم سوری ایکچولی آپکا نمبر سیو نہیں تھا تو میں سمجھی کہ کوئی رونگ نمبر ہے "

...

... "ہممم اچھا نویرہ میں نے آپ سے کچھ بات کرنی ہے کچھ پوچھنا ہے"

... "جی جی پوچھیں"

وہ ایکچولی آج رات نوبے میرے ایک کلوز فرینڈ کی انگیجمنٹ پارٹی ہے تو کیا آپ میرے ...
"ساتھ چلیں گی"

... "لیکن مسٹر شاہ وہ آپ کا فرینڈ ہے میرا وہاں کیا کام"

... نویرہ نے آبرو اچکا کر کہا تھا

... "لیکن آپ تو میری فرینڈ ہیں نا تو کیا آپ اپنے فرینڈ کی اتنی سی بات نہیں مانیں گی"

... حیدر کے یوں کہنے پہ نویرہ نے بے دردی سے اپنے لب کچلے تھے

... "اچھا ٹھیک ہے مسٹر شاہ میں ریڈی ہو جاؤں گی آپ پک کر لیجیے گا مجھے"

... "تھینک یو سو میچ نویرہ یو آر سو سویٹ"

... حیدر کے اس طرح کہنے پہ وہ مسکرا کر سر کو اثبات میں ہلاتی کال کاٹ گئی تھی

... "مجھے مسٹر شاہ سے بات کر کے اتنا سکون کیوں ملتا ہے"

نورہ نے چہرے پہ مسکراہٹ لائے کہا تھا کہ یکدم ہی اسکا دھیان ٹائم کی جانب گیا تھا تو ابھی آٹھ ہو چلے تھے اور نوبے حیدر نے اسے پک کرنے آ جانا تھا لہذا وہ تمام سوچوں کو بالائے طاق رکھتی واڈروب سے ایک بلیک سمپل سی پاؤں کو چھوتی فراک نکالتی ہوئی واشروم میں جا بند ہوئی ... تھی



آدھے گھنٹے میں وہ تیار ہو چکی تھی بلیک کلر کا فراک پہنے اسی کے ساتھ کاچوری دار پاجامہ پہنے ڈوپٹے کو گلے میں ڈالے لمبے کالے بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنائے جسکے اطراف میں دو لٹیں نکالی گئی تھیں آنکھوں میں کاجل کی باریک لکیر مسکارے سے بو جھل ہوتی پلکیں لیے اور آئی لائسنر لگائے ہونٹوں پہ ڈارک بلڈ ریڈ کلر کی لپ اسٹک لگائے کانوں میں بلیک کلر کے چھوٹے سے ٹاپس پہنے اور انھی کے ہم رنگ گولڈ کی ایک باریک چین پہنے پاؤں میں بلیک کلر کے کھسے پہنے

ایک کلائی میں قیمتی گھڑی باندھے اور دوسری کلائی میں بلیک کلر کی کانچ کی چوڑیاں پہنے اور دونوں ہاتھوں میں وائیٹ گولڈ کی رنگز پہنے وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی اسکا دکتا سر اپا آج حیدر کے دل پہ بجلیاں گرانے والا تھا اسنے خود کو فائنل ٹیج دیتے ایک طائرانہ نگاہ خود پہ ڈالی تھی کہ اسی اثنا میں گاڑی کا ہارن سنائی دیا تھا وہ رحمان صاحب کو بتا چکی تھی کہ آج وہ اپنے ایک دوست کے ساتھ اسکے دوست کی انگیجمنٹ پارٹی میں جا رہی ہے اپنا موبائل اور کریڈٹ کارڈ اٹھا کر اپنے کچ میں رکھتی جو کے بلیک کلر کا ہی تھا وہ نیچے کی جانب روانہ ہوئی تھی



... " یو آر لوکنگ لائک آڈول "

... " you are looking like a doll "

حیدر نے ایک گہری نگاہ نویرہ پہ ڈالی تھی جو کے اب سیٹ بیلٹ لگا رہی تھی اسکی بات سنکر وہ ... مسکرائی تھی

... " یو آلسولک سوہینڈ سم مسٹر شاہ "

" You Also Look So Handsome Mr shah " ...

نورہ نے ایک بھرپور نظر حیدر پہ ڈالی تھی جو کے بلیک کلر کے شلوار قمیض میں ملبوس کندھوں پہ مردانہ شال لپیٹے ڈرائیور کر رہا تھا اسکے بدن سے اٹھتی مہک نورہ کو اپنے حواسوں پہ طاری ... ہوتی محسوس ہوئی تھی



.... " مسٹر شاہ پلیز آپ مال کے آگے گاڑی روکیے گا "

... " وہ کیوں "

... حیدر نے حیرانگی سے استفسار کیا تھا

... " میں نے آپکے فرینڈ اور انکی فیانسی کے لیے گفٹس لینے ہیں "

نویرہ نے مسکرا کر کہا کہ حیدر نے سر کو نویرہ کے آگے جھکایا تھا کہ ناچاہتے ہوئے وہ کھلھلا کر
... ہنسی تھی اسکی جلت رنگ ہنسی کی گونج سنتے حیدر کا دل جیسے سرشار ہوا تھا



ایک گھنٹے میں وہ لوکیشن پہ پہنچ چکے تھے حیدر نے نویرہ کو اپنے تمام تردد و ستوں سے ملوایا تھا نویرہ
سبھی کو بہت پسند آئی تھی اور نویرہ کو بھی وہ سب لوگ بہت اچھے لگے تھے نویرہ کو ان سب میں
رہ کر بہت اپنائیت محسوس ہو رہی تھی انگوٹھی کی رسم ادا ہوتے ہی سب دوستوں نے حیدر سے
گانے کی فرمائش کی تھی حیدر کافی مشہور سنگر ہوا کرتا تھا اپنے یونی کے زمانے میں اسے یہ فیلڈ
... پسند نہیں تھی اسلیے اسنے بزنس کو سنگنگ پہ فوقیت دی تھی

سب ہی کی پر زور فرمائش پہ حیدر نے گیار پکڑتے گنگنا نا شروع کیا تھا لیکن وہ اپنی نظروں کے
حصار میں صرف اسی ایک دشمن جان کو رکھے ہوا تھا جس نے اسکا چین و قرار اسکا سکون سبھی کچھ
... لوٹ لیا تھا اور اسکو انتظار کی سولی پہ لٹکا کر خود اسی کے سامنے بیٹھی مسکرا رہی تھی

میں اک صحرا تو بارش ہے

مجھکو بس تیری خواہش ہے

چھینے چین میرا نورِ مجسم تیرا

پیارے پیارے پیا

میری تپشوں میں آج نہی بھر

دل کو سکوں ہو حاصل

دل کو سکوں ہو حاصل

رم جھم سا تو بن کے موسم

ہو جا تو مجھ پہ نازل

اب تو شام و صبح تو بن گیا ہے دعا

پیارے پیارے پیا

بکھرا ہوا میں تیرے بنا میں

مجھکو سمیٹ ذرا تو

مجھکو سمیٹ ذرا تو

کتنا اندھیرا ہے راہوں میں

کردے اجالا تھا تو

تیرا ہی چہرہ آنکھوں میں ٹھہرا

پیارے پیارے پیا

حیدر کی آواز کا سحر ہی کچھ ایسا تھا کہ نویرہ پلکیں ناچھپکا سکی تھی اور اس گانے کا گایا گیا ایک بول

... بول حیدر کے جذباتوں کی عکاسی کر رہا تھا

گانے کے اختتام ہونے پہ پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا تھا حیدر کی آواز کے دیوانے تو اسکت

دوست شروع دن ہی سے تھے لیکن اب تو نویرہ بھی اسکی آواز کی دیوانی ہو چلی تھی وہ ٹرانس کی

سی کیفیت میں اٹھی اور آگے بڑھی تھی سیٹج پہ پہنچ کر اسنے حیدر کا چہرہ اپنا نازک گلابی مومی ہاتھوں میں بھرا تھا حیدر اسکے اس عمل پہ حیران رہ گیا تھا آس پاس لوگوں موجود بھی حیرت سے... انھی دونوں کو تک رہے تھے

نورہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کر رہی ہے اسے علم تھا تو فقط اس بات کا کہ سامنے موجود... ساحر اسکو اپنی اوور کھینچتا جا رہا ہے اور وہ کھینچی چلی جا رہی ہے

نورہ نے بے اختیار ہوتے اپنے لب حیدر کے ماتھے پہ رکھے تھے اور پھر اپنے بے تحاشہ دھڑکتے ہوئے دل کو سنبھالتی ہوئی وہاں سے بھاگ نکلی تھی کہ اب مڑ کر دیکھنے کی ہمت خود میں مفقود... پاتی تھی



نورہ کے یوں اچانک وہاں سے بھاگنے پہ حیدر بھی اسی کے پیچھے چلا آیا تھا اور ایک گہری نظر نورہ کے قیامت برپا کرتے سراپے پہ ڈالی تھی جو گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگائے اپنی اتھل پتھل... ہوتی سانسوں کو معمول پہ لانے کی جہد وجد میں مصروف تھی

حیدر نے مزید آگے بڑھ کر فاصلہ مٹاتے اپنی دونوں بازوؤں کو نویرہ کے ارگرد رکھا تھا اور اسپر جھکا تھا اسکی کلون کی خوشبو نویرہ کو اپنے حواسوں پہ طاری ہوتی محسوس ہوئی تھی اسکی بند پلکوں کا لرزنا کپکپاتے ہونٹ حیدر کو بری طرح اپنی جانب مائل کر رہے تھے اس سے پہلے کہ وہ ان... گلاب کی پنکھڑیوں کی مانند ہونٹوں پہ جھکتا نویرہ بند پلکوں کے ساتھ ہی جلدی سے گویا ہوئی مسٹر شاہ آج جو کچھ ہوا یقین جانیں اس میں میرا کوئی قصور نہیں خود پہ کوئی اختیار نہیں تھا " اسوقت اسلیے آئی آپولو جائز پلینز آپ مجھے گھر ڈراپ کر دیں ڈیڈی میرا ویٹ کر رہے ہونگے

...

حیدر نے اسکی بات کو سنتے ایک گہرا سانس بھرا اور پھر پیچھے ہٹا اسکے پیچھے ہٹنے پہ نویرہ نے آنکھیں کھول کر اسکی جانب دیکھا جن میں اسکو ماسوائے جنوں، دیوانگی، محبت کے علاوہ کچھ نادیکھائی دیا اسلیے نظروں چراتی ہوئی گاڑی میں جا بیٹھی تھی جبکہ حیدر بھی گاڑی میں آ بیٹھا تھا اور اب کی بار... تمام سفر خاموشی سے کٹا تھا



... " خانم خانم یار کہاں ہو تم "

عالم جو کے آفس کے لیے تیار ہو چکا تھا اب دھڑکن کو بیڈروم میں موجود ناپا کر متفکر سا ہوتا باہر
... چلا آیا تھا

سیڑھیاں عبور کرتے اسکی نظر دھڑکن پہ پڑی جو کے بلیو کلر کے لانگ فرائک میں نکھری نکھری
سی بھورے بالوں کو کھولے انتہائی پیاری دیکھائی دے رہی تھی ٹیبل پہ ناشتہ لگاتے اسنے مڑ کر
... عالم کی جانب دیکھا تھا

... " عالم آپ بلا رہے تھے مجھے دراصل میں ناشتہ بنا رہی تھی کیچن میں "

عالم اب اسکے پاس آکھڑا ہوا تھا اور اسکے بالوں سے اٹھتی بھیننی بھیننی خوشبو اپنی سانسوں میں
... اتارنے لگا تھا

... " ع ع ع عالم کیا کر رہے ہیں پیچھے ہٹیں "

... لیکن وہ عالم ہی کیا جسکو اثر ہو جائے

... " تم جاؤ صاحب کے لیے فریش اور نچ جو س بنا کر لاؤ "

اسنے پاس کھڑی ملازمہ کو مخاطب کرتے کہا جو نظروں کو جھکائے کھڑی تھی اسکے کہنے پہ سر کو
... اثبات میں ہلاتی کیچن کی جانب بڑھ گئی تھی

... " عالم کیا کر رہے ہیں یا ملازمہ پاس کھڑی تھی "

... " اور تم نے ان ملازموں کے ہوتے ہوئے بھی ناشتہ کیوں بنایا "

" عالم آپ کو پتہ ہے ناکہ آپ کے کام آپنے ہاتھ سے کرنا پسند ہے مجھے "

... " اچھا بابا ٹھیک ہے آؤ اب بیٹھو ناشتہ کرتے ہیں "

... عالم کے کہنے پہ دھڑکن نے مسکرا کر سر کو اثبات میں ہلایا تھا

... ناشتہ سے فراغت حاصل کرتے دھڑکن عالم کو سی آف کرنے پورچ تک آئی تھی

... " ٹھیک ہے خیال سے جائیے گا اور جلدی آنے کی کوشش کیجیے گا اور اپنا خیال رکھیے گا "

... دھڑکن عالم کے کوٹ پہ اپنی مخروطی انگلیاں پھیرتی ہوئی لاڈ بھرے لہجے میں گویا ہوئی تھی

... "کوئی اور حکم خانم"

عالم نے دھڑکن کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا جواب پلکوں کی چلمن
... گرائے ہوئے تھی

... "چلیں اب جائیں"

دھڑکن نے ایک نظر اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا کہ اسکے ہلتے ہوئے لبوں کو دیکھ وہ سرعت
سے اسکی سانسوں پہ اپنا تسلط جما گیا تھا دھڑکن کی آنکھیں تو پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں غصہ بھی
اسکی سخت گرفت پہ عود کر آیا تھا اس سے پہلے کہ وہ کوئی مزاحمت کرتی عالم نے اسکو اپنی گرفت
سے آزاد کیا تھا اور بنا اسکی جانب دیکھتے گاڑی میں بیٹھتے گاڑی کو زن سے بھگا کے لے گیا تھا ورنہ
... تو دھڑکن سے کوئی بعید نہ تھا کہ وہ اسکی کئی گئی حرکت پہ اسکا سر ہی پھوڑ دیتی



شام کی چائے پینے کی غرض سے سبھی لاؤنج ہی میں موجود تھے میرال کو تو بس پلوشہ کے آنے کا انتظار تھا جو کے آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی ملازمہ چائے اور دیگر لوازمات کی ٹرالی سجا کے جاچکی تھی میرال نے ایک نظر پلوشہ کی روم کی جانب تھا اور اسی ٹائم وہ کمرے سے باہر آتی ہوئی دیکھائی دی تھی میرال نے ایک نفرت بھری نگاہ اس کے وجود پہ ڈالی تھی اور پھر خاموشی سے ... چائے کو گھونٹ گھونٹ اپنے اندر اتارنے لگی تھی

... " میں نے آپ سب کو کچھ بتانا تھا "

... میرال کے کہنے پہ سبھی بیک وقت اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے

جس دن میں کیچن میں گری تھی اس دن میں خود سے نہیں گری تھی بلکہ گرایا گیا تھا اس دن " ... " کیچن میں آئل گرا ہوا تھا اور وہ آئل کسی اور نے نہیں بلکہ اس پلوشہ نے گرایا تھا

... " کیا؟ میرال یہ کیا بات کر رہی ہو بیٹا "

... روشنا بیگم نے حیران ہوتے کہا تھا

... "بی یہ کیا بکواس کر رہی ہو وہ ہاں می میں نے ایسا کچھ نہیں کیا "

... "اچھا تو پھر تمہارا لہجہ کیوں لڑکھڑا رہا ہے "

ارے یہ کیا بات کر رہی ہو لڑکی ہاں میری ہی بیٹی پہ الزام لگا رہی ہو آخر کو میری بیٹی نے ایسا " کیا کیا ہے جو تم اس کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئی ہو دوسروں کے لیے دل میں نفرت پالتی ہو جیہی ... "تو اللہ نے اس نعمت سے محروم رکھا تمہیں

ثانیہ بیگم نے زہرا گلے لہجے میں کہا تھا کہ یہی پہ میرال کی بس ہوئی تھی اور وہ آپ سے باہر ہوئی ... تھی

بس ایک لفظ اور نہیں سمجھیں آپ آپ بڑی ہیں آپ کی عمر کا لحاظ کر رہی ہوں اور میں آپ کی بیٹی " کے پیچھے ہاتھ دھو کر نہیں پڑی وہ پڑی ہے اور اس نے جان بوجھ کر یہ آئل گرایا تھا وہاں وہ جانتی تھی کہ کیچن میں میں ہوں اس لیے اس نے ملازمہ رخشندہ کو بھاری رقم دی تھی اس گھناؤنے کام کے لیے ... اور اگر آپ سب کو یقین نہیں آتا اس ساری بات کا تو میں رخشندہ کو بلواتی ہوں

... میرال کے پر اعتماد لہجے پہ سبھی کو اب تشویش نے آن گھیرا تھا

رخشندہ نے میرال کے کہنے پہ ایک ایک لفظ سچ بتا دیا تھا کہ اب کی بار سچ سنتے سبھی کے پیروں
... تلے سے زمین نکلی تھی

... ار قم کا چہرہ طیش کے مارے لال ہو رہا تھا کالی آنکھیں میں جیسے خون اتر رہا تھا

--- "کیوں کیا میرے ساتھ ایسا ہاں کیا بگاڑا تھا میں نے تمہارا ہاں بتاؤ جواب دو مجھے"

... ار قم کی گونج پہ شاہ پیلس لرز اٹھا تھا

... جسکے ابکی بار پلو شہ بھی سرخ بھیگی آنکھوں سمیت تڑخ کے بولی تھی

محبت کرتی ہوں تم سے کیسے برداشت کر لیتی یہ سب ہاں بتاؤ کیا جرم تھا میرا یہی کہ تمہیں چاہ " ہے اور بے پناہ چاہ کس قدر افیت میں گزری تھی وہ رات جب تم نے اسے اپنا یا تھا جانتے ہو کتنا درد ہوتا ہے مجھے کہ جب جب تم میرال کی محبت کا دم بھرتے ہو کیا یہ مجھ سے زیادہ خوبصورت ہے مجھ میں کیا کمی تھی ار قم جو تم نے مجھے چھوڑ کر اسکا انتخاب کیا جواب دو مجھے کیا قصور تھا میرا

اور ہاں میں اعتراف کرتی ہوں اس بات کا کہ کیچن میں آئل میں نے ہی گرایا تھا کیا کر لے گی یہ ... " ہاں

... اس سے پہلے پلو شہ مزید کچھ بولتی ار قم نے ایک زوردار طمانچہ اسکے منہ پہ دے مارا تھا میں چاہوں تو ابھی اسی وقت تمہیں تھانے میں بند کروا سکتا ہوں لیکن میں ایسا نہیں کرونگا " جانتی ہو کیوں اسلیے کیونکہ تم چچا جان کی بیٹی ہو میں نے کبھی بھی تم سے محبت نہیں کی یہ بات جان لو وہ لڑکی جو سامنے کھڑی ہے نا (میرال کی جانب اشارہ کرتے کہا تھا) اس میں ار قم علی شاہ کی جان بستی ہے وہ میری سانسوں کی ضمانت ہے اور اب اگر آج کے بعد تم نے میرے یا میرال کے درمیان آنے کی کوشش کی یا ذرا برابر بھی ہمارے خوشیوں کے درمیان تمہارا وجود ... " روکاوٹ بنا تو میں قسم کھاتا ہوں میں تمام تر رشتے اور لحاظ بھول جاؤنگا

ارقم نے انگلی اٹھا کر سرد لہجے میں وارن کرتے کہا تھا اور پھر تیز قدموں سے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا اسکے جانے کے بعد سبھی افراد بھی ایک ایک کر کے وہاں سے جا چکے تھے اب لاؤنج میں ... صرف میرال اور پلوشہ ہی تھے

تمنے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ میرال تمہیں چھوڑوں گی نہیں میں برباد کر دوں گی تمہیں " ... " جینے لائق نہیں چھوڑوں گی میں تمہیں

... اس سے پہلے کہ پلوشہ مزید کچھ کہتی مزید ایک زناٹے دار تھپڑا سکی گال کی زینت بنا تھا

بھول ہے تم اب کی بار میری خوشیوں کو مجھ سے چھین لو گی کیونکہ اب کی بار میں تمہیں ایسا " کچھ کرنے ہی نہیں دوں گی اور ایک بات یاد رکھنا پلوشہ شاہ ارقم علی شاہ صرف میرال کا ہے صرف میرال کا اگر تم نے اسے مجھ سے چھیننے کی کوشش بھی کی ناتو سنگین نتائج کا سامنا کرنے کے لیے --- " تیار رہنا

--- میرال نے کہتے ہوئے اپنے قدم اوپر کی جانب بڑھائے تھے

تم جس محبت پہ غرور ہے نامیرال سلطان خان وعدہ رہا اب کی بار پلوشہ شاہ اسی محبت کو تم سے " چھین لے گی اور اب کی بار تمہارے پاس کھونے کے لیے کچھ بھی نہیں بچے گا کچھ بھی --- " نہیں

اپنی سرخ متورم بہتی آنکھوں کو بے دردی سے رگڑتی پلوشہ نے نفرت آمیز لہجے میں زہرا گلا... تھا



نورہ کا آج کادن ہاسپٹل میں کافی بڑی گزرا تھا اسی وجہ سے آج وہ شدید تھک چکی تھی آج کے سارے پلان کو کینسل کرتے وہ رات کے آٹھ بجے ہی اپنے کمرے میں ریست کرنے کی عوض سے چلی آئی تھی بے بی پنک کلر کی شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس اپنے شولڈر کٹ بالوں کو کھولے وہ اپنے موبائل کو سکروول ڈاؤن کرنے میں مصروف تھی جبھی اپنے قریب سے ایک جانی پہچانی خوشبو کو محسوس کر اسنے جھٹکے سے جھکا ہوا سراو پر کو اٹھایا تو سامنے ہی ایچ ایس کھڑا

دیکھائی دیا تھا اب کی بار اسکی گہری سبز آنکھوں میں خوف اتر ا تھا جب کے دل کی دھڑکنوں نے
... تو سرپٹ دوڑنا شروع کر دیا تھا

... "تنتی تم کی کیوں آئے ہو یہاں کی کیا چاہتے ہو اب"

... نویرہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے اسکے سامنے آکر اس سے پوچھنے لگی تھی

--- "گرین بیوٹی تم نے اپنے ڈیڈی سے پوچھا نہیں کہ کون ہو تم"

بکواس بند کرو تم اپنی ڈیڈی نے سب سچ بتا دیا ہے مجھے اب مجھے تمہاری کسی بات پہ یقین نہیں "

... ": دوغلے انسان نکل میرے روم سے ورنہ میں ابھی اسی وقت چیخ چیخ کر سبکوا کھٹا کر لوں گی

... نویرہ نے اب کی بار پر اعتماد لہجہ اپنائے ہوئے کہا تھا کہ حیدر گہرا مسکرایا تھا

تو چیخو نابلاؤنا سبکو میں تو چاہتا ہوں سبکو پتہ چل جائے کہ ایچ ایس اپنی گرین بیوٹی کو کتنا چاہتا "

--- "ہے

حیدر نے کہتے ہوئے اپنے قدم اسکی جانب بڑھائے تھے کہ نویرہ کے قدم بے ساختہ ہی پیچھے کی جانب اٹھنے لگے تھے

... " کی کیا کک کیا کرنے چاہر ہے ہو تم ہاں چاہتے کیا ہو مجھ سے "

نویرہ یکدم ہی دیوار سے ٹکرائی تھی کہ حیدر نے ایک منٹ کی دیری کیے بنا اسکے اطراف میں ... ہاتھ جمائے تھے

تمہیں چاہتا ہوں گرین بیوٹی تمہیں محسوس کرنا چاہتا ہوں تمہاری روح میں اترنا چاہتا ہوں " خود کو تم میں کھودینا چاہتا ہوں خود کو تمہارے لیے قربان کر دینا چاہتا ہوں تمہارے لیے اپنی ... " ہستی کو مٹا دینا چاہتا ہوں تمہارے عشق میں جوگی ہونا چاہتا ہوں

ایچ ایس نے بھاری گمبھیر بوجھل لہجہ اپنائے کہا تھا کہ نویرہ نے اسکی سلگتی تڑپتی بھاپ چھوڑتی پر تپش سانسوں کو اپنے چہرے پہ محسوس کر اپنی آنکھیں کسی ڈرے سہمے کبوتر کی طرح اپنی ... آنکھیں میچ لی تھیں اور سانس روکے کھڑی تھی

گرین بیوٹی سانس لوور نہ میں خود تمہاری سانسیں روک کر دوں گا اور یقین جانو جس طرح " ... روکوں گانا وہ طریقہ تمہیں پسند نہیں آئے گا

... حیدر کے سرسراتے لہجے کو محسوس کر نویرہ نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھولیں تھیں

پپ پی پلیز مجھے تنگ مت کرو میں خوش ہوں اپنی زندگی میں میرے لیے مشکلات مت پیدا " ... " کرو

نویرہ نے رندھی ہوئی آواز میں کہا تھا حیدر نے

بے بس ہوتے ایک دفعہ اسکی جانب دیکھا اور پھر پوری قوت سے ایک مکادیوار میں دے مارا تھا ... کہ نویرہ کی گھٹی گھٹی سی چیخ برآمد ہوئی تھی

سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں گرین بیوٹی لیکن تمہاری آنکھوں میں یہ آنسو برداشت نہیں " ... " کر سکتا ایچ ایس پلیزان قیمتی موتیوں کو یوں بے مول مت کرو

ایچ ایس نے اسکے آنسوؤں کو اپنے لبوں سے چنتے کہا تھا کہ اسکا لمس محسوس کرتے وہ تڑپی
... تھی

اسکے تڑپنے پہ اپنے اندر ابلتے ہوئے اشتعال کو با مشکل دباتے وہ جیسے ہی آیا تھا ویسے ہی لوٹ گیا
... تھا



پلوشہ کی سچائی سب کے سامنے کھلنے پہ ار قم کو رہ رہ کر پچھتاوا ہو رہا تھا کہ اسنے کیونکر نامیرال کا
یقین کیا وہ جانتا تھا کہ میرال اس سے شدید قسم کی ناراض ہے اسلیے اب وہ اسے اپنے طریقے سے
منانے کا ارادہ رکھتا تھا فل وقت شام کے پانچ بجے تھے ار قم ہیڈ کوارٹر میں بیٹھا کسی امپورٹینٹ
کیس کے متعلق فائل کو سٹڈی کر رہا تھا فائل کو مکمل پڑھ کر پین اٹھاتے اسنے دو تین جگہ اپنے
" سائن کیے اور پھر فائل کو کور کر کے بلیک کلر کی مارک سے فائل بڑے لفظوں میں "سولود

" Solved "

لکھتے اسنے فائل کو اٹھا کے باقی فائلز کے ساتھ ہی رکھا اور موبائل کا لاک کھولتے ایک نمبر ڈائل کیا تھا...

... " جی سر میرے لائق کوئی کام "

... دوسری جانب سے بولا گیا تھا

ہاں سنو فل وقت میں ہیڈ کوارٹر میں ہوں آکر مجھ سے میرے اپارٹمنٹ کی چابی لے جاؤ اور " رات آٹھ بجے تک کینڈل نائٹ ڈنر کا انتظام کر لینا اور ہاں اپارٹمنٹ کو اندر سے صرف گلاب کے پھولوں سے سجانا اور بڑے لفظوں میں

" I'm Sorry Meeral "

... " لکھنا مت بھولنا سمجھ گئے

ارقم کے بات ختم کرتے لائن پہ موجود شخص جو کہ ارقم کا سیکرٹری ہی تھا ایک دلکش مسکراہٹ... ابھری تھی

... " جی سر آپ بے فکر رہیے ایسا انتظام کرونگا کہ بھابھی خوش ہو جائیں گی "

... " ہم گڈاب کام پہ لگو "

... کہتے ار قم نے کال کاٹ دی تھی



میرال جو کے ابھی ابھی شاور لے کر آئی تھی مسلسل اپنے فون کو بختادیکھ جھنجھلاتی ہوئی فون کے قریب گئی جہاں ار قم کالنگ لکھا آ رہا تھا پہلے پہل اسنے کال کاٹنے کا سوچا لیکن پھر شیر کی کچھار --- میں ہاتھ ڈالنے سے بہتر تھا کہ وہ فون اٹھا ہی لیتی لہذا اسنے یس کا بٹن پریس کیا تھا

... " جی بولیں کیوں فون کیا ہے "

--- " تم کال پک کیوں نہیں کر رہی تھی "

... ار قم کے پوچھنے پہ میرال نے اپنی آنکھیں گھومائیں تھیں

... " یوں آنکھیں مت گھماؤ یقین جانو بھینگی لگتی ہو "

... " آپ نے کیا یہی سب فضول بکواس کرنے کے کال کی ہے تو میں کٹ کر رہی ہوں " میرال کے تو سر پہ لگی تلوں پہ بجھی تھی بامشکل اپنے اندر اٹھتے اشتعال پہ قابو پاتے کہا تھا کہ ارقم ... نے انتہائی مشکل سے اپنا قہقہہ ضبط کر رکھا تھا

تم جانتی ہو میری کال کاٹنے کا انجام لہذا اب غور سے سنو مجھے آج رات ایک گیٹ ٹو گیڈر " میں جانا ہے تم بھی انوائیٹڈ ہو لہذا اچھے سے تیار ہو جانا اور ساڑھے سات بجے تک ریڈی رہنا پک ... " کر لو نگا میں

کیوں میری کیا ضرورت ہے بھی پلوشہ کو ساتھ لے جائیں ناویسے بھی وہ تو ہر جگہ آپکے ہی " ... ساتھ جانا چاہتی ہے ... میرال نے منہ بسورتے کہا تھا

میرال میرے ضبط کو مت آزماؤ ورنہ میرے رویے سے میرے طریقوں سے تم اچھی طرح " ... واقف ہو اور یقین تمہیں میرا طریقہ پسند نہیں آئے گا

... ار قم نے کہہ کر کال کاٹ ڈالی تھی

ار قم کی ذومعنی بات کا مطلب سمجھتی میرال خفت کے مارے لال ہوئی تھی اپنا لیے سلور کلر کا
ایک خوبصورت نفیس سا فراک نکالتی واشروم کی جانب بڑھی گئی تھی لیکن جاتے ہوئے بھی
... ار قم کو القابات سے نوازنا بھولی تھی

... " ٹھہر کی کیپٹن "



بیس منٹ بعد وہ واشروم سے نکلی تھی ٹائم دیکھا تو ابھی ساڑھے چھ بجے تھے ابھی ایک گھنٹہ باقی
تھا لہذا اسنے آرام سے تیار ہونے کا سوچا سلور کلر کے فراک میں اسکا حسین سراپاد مک رہا تھا گیلے
بالوں کو وہ ڈرائے کرتی اب مرر کے سامنے آکھڑی ہوئی تھی فراک کا اگلا اور پچھلا گلا کافی ڈیپ
تھا لیکن میرال کی یہی مرضی تھی کہ وہ ڈوپٹے کو گلے میں ڈال کے چادر سے خود کو اچھی طرح
... کور کر لے گی

اوشن کلر کی آنکھوں میں کاجل کی ایک لکیر مسکارے سے بو جھل پلکیں لیے خوبصورتی سے آئی
لائر لگائے ہوئے پنک کلر کی لپ اسٹک لگائے کانوں میں سلور کلر کے ہی نفیس سے جھمکے
پہنے بالوں کا اونچا جوڑا بنائے جسکے اطراف سے دو لٹیں نکالے ایک کلائی میں قیمتی گھڑی پہنے
دوسری میں سلور کلر کی چوڑیاں پہنے دوپٹے کو گلے میں ڈال کر چادر سے خود کو کور کیے پاؤں میں
... سلور کلر کی ہی نازک سی ہائی ہیلز پہنے وہ کھلتے ہوئے کی مانند دیکھائی دے رہی تھی
جب وہ تیار ہو چکی تو اس وقت ساڑھے سات ہونے میں پانچ منٹ ہی باقی تھے جیسی وہ اپنا کلچ اور
... موبائل ہاتھ میں اٹھاتی باہر کی جانب بڑھی تھی
روشنائیگم کو اطلاع کرتی وہ سیدھی پورچ کی جانب چلی آئی تھی جہاں ار قم سلیٹی کلر کے شلوار
قمیض میں ملبوس کندھوں پہ وائیٹ کلر کی مردانہ شال ڈالے نظر لگ جانے کی حد تک
... خوبصورت لگ رہا تھا اسکی سحر انگیز پرسنالٹی دیکھ میرال مسمرائز ہوئی تھی

ارقم کی تو نظریں میرال اوپر سے ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں اسکی پیاسی نگاہیں میرال کے
... چہرے کا اطراف دیوانہ وار کر رہی تھیں

... آدھے گھنٹے میں وہ لوگ اپار ٹمنٹ پہنچ چکے تھے

میرال پہلے پہل تو حیران ہوئی کہ اسنے تو گیٹ ٹو گیڈر کا کہا تھا جسکے وہ تو اسے اپنے اپار ٹمنٹ میں
... لے آیا تھا

... " ارقم اپنے تو گیٹ ٹو گیڈر کا بولا تھا اور آپ یہ کہاں اپار ٹمنٹ میں لے آئے ہیں "

... " فلحال کوئی سوال مت کرو اندر چلو اندر چل کے سب پتہ چل جائے گا "

ارقم نے میرال کے قیامت برپا کرتے سراپے پہ گہری نظر ڈالتے ہوئے گھمبیر لہجے میں کہا تھا
...

جو نہی میرال اندر داخل ہوئی یکدم ہی اسپر گلاب کے پھولوں کی بارش ہوئی تھی گلاب کے
پھولوں کو خود پہ برستادیکھ وہ خوشی سے جھوم اٹھی تھی یہ سب اسے کوئی خواب سا ہی لگ رہا تھا

پورا کا پورا اپار ٹمنٹ گلاب کے پھولوں سے انتہائی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا میرال اپار ٹمنٹ کے وسط میں کھڑی گول گول گھوم رہی تھی جبکہ ارقم دروازے سے ٹیک لگائے اسکو خوش ہوتا... دیکھ اپنی رگوں میں سکون اترتا محسوس کر رہا تھا

یکایک میرال کی نظر سامنے لگے بورڈ پہ پڑی جہاں بڑے لفظوں میں خوبصورتی سے

" I'm Sorry Meeral "

لکھا گیا تھا وہاں سے ہوتی اسکی نظر کچھ قدم دور ٹیبل پہ پڑی جہاں کینڈلز جل رہی تھیں ساتھ ہی لذیذ کھانوں کی خوشبو اسکے نتھوں سے ٹکڑائی وہ مسمرائز سی یہ سب دیکھ رہی تھی جبھی ارقم نے پیچھے سے آکر اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسکی پشت کو اپنے سینے سے لگایا تھا کہ اسکے ایسا کرنے سے... میرال کو اپنا دل کانوں میں دھڑکتا ہوا محسوس ہوا تھا

اسکے بالوں کو ایک ہی جھٹکے میں جوڑے کی قید سے آزاد کراتے وہ اسکی گردن میں اپنا چہری چھپا... گیا تھا

... " پسند آیا یہ سب "

... " ہممم "

میرال نے مختصر اُکھتے اپنا آپ چھڑوانا چاہ تھا کہ ار قم نے گرفت مضبوط کی تھی جسکی بنا پہ میرال کی سسکی نکلی تھی

آئیم سوری جانم میں جانتا ہوں تم ناراض ہو مجھ سے غلطی میری ہی ہے مجھے تمہاری بات کا " یقین کرنا چاہیے تھا لیکن نہیں کیا اسلیے آئیم سو سوری بٹ آئی پر اس کہ ایسا آئندہ کبھی دوبارہ ... " نہیں ہو گا بس ایک موقع دے دو اپنے ار قم کو

ار قم نے ٹھہر ٹھہر کر الفاظ ادا کرتے کہا تھا کہ میرال نے گہرا سانس بھرا تھا پھر مسکراتے ہوئے ... گویا ہوئی

ہمم سوچ رہی ہوں اب جب آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہو ہی گیا ہے اور آپ نے مجھے اتنا پیارا " سر پرانزدے ہی دیا ہے جس سے میرا موڈ کافی حد تک خوشگوار ہو گیا ہے تو آپ کو معاف کر دوں ... "

... میرال کے شرارت بھرے لہجے کو محسوس کر کے ار قم مسکرایا تھا

لیکن میری ایک شرط ہے کہ آپ آئندہ کبھی اس طرح بیہوش نہیں کریں گے اور میری ہر بات " ... " یہ یقین کریں گے

... " اپنی محبت کی قسم آئندہ ایسی غلطی نہیں ہوگی "

... ار قم کے کہنے پہ میرال مسکرائی تھی اور پلٹی تھی

آئیم سوری ار قم میری بھی غلطی ہے اس دن جو میں نے کہا وہ غصے میں کہا تھا میں آپ کے بنا " ... " زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتی آپ سے بچھڑنا گویا میری موت کے مترادف ہے

سوری کہنے کی ضرورت نہیں جانم میں جانتا ہوں تم غصے میں تھی اسوقت بس اب جو کچھ بھی " ...
" ہوا بھول جاؤ اور آؤ کینڈل نائیٹ ڈنر کریں مجھے زوروں کی بھوک لگی ہے

... ار قم نے میرال کی کمر میں ہاتھ ڈالتے کہا تھا

... میرال نے مسکرا کر سر کو اثبات میں ہلاتے قدم ٹیبل کی جانب بڑھائے تھے



کھانے سے فراغت حاصل کرتے ار قم نے اب میرال کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا تھا اور شمشیر والی
.... ٹون میں گویا ہوا تھا

... " کیا میری خونخوار شیرنی اپن کے ساتھ ڈانس کرنا چاہے گی "

ار قم کو شمشیر کالب و لہجہ اپناتے دیکھ میرال دلکشی سے مسکرائی تھی اور اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں
تھمایا تھا ار قم نے موبائل پہ سونگ پلے کرتے میرال کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ار قم ڈانس موو
... کرنے لگا تھا

ملے ہو تم ہم کو بڑے نصیبوں سے "

چرایا ہے میں نے قسمت کی لکیروں سے

تیری محبت سے سانسیں ملی ہیں

صدر ہند دل میں قریب ہو کے

ملے ہو تم ہم کو بڑوں نصیبوں سے

چرایا ہے میں نے قسمت کی لکیروں سے

... ایک ایک بول میرال کے جذبات کی عکاسی کر رہا تھا

تیری چاہتوں میں کتنا ٹپے ہیں "

... " ساون بھی کتنے تجھ بن بر سے ہیں

... ار قم نے میرال کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے یہ بول دہرائے تھے

تیری وفا کا سہارا ملا تو "

تیری ہی وجہ سے اب میں زندہ ہوں

تیری محبت سے زرا امیر ہو کے

چرایا ہے میں نے قسمت کی لکیروں سے

ملے ہو تم ہم کو بڑے نصیبوں سے

... " چرایا ہے میں نے قسمت کی لکیروں سے

گانا ختم ہوتے میرال نے اپنی جھکی ہوئی پلکوں کی بار اٹھا کر ارتم کو دیکھا جو دیوانہ وارا سکی جانب
... دیکھ رہا تھا

اس سے پہلے کہ وہ جذبات کی رو میں بہہ کر کوئی گستاخی کرتا میرال نے اس کے سینے پہ دباؤ ڈالتے
خود کو اسکی گرفت سے آزاد کرایا تھا اور خود کمرے سے ملحقہ ٹیریس کی جانب چلی آئی تھی
بادلوں کا گر جتنا تیز بارش کے ہونے کا پتہ دے رہا تھا میرال اب وہاں دھڑکتے دل کے ساتھ

کھڑی تھی وہ ار قم کے ارادوں سے باخوبی واقف تھی وہ چاہ کے بھی اسکی شدتیں اپنی نازک بدن پہ ناسہ پاتی تھی اور آج تو اسکو ار قم ہی آنکھوں میں ایک الگ ہی جنوں اور دیوانگی دیکھنے کو ملی تھی ... کہ جو اسکی تڑپ کو بیان کر رہی تھی

ار قم قدم با قدم چلتا اس کے پیچھے آن کھڑا ہوا تھا اور اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکی پشت کو سینے سے لگاتے اسکے کھلے بالوں کو سائیڈ کرتے اسکی گردن پہ اپنے دانت گاڑھے تھے کہ میرا ل نے ... بے ساختہ ہی سسکی لی تھی

کو نسی زبان سمجھ آتی ہے تمھیں جانم ہم منع کرتا ہوں کہ خود مجھ سے دور مت جایا کرو پھر " بھی تم ایسی حرکتیں کر کے مجھے طیش دلاتی ہو تو ٹھیک ہے اب بھگتو میری بے پناہ شدتوں کو اپنے ... " نازک اندام بدن پہ

جذبات سے بو جھل لہجہ لیے وہ اسکی گردن پہ اپنا سلگتا ہوا لمس بے تابی سے چھوڑنے لگا تھا کہ میرال کی جان ہوا ہوئی تھی اسکے کانوں کو جھمکوں سے آزاد کراتے اسنے کان کی لو کو لبوں میں ... دبایا تھا کہ میرال نے اپنی سختی سے اپنی آنکھیں میچی تھیں

یکدم ہی اسکارخ اپنی جانب کرتے وہ پوری شدت سے اسکی سانسوں پہ اپنا تسلط جما گیا تھا اسکی شدت پہ میرال آدھی موئی تھی وہ اپنی جانب سے مزاحمت کر رہی تھی لیکن وہ ڈھیٹ بنا اسکی سانسوں کو خود میں اتار رہا تھا اسکی اکھڑتی سانسوں کو محسوس کرتے اسنے آہستگی سے اسے اپنی ... گرفت سے آزاد کیا تھا اور اسکو گود میں اٹھاتے کمرے میں لایا تھا

... " ارقم چلیں ناسو جاتے ہیں مجھے نیند آرہی ہے "

... میرال نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تھا

بھول ہے تمہاری کہ آج تمہاری جان خلاصی ہوگی جتنے دن تمنے خود کو مجھ سے دور رکھا ہے " ... " اتنے دن کا حساب میں آج بے باک کرونگا میں خود سوؤں گا نا تمھیں سونے دوں گا

ارقم نے جنوں بھرے لہجے میں کہتے میرال کی جانب دیکھا جو منہ کھولے اسکی جانب دیکھ رہی تھی...

اسکی حیرانگی کو دیکھ اسنے مسکراتے ہوئے اپنے کرتے کو اتار اٹھا اور خود اسپر سایہ فگن ہوا تھا باہر... تیز بارش برس رہی تھی اور اندر ارقم میرال کو اپنی محبت کی بارش میں بھیگورہا تھا



... رات کے بارہ بجے ڈارک روم میں کسی کی چیخ و پکار گونج رہی تھیں

... " پی پلزمعاف کردو میں آئندہ کبھی نظر اٹھا کے اسکی طرف نہیں دیکھوں گا "

... حمدانی گڑ گڑاتا ہوا بولا تھا

... " آئندہ کے بعد کبھی تو اس قابل رہے گا ہی نہیں کہ کبھی کسی چیز کو دیکھے سکے "

... حیدر نے چنگاڑتی ہوئی آواز میں کہا تھا

... " نن نی نہیں پلی پلزمی مجھے جج جانے دو معاف کردو "

ہمدانی مسلسل چیخ رہا تھا لیکن حیدر پہ اسکی کسی چیخ کا یا اسکے گڑ گڑانے کا اثر نہ ہوا تھا اس پہ تو جیسے
...خون سوار تھا کہ کیسی غلیظ نظروں سے وہ نویرہ کو دیکھ رہا تھا

ایک ہی جست میں اسکی دونوں آنکھیں نکال لیں تھیں کہ ہمدانی بلبلا کے رہ گیا تھا وہ تکلیف کے
مارے چیلار ہا تھا رور ہا تھا لیکن حیدر سفاک بنا اس سے اپنا بدلہ لینے کے درپے تھا چاروں اور
...خون پھیل چکا تھا

جو جو میری نیناں کی جانب آنکھ اٹھا کر دیکھے گا یہی حال کرونگا اسکا سو عبرت حاصل کرو اس "

... " سے اسکے انجام سے

سفاکیت بھرے لہجے میں کہتے حیدر نے اپنی گردن کو پیچھے کی جانب ر ب کیا تھا کہ وہاں موجود
...اسکے اپنے ہی بندوں کی ٹانگیں مارے خوف کے لڑکھڑانے لگیں تھیں

اسکو ہاسپٹل لے جانا اور اسکا علاج کرواؤ اور اگر کوئی پوچھے کہ اسے کیا ہوا تو بتا دینا کہ کسی سے "

--- " ذاتی دشمنی کے سبب یہ سب ہوا تھا

... حیدر نے بھاری گھمبیر لہجے میں کہتے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے



میرال کی آنکھ کھلی تو اس وقت صبح کے گیارہ بجے تھے اسنے اپنے ماتھے پہ ہاتھ مارا کہ وہ اتنی دیر کیسے سوتی رہی تھی پھر ایک نظر اسنے ار قم کی جانب دیکھا جسنے ساری رات اسکی جان خلاصی ... نہیں کی تھی اور اب خود مزے سے سو رہا تھا

ار قم کو ایک گھوری سے نوازتے وہ اٹھی اور واڈروب کی جانب بڑھی تھی واڈروب میں سے پنک کلر کی سادہ سی شارٹ شرٹ اور وائٹ ٹراؤزر کا انتخاب کرتے وہ شاور لینے کی غرض سے ... واشروم کی جانب بڑھ گئی تھی

جب تک وہ فریش ہو کر نکلی ار قم بھی اٹھ چکا تھا اور اب اسکو ڈریسنگ کے سامنے کھڑا دیکھ رہا تھا جو اپنے گیلے بالوں کو ٹاول کی مدد سے رگڑ رہی تھی بنا شرٹ کے ار قم کے سکس پیک واضح ہو رہے تھے چونکہ میرال کے بال گیلے تھے اسلیے بال گیلے ہونے کے باعث اس کی پشت واضح ہو رہی تھی جسکو دیکھ ار قم کی آنکھوں میں پھر سے خمار کی سی سرخی در آئی تھی وہ قدم با قدم

اٹھاتے اسکی جانب بڑھاتا اور جھک کر اسکی کمر پہ اپنے لب رکھے تھے کہ اسکی اس بے باک
... حرکت پہ میرال اپنی جگہ پہ لرز کے رہ گئی چہرہ کچھ غصے اور کچھ خفت کے مارے لال ہوا تھا
ارقم ابھی تک آپکا دل نہیں بھرا ساری رات آپنے مجھے جگائے رکھا ہے اور اب بھی اپنی ان "
... حرکتوں سے باز نہیں آرہے

... میرال اب کی بار منہ بسور کر بولی تھی

... کہ ارقم نے اسکی پشت کو اپنے سینے سے لگاتے اسکی گردن پہ اپنے لب رکھے تھے
... " میرادل تم سے ساری زندگی نہیں بھر سکتا "

... ارقم نے اسکے قریب سے اٹھتی بھینی بھینی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتارتے کہا تھا

... " مجھے بھوک لگی ہے ارقم اور آپکو رو مینس سے ہی فرصت نہیں مل رہی "

... میرال نے جھنجھلائے ہوئے لٹھ مار انداز میں کہا تھا

اچھا یاد میرے کپڑے نکال دو میں شاور لے لوں پھر کسی اچھے سے ریسٹورنٹ چلتے اور وہی " ... " سے گھر چلیں جائیں گے

میرال نے سر کو اثبات میں ہلایا تھا کہ ار قم نے سر کو خم دیتے جانا چاہا تھا کہ اس سے پہلے ہی میرال نے اس کے گال کو چومتے تیزی سے اپنے قدم کمرے سے باہر کی جانب بڑھائے تھے جبکہ ... ار قم کے چہرے پہ بھی ایک دلکش مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا



عالم صبح جلدی آفس چلا گیا تھا کیونکہ آج دو تین میٹنگز تھیں کچھ ڈیزائن چوز کرنے تھے ایک دو ڈیلز فائنل ہونی تھیں اور فارن کلائنٹس نے آنا تھا دھڑکن گھر میں صبح ہی سے بور ہو رہی تھی ملازمہ گھر کا کام کر چکی تھی دھڑکن نے کھانا بھی بنالیا تھا اب ملازمہ اور دھڑکن دونوں مل کر ... ہارر مووی دیکھ رہی تھیں اور ساتھ پاپ کارن کھا رہی تھیں

ابھی اسی اثنا میں وہ دونوں بیٹھی ہی تھیں کہ یکدم ہی دھڑکن کے موبائل پہ ایک ان نون نمبر سے کال آنے لگی تھی پہل پہلے تو دھڑکن نے اگنور کیا تھا لیکن کال مسلسل آتا دیکھ اسنے اپنا رخ ... اپنے کمرے کی جانب کیا تھا

... " ہیلو یس دھڑکن سپیکنگ "

... دھڑکن نے یس کا بٹن دباتے کہا تھا

دودھ دھڑکن پہ می می میں میں ثنا ہوں پلیز میں بہت مشکل میں ہوں مجھے تم سے ملنا ہے اور " یقین جانو کہ ایک بہت بڑا راز ہے جو اب تک تم سے چھپا ہے اور یہ راز تمہارے لیے جانا بہت ... " ضروری ہے

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے کال کرنے کی ہاں کیا چاہتی ہو اب اتنا سب کچھ کرنے کے باوجود " ... " تمہارا دل نہیں بھرا

پلیز دھڑکن میں جھوٹ نہیں بول رہی ہوں خدا کی قسم سچ کہہ رہی ہوں ایک دفعہ مجھ سے " ... مل لو پلیز

شنا پھوٹ پھوٹ کر روتے کہا تھا کہ اب کی بار دھڑکن کو بھی تشویش لاحق ہوئی تھی کہ وہ --- اس طرح زور قطار کیوں رورہی ہے

... " اچھا سنو تم رونا بند کرو مجھے ایڈریس بھیج دو میں آتی ہوں "

دھڑکن نے کہتے ہوئے کال کٹ کر دی تھی اور خود اپنے قدم کمرے سے باہر کی جانب بڑھائے تھے ...



اب میں دیکھتی ہوں کیسے تم دونوں ایک ساتھ خوش رہ پاتے ہو کیوں کے میرے جیتے جی تو " ... " یہ ممکن نہیں

... اپنے مگر مجھ کے آنسوؤں کو صاف کرتی شانے ایک عزم سے کہا تھا



دھڑکن ثنا کے فلیٹ پہ پہنچ چکی تھی جیسے ہی ڈور بیل بجی ایک ہی جست میں ثنا نے دروازے
... تک پہنچتے دروازہ کھولا تھا

... " آؤ اندر آؤ "

... ثنا نے دھڑکن کو اندر آنے کا کہا کہ دھڑکن بھی اس کے پیچھے ہی چلی آئی تھی
... " بیٹھو "

... ثنا نے دھڑکن کو صوفے پہ بیٹھنے کا بولا تھا

... " کیا لوگی چائے یا کافی "

... دھڑکن کے بیٹھتے ہی ثنا نے سوال کیا

نہیں تھینک یو کچھ بھی نہیں تم نے جو بات کرنی تھی مجھے بتاؤ اور ایسی کونسی بات ہے جو مجھے "
... " نہیں پتہ اور بقول تمہارے میرے لیے جاننا ضروری ہے

ثنا نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا اور اپنا موبائل اسکے سامنے کیا تھا جس میں عالم اور اسکے فیک
... میسیجز تھے

... " پی ی کہ کیا ہے "

... دھڑکن نے آنکھوں میں آنسو لیے حیرانگی سے کہا تھا

یہ ہی وہ راز ہے جس سے تم ناواقف ہو عالم شادی سے پہلے ہی مجھ میں انٹر سڈ تھا مجھے یوز "
کر لینے کے بعد اسنے تم سے شادی کی اور تم بھی جانتی ہو کہ یہ شادی زبردستی کی شادی ہے
دراصل اسنے اپنی بے عزتی کا بدلہ لیا تم سے اور جب مجھے اپنے جھوٹے موٹے پیار کے چنگل میں
پھنسا لیا استعمال کر لیا تو مجھ سے شادی سے انکار کر دیا یہی نہیں مجھے دھمکی دی کہ اگر یہ بات میں
نے کسی کو بتائی تو مجھے سب کے سامنے ذلیل کر دے گا میں مجبور تھی میرے پاس پیسے نہیں تھے
جس سے میں اپنا خرچ چلاتی اسلیے میں نے یہ جاب چھوڑی نہیں بلکہ کنٹینیو کیا میں مانتی ہوں کہ
... " مجھے عالم سے محبت ہے لیکن اسکا یہ گھناؤنا چہرہ بھی تمہارے سامنے لانا بہت ضروری تھا

... " لیکن میں تمہاری باتوں کا یقین کیوں کروں ہاں "

... دھڑکن نے لال چہرہ لیے کہا تھا

... " تمہیں یقین نہیں ہے نا تو یہ دیکھو اسکی حیوانیت کے نشان جو اسی کے دیے ہوئے ہیں "

نشانے اپنی گردن اور بازوؤں کو سامنے کرتے کہا جہاں پہ جہاں جہاں زخم اور نیل کے نشان تھے

دھڑکن اپنی جگہ لڑکھڑائی تھی وہ اتنا بڑا دھوکا کیسے دے سکتا تھا اسے کیسے اتنا گر سکتا تھا کیسے ایک ... لڑکی پہ اتنا جبر کر کے اس کی عزت کو تار تار کر کے خود سکون سے رہ سکتا تھا

اتنا ہی نہیں ہر بار مجھ سے شادی کا وعدہ کرتا ہے اور ہر بار مکر جاتا ہے دھڑکن تم بھی ایک لڑکی " ہو دیکھو کیسے اس نے تم سے زبردستی شادی کر کے تمہیں تمہارے گھر والوں کے سامنے ذلیل کیا صرف اتنا ہی نہیں تمہاری تو سسرال میں بھی کوئی عزت نہیں ہے خود بتائیے شخص کے ساتھ ... " ساری زندگی گزار سکتی ہو

اس سے پہلے کہ شامزید کچھ کہتی دھڑکن ایک ہی جست میں اٹھی اور اپنے گالوں پہ بہتے
... آنسوؤں کو بے دردی سے رگڑتے اسنے ایک نظر ثنا کی جانب دیکھا اور پھر کہنے لگی
.... " مجھے یہ سبھی میسجز فار وڈ کر دینا "

کہہ کر دھڑکن نے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے شامزید کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن دھڑکن
رکی ہی نہیں تھی پھر اسنے یہ سوچا تھا کہ وہ اسکی اچھی خاصی برین واشنگ کر چکی ہے اتنا کافی ہے
... کہ وہ عالم اور دھڑکن کے بیچ ایک گہری دراڑ ڈالنے میں کامیاب ہو چکی تھی



نویرہ آج ہاسپٹل سے لیٹ واپس آئی تھی کیونکہ کچھ دونوں سے وہ لیو پر تھی اور کچھ کام پینڈنگ
تھا اور دو تین ڈاکٹرز بھی لیو پر تھے سو آج اسنے انکی جگہ ڈیوٹی کی تھی رحمان صاحب شام میں ہی
واپس چلے گئے تھے اور اب وہ بھی گھر آچکی تھی فریش ہو کر وہ ملازمہ کو اپنے لیے کافی کا کہتے
سیدھا رحمان صاحب کے روم میں چلی آئی جہاں وہ چائے پینے کے ساتھ کوئی کتاب پڑھ رہے
تھے...

... " ہیلو ڈیڈی "

... " ہیلو بیٹا تم کب آئی واپس "

... " ڈیڈی بس ابھی ابھی آئی ہوں آپ بتائیں آپکی طبیعت ٹھیک ہے نا "

... " ہاں الحمد للہ ٹھیک ہوں "

... " ڈیڈی مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی "

... " نویرہ کرسی کو انکے بیڈ کے قریب کھسکا کر بیٹھی تھی "

... " ڈیڈی میں نے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے "

... " ہاں بیٹا بولو "

... " ڈیڈی دراصل میں ریان سے اسی ویک شادی کرنا چاہتی ہوں بجائے منگنی کے "

" لیکن بیٹا اسی ویک کیسے سب ہوگا آئی مین کہ اتنی جلدی شادی سب انتظامات کیسے ہونگے "

...

... رحمان صاحب فکر مندی سے گویا ہوئے تھے

ڈیڈی صرف دو فنکشنز ہونگے نکاح اور ریسپشن اور زیادہ کچھ نہیں پلیز ڈیڈی میں نہیں چاہتی "

کہ دنیا مجھے اور ریان کو ساتھ دیکھ کر کسی قسم کی کوئی بھی باتیں بنائے اسلیے میں ایک حلال رشتے

--- " میں باندھنا چاہتی ہوں اگر میرے ڈیڈی کی اجازت ہو تو

--- نویرہ نظریں جھکائے بولی تھی

... " جیسا میرا بیٹی چاہتی ہے ویسا ہی ہوگا "

رحمان نے مسکرا کر اپنا شفقت بھرا ہاتھ اسکے سر پہ رکھا تھا کہ نویرہ نے خوشی کے مارے انکا وہی

... ہاتھ چوم لیا تھا

... " تھینک یو سو مچ ڈیڈی آئی لو یو سو مچ میں ابھی جا کر ریان کو یہ گڈ نیوز سناتی ہوں "

نویرہ مسکرا کر کہتی کمرے سے باہر کی جانب بڑھ گئی تھی کہ رحمان صاحب اسکے اچھے نصیب کی
... دعا کرتے گہرا سانس بھر کر رہ گئے تھے



... " ریان کہاں ہوا بھی تم "

... " میں ابھی آفس سے نکل رہا ہوں "

... " اچھا جلدی گھر آؤ آئی ہیو آگڈ نیوز فاریو "

... " کیسی گڈ نیوز "

... " اکیچولی ڈیڈی ہماری شادی کے لیے مان گئے ہیں "

... " واٹ بے بی آریو سیریس "

... ریان کی تو خوشی کا جیسے کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا

یس آئیم ڈیمین سیریس جلدی سے گھر آؤمل کر کھانا کھاتے ہیں اور اس خوشی کو انجوائے کرتے ہیں ...

... " اوکے بے بی آئی جسٹ کمنگ "

... ریان نے کہا تھا

... " اوکے آئیم وٹینگ "

... " اچھا سنو "

... ریان بے تاب سا بولا تھا

... " آئی لویو "

... جب کافی دیر تک نویرہ نابولی تو ریان گویا ہوا تھا

... " جواب دے دونا ایسا ناہو تمہارے جواب کا انتظار کرتے کرتے میرا دم ہی ناکل جائے "

" اللہ نا کرے میں تمہارے دشمن تمنے تو ابھی جینا ہے بہت جینا ہے میرے ساتھ جینا ہے "

...

... " تو کہہ دو نا پھر "

... ریان خمار بھرے لہجے میں بولا تھا

... " آئی لو یو ٹو "

... لال چہرہ لیے کہتے نویرہ نے کال کٹ کر دی تھی

... جسکے ریان سرشار سا مسکرا دیا تھا



دھڑکن جیسے تیسے کر کے گھر پہنچ چکی تھی سو جھی ہوئی آنکھیں بکھرے بال اسکی اجڑی حالت کے گواہ تھے وہ کمرے میں آئی تو عالم صوفے پہ بیٹھا لیپ ٹاپ گود میں پکڑے آفس کے کسی... کام میں مصروف تھا دھڑکن کو کمرے میں آتا دیکھ وہ مصروف سا ہی بولا تھا

کہاں تھی خانم کب سے ویٹ کر رہا تھا تمہارا جانتی ہونا تمہارے بنا ایک پل بھی گزارنا عالم " ... " سلطان خان کو محال لگتا ہے

عالم کی بات سن کر دھڑکن تمسخرانہ ہنسی تھی کہ عالم نے اب کی بار دھڑکن کی جانب دیکھا گو ... فکر مند ہوتا اسکے قریب چلا آیا اور اسکو کندھوں سے تھما تھا

... " کیا ہوا میری جان یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے اپنی ہاں کہاں تھی تم "

... عالم بے حد متفکر سا بولا تھا کہ دھڑکن کے آنسو اسکی دھڑکنوں کو سست کر دیتے تھے

...؟ " کیسے اتنی اچھی اداکاری کر لیتے ہو عالم، ہممم "

... " کیا مطلب میں سمجھا نہیں "

... عالم نے نا سمجھی سے دھڑکن کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا

کہ دھڑکن نے وہی سارے ٹیکسٹ عالم کے سامنے کیے کہ عالم نے ایک نظر انکی جانب دیکھتے --- نفی میں سر کو ہلایا تھا

--- " یہ سب جھوٹ ہے دھڑکن یہ سب فیک میسیجز ہیں ایسی کوئی بات نہیں "

...عالم نے دھڑکن کا ہاتھ پکڑنا چاہا تھا کہ جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑاتے اسکا گریبان پکڑا تھا

...؟ " اچھا اگر یہ سب جھوٹ ہے تو میری آنکھوں دیکھا کیسا جھٹلا دو گے ہم "

... " کیا مطلب ہے تمہارا اس بات سے "

...عالم نے اب کی بار تیز لہجے میں کہا تھا

میں نے اپنی آنکھوں سے اس لڑکی کے جسم پہ تمہاری حیوانیت کے نشانات دیکھے ہیں اور "

جب اسنے تم سے شادی کی بات کی تو دھمکی دی کہ اسے زمانے بھر میں رسوا کر دو گے ہاں کیوں

... " عالم کیسے اتنے گھٹیا پن پہ تم اتر آئے ہو

دھڑکن کی بات سنتے عالم کا خون کھول اٹھا تھا اسلیے دھڑکن کو دیوار سے پن کرتے ایک ہی

... جست میں اسکے اطراف میں ہاتھ جماتے گویا ہوا

تم کیس کیسے اتنی بد گمان ہو سکتی ہو مجھ پہ یقین نہیں ہے تمہیں ہاں کہاں گیا وہ مان جو تمہیں "

... " مجھ پہ تھا

... عالم نے اب کی بار ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا تھا

توڑ دیا وہ مان تمنے جو مجھے تم پہ تھا جانتے بھی ہو کتنے ہی ٹکڑے ہوئے میری روح کے میری "

... " ذات کے جب تمہارا اصل چہرہ میرے سامنے آیا

دھڑکن کے یوں کہنے پہ عالم نے آنکھوں میں سرخی لیے اسکی جانب دیکھا تھا اور اسکی بازو کو اپنی

... سخت گرفت میں لیتے اسے اپنی جانب کھینچا تھا

دھڑکن مت کرو ایسا پچھتاؤ گی بہت میں نے سچا پیار کیا ہے تم سے میری دھڑکنوں میں رچ "

بس گئی ہو تم تم سے جدا ہو کر میں زندہ ہو کے بھی زندہ نہیں رہو نگا پلیز ایسا مت کرو وہ جھوٹ

... " بول رہی ہے ہم دونوں کو الگ کرنے کے لیے یہ سب اسکی چال ہے

... عالم نے آنکھوں میں اتری ہوئی نمی کو با مشکل پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا تھا

کوئی بھی لڑکی اتنی نہیں گر سکتی کہ خود ہی اپنی ذات پہ کیچڑا چھالے اپنی ہی ذات کو سوالیہ " نشان بنادے عالم سلطان خان سچ تو یہ ہے کہ تم جیسے کمزور نفس کے مرد ہی ایسے ہوتے ہیں کہ جو بھولی بھالی لڑکیوں کو اپنی محبت کے چنگل میں پھنسا کے انکی عزتوں کو تار تار کر کے انکو چھوڑ دیتے ہیں زمانے بھر کی ٹھوکڑیں کھانے کے لیے لیکن وہ بھول جاتے ہیں کہ ان کے گھر بھی ماں ... " بہن ہیں

... " دھڑکن

عالم اتنی گرجدار آواز میں گویا ہوا کہ دھڑکن کو اپنے کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے اور اسکی لہورنگ آنکھوں سے خوف کھاتے دھڑکن چند قدم پیچھے ہٹی تھی کہ ایک ہی جست میں اس تک پہنچتے دھڑکن کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے اپنی جانب کھینچ گیا تھا گرفت اتنی ... سخت تھی کہ دھڑکن کو اپنی کمر کی ہڈیاں چٹختی ہوئی محسوس ہوئیں تھیں

بہت بڑی غلطی کی ہے تم نے میری ماں بہنوں کو بیچ میں لا کے دھڑکن علی شاہ در حقیقت تم " عالم سلطان خان کی محبت کے لائق ہی نہیں ہو ارے تم سے اچھی تو وہ ثنا ہے جو کم از کم ہر وقت ... " میرے پیچھے پیچھے پھرتی رہتی ہے اور بدلے میں صرف میری محبت اور توجہ چاہتی ہے

... ثنا کا نام سن کر تو دھڑکن کو آگ ہی لگ گئی تھی

تو چلے جاؤنا اسی کے پاس ویسے بھی شادی سے پہلے تو وہی رکھیل تھی نا تمہاری اور مجھ سے تو " محض اپنی بے عزتی کا بدلہ لینے کی خاطر شادی کا ڈھونگ رچایا تم نے تو جاؤ چلے جاؤ اب بھی اسی کے ... " پاس

... دھڑکن سلگتی ہوئی برستی ہوئی آنکھوں سمیت بولی تھی

اسی کے پاس جا رہا ہوں میں اور کیا کہا تم نے میری رکھیل ہے وہ اسی رکھیل کو اب اپنی بیوی نا " بنایا نا تو میں بھی اپنی باپ کی اولاد نہیں آج میری نظر میں تمہاری اہمیت صفر سے بھی کم ہو چکی

ہے اب سے تم جیو مرور و ہنسو چاہے کچھ بھی کرو مجھے فرق نہیں پڑتا اور اگر اپنے باپ کے گھر جانا ... " چاہتی ہونا تو شوق سے جاؤ قسم کھاتا ہوں آج نہیں روکوں گا ... " عالم "

... دھڑکن نے بے یقینی سے عالم کی جانب دیکھا

خبردار جواب میرا نام لیا تو مر گیا عالم تمہارے لیے یہی چاہتی تھی نا مجھ سے رہائی اس رشتے " سے رہائی تو لو آزاد ہو تم آج سے میں عالم سلطان خان اپنے پورے ہوش و حواس میں دھڑکن ... " ... علی شاہ کو طلاق

... " نہیں نہیں تمہیں اللہ کا واسطہ ایسا مت کرنا عالم میں مر جاؤنگی عالم میں مر جاؤنگی " اور تم نے جو جیتے جی مجھے مار ڈالا ہے اسکا کیا خیر کو شش کرنا کہ آئندہ سے میرے سامنے مت " ... " آنا ورنہ میں خود نہیں جانتا کہ میں کیا کر جاؤنگا

... عالم کہہ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا لٹے قدموں پلٹ گیا تھا

...جسکے دھڑکن برستی آنکھوں سمیت زمین پہ بیٹھتی چلی گئی تھی

توڑوں غرور ایسے "

بکھرے ہوں خواب جیسے

رکھ دوں انا کچل کے

تنہا جیے تو کیسے

توڑوں غرور ایسے

بکھرے ہوں خواب جیسے

رکھ دوں انا کچل کے

تنہا جیے تو کیسے

ساری دنیا تجھ کو دکھے گی

روکھی روکھی سی جیسے

کوئی شاخ فضا میں سوکھی سوکھی سی

پتے کی طرح پھر تجھکو میں نظروں

سے گرا دوں گا کیا ہوتی ہے بے وفائی

تجھے کر کے دکھا دوں گا کسی دھوکے

... " میں نا تو رہنا تجھے پل میں بھولا دوں گا



نورہ نے ریان کے ساتھ ملکر اپنی ساری شاپنگ کمپلیٹ کر لی تھی ویڈنگ کاڈز بھی چھپ چکے تھے تمام تیاریاں مکمل تھیں بس اب دو دن کے بعد شادی تھی ویڈنگ کاڈز بھی بانٹے جا چکے تھے لیکن حیدر کو اپنی شادی کا کاڈز نورہ خود دینا چاہتی تھی کیونکہ وہ اسکا کچھ ہی ٹائم میں کافی اچھا... فرینڈ بن چکا تھا لہذا وہ ابھی اسکو اپنی شادی پہ انوائٹ کرنے جا رہی تھی

بلیو کلر کا کھلا ٹراؤزر پہنے ساتھ ہی سیلو لیس وائٹ کلر کالوز مگر بے حد شارٹ ساٹاپ پہنے بالوں
کارف سا جوڑا بنائے جسکے اطراف میں دو لٹیں نگلی ہوئیں تھیں میک اپ کے نام پہ ہونٹوں پہ
صرف ریڈ کلر کی لپ اسٹک لگائے پاؤں میں کیجول سی وائٹ اور بلیو کلر کی ہی فلیٹ سی جوتی پہنے
وہ کسی کے بھی چاروں خانے چت کرنے کا ارادہ رکھتی تھی اپنا موبائل کا ڈرا اور کلچ اٹھاتے وہ
... چہرے پہ سن گلاسز لگائے پورچ کی جانب بڑھی تھی



نورہ حیدر کے اپارٹمنٹ پہنچ چکی تھی گاڑے پوچھنے پہ پتہ چلا تھا کہ حیدر اندر ہی موجود ہے اسلیے
... وہ تیز قدم اٹھاتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی

اسکا اپارٹمنٹ بھی کسی محل سے کم نہ تھا راہداری عبور کرتے وہ سیدھا حیدر کے کمرے میں پہنچ
... چکی تھی کیونکہ وہ ایک مرتبہ پہلے بھی یہاں آچکی تھی جبھی راستوں سے واقف تھی

حیدر کے روم میں داخل ہوتے نیم اندھیرے نے اسکا استقبال کیا تھا جبکہ حیدر صوفے پہ بے
ترتیب سا بیٹھا ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کیے شرٹ کے کف کو فولڈ کیے بال بے ترتیبی سے ماتھے پہ

ڈالے سگریٹ کے کش لگانے میں مصروف تھا دھواں کی وجہ سے نویرہ کو بے تحاشہ کھانسی ہوئی کہ کمرے میں کسی دوسرے کی موجودگی محسوس کر حیدر نے فوراً سے پہلے سگریٹ کو الیش ٹرے میں مسلا تھا اور کمرے کی لائٹ اون کرتے نویرہ کو اپنے سامنے دیکھ اسکے ہونٹوں پہ دلکش ... مسکراہٹ در آئی تھی جسکے رگ و پے میں ایک سکون کی لہر ڈور گئی تھی

... " نویرہ آپ یہاں اچانک آپ آئیں یہاں بیٹھیں یہ پانی پی لیں "

... حیدر کے کہنے پہ نویرہ نے پانی کا گلاس اسکے ہاتھ سے لیا اور ایک سانس میں پانی پی گئی تھی نویرہ حیدر کے اتنے قریب بیٹھی تھی کہ اسکے قریب سے اٹھتی خوشبو حیدر کو اپنے حواسوں پہ ... طاری ہوتی محسوس ہوئی تھی

" آپ اتنا سگریٹ کیوں پیتے ہیں کیوں اپنی جان کے دشمن بنے ہوئے ہیں آپ مسٹر شاہ "

...

نورہ نے خفگی سے حیدر کی جانب دیکھا تھا کہ حیدر نے ایک گہری نظر اسکے دل نشین سراپے پہ
... ڈالی تھی کہ آنکھوں میں خمار کی سی سرخی در آئی تھی

... " بس کبھی کبھی اپنا دل بہلانے کے لیے ایک دوکش لگاتے ہیں "

... حیدر کے یوں کہنے پہ نورہ حیراں ہوئی تھی

... " ایک دوکش مگر ایش ٹرے تو سلگار سے بھری پڑی ہے "

... نورہ کے حیران ہونے پہ حیدر افسردگی سے مسکرایا تھا

... " چھوڑیں آپ بتائیں کیسے آنا ہوا "

... " ہاں وہ دراصل میں آپ کو اپنی شادی کا کاڈر دینے آئی تھی "

... نورہ کی بات سنتے حیدر کے چہرے کا رنگ فق ہوا تھا

... " کک کی کیا کی ی ی ی یہ کب کیسے نن نہیں یہ نہیں ہو سکتا "

... حیدر کے سر کو نفی میں ہلانے پہ نویرہ نے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھا تھا

کیوں نہیں ہو سکتا مسٹر شاہ آپ جانتے ہیں ناریان ملک میرا فرینڈ ہی نہیں بلکہ میری محبت " بھی ہے دودن کے بعد ہم دونوں کی شادی ہے اسی سلسلے میں آپکو کارڈ دینے آئی تھی میں یہ لیں ... "

نویرہ نے حیدر کی جانب کارڈ بڑھاتے کہا جس پہ بڑے لفظوں میں خوبصورتی سے نویرہ وڈز ... ریان لکھا ہوا تھا

حیدر نے ایک ہی جست میں اس کارڈ کے دو ٹکڑے کرتے نویرہ کو اپنے بازو سے پکڑ کر اپنے ... قریب کھینچ لیا تھا کہ نویرہ اس افتاد پہ بھونچکا کے رہ گئی تھی

کیسے ایسا کر سکتی ہو میرے ساتھ ہاں میرے اتنے قریب آ کر مجھ سے اتنا دور کیسے جاسکتی ہو " --- ہممم

آپ کا دماغ ٹھیک ہے ہوش میں ہیں آپ کیا کہہ رہے ہیں ناہی میں آپ کے قریب آئی ناہی "
آپ کو کبھی کسی خوش فہمی میں مبتلا رکھا

... نویرہ ایک ہی جست میں حیدر کو دھکادیتی ہوئی بولی تھی

اس سے پہلے کہ وہ کمرے سے باہر نکلتی ایک ہی جست میں اس تک پہنچتے وہ اسکی کمر میں ہاتھ ... ڈالتے اپنی جانب کھینچ گیا تھا

ایسے نہیں جاسکتی تم خود سے دور نہیں جانے دوں گا تمہیں نویرہ تم یہ شادی نہیں کرو گی آئی لو " یو نویرہ پلیز میرے ساتھ ایسا مت کرو عادت ہو گئی ہے مجھے تمہاری جانتی ہونا عادت کسی کی پڑ ... " جائے تو چھوٹے نہیں چھوٹی

... حیدر کے یوں کہنے پہ نویرہ نے ایک زبردست طمانچہ اسکے منہ پہ دے مارا تھا

گھٹیا انسان تم تو میرے دوست بننے کے بھی لائق نہیں ہو آئی لوریان آئی لو ہم اسی سے " شادی کروں گی میں سمجھ آئی تمہیں اور خبردار جو آئندہ تم نے مجھے چھونے کی کوشش کی یا کسی ... " قسم کا کانٹیکٹ کیا مجھ سے ہماری دوستی کو ختم سمجھو

اپنی بات کہہ کر نویرہ نے ایک زوردار دھکاحیدر کو دیا جس سے وہ لڑکھڑایا تھا اور تیز قدم نیچے کی ... جانب بڑھائے تھے

میں ایسا نہیں ہونے دوں گا بالکل بھی نہیں میں ہر وہ وجہ ہی مٹا دوں گا جو مجھے تم سے دور کرے " ... " گی یہ حیدر علی شاہ کا تم سے وعدہ ہے

حیدر اڑدھے کی طرح پھنکارا جبکہ کرسٹل گرے آنکھوں میں خون کی سی سرخی در آئی تھی

ٹھکرا کے پوچھوں تجھ سے

کیوں یہ سلوک مجھ سے

روئے تڑپ تڑپ کے رہ جائے

تو الجھ کے دیکھے گی کہ

خواب ہیں کیسے کیا ہیں تعبیریں

توڑے گی تو ٹوٹے گی ناتیری زنجیریں

مجرم کی طرح بھولے گی نا تجھ کو وہ سزا دوں گا

کیا ہوتی ہے بے وفائی تجھے کر کے دکھا دوں گا

.... " کسی دھوکے میں نا تو رہنا تجھے پل میں بھلا دوں گا



... " چل اوئے ہیر و تیری ضمانت ہو گئی ہے "

شاداب جو کے سر جھکا کے عام سے لباس میں ملبوس زمین پہ سکر کر بیٹھا تھا انسپکٹر کی بات سنتے

... یکدم اٹھ کھڑا ہوا

... " میری ضمانت لیکن کرائی کس نے "

یہ تو نہیں پتہ صرف اتنا جانتا ہوں کہ کوئی لڑکی تھی جس نے تجھے رہائی دلوائی ہے چل اب اٹھ " --- " اور اپنے گھر جا

انسپکٹر کے بتانے پہ وہ کافی حیراں ہوا بہت سوچنے کے بعد بھی جب وہ اندازہ نا لگا سکا تو چپ چاپ ... لاک اپ سے باہر آیا اس سے پہلے کہ وہ باہر نکلتا وہاں موجود اے سی پی کی بات سنکر وہ پلٹا تھا یہ کچھ کاغذات ہے ان پہ تمہارے سائن چاہیے ہیں اپنے سائن کر کے تم جاسکتے ہو اور ہاں یاد " رہے اگر اب کی بار کوئی ایسی غلطی کی جو تم نے ماضی میں کی تھی تو یاد رکھنا اس بار تمہیں بچانے ... " کوئی نہیں آنے والا

انسپکٹر کی بات سنتے شاداب کی آنکھیں ضبط کے مارے لال ہوئیں تھیں اپنی داڑھی پہ ہاتھ پھیر کر خود پہ قابو پاتے اس نے تیزی سے سائن کیے اور اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے اس سے پہلے کہ وہ پولیس سٹیشن سے باہر نکلتا ایک نسوانی آواز پہ رکا اور پھر پلٹا تھا

... "جاننا چاہتے ہو کہ تمہاری بیل کس نے کرائی"

شاداب نے ایک نظر پلوشہ کی جانب دیکھا جو بلیک کلر کی شارٹ شرٹ اور کھلا پلاز وپہنے
ہو ننٹوں کو لال رنگ سے رنگے کالے بالوں کو کھلا چھوڑے پاؤں میں بلیک کلر کی پینسل ہیل
... پہنے ہاتھ میں اپنا کلچ اور موبائل اٹھائے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی

... "آپ کون"

... شاداب نے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھتے گویا ہوا

--- "وہی جس نے تمہاری بیل کرائی"

... پلوشہ نے مسکراتے کہا تھا کہ شاداب اسکی مسکراہٹ کو دیکھتے مسمرائز ہوا تھا

... "لل لیکن یہ احسان مجھ ہی پہ کیوں"

کیا سبھی باتیں یہی کر لو گے میں کون ہوں کیا ہوں کس مقصد کے تحت تمہاری بیل کرائی"

--- "سب پتہ چل جائے لیکن میری ایک شرط ہے

...پلوشہ شاداب کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

... "کیسی شرط"

... شاداب اب کی بار بے چینی سے بولا

... "میرے ساتھ ایک کپ کافی پیو ساری باتیں کلیں ہو جائیں"

پلوشہ کی بات سنکر شاداب تو وہ کوئی سائیکو ہی لگی تھی ابھی وہ اسی اثنا میں کھڑا سوچ رہا تھا کہ کیا

... کرے جبھی اپنے عقب سے آواز آئی تھی

--- "جلدی گاڑی میں بیٹھو میرے پاس فالتو ٹائم نہیں ہے"

پلوشہ کے تیکھے انداز پہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرائے بنانا رہ سکا تھا اس لیے اپنے قدم پلوشہ کی

گاڑی کی جانب بڑھائے تھے جبکہ اسکے گاڑی میں بیٹھتے ہی پلوشہ گاڑی کو زن سے بھگالے گئی

... تھی



... بالآخر وہ دن آہی گیا تھا جس دن کا انتظار نویرہ اور ریان کو بے صبری سے تھا

نویرہ بلیو اور گرین کلر کے امتزاج میں بنے انتہائی خوبصورت اور قیمتی لہنگے میں ملبوس تھی میک اپ کے نام پہ کلجی رنگ ہونٹوں کو لال رنگ سے رنگے سبز آنکھوں کو کاجل لگا کر مسکارے سے بوجھل کیے مزید ان پر آئی لائسنر لگائے ان سبز نینوں کو مزید دو آتشہ بنائے کانوں میں وزنی جھمکے ڈالے سفید گردن میں گلوبند پہنے ناک میں نتھ پہنے اور ماتھے پہ ماتھا پٹی سجائے حنا آلود ... کلائیوں میں بھر بھر چوڑیاں پہنے وہ حسن کا پیکر معلوم ہو رہی تھی

بیوٹیشن اب اسکی تیاری کو فائنل ٹچ دیتی ہوئی اسکا دوپٹہ سیٹ کرنے میں مصروف تھی جب وہ ... مکمل تیار ہوئی تو بیوٹیشن بھی اسکو دیکھ کے ماشاء اللہ کہے بنانا رہ سکی تھی

بیوٹیشن نویرہ کو تیار کر کے جاچکی تھی اور ویسے بھی ابھی نکاح میں آدھا گھنٹا باقی تھا نویرہ بھی ... کافی تھک چکی تھی اسلیے کچھ دیر آرام کرنے کا سوچتی اپنے بیڈ کراؤن ہی سے ٹیک لگائی تھی

اسکو آنکھیں بند کیے بامشکل دس منٹ ہی گزرے تھے کہ اسے اپنی چہرے پہ کسی کی پر تپش
نظروں کا احساس ہوا جی وہیل بھر میں آنکھیں کھول گئی تھی اور مقابل کو دیکھتے اسکے ماتھے پہ
... پسینے کے ننھے قطرے نمودار ہوئے تھے

--- "تت تی تت تم بی یہاں کک کیسے آئے لکی کیوں آئے ہو"

اسکے لہجے کی لڑکھڑاہٹ کو محسوس کر حیدر گہرا مسکرایا تھا اور ایک ہی جست میں اسکی کلائی کو
... پکڑے اسے اپنی جانب کھینچ گیا تھا

وعدہ کیا تھا میں نے تم سے اور خود سے کہ ہر وہ وجہ مٹا دوں گا جو تمہیں مجھ سے جدا کرے کیسے "
سوچ لیا تم نے کہ حیدر علی شاہ تمہیں کسی اور کا ہونے دے گا کیا میری آنکھوں میں اپنے لیے
جنوں نہیں دیکھا تھا تم نے تڑپ نہیں دیکھی تھی دیوانگی نہیں دکھی تھی پھر کیسے تم نے یہ سب کرنا کا
... "سوچا نہیں"

... حیدر کی بات سنتے نویرہ کا بدن لرز نے لگا تھا اسکی گرفت میں اب وہ باقاعدہ کانپ رہی تھی

میں نیناں نہیں ہوں سمجھے میں نویرہ ہوں اور آج میری شادی ہے ریان کے ساتھ اور "

تمہارے حق میں یہی بہتر ہے کہ یہاں سے دفعہ ہو جاؤ ورنہ گاڈز کو بلوا کر دھکے دے کر گھر سے

--- " نکلاؤں گی سمجھے تم

نویرہ کی بات سنتے حیدر کے ماتھے پہ بلوں کا جال گہرا ہوا تھا اور کرسٹل گرے آنکھیں لہورنگ

... ہوئیں تھیں

... " چلو یہ کوشش بھی کر کے دیکھ لو "

" گاڈ "

اس سے پہلے کہ نویرہ مزید اونچی آواز میں چلاتی ایک ہی جست میں اسکی مخصوص رگ دباتے وہ

اس ہوش و حواس سے بیگانہ کر چکا تھا اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی اسکو اپنی گود میں اٹھائے

وہ کمرے سے باہر کی جانب بڑھتا تھا اور کمرے کے باہر ہی کھڑے اپنے دو ساتھیوں کو اشارہ

کرتے اسنے اپنے قدم تیزی سے باہر کی جانب بڑھائے تھے اور نویرہ کو یونہی گود میں اٹھائے وہ

پچھلے دروازے کی سائیڈ سے باہر آیا تھا اور فوراً سے پہلے اسے گاڑی میں لیٹاتے خود فرنٹ سیٹ
... پہ سوار ہوتا گاڑی کو زن سے بھگالے گیا تھا



نورہ کی آنکھ کھلی تو خود کو حیدر کے اپارٹمنٹ میں پایا تھا وہ ایک جست میں اٹھی تھی اور
... دروازے کی جانب بڑھتے اسکو کھولنے کی تگ و دو کرنے لگی تھی
... " کوئی فائدہ نہیں مائے گرین بیوٹی یہ دروازہ اب نہیں کھلے گا "

حیدر کی آواز سن کر وہ پلٹی تھی جو صوفے پہ ٹیک لگائے گہری بے باک نظروں سے اسکا جائزہ
... لینے میں مصروف تھا

... " گھٹیا انسان دروازہ کھولو جانا ہے مجھے ریان میرا ویٹ کر رہا ہوگا "

نورہ طیش کے مارے چلائی تھی کہ حیدر ایک ہی جست میں آگے بڑھتے اسے دیوار سے پن
... کرتے اسپر حاوی ہوا تھا

... " خبردار جو اس بھونڈے کا نام بھی میرا سامنے لیا تو جان سے مار دو نگا سے کو سمجھی تم "

... حیدر کے غرانے پہ نویرہ سہمی تھی اور سبز نینوں سے اشکوں کی برسات ہونے لگی تھی

دیکھیں مسٹر شاہ آپ تو میرے بہت اچھے فرینڈ ہیں ناکیوں ایسا کر رہے ہیں مجھے تکلیف دے "

--- " کے خود بھی سکون سے نہیں رہ سکیں گے آپ پلیز جانے دیں نا مجھے

نویرہ بے دھیانی میں حیدر کے کالر کو اپنی مٹھیوں میں بھینچتی ہوئی اسکے قریب ہوتی بولی تھی جبکہ

حیدر کا دھیان اسکے ہلتے سرخ لبوں پہ تھا جو نجانے کب سے اسکا ضبط آزما رہے تھے ایک ہی

جست میں اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے وہ شدت سے اسکی سانسوں کو پینے لگا تھا جبکہ نویرہ اس افتاد پہ

بھوکلا کے رہ گئی تھی وہ اسے جتنا اسے خود سے دور کر رہی تھی اسکے لمس میں اتنی ہی شدت آتی

جار ہی تھی وہ سانسوں کے لیے تڑپتی ہوئی جیسے اپنی موت ہی کے انتظار میں تھی تبھی وہ آہستگی

سے پیچھے ہٹا تھا اور اسکے ہونٹوں کو دیکھا جن سے اب خون رس رہا تھا نویرہ نے شدید طیش کے

... مارے آؤ دیکھا نا تاؤ ایک ہی جست میں اسکے منہ پہ طمانچہ دے مارا تھا

نفس پرست انسان گھٹیا مرد بے غیرت انسان تم کیا سمجھتے ہو کہ مجھے ریان سے دور کر کے " مجھ پہ اپنا حق جتاؤ گے مجھے جھوٹی موٹی کہانیاں سنا کر اپنے چنگل میں پھنسا کے اپنی راتوں کو رنگین کرو گے ہاں ارے تھو ہے تم پہ حیدر علی شاہ تھو ہے تم پہ اس حوس کو تم محبت کا نام دے رہے ہو ہاں ایک بات کان کھول کے سن لو مجھے کل بھی ریان سے محبت تھی آج بھی ریان سے محبت ہے اور ہمیشہ ریان سے محبت رہے گی سمجھے تم ایڑھی چوٹی کا زور لگاؤ تم مجھے میرے فیصلے سے ہٹنے پہ ... " مجبور نہیں کر پاؤ گے

نویرہ کے کہے گئے الفاظوں کو سن کر کر سٹل گرے آنکھوں میں خون اتر اٹھا ایک ہی جست میں اسکا ہاتھ تھامے وہ اس کمرے سے باہر نکالتا دوسرے کمرے کی جانب لایا تھا اور دوسرے ... کمرے میں لا کر ایک ہی جست میں اسکا بازو چھوڑا تھا کہ وہ گرتے گرتے پچی تھی

اس کمرے میں لگی ہر ایک تصویر کو دیکھو اور سوچو کہ کیا واقعی ہی میں تم نویرہ راجپوت ہوا گر " ان تصاویر کو دیکھ کے بھی تمہیں کچھ بھی یاد نہ آتا تو حیدر علی شاہ کا وعدہ ہے تم سے خود پیچھے ہٹ جاؤ نگا ساری زندگی اپنی شکل نہیں دیکھاؤنگا اور اگر تمہیں یاد آیا گیا کہ تم میری نیناں ہو تو باخدا

" اپنی آخری سانس تک تمہارا ساتھ نہیں چھوڑونگا تمہیں اب خود سے کہیں دور جانے دوںگا

حیدر نے نویرہ کی بھیگی آنکھوں میں دیکھتے چباچبا کر لفظوں کو ادا کرتے کہا تھا کہ نویرہ کی نظر بے ساختہ ہی ان تصویروں پہ گئی تھی جہاں اسی کی تصویریں تھیں جن میں اسکے ساتھ حیدر تھا کچھ میں عالم تھا میرا ل بھی تھی ایک تصویر کو دیکھتے اسکے دماغ میں پھر سے وہی تصاویر ابھرنے لگیں تھیں وہی کر سٹل گرے آنکھیں وہی روعب دار پر سناٹا جسکی وہ دیوانی تھی اسکے دماغ میں کسی فلم کی مانند چلنے لگے تھے کچھ ادھورے مناظر اسکی ذہن کی سطح پہ ابھرنے لگے تھے کچھ ادھورے جملے یاد آنے لگے تھے یکایک اسے اپنے سر کے پچھلے حصے میں شدید تکلیف کا احساس ہوا وہ اپنا سراپے دونوں ہاتھوں میں تھامتی نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی کہ حیدر اب کی بار متفکر سا.... آگے بڑھا تھا

--- " نیناں میری جان تم ٹھیک ہونا "

حیدر کی آواز اسکو کسی گہری کھائی سے آتی ہوئی معلوم ہوئی تھی کہ اچانک ہی اسے اپنے ذہن
... میں ابھرتا ایک مکمل جملہ یاد آیا تھا

--- " نین تمہارا ہادی تمہاری آنکھوں میں آنسو برداشت نہیں کر سکتا "

ایک نظر اسنے سرخ بھیگے سبز نینوں سے کر سٹل گرے آنکھوں میں دیکھا جہاں فکر کا ایک جہاں
آباد تھا اور اسی پل اسے اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا ہوا محسوس ہوا تھا اس سے پہلے کہ وہ
... لڑکھڑا کر زمین بوس ہوتی حیدر نے آگے بڑھ کر اسے بانہوں میں اٹھالیا تھا

نیناں میری جان آئیم سوری پلیز آنکھیں کھولو یا ایسا مت کرو میں مر جاؤنگا دوبارہ سے ہجر کی
آگ میں نہیں جلنا مجھے پلیز ایک دفعہ آنکھیں کھولو آئی پر اس جیسا تم چاہو گی ویسا ہی ہوگا پلیز
... "

حیدر اسکو متفکر سا بانہوں میں اٹھائے اپنے کمرے کی جانب لیجاتا ہوا بولا تھا اسے بیڈ پہ لیٹاتے
... اسنے اپنے فیملی فزیشن کو کال کر دی تھی جو کچھ ہی وقت میں پہنچ چکا تھا

ڈاکٹر نے چیک کرنے کے بعد ایک نظر حیدر کو دیکھا جو بے حد پریشان سا کھڑا تھا اور پھر گویا
...ہوا

مسٹر شاہ جہاں تک میرا تجربہ ہے مجھے لگتا ہے کہ یہ میموری لوس کیس ہے یعنی کے پیشنٹ " کسی بڑے ٹراما سے گزری ہیں اور اب ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے انھیں انکا ماضی یاد آ گیا ہو میں شیور نہیں ہوں کیوں آپ جانتے ہیں کہ میں برین سپیشلسٹ نہیں ہوں پھر بھی جہاں تک میرا تجربہ ہے یہ اسی وجہ سے بے ہوش ہوئیں ہیں فلحال میں نے انکے ذہن کو پرسکون کرنے کے لیے انجکشن دے دیا ہے کچھ ہی وقت میں انھیں ہوش آ جائے گا بٹ ایز آڈاکٹر آئی ریکمنڈ یو کہ آپ انکا پراپر چیک اپ کرائیں برین سپیشلسٹ سے کیونکہ وہ آپکو مکمل اور واضح طور پہ گائیڈ کر سکیں گے اور انکا پراپر خیال رکھیں کسی بھی قسم کا سٹریس لینا یا کوئی بھی پریشانی والی بات انکی جان کو --- " خطرے میں ڈال سکتی ہے آئی ہوپ کے آپ سمجھ گئے ہونگے --- " جی ڈاکٹر میں سمجھ گیا تھینک یو سوچ آئیے آپ کو چھوڑ دوں "

--- " نواٹس اوکے آپ اپنی وائف کا خیال رکھیے میں چلا جاؤنگا "

... ڈاکٹر نے مسکرا کر حیدر سے پیشہ وارانہ انداز میں گلے ملتے کہا اور پھر باہر کی جانب بڑھ گیا تھا

میں جانتا تھا تم ہی میری نین ہو بس اب تم جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ میں وعدہ کرتا ہوں اپنی "

تمام کوتاہیوں کا ازالہ کرونگا تمہارے قدموں میں زندگی گزار دوں گا جیسا تم چاہو گی ویسا بن جاؤنگا

خود کی ذات کو تو تمہارے عشق میں فراموش کر ہی بیٹھا ہوں اب سانس بھی تمہاری مرضی سے

" ... لونگا بس ایک دفعہ اپنے ہادی کو معاف کر دو ایک بار التجا ہے میری بس ایک بار پلیز

حیدر دیوانوں کے جیسا لہجہ اپنانے مسلسل نویرہ کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے بولا تھا کہ اب آنے

... والے وقت میں کیا ہونا تھا یہ تو کسی کو معلوم نہ تھا



نویرہ نے مندی مندی سی آنکھیں کھولیں تو اسکا سر بھاری بھاری سا ہو رہا تھا اسکو اپنا ماضی یاد آچکا

! تھا! ... اپنا دردناک ماضی

... اس نے سرخ بھیگی پلکیں لیے سامنے کی جانب دیکھا کہ سر میں درد کی ٹھہسے اٹھ رہی تھیں

... "نین میری نین تم ہوش آگیا"

حیدر جو کے صوفے پر ہی براجمان تھا نویرہ کو ہوش میں آتے دیکھ تیزی سے اسکی جانب لپکا
... تھا

بکواس بند کرو اپنی دوغلے شخص میں نویرہ ہوں سمجھے تم مرچکی ہے نیناں مرگئی ہے تمہاری "
نیناں اور اسکا قتل تم نے خود اپنے ہاتھوں سے کیا ہے اور اب جو تمہارے سامنے ہے وہ نیناں
... "نہیں بلکہ نیناں کی ہمشکل نویرہ راجپوت ہے

... "معاف کر دو پلیز معافی دے دو جانم پلیز مر جاؤنگا تمہارے بنا"

تم مر کیوں نہیں جاتے حیدر علی شاہ مر کیوں نہیں جاتے قدرت کیوں بار بار میرا ہی امتحان "
... "لیتی ہے آہسہ

... نویرہ اپنے بالوں کو نوچتے چلائی تھی

... " پلیز نیناں مت کرو ایسا خود کو تکلیف میں مبتلا کر کے مجھے مت تکلیف دو "

اس سے پہلے کہ حیدر آگے بڑھ کر اسے ہاتھ لگاتا نویرہ ایک ہی جست میں اٹھی تھی اور سائیڈ " ٹیبل پہ پڑی فروٹ باسکٹ جس میں پھل تھے وہاں سے تیز دھار چاقو اٹھا گئی تھی اور ایک ہی ... جست میں چاقو کو اپنی کلائی پہ رکھتے وہ غرائی تھی

... " ایک قدم آگے مت بڑھنا حیدر علی شاہ ورنہ یہی اپنی جان دے دوں گی "

... نیناں کے اس قدر سخت ری ایکشن پہ وہ بوکھلا سا گیا تھا

... " اوو او او کے جیسا تم چاہتی ہو ویسا ہی ہوگا "

... اسے اس سے بڑھ کر کوئی چیز عزیز ہی نہ تھی

... " اپنی گاڑی کی چابیاں دو مجھے "

نویرہ نے اپنے آنسوؤں کو بے دردی سے رگڑتے ہوئے کہا تھا کہ جبھی حیدر نے چابیاں اسکی ... جانب بڑھائیں تھیں

نویرہ چاقو کو پھینکتی آگے بڑھی اور کمرے سے نکلنے لگی جبھی رکی اور پلٹ کے دیکھا جہاں حیدر
--- دیوانہ وار اسی کی جانب دیکھ رہا تھا

گاڑی کچھ ہی دیر میں مل جائے گی تمہیں اور وہ رقم بھی جو تم نے آج تک ایک دوست ہونے
کے ناطے مجھ پہ خرچی تھی بھلے ہی وہ رقم دس روپے ہی کیوں نا ہو لیکن چونکہ میرا کوئی واسطہ
... " تعلق نہیں ہے تم سے تو مجھے تمہارا کسی قسم کا کوئی احسان بھی نہیں چاہیے

نویرہ نے سر دسپاٹ لہجے میں کہا اور سے تیزی سے نکلی تھی جسکے پیچھے کھڑے حیدر کو دو گنے درد
سے دوچار کر گئی تھی وہ اس کے اور اپنے رشتے کی قیمت لگا رہی تھی کیا سوچا تھا اسنے اور کیا سے کیا
... ہو گیا زندگی مشکل تر ہوتی جا رہی تھی



نویرہ فاسٹ ڈرائیو کر کے گھر پہنچی تھی جہاں رحمان راجپوت اور ریان ملک کب سے اسکا ویٹ
... کر رہے تھے

--- اسکو بکھری حالت میں اندر آتا دیکھ وہ دو بے تابی سے اسکی جانب بڑھے تھے

نویرہ میری جان تم کہاں چلی گئی تھی میرا بیٹا ہاں میں نے ایف آئی آر بھی کٹوا دی ٹینشن کے " ... " مارے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تمھیں

... رحمان راجپوت پریشانی سے گویا ہوئے تھے

... " اور یہ تمھیں کیا ہوا ہے طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری " ...

... " ڈیڈی مجھے آپ سے اور ریان سے اکیلے میں بات کرنی ہے " ...

... وہ کہہ کر سیدھا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی

کیا بات کرنی ہے بیٹا نکاح کا وقت نکلا جا رہا ہے آل ریڈی لیٹ ہو چکے ہیں اور بیٹا تم تھی کہاں " ...

... " کیا ہوا میرے بچے کے ساتھ

--- رحمان راجپوت کے کہنے پہ نویرہ کے لب طنزیہ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے

... " میں یہ شادی نہیں کر سکتی " ...

...نورہ کے سپاٹ لہجے کو محسوس کر ریان اور رحمان دونوں حیراں تھے

... " لیکن کیوں نورہ ایسا کیا ہوا جو تم منع کر رہی ہو اور تمہیں تو مجھ سے محبت تھی نا "

... ریان نے پریشانی کے عالم میں کہا تھا

ریان آئیم سو سوری بٹ آج میں تمہیں اپنی حقیقت بتانا چاہتی ہوں کہ میں کون ہوں میرا "

ماضی کیا ہے میں نورہ راجپوت نہیں بلکہ نیناں سلطان خان ہوں میرا ایک سال پہلے ایکسیڈنٹ

ہوا تھا اور میری یادداشت چلی گئی تھی لیکن آج مجھے سب یاد آچکا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ

میرے ہزار بار پوچھنے پہ بھی ڈیڈی نے مجھے یہ سچ کیوں نہیں بتایا کیا چاہتے تھے آپ ڈیڈی ہاں؟

...؟ " کیوں مجھ سے میری پہچان چھپائی

--- ریان اور رحمان تو اسکی سن کر جھٹکوں کی زد میں تھے

... " بتاتے کیوں نہیں ڈیڈی کیوں چھپایا مجھ سے "

رحمان راجپوت نے ایک گہرا سانس بھرا اور صوفے پہ بیٹھتے ہوئے گویا ہوئے کہ اب وقت
... آگیا تھا اس راز سے پردہ اٹھانے کا

ایک سال پہلے جس دن نیناں کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا ٹھیک اسی رات میری بیٹی نویرہ کا بھی " ایکسیڈنٹ ہوا تھا اور اتفاق سے یہ دونوں ایک ہی کھائی میں گری تھیں میری نویرہ تو نارہی لیکن نیناں کی سانسیں چل رہی تھیں یہ ہو بہو میری نویرہ کی کاپی تھی میں ایک ڈاکٹر تھا میرا فرض ہے زندگیاں بچانا سو میں نے اپنا فرض پورا کیا میں نے نیناں کا علاج کیا اس دوران نیناں اپنی یادداشت کھو بیٹھی تھی اسے اپنا ماضی یاد نہ رہا تھا اور دن بہ دن مجھ سے اٹیچ ہوتی چلی گئی مجھے نیناں میں میری نویرہ دیکھنے لگی تھی کیا کرتا باپ جو تھا بس پھر میں نے نیناں کو نویرہ مان لیا اور نیناں نے مجھے اپنا باپ مان لیا ریاں تمہیں اسلیے نہیں بتایا کہ تم نویرہ کو بے تحاشا چاہتے تھے اور تم نویرہ کی موت برداشت نہ کر پاتے اسلیے میں نے چپ رہنے میں ہی عافیت جانی میری نویرہ میری بچی مجھ سے ہمیشہ کے لیے دور ہو گئی لیکن نیناں کی صورت میں ایک مرتبہ پھر نویرہ مجھے ملی بس قصور اتنا تھا

میرا کہ ایک باپ خود غرض ہو گیا تھا مجھے اسی بات کا خوف رہتا تھا کہ اگر تمہیں سچائی بتا دوں تو ... " کہیں چھوڑ کر ناچلی جاؤ مجھے معاف کر دو مجھے بیٹا

اس سے پہلے کہ رحمان راجپوت نیناں کے سامنے ہاتھ جوڑتے نیناں انکے قدموں میں جاگری ... تھی اور زور قطار روتے ہوئے گویا ہوئی

آئیم سوری ڈیڈی آئیم سو سوری میں نے آپ پہ شک کیا آپ کی نیت پہ شک کیا مجھے ایسا نہیں " --- " کرنا چاہیے تھا لیکن اس حیدر نے مجھے ایسا کرنے پہ مجبور کر دیا تھا آئیم سو سوری

... " اُس اوکے بیٹا غلطی انسانوں سے ہی ہوتی ہے آؤ بیٹھو یہاں "

... رحمان راجپوت نے اسکو کندھوں سے اٹھاتے صوفے پہ بیٹھایا تھا

ریان ساری سچائی سنتا پتھر اسکا گیا تھا اسے اب بھی نیناں کی باتوں کا یقین نہیں تھا یقین بھی کیسے --- کر لیتا کہ اسکی نویرہ اب اس دنیا میں موجود نہیں

نیناں یہ تمہاری زندگی ہے لہذا فیصلہ بھی تم ہی کرو گی تم یہ شادی نہیں کرنا چاہتی کوئی فورس " ... " نہیں کرے گا لیکن پلیز ہماری دوستی کو مت بھول جانا

ریان نے بہتے آنسوؤں سمیت کہا تھا اور مرے مرے قدموں سے چلتا ہوا وہاں سے نکل گیا ... تھا

ریان کے جانے کے بعد نیناں نے رحمان راجپوت کو حیدر کے اور اپنے گھر والوں کے بارے میں سب بتا دیا تھا جبکہ رحمان راجپوت ہر طریقے سے اسکا ساتھ دینے کو تیار تھے اب بقول انکے ... جیسا انکی نویرہ چاہتی ہے بالکل ویسا ہی ہوگا



حیدر اپنے کمرے میں رائینگ چیر پہ جھولتا سگریٹ کے گہرے گہرے کش لے رہا تھا سوچوں کا محور وہی دشمن جاں تھی ایک پل کو اسنے سوچا کہ وہ نیناں کی ہی خاطر اس سے دور چلا جائے لیکن دل تھا کہ صرف اسی سوچ پہ تڑپ اٹھا تھا اگر وہ نیناں کو اسکے حال پہ چھوڑ دیتا تو وہ تو مکمل لا تعلقی اختیار کر لیتی اس سے وہ ابھی بھی اسکے نکاح میں تھی ابھی بھی اسکی پور پور پہ صرف حیدر علی شاہ

کا حق تھا یہ سوچ کر سلگتے دل کو ٹھنڈک پہنچی تھی لیکن چند ہی پلوں بعد وہ ایک فیصلہ پہ پہنچ چکا تھا...



رات کے نوبے کے قریب نیناں اپنے روم میں آئی تھی رحمان راجپوت نے اسکو میڈیسن دی تھیں باقی کا علاج وہ کل ہاسپٹل پہنچ کر کرنے کا ارادہ رکھتے تھے انھوں نے نیناں کو کسی قسم کا سٹریس کا کوئی بھی پرانی باتیں سوچنے سے منع کیا تھا جس میں وہ سرکواثبات میں ہلاتی با مشکل تین چار نوالے کھانے کے اپنے اندر انڈیلیٹی اوپر کی جانب بڑھی تھی سب سے پہلے وہ اس لہنگے کے بوجھ سے خود کو آزاد کرانے کا ارادہ رکھتی تھی اپنے لیے ایک بلیک کلر کی سلک کی نائٹی لیتی جو پنڈلیوں سے کچھ اوپر تک آتی تھی اور سیلیولیس بازوؤں تھے پہنتی باہر آئی جیولری تو پہلے ہی اتار چکی تھی اب ایک طائرانہ نظر خود پہ ڈالی تھی کالے کھلے ریشمی بال جن میں انسان اپنی جائے پناہ تلاش کرے وہی سبز نین جو ہزاروں کا دل دھڑکانے کی طاقت اپنے پاس محفوظ رکھتے تھے وہ کلیجی ہونٹ جواتنے دلکش تھے کہ مقابل کا سکھ چین چرائیں وہ آج بھی ویسی ہی خوبصورت تھی

کہ جتنی کہ ایک سال پہلے پر اب اور اس وقت میں زمین آسمان کا فرق تھا تب وہ خود کو حیدر کی نظروں سے دیکھتی تھی اور آج وہ خود کو بس یو نہیں بنا کسی کا تصور کیے دیکھی جا رہی تھی وہ آنکھیں موندے یو نہیں کھڑی تھی کہ اپنی گردن پہ کسی کی پر تپش سانسوں کو محسوس کر وہ پلٹی تھی اپنے قریب سے آتی خوشبو کو وہ آج بھی پہچان سکتی تھی وہ پلٹی تھی اور سرد نگاہوں سے حیدر ... کو دیکھا جس کی حالت مجنوں جیسی تھی

تمہیں رحم نہیں آتا مجھ پہ حیدر علی شاہ کیا چاہتے ہو کہ اگر پچھلی بار بیچ بھی گئی تو اس مرتبہ مر " ... " ہی جاؤں

... نیناں کے اتنے تلخ لہجے پہ حیدر کا دل ٹکڑوں میں بٹا تھا
مت دور کرو خود سے نہیں جی پاؤں گا تمہارے بنا کیوں سزا ختم نہیں کر دیتی میری اتنی ظالم " ... " کیوں بن گئی ہو

... حیدر کی رندھی ہوئی آواز سنکر ایک پل کو نیناں کا دل سکڑا تھا

میری بلا سے تم مرو یا جو مجھے فرق نہیں پڑتا میں اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکی ہوں جلد بدیر " ...
" ہی یہ نام نہاد رشتہ بھی ختم ہو جائے گا

نیناں نے بات ختم کرتے وہاں سے جانا چاہ تھا مگر ایسا کرنا سکی کیوں ایک ہی جست میں حیدر آگے بڑھتے اسے دیوار سے پن کر گیا تھا اور اسپر حاوی ہوا تھا کہ اسکی قربت میں وہ لرزنے لگی ...
تھی

تمہیں مجھ سے رہائی صرف موت ہی دلا سکتی ہے یا تمہاری موت یا پھر میری اور یقین جانو اگر " ہم نے الگ ہونا ہوتا کچھڑنا ہوتا تو ایک سال پہلے ہی اس ایکسیڈنٹ میں مر جاتی لیکن قدرت بھی ہمیں ملوانا چاہتی ہے اسی لیے تو تم مجھ سے جتنا دور جانے کی کوشش کرتی ہو اتنا ہی میرے ...
" قریب چلی آتی ہو

حیدر نے اب کی بار لہجے میں جنوں لیے کہا تھا جبکہ کر سٹل گرے آنکھوں میں خون کی لالی اتر ...
آئی تھی

--- "پپ پہ تیج پیچھے ہہ ہٹو"

نیناں اسکے سینے پہ اپنے دونوں ہاتھوں سے دباؤ ڈالتی ہوئی بولی تھی کہ حیدر نے ایک ہی جست میں اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ کی گرفت میں لیتے اسکے بازوؤں کو اسی کی کمر سے لگایا تھا ایک گہری نظر اسکے قیامت برپا کرتے سراپے پہ ڈالتے وہ بہکنے لگا تھا آنکھوں میں خماری در ... آئی تھی

--- "نین میری جان"

جذبات سے بو جھل لہجہ لیے وہ نیناں کو تڑپنے پہ مجبور کر گیا تھا وہ جانتی تھی کہ اسکی قربت سہنا اسکے بس کی بات ہی نا تھی کہاں وہ نازک اندام لڑکی اور کہاں اسکا جنونی ستمگر اسکا شدت بھرا انداز اسکا لمس اسے خوفزدہ کر رہا تھا وہ اسکی گردن پہ جا بجا اپنا لمس چھوڑ رہا تھا ڈارھی کی وجہ سے اسکی گردن لال ہو چکی تھی وہ اسکی قربت میں مدہوش ہو رہا تھا جبکہ نیناں بے بس سی آنسو بہا ... رہی تھی ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ اپنی من مانی کر رہا تھا

چھوڑو مجھے گھٹیا انسان تم مجھے پھر سے دھوکا دو گے پھر سے مجھے توڑو گے کیونکہ تمہیں مجھے " ... " توڑنے میں تڑپانے میں مزہ آتا ہے نا

وہ بچیوں سمیت روتے بولی تھی کہ حیدر نے تڑپ کے اس کے بہتے آنسوؤں پہ اپنے لب رکھے --- تھے

میرا اللہ گواہ ہے نیناں میں اب وہ حیدر نہیں رہا جسکو تمہیں توڑنے کا جنوں تھا جنوں تو اب " ... " بھی ہے لیکن تمہیں پانے کا تمہارا اعتماد واپس سے حاصل کرنے کا

... حیدر نے تھکے تھکے لہجے میں بو جھل لہجہ لیے کہا تھا کہ نیناں کا دل پل بے تحاشہ دھڑک اٹھا تھا --- " می مم مجھے چھوڑیں یہ پی پلیز "

نیناں نے بھرائی آواز میں کہا کہ حیدر کہاں اسکی سن رہا تھا وہ تو بس اسکے ہلتے لبوں کو دیکھ رہا تھا جو ... نجانے کب سے اسکی پیاس میں اضافہ کر رہے تھے

... " چھوڑ "

اس سے پہلے نیناں اپنا جملہ مکمل کرتی حیدر اپنا ضبط کھوتا اسکے لبوں پہ جھک چکا تھا آج اسکا لمس انتہائی شدت اور جنونیت اختیار کیے ہوئے تھا کہ نیناں کو اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہوئی تھی اسکی مزاحمت کو خاطر میں نالاتے وہ آج اس کی سانسیں چھننے کے درپے تھا اپنے منہ میں خون کا ذائقہ گھلتا محسوس کر اور اسکی اکھڑتی سانسوں کو محسوس کر کے وہ آہستگی سے پیچھے ہٹا تھا اور اپنے دیئے گئے زخم پہ بار بار اپنے ہونٹوں سے مرہم لگانے لگا تھا اسکا شتمگر ایسا ہی تھا زخم بھی خود دیتا تھا اور مرہم بھی خود ہی لگاتا تھا نیناں کے سرخ پھولے ہوئے گالوں کو اپنے دانتوں تلے دباتے --- وہ اسے سسکنے پہ مجبور کر گیا تھا

گھٹیا انسان چھوڑو کیا سمجھ لیا ہے مجھے تمنے کہ جب دل چاہے گا دھتکار دو گے اور جب چاہو " گے تمہارے نیچے بچھ جاؤنگی میں طوائف سمجھا ہوا ہے مجھے اور شاید تم اب تک مجھے وہی کمزور نیناں سمجھتے ہو جو چپ چاپ تمہارا دیا ہوا درد سہتی تھی لیکن یاد رکھنا مرگئی وہ نیناں جس نے کبھی تم سے محبت کی تھی اور اب جو تمہارے سامنے کھڑی ہے وہ نیناں نہیں نویرہ راجپوت ہے سمجھے

بہت جلد میں تم سے بہت دور چلی جاؤنگی کبھی ناواپس آنے کے لیے اور تم تمام عمر یونہی تڑپتے
... " رہو گے حیدر علی شاہ یہ میرا وعدہ ہے تم سے

نیناں جسکی برداشت جواب دے گئی تھی اب ایک ہی جست میں اسکو دھکا دیتی ہوئی نفرت سے
--- پھنکارتی ہوئی بولی تھی

کہ حیدر جسکے صبر کا پیمانہ اب لبریز ہوا تھا ایک ہی جست میں اسکے بالوں کو اپنی سخت گرفت میں
... لے گیا تھا کہ نیناں درد کے مارے سسکا اٹھی تھی

جاؤ نیناں حیدر علی شاہ جہاں چھپ سکتی ہو مجھ سے چھپ جاؤ لیکن میری بات یاد رکھنا میرا نام "
حیدر علی شاہ ہے جو تمہیں پاتال سے بھی ڈھونڈ نکالے گا اور میری جان تم تو جانتی ہو کہ تمہارا
... " ہادی اپنے قول کا کتنا پکا ہے

کہتے ہوئے ایک ہی جست میں نیناں کو چھوڑتے حیدر اٹے قدموں پلٹ گیا تھا کہ نیناں نفرت
... سے اسکی پشت کو گھور کر رہ گئی تھی



کافی دن ہو چلے تھے ار قم ضروری کام کے سلسلے میں شہر سے باہر گیا ہوا تھا جبکہ میرال کتنے ہی دنوں سے اسکے آنے کا ویٹ کر رہی تھی جو کے آہی نہیں رہا تھا میسج پہ مختصر بات ہو جاتی تھی لیکن کال پہ نہیں ہوتی تھی وجہ ار قم کی بے انتہا مصروفیت تھی جس فیلڈ میں وہ تھا اس فیلڈ میں انسان کو اپنا تن من دھن سب کچھ وار کر حلف اٹھا کر اپنے وطن کی دل و جاں سے حفاظت کرنی ... پڑتی ہے

آج میرال کافی اداس تھی ایک سال ہونے کو آیا تھا لیکن اس کے والدین اس سے ملنا تو دور بات کرنا بھی پسند نہ کرتے تھے بے شک اسے اپنی محبت کی خاطر بہت بڑی قربانی دینا پڑی تھی لیکن ... ار قم نے بھی تو اسکی محبت کا مان رکھا تھا اسے کبھی تنہا نا چھوڑا تھا

وہ کمرے سے ملحقہ ٹیریس پہ کھڑی سیاہ رنگ کے لمبے فرائ میں ملبوس تھی جو اسکے پاؤں کو چھو رہا تھا آسمان سیاہ ہی بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا بارش ہونے کا امکان تھا اسکے سیاہ کھلے لمبے بال جو

ہوا کے دوش پہ اڑ رہے تھے جنکو وہ جھنجھلا کر بار بار کان کے پیچھے اڑتی تھی اوشن آنکھوں میں
... اداسی نے ڈیرے ڈالے ہوئے تھے گلابی لب سختی سے آپس میں پیوست تھے

... " ار قم آئی مس یو آپ کب آئیں گے میرا آپ کے سوا کوئی نہیں "

وہ رندھی ہوئی آواز میں خود سے ہمکلام تھی جیہی اپنی پشت پہ کسی کی دہکتی سانسوں کا احساس ہوا
تھا اس سے پہلے کہ وہ پلٹتی مقابل نے اسکے پیٹ میں ہاتھ ڈالے اسکی پشت کو اپنے سینے سے لگایا
... اور جھک کر اسکی کان میں سرگوشی کرتے اسکی کان کی لو کو چوم گیا تھا

... " آئی مس یو ٹو جاناں "

... ار قم کی آواز سنتے میرا کسی پھول کی مانند کھل اٹھی تھی

... " ار قم آپ آپ کب آئے "

... اسنے ذہن میں مچلتے سوال کو زباں تک لایا تھا

--- " ایسے "

ارقم نے شرارت بھرے لہجے میں کہتا اسکارخ پلٹا اور اب کی بار اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا جبکہ میرال نے بھی اب کی بار اپنی بانہیں اسکی گردن کے گرد ڈالیں تھیں اور ایک نظر اپنے ستمگر کو دیکھا جو آرمی کی وردی پہنے بلا کا خوبصورت لگ رہا تھا کہ میرال نے دل ہی دل میں ماشاء اللہ کہتے ایڑھی کے بل اونچا ہو کر اسکے ماتھے پہ اپنے لب رکھے تھے جبکہ ... ارقم اسکی بے تابی پہ مسکرا کر رہ گیا تھا

... "کیا بات ہے شوہر پہ بڑا پیار آرہا ہے آج خیر ہے نا"

... میرال ارقم کے مذاق پہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا کر رہ گئی تھی

آپ سے ناراض ہوں میں اتنے دنوں سے کال کر رہی تھی میں آپنے ایک دفعہ بھی پک نہیں " ... کی

... میرال نے ناراضگی جتاتے ہوئے کہا تھا کہ اب کی بار ارقم مسکرا کر رہ گیا تھا

... "میں اپنی جان کو منالونگنا"

ارقم نے میرال کے کان میں محبت بھری سرگوشی کرتے اسکی کان کی لو کو لبوں سے کاٹا کہ
... میرال کا دل تیزی سے دھڑکا تھا

" ارقم پی پی پیچھے ہٹ ہٹیں جائیں جا کر فریش ہو جائیں میں کھانا لگواتی ہوں آپکے لیے "

...

... میرال کے لہجے کی لڑکھڑاہٹ محسوس کر ارقم دلکشی سے مسکرایا تھا

" ... تمہاری بھوک ہے مجھے جسکو میں ابھی مٹانے کا ارادہ رکھتا ہوں "

... ارقم کی بے باک شرگوشی پہ میرال کا دل اچھل کر باہر آنے کو بے تاب ہونے لگا

نن نی نن نا نہیں ارقم آپ آپ ت ت تھک گئے ہوں گے نا آپ آپ فریش ہو کر آرام
... " کر لیں

میرال نے کہہ کر با مشکل اسکی آنکھوں میں چھپے جذبات سے پیچھا چھڑاتے اسکے ہاتھوں کو اپنی
کمر پر سے ہٹاتے وہاں سے نکلنا چاہا تھا کہ ارقم نے اب کی بار اسکی بازو کو پکڑ کر اپنی جانب کھینچتے

اسکو ایک مرتبہ پھر اپنے سینے سے لگایا تھا اور اسے ایک مرتبہ پھر سے سرگوشی کرتے اسے
... لرزنے پہ مجبور کر گیا تھا

... " تھک گیا ہوں بہت اور یہی تھکن تم پہ اتارنا چاہتا ہوں "

ارقم کی خمار آلود آواز سنتے میرال کا دل زوروں سے دھڑکا تھا اس سے پہلے کہ وہ کوئی مزاحمت
کرتی وہ اسے اپنی بانہوں میں اٹھائے کمرے کی جانب بڑھا تھا اسے بیڈ پہ لیٹاتے وہ اسپر حاوی ہوا
... تھا کہ میرال خود کو ارقم کی شدتیں برداشت کرنے کے لیے تیار کر چکی تھی



عالم اور دھڑکن کے درمیان اب خاموشی کی ایک دیوار حائل ہو گئی تھی گہری خاموشی کی ایک
... دیوار جسکو توڑنے کا عالم متمنی نہ تھا

دھڑکن یلو اور وائیٹ کلر کے سمپل سے شارٹ فرائم میں ملبوس وائیٹ کلر کا ہی ٹراؤزر پہنے
بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنائے دوپٹے کو کندھے پہ لٹکائے شام کے چھ بجے عالم کا انتظار کر رہی

تھی جو کے آ کے ہی نہیں دے رہا تھا ویسے اس ٹائم تک عالم آفس سے گھر آ جاتا تھا لیکن نجانے آج ایسا کیا ہوا کہ وہ لیٹ ہو گیا ابھی وہ اسی اثنا میں کھڑی یہی سوچ رہی تھی جبھی پورچ میں عالم کی گاڑی آتی ہوئی دیکھائی دی دھڑکن اب اسی جانب نظریں مرکوز کیے ہوئے تھی جبھی عالم کے ساتھ ثنا کو نکلتے دیکھا جو کے دلہن کے لباس میں ملبوس تھی دل پل بھر کے لیے زوروں کا دھڑکا تھا سنہری آنکھوں میں آنسو در آئے تھے وہ شدت سے دعا مانگ رہی تھی کہ جو وہ سوچ ... رہی ہے وہ سچ نا ہو

اسکے قدم خود بخود ان دونوں کی جانب بڑھے تھے عالم جو کے سامنے سے سیدھا ہی چلا آ رہا تھا ... دھڑکن کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ کچھ پل کے لیے ساکت ہوا تھا

پی پی پی کے ساتھ کیسے آئی عالم ہاں پی پی کے ساتھ کیوں آئی ہے ہاں جواب دیں "

...

... دھڑکن ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بولی تھی

... " ظاہر سی بات ہے بیوی شوہر کے ساتھ نہیں آئے گی تو پھر کس کے ساتھ آئے گی "

... عالم کے کہے گئے الفاظوں نے دھڑکن کے حواس سلب کر لیے تھے

عالم بی بی یہ جج جھوٹ ہے کک کیسے ہو سکتا ہے اپنی ایسا مم می ادھر دیکھیں مم میری طرف می "

... " میں ہوں آپ کی دھڑکن آپ آپ تو محبت کرتے تھے نامی مم مجھ سے ہاں

دھڑکن مسلسل نفی میں سر کو جنبش دیتی عالم کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں تھامتی
... ہوئی بولی تھی

ایسا کیوں نہیں ہو سکتا ایسا ہو سکتا ہے اور ایسا ہو چکا ہے ثناب میری بیوی ہے اور میری بیوی کی "

--- " حیثیت سے یہ اسی گھر میں رہے گی

عالم کے کہے گئے الفاظ دھڑکن کو طیش دلا گئے تھے اسی لیے ایک ہی جست میں اسکے گریبان تو

... تھامتے سنہری بھگی آنکھوں سمیت چلائی تھی

کیا بکو اس ہے یہ عالم تم صرف میرے ہو سنا تم نے تم صرف میرے ہو ایسا کیسے کر سکتے ہو " ...
میرے ساتھ تم میری جگہ کسی اور کو کیسے دے سکتے ہو می میں نہیں رہ سکتی تمہارے بنا عالم آئی
ریلی لو یو پلیز ڈونٹ ڈو دس پلیز

... دھڑکن کی بات سن کر عالم کے ہونٹوں پہ ایک طنزیہ مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا
... " یہاں آؤ اور جو میں نے تم سے کہا تھا کہنے کو وہ اسے بتاؤ "

عالم نے کچھ ہی دور کھڑی ثنا کو دیکھتے کہا جو کہ اب دھڑکن کو تکلیف میں دیکھ دل ہی دل میں
مسکرائی تھی اسکے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ کس قدر سکون میں ہے دھڑکن کو برباد
... کرنے کے بعد

جس دن میں نے تمہیں کال کی تھی اور تم میرے گھر آئی تھی اس دن میں نے تمہیں عالم "
میں بارے میں جو کچھ بتایا تھا وہ سب جھوٹ تھا درحقیقت میرا مقصد تمہیں راستے سے ہٹا کر

عالم کو پانے کا تھا عالم بے قصور ہے اسکے بارے میں میرا کہا لفظ لفظ جھوٹ ہے ویسے کافی
... " بیوقوف ہو تم اتنی آسانی سے میری باتوں میں آگئی، مممم

ثنا کے کہے گئے الفاظوں پہ دھڑکن نے جھٹ سے عالم کو دیکھا جو آنکھوں میں کرب دکھ لیے
... اسکی جانب دیکھ رہا تھا کچھ آنسو پلکوں پہ آٹھہرے تھے

... " ثنا اب تم جاسکتی ہو روم میں چلو میں آ رہا ہوں "

... " اوکے بے بی میں ویٹ کر رہی ہوں تمہارا آفر آل آج ہماری سہاگ رات ہے "

... ثنا بے باک لہجے میں کہتی اپنے قدم اوپر کی جانب بڑھا گئی تھی

یہ جاننے کے باوجود کہ اس نے مجھ سے جھوٹ بولا اپنے پھر بھی اس سے شادی کر لی عالم "
آپ جانتے تھے کہ یہ جھوٹ بول رہی ہے پھر بھی یہ سب کیا مجھے دھوکا دیا کیوں کیا کمی رہ گئی
... " تھی میری محبت میں

... دھڑکن اب ٹھہر ٹھہر کر بولی تھی جسم سے جیسے جان ہی نکل گئی تھی

کمی تو میری ہی محبت میں رہ گئی شاید جو آج تم نے میرا بھروسہ ہی ناکیا دھوکا تو تم نے مجھے دینا " اسپر یقین کر کے ہر بار کی طرح اس بار بھی الزام تراشی کی جیسے میں تو ہر بار کی طرح اس بار بھی قصور وار نہ تھا دھڑکن علی شاہ ہاں مرد ہوں نانہ کہہ سکتا ہوں نارو سکتا ہوں بس سہہ سکتا ہوں کیا کہتی تھی تم کہ میں بے حس ہوں ہاں ہوں میں گھٹیا ہوں میں بے حس اب تمام عمر تم نے میری ... " بے حسی ہی تو برداشت کرنی ہے

عالم نے سرد لہجے میں ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کرتے وہاں سے نکلنا چاہ تھا کہ بیچ راہ میں دھڑکن ... کو حائل دیکھ اسکے شفاف ماتھے پہ بل پڑے تھے

میں اپنی محبت میں شراکت نہیں برداشت کر سکتی ہوں عالم آپ صرف میرے ہیں پلیز " میرے ساتھ ایسا مت کریں کیوں تڑپا رہے ہیں آپ مجھے میں مانتی ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے لیکن اسکا یہ مطلب تو نہیں کہ آپ مجھ سے لا تعلق ہی ہو جائیں مجھ سے دور ہو جائیں اپنی عادت ڈال کر مجھ سے بچھڑ جائیں مجھے یہ ہر گز گوارا نہیں ہے عالم میں آپ کی بے رخی برداشت نہیں ... " کر سکتی نہیں ہے مجھ میں ہمت

دھڑکن ہچکیوں سمیت روتے ہوئے گویا ہوئی کہ عالم نے اسے کی ایک بازو کو اپنی آہنی گرفت
... میں لیا تھا جس پہ وہ سسک کر رہ گئی تھی

غلطی نہیں گناہ ہوا ہے تم سے جسکا ازالہ اب ممکن نہیں بہتر ہے کہ میرے راستے سے ہٹ "

... " جاؤ فائدے میں رہو گی

سرد لہجے میں کہتے اسکو خود سے دور جھٹکتے اسنے تیزی سے قدم اوپر کی جانب بڑھائے تھے کہ
... دھڑکن اپنی جگہ پتھر اسی گئی تھی



عالم کمرے میں داخل ہوا تو ثنا کو اپنا انتظار کرتے ہوئے پایا جو کے گھونگھٹ نکال کر بیٹھی تھی
ایک کوفت بڑی نگاہ اسپر ڈالتے وہ واشر و م میں بند ہوا تھا بیس منٹ کے بعد وہ وائیٹ شرٹ اور
بلیک ٹراؤزر میں نکھر نکھر اساباہر آیا تھا اور ایک سرد نگاہ ثنا کے وجود پہ ڈالی جو ہنوز ایسے ہی بیٹھی
تھی جب کافی دیر تک عالم نے اسے مخاطب نہیں کیا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور ایک ادا سے چلتی

ہوئی اسکے قریب آتے اسکی گردن میں اپنی بانہیں ڈال گئی تھی کہ عالم اسکی جرات پہ دنگ رہ گیا تھا...

... " یہ کیا بد تمیزی ہے پیچھے ہٹو "

... عالم نے ایک جھٹکے میں اسے خود سے دور جھٹکا تھا

بد تمیزی کیسی بیوی ہوں آپکی میری جان کتنی ہی منتوں کومان کردعاؤں کو مانگ کر آپکو "

... " حاصل کیا ہے ایسے کیسے پیچھے ہٹ جاؤں

ثنا نے عالم کے چہرے پہ اپنا ہاتھ رکھتے کہا کہ عالم نے اسی ہاتھ کو آہنی گرفت میں لیتے اسے

... مڑو راتھا جس کی بنا پہ اسکی چیخ بے ساختہ تھی

بیوی ہو لیکن صرف نام کی سمجھی تم ایک بات یاد رکھنا ثنا تم نے مجھے حاصل نہیں کیا دھڑکن "

سے چھینا ہے میری محبت صرف دھڑکن ہی ہے ناپہلے تم میرے دل میں تھی نا آج ہو اور نا ہی

کبھی آنے والے وقت میں ہوگی اگر مجھے تم سے کچھ ہے تو وہ صرف نفرت ہی ہے اسلیے مجھ سے ... " دور ہی رہنا سمجھی ورنہ عالم سلطان خان کے عتاب سے تمہیں کوئی نہیں بچا سکے گا

عالم کے آنچ دیتے لہجے کو محسوس کر ثنائے خوف سے اپنا تھوک نگلاتا تھا کہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے اسے اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی سرخ انگارہ آنکھیں مانو جیسے ان سے خون ٹپک رہا ہو دیکھ اسنے باقاعدہ جھر جھری لی تھی کہ اسکے یوں ڈرنے پہ وہ طنزیہ مسکراہٹ اسکی جانب اچھالتا کمرے سے نکل گیا تھا کہ اسکے نکلتے ہی ثنائے اپنا دوپٹہ نوچ کر اتار اتھا آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کا سبب عالم ہی تھا وہ اسے پا کر بھی ناپا سکی تھی وہ اس سے نفرت کرتا تھا شدید نفرت یہ سوچتے ... اسکا دماغ کھولنے لگا تھا

جان سے مار دوں گی دھڑکن کو میں اگر عالم میرا ناہوا تو میں اسے بھی اسکا نہیں رہنے دوں گی آئی " ... " ول کل ہر

" I'll Kill Her " ...

کہتے ہوئے وہ پاگلوں کی طرح مسکرائی تھی لیکن یہ مسکراہٹ کس قدر خطرناک ہے یہ تو آنے
... والا وقت ہی بتانے والا تھا



عالم لاؤنج میں سگریٹ پہ سگریٹ پھونک رہا تھا سگریٹ کی پوری ڈبی خالی کر کے بھی اسکے سلگتے
ہوئے دل کو آرام نا آ رہا تھا وہ جانتا تھا کہ سکون صرف اسے دھڑکن کی ذات ہی سے اسکی قربت
... ہی سے ملے گا لہذا وہ بھاری قدم اٹھاتا دھڑکن کے کمرے کی جانب بڑھا تھا

وہ کمرے میں داخل ہوا تو سامنے ہی دھڑکن کو بیڈ پہ لیٹا ہوا پایا جسکی آنکھیں بند تھیں وہ ایک ہی
جست میں بے چینی سے اس تک پہنچا تھا اور بیڈ پہ اسکے پاس ہی بیٹھا تھا اسے لگا کہ جیسے دھڑکن
گہری نیند میں ہے وہ حیراں بھی ہوا کہ وہ اتنی جلدی کیسے سو گئی یکایک اسکی نظر سائیڈ ٹیبل پہ پڑی
جس پہ نیند کی گولیوں کی شیشی رکھی ہوئی تھی وہیل بھر میں ساری صورتحال سمجھ چکا تھا اسکی
آنکھیں ضبط کے مارے لال ہوئیں تھیں دھڑکن نے نیند کی گولیاں اپنے اندر اندیل لیں تھیں
تاکہ سکون سے سو سکے اور ایسا اسنے ایسا کیا تھا اسے عالم کا ثنا کے پاس جانا برداشت نا تھا وہ جانتی

تھی اگر اسنے ایسا نا کیا تو وہ کچھ غلط کر بیٹھے گی اسلیے اسنے خود کے ساتھ ہی ایسا کر لیا کہ جس سے وہ... خود ہی رک جائے عالم اسکی بے وقوفی پہ سر کو نفی میں ہلا کر رہ گیا تھا

نظر جب اسکے گلابی ہونٹوں پہ پڑی تو پیاس بڑھتی ہوئی محسوس ہوئی دل کی خواہش پہ لبیک کہتے وہ اسپر جھکا تھا اور نرمی سے اسکی سانسیں پینے لگا تھا لیکن اسے پانے کی چاہ بڑھتی ہی چلی جا رہی تھی اس لیے اسکا لمس اب شدت اختیار کرنے لگا تھا کتنے ہی پل گزر گئے لیکن اسکی تشنگی مٹی نہیں تھی پیاس تھی کہ بجھی نہیں تھی کچھ پلوں بعد اسے احساس ہوا کہ جیسے دھڑکن کو سانس لینے میں دشواری پیش آرہی ہو لہذا وہ بامشکل اپنے جذبات کو کنٹرول میں کرتا پیچھے ہٹا تھا اور ایک نظر اسکے قیامت خیر سراپے پہ ڈالی تھی کہ اسکا خود سے بے نیاز ہونا اپنے ہی حسن سے ناواقف ہونا عالم کو ہمیشہ بہکنے پہ مجبور کر دیتے تھے وہ سراپے حسن تھی عالم کے وہم و گمان ہی میں نا تھا کہ وہ کب چپکے سے اسکے دل میں گھر کر گئی تھی اسکی دھڑکنوں میں رچ بس گئی تھی... لیکن پھر اسکے ستم یاد آنے پر اسنے واپس سے سرد مہری لا لبادہ خود پہ اوڑھ لیا تھا

محبت تو تم سے آج بھی ہے لیکن اب کی بار تم نے میری اناپہ کاری وار کیا ہے میری محبت کا "
 ناجائز فائدہ اٹھایا ہے لہذا سزا کی مستحق تو تم ہو ایسی سزا جو تمہاری روح کے بنجیے ادھیڑ کر رکھ دے
 گی کیونکہ تم نے ابھی تک صرف عالم سلطان خان کی محبت کو دیکھا ہے
 اپنے ستمگر کے جنوں سے تم ابھی بھی ناواقف ہو ایسا جنوں جو تمہیں توڑ کر رکھ دے گا کیونکہ
 ... " اس دفعہ معافی تمہیں اتنی آسانی سے نہیں ملے گی وعدہ رہا تم سے
 عالم نے سرسراتے ہوئے سر دلچے میں کہتے آنکھوں میں عجیب سا تاثر لیے اسکی جانب دیکھا پھر
 ... اسپر کمفر ڈال کر خود اپنے قدم کمرے سے باہر کی جانب بڑھائے تھے



نیناں نے انگلیڈ جانے کا فیصلہ لے لیا تھا وہاں سے سب سے بڑے ہاسپٹل میں جا کے سینٹر
 ڈاکٹر کی پوسٹ کے لیے منتخب کی گئی تھی اسکے یہاں نارکنے کی وجہ صرف اور صرف اسکا
 دردناک ماضی اور حیدر تھا وہ واپس سے وہ سب نہیں چاہتی تھی جو کے ایک مرتبہ پہلے ہو چکا تھا
 رحمان راجپوت بھی پرمانیٹ انگلیڈ شفٹ ہونے کا سوچ رہے تھے انہوں نے باتوں باتوں میں

اسے ایک دو دفعہ کہا کہ وہ کم از کم اپنے ماں باپ بہن بھائیوں سے مل لے لیکن نیناں ناب کسی سے ملنے کی متمنی تھی نہ ہی اسکے دل میں اسکے لیے کسی کے لیے چاہت باقی تھی اسنے اپنے آپ کو بہت مشکل سے مضبوط بنایا تھا اسکی آج شام چار بجے کی فلائیٹ تھی اور فل وقت دن کے تین بجے تھے وہ بلیو کلر کی ہی جینز کی شرٹ پہ بلیو کلر کی ہی جینز پہنے بالوں کی اونچی پونی ٹیل بنائے پاؤں میں وائیٹ جو گرز پہنے میک اپ سے پاک صاف چہرہ لیے وہ اپنا موبائل کچ اور کریڈٹ کارڈ لیے نیچے کی جانب بڑھی تھی ملازم پہلے ہی اسکا سامان گاڑی میں رکھوا چکے تھے وہ سیڑھیاں... اترتی نیچے آئی جہاں رحمان صاحب لاؤنج میں بے چینی سے ٹہل رہے تھے

--- " ڈیڈی "

... اسکی آواز سن کر وہ مسکراتے ہوئے اسکی جانب آئے تھے

--- " تیار ہے میری گڑیا "

... رحمان صاحب محبت و شفقت سے گویا ہوئے تھے

جی ڈیڈی بس ریڈی ہوں آپ پلیز اپنا خیال رکھیے گا میرے بعد اپنی طبیعت کو لے کر کوئی " --- لا پرواہی مت برتیے گا

...نیناں با مشکل اپنے آنسوؤں پہ بندھ باندھتی بولی تھی

میرا بیٹا میں اپنی بچی کے لیے اپنا خیال رکھوں گا تم بے فکر ہو کر جاؤ اور جب پہنچ جاؤ تو اپنی " --- خیریت کی اطلاع کر دینا

...رحمان صاحب اسکے ماتھے کو چومتے شفقت بھرے لہجے میں بولے تھے

جس پر نیناں نم آنکھوں سمیت مسکراتی ہوئی سرکواشات میں ہلاتی کارپورچ کی جانب بڑھ گئی ... تھی



وہ برستی آنکھوں سمیت ایئرپورٹ پہ پہنچ چکی تھی اپنا سامان جمع کراتے وہ ویٹنگ ایریا کی جانب ... بڑھی تھی ابھی فلائیٹ کو آدھا گھنٹہ باقی تھا

رونے کی وجہ سے اسکا چہرہ کافی سوج چکا تھا لہذا وہ اٹھی اور چہرہ دھونے کی غرض سے واشروم کی جانب بڑھ گئی تھی



شیشے کے سامنے پہنچ کر اسنے ایک نظر خود کو دیکھا تو بے ساختہ ہی خود کارویا چہرہ دیکھ وہ تلخی سے مسکرائی تھی اور بے ساختہ ہی حیدر سے اسکو شدید نفرت کا احساس ہوا تھا پہلے اسکی وجہ سے اسنے اپنے ماں باپ کو چھوڑا پھر زمانے بھر میں رسوا ہوئی ونی کی گئی پھر اسی کی وجہ سے اسکی یادداشت ... گئی اسنے اپنی پہچان ہی کھودی اور اب کی بار اب کی بار اسے اپنا ملک ہی چھوڑنا پڑ رہا تھا

نفرت کرتی ہوں تم سے بے انتہا بے تحاشا بے حد ایسی نفرت جسکی کوئی حد نہیں کوستی ہوں " اس وقت کو جب تم جیسے گھٹیا بے حس بے مروت انسان کو دل دے بیٹھی تھی کاش یہ بے ... " وقوفی ناکی ہوتی تو کم از کم آج اس دورا ہے یہ نیناں سلطان خان کبھی ناکھڑی ہوتی

نیناں ٹھہر ٹھہر کر لیکن آنچ دیتے لہجے میں سر جھکائے کہا کہ جیسے ہی جھکے سر کو اوپر کو اٹھایا شیشے میں کھڑے شخص کو دیکھ اسکو اپنے پاؤں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی وہ جتنا اس سے

دور بھاگتی تھی وہ اتنا ہی اسکے نزدیک آتا جا رہا تھا مقابل کی گرے کر سٹل آنکھیں جو فل وقت لال انگارہ ہوئی وی تھیں دیکھ اسنے خوف سے اپنا تھوک نگلا تھا کہ جسم جیسے بے جان سا ہونے لگا تھانیناں کے کانپتے بدن کو دیکھ حیدر گہرا مسکرایا تھا اسے سے پہلے کہ وہ اسے چھوتا اسنے بھاگ کر باہر نکلنا چاہا تھا لیکن ایسا ممکن ہی نا تھا کہ وہ کبھی اپنے شتمگر کی گرفت سے نجات حاصل کر سکتی تھی ایک ہی جست میں اسکے پیٹ میں ہاتھ ڈالتے وہ اسکی پشت کو اپنے سینے سے لگا گیا تھا کہ سینے... میں دھڑکتا نہا دل باہر آنے کو مچلنے لگا تھا

" بچ جی چھ چھ چھوڑ دو دو مم می مجھے اللہ کا واسطہ ہے تہ تمہیں جج جانے دو "

چھوڑنے کے لیے تو نہیں پکڑا تھا میں نے تمہیں میں نے کہا تھا نا کہ پاتال سے بھی تمہیں " ڈھونڈ نکالوں گا اور اب جسکے تمنے ایک مرتبہ پھر مجھ سے دور جا کر میرے اندر سوئے ہوئے جانور کو جگایا ہے تو اب میرے عتاب کا نشانہ تمہارے یہ گلاب کی پنکھڑیوں جیسے ہونٹ بنیں --- " گے

حیدر نے گہری لودیتی نگاہیں نیناں کے ہونٹوں پہ جمائیں کہ حلق میں انکو دیکھ کانٹے سے چبھتے ہوئے محسوس ہوئے تھے جبکہ نیناں اسکی بات کا مطلب سمجھ کر گھبرا گئی تھی آنسو بھی متواتر ... آنکھوں سے جاری تھے

... " نہیں حیدر "

نیناں نے چیختے ہوئے کہا تھا لیکن حیدر اسکی بات پہ کان دھرے بنا اپنا پسندیدہ مشغلہ سرانجام دینے لگا تھا اسکے لمس میں شدت محسوس کر نیناں کو اپنی سانسیں رکتی ہوئیں محسوس ہوئیں اسنے اسکے سینے پہ اپنے ہاتھوں سے دباؤ ڈالتے اسے پیچھے ہٹانا چاہا تھا لیکن حیدر نے اسکے دونوں ہاتھوں کو اسکی کمر سے لگاتے پہلے سے بھی زیادہ شدت دیکھائی تھی منہ میں خون کا ذائقہ گھلنے کے باوجود بھی اسنے اسے آزاد نہیں کیا تھا نیناں نجانے کب سے بے آواز آنسو بہا رہی تھی اسکی ستمگری کو خود کے ہونٹوں پہ جھیل رہی تھی یکایک اسے اپنی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھایا ہوا محسوس ہوا تھا اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی حیدر نے اسکے ہونٹوں کو آزاد کرتے جھٹ ... سے اسے اپنی بانہوں میں اٹھایا تھا

میری اتنی سی شدت تم برداشت نہیں کر سکی نجانے میری جنوں خیزیوں کو کیسے اپنے نازک " اندام بدن پہ جھیلو گی کیسے میری وحشت کا حساب دو گی کیسے میری آنچ دیتی قربت کا سامنا کرو گی ... "

حیدر نے گہرا سانس بھرتے کہا اور پھر اسکو یو نہی گود میں اٹھائے اپنے قدم باہر کی جانب ... بڑھائے تھے



دھڑکن کی آنکھ شام کے پہر کھلی تھی اسکو اپنا سر بھاری بھاری سا محسوس ہو رہا تھا طبیعت بھی بوجھل بوجھل سی محسوس ہوئی تھی وہ بامشکل خود کو گھسیٹتی ہوئی اٹھی تھی اور واڈروب سے اپنے لیے اورنج کلر کی سمپل شرٹ اور کپری نکالتے واشر روم میں بند ہوئی تھی بیس منٹ بعد وہ گیلے بالوں سمیت باہر آئی تھی اب وہ پہلے سے قدرے بہتر دیکھائی دے رہی تھی اسنے اپنے گیلے بالوں کو سلجھاتے انہیں گیلا ہی رہنے دیا تھا کیونکہ عالم کو اسکے گیلے بال ہی پسند تھے سنہری آنکھوں میں کاجل کی ایک لکیر ڈالے ہوئے ہوں پہ اورنج کلر کی ہی لائٹ سی لپ اسٹک لگائے

اسنے کانوں میں گولڈ کے ایرز نگر پہنتے خود پہ پر فیوم چھڑکتے اسنے وائیٹ کلر کے کھسے میں پاؤں کو مقید کرتے دوپٹے کو کندھے پہ ڈالے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے کہ عالم کو تو وہ بنی ... سنوری ہی پیاری لگتی تھی



وہ کمرے سے باہر آئی تو سامنے کوئی نا تھا وہ سیڑھیاں اترتی نیچے کی جانب آئی تھی جہاں کا منظر دیکھتی وہ ٹھٹھکی تھی سامنے ہی لاؤنج میں ثنا انتہائی چپ ڈریس پہنے عالم کے انتہائی قریب بیٹھی تھی اسکو عالم کے ساتھ یوں چپکتا دیکھ اسکا غصہ عود کر آیا تھا اور ایک ہی جست میں وہ آگے بڑھی ... اور ثنا کی بازو کو اپنی سخت گرفت میں لیے ایک ہی جست میں اسے عالم سے دور جھٹکا تھا بے حیا بے غیرت گھٹیا عورت سکون نہیں ملا میرا گھر برباد کر کے جواب تم میرے عالم کو " چھوڑ ہی تھی میرے شوہر کے قریب رہنے کے بہانے ڈھونڈتی ہونا ذلیل عورت تمہیں تو میں جان سے مار دوں گی عالم صرف میرا ہے صرف میرا اگر کوئی اسکے قریب بھی آیا تو میں جان سے مار ... " دوں گی اسے

دھڑکن نے کہتے ساتھ ہی ثنا کا گلا پکڑ لیا تھا کہ ثنا کی تو آنکھیں ابل کر باہر آنے کو تھیں جسکے
دھڑکن کا جنوں دیکھ عالم بھی حیراں ہوا تھا لیکن اس وقت صورتحال پہ قابو پانا ضروری تھا لہذا
... اسنے ایک ہی جست میں دھڑکن کو ثنا سے دور جھٹکا تھا اور ثنا کو پانی دیتے وہ دھاڑا تھا

سٹاپ اٹ دھڑکن یہ بچکانہ حرکتیں بند کرو یہ سب کر کے کیا ثابت کرنا چاہتی ہو تم کہ تم "

... " بہت محبت کرتی ہو مجھ سے ہاں جسکے یقین تو میرا آج تک تم نے کیا نہیں

... عالم کی بے رخی سے دھڑکن کی جان جانے کو تھی

کیا لگتا ہے تمہیں کہ یہ سب کرو گی تو معاف کر دوں گا تمہیں بھول ہے تمہاری سوچ بھی مت "

کہ اب کی بار معافی ملے گی تمہیں ثنا میری بیوی ہے اسکا حق ہے مجھ پہ جیسے چاہے میرے ساتھ

... " بیٹھے یا میرے قریب آئے تم منع کرنے والی ہوتی کون ہو

... اب کی بار ثنا کے چہرے پہ ایک شاطرانہ مسکراہٹ در آئی تھی جو دھڑکن کو زہر لگی تھی

... " عالم میری بات تو سنیں "

دھڑکن نے آگے بڑھ کر اسے ہاتھ لگانا چاہا تھا لیکن عالم نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا تھا جبکہ عالم کی اگلی بات پہ دھڑکن کے دل دو ٹکڑوں میں تقسیم ہوا تھا سانس لینے میں... دشواری محسوس ہوئی تھی

... " دھڑکن علی شاہ اتر چکی ہو تم عالم سلطان خان کے دل سے "

... " چلو ثنا "

عالم نے کہتے اپنے قدم اوپر کی جانب بڑھائے تھے جبکہ ثنابس دھڑکن کی جانب دل جلا دینے والی... سہائل پاس کرتی اوپر کی جانب بڑھ گئی تھی

... " دھڑکن علی شاہ اتر چکی ہو تم عالم سلطان خان کے دل سے "

یہ جملہ بار بار اسکے کانوں میں گونج رہا تھا وہ بمشکل اپنی سسکیوں کو روک پارہی تھی یکایک ایک فیصلے پہ پہنچتے اسنے بے دردی سے اپنے آنسوؤں کو رگڑتے اپنے قدم کارپورچ کی جانب بڑھائے --- تھے



مبارک ہو تمہیں تمہاری ثناب دھڑکن کو کبھی نہیں دیکھ سکو گے تم عالم سلطان خان اتر چکی " ہوں نا تمہارے سے تو ٹھیک ہے مجھے بھی اب کوئی تمہاری ضرورت نہیں رہ لونگی تمہارے بنا مر ... " تو نہیں جاؤنگی نا اپنے مان باپ کے بنا بھی تو رہ رہی ہوں نا تمہارے بنا بھی رہ لونگی دھڑکن بے دھیانی کے عالم میں سڑک پہ چلتی ہوئی خود سے مخاطب تھی آنکھوں سے سیل ... رواں تھا

یہ ایک اسے اپنے کانوں کے قریب گاڑی کاہارن بجتا سنائی دیا تھا اس سے پہلے کہ گاڑی اسکو ہٹ کرتی کسی نے بازو سے پکڑ کر اسے اپنی اوور کھینچا تھا کہ وہ کٹی ڈال کی طرح مقابل کے سینے کا حصہ ... بنی تھی

--- " کیا سوچ کر تم نے قدم گھر سے باہر نکالا دھڑکن علی شاہ "

... عالم کی چنگاڑتی آواز سنکر اسنے زخمی نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا تھا

بھاڑ میں جاؤ تم عالم میری زندگی عذاب بنا دی ہے تم نے پہلے مجھے میرے ماں باپ سے چھینا پھر " ان سبکی نظروں میں گرایا زبردستی نکاح کر کے زمانے بھر میں رسوا کیا پھر محبت کا کھیل رچایا اور اب جب دل بھر گیا مجھ سے تو اس ثنا سے شادی کر لی میری جگہ دے دی اسے کیوں کیا تم نے ایسا --- "

--- دھڑکن اسکے دل پہ اپنی انگلی رکھتی ہوئی چلائی تھی

--- " آہستہ بولو گھر نہیں ہے یہ تمہارا بلیک پیس ہے "

... عالم نے ماتھے کو مسلتے کہا تھا

... " کیوں بچایا مجھے تم نے مر جانے دیتے مجھے عالم ایسی زندگی سے موت بہتر ہے "

... دھڑکن نے روتے ہوئے کہا تھا کہ عالم کو اسکے آنسو اپنے دل پہ گرتے محسوس ہو رہے تھے

--- " گھر چلو میرے ساتھ چپ چاپ کوئی سین مت کری ایٹ کرو "

... عالم نے ضبط کے مارے کہا تھا

بھاڑ میں جاؤ تم بے غیرت انسان تمہارے دل سے اتر ہی چکی ہوں تو چھوڑ کیوں نہیں دیتے "

--- " طلاق دے دو می

" چٹاخ "

--- دھڑکن کے جملہ مکمل سے قبل ہی عالم کا ہاتھ اٹھا اور اسکے گال پہ اپنا نشان چھوڑ گیا

--- " بہت بکواس کر لی ہے تم نے چپ چاپ چلو میرے ساتھ "

عالم کی غصیلی آواز دھڑکن کو کسی گہری کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہوئی تھی اس سے پہلے کہ وہ
... زمین بوس ہوتی عالم کے مضبوط بازوؤں نے اسے اپنے حصار میں لے لیا تھا

★★★

دھڑکن کے بے ہوش ہونے کے بعد عالم اسے اپنی بانہوں میں اٹھائے گھر لے آیا تھا اور فل
وقت ڈاکٹر دھرکن کا معائنہ کرنے میں مصروف تھا عالم جو کے صوفے پہ ٹانگ پہ ٹانگ رکھے
... براجمان تھا اب ڈاکٹر کے مخاطب کرنے پر انکی جانب متوجہ ہوا تھا

مسٹر خان آپکی وائف نے کافی مقدار میں نیند کی گولیاں کھالیں ہیں اسی لیے یہ بے ہوش " ہو گئیں ہیں اور بے ہوش ہونے کی دوسری بڑی وجہ انکا شدید قسم کا سٹریس لینا ہے جو کے انکی صحت کے لیے انتہائی جانلیو ہے آپ کوشش کریں کہ انھیں ہر قسم کے سٹریس یا کسی بھی قسم کی پریشانی سے دور رکھیں کیونکہ میرے خیال میں انکو خون کی بھی کمی لگ رہی ہے انکے کھانے پینے کا خاص خیال رکھیں انکی ڈائیٹ کا بھی خیال رکھیں کیونکہ اگر دوبارہ یہ بے ہوش ہوئیں تو انکا نروس بریک ڈاؤن ہو سکتا ہے جو کے انکی صحت کے لیے انتہائی خطرناک ثابت ہو گا میرا مشورہ یہی ہے کہ آپ انکے بلڈ ٹیسٹ کرائیں اور انکو کسی بھی قسم کے سٹریس سے دور رکھیں فل وقت میں نے انکے ذہن کو پرسکون کرنے کے لیے نیند کا انجیکشن دے دیا ہے ان کے ہوش میں آنے کے بعد انکو ہلکی پھلکی غذا دیں جیسے فروٹس، دودھ، بریڈ، جوس دلیہ اور سوپ وغیرہ اور مصالحہ جات کا استعمال کم کریں یہ دوائیاں لکھ کے دے رہا ہوں یہ آپ منگوائیں اور مجھے اب ... " اجازت دیں

ڈاکٹر کے بات ختم کرتے عالم پیشہ وارانہ انداز میں اس سے گلے ملتے ملازم کے ہاتھوں اسے

... رخصت کروا کر اندر آیا تھا اور انٹرکام اٹھایا تھا

... " ہاں صغیر کو اوپر بھیجو "

... کچھ ہی دیر میں ملازم آچکا تھا

... " جی خان جی حکم آپ نے بلایا تھا "

... " ہاں یہ دھڑکن بی بی کی دوائیاں ابھی جا کر لے آؤ اور نیچے سے کک کو اوپر بھیج دو "

... ملازم تابعداری سے سرکواثبات میں ہلاتا ہوا پیپر پکڑے نیچے کی جانب بڑھتا تھا

... " جی خان صاحب آپ نے بلایا تھا "

... مینہ جو کے خان حویلی کی وفادار ملازمہ تھی بولی تھی

ہاں آج تمہیں ایک ذمہ داری سونپ رہا ہوں اگر اپنی ذمہ داری ٹھیک سے نبھائی تو تم "

... " جاسکتی ہو کام چھوڑ کر

...عالم نے تھوڑے سر دلچے میں کہا تھا کہ مینہ گھبراہٹ کا شکار ہوئی تھی

... "خان جی آپکی ہر بات سر آنکھوں پر آپ حکم تو کریں کہ مجھے کیا کرنا ہوگا"

دھڑکن کا اور ان کے کھانے پینے کا خیال رکھنا ہے آئندہ سے دھڑکن کا کھانا لگ بنے گا اور "

... "انکے کھانے میں مصالے کم ڈالو گی تم سمجھ آئی

"لیکن خان صاحب دھڑکن بی بی غصہ کرتی ہیں اگر کھانے میں مرچیں یا نمک کم ہو تو "

...مینہ نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا کہ عالم نے پہلے دھڑکن کو اور پھر مینہ کو گھورا تھا

اگر آئندہ ایسا کرتے تو مجھے بتا سکتی ہو تم اور سب سے ضروری بات کہ دھڑکن کے روم میں "

کسی قسم کا کوئی اسلحہ کوئی دوائی موجود نا ہوا اگر میں نے تمہاری لا پرواہی دیکھ لی تو پھر تم لوگ عالم

... "سلطان خان کے مزاج سے اچھی طرح واقف ہو

...عالم کی دھمکی سنکر مینہ کے چہرے پہ پسینے کی ننھی بوندیں چمکی تھیں

... " جی خان صاحب سمجھ گئی میرے لائق کوئی اور حکم "

... مینہ نے احترام سے نظریں جھکائے کہا تھا

--- " ہاں ابھی دھڑکن کے لیے سوپ بنادو ساتھ میں بریڈ بھی رکھ لینا "

... عالم کے کہنے پہ مینہ نے گردن کو اثبات میں ہلایا تھا

... " میں جاؤں خان جی "

--- " ہاں اب تم جاسکتی ہو "

مینہ نے اپنی جان خلاصی ہونے پہ گویا شکر کا کلمہ پڑھا تھا اور قدم نیچے کی جانب بڑھائے تھے جبکہ

... عالم تھوڑا دھڑکن کے نزدیک ہوا اور پھر اسکو گھورتے ہوئے بڑبڑایا تھا

--- " حالت دیکھو اپنی اور اسے مزید مریج مصالحوں نے ہیں "

... وہ میٹھا سا طنز کرتا بولا تھا کہ اگر دھڑکن ہوش میں ہوتی تو شاید عالم کے ہوش اڑا دیتی



میرال کو آج میر علی خان سے ملنے جانا تھا ار قم کو بتایا بھی تھا لیکن نجانے وہ صبح کانکلا ہوا تھا اور رات ہونے کو آئی تھی اب تک نہیں لوٹا تھا میرال نے گھڑی پہ ٹائم دیکھا تو فل وقت ساڑھے چھ بجے تھے میرال اٹھ کر واڈروب کی جانب آئی تھی اور اپنے لیے براؤن کلر کے شارٹ فرائک اور اسی کے ہم رنگ ٹراؤزر کا انتخاب کرتے وہ واشروم میں بند ہوئی تھی بیس منٹ کے بعد وہ گیلے بالوں سمیت باہر آئی تھی بالوں کو ڈرائیر سے خشک کرتے اسنے ایک سائیڈ سے مانگ نکال کر سائیڈ پف بنایا اور اوشن کلر کی آنکھوں میں کاجل کی ایک لکیر ڈالے پلکوں پہ مسکارے کا کوٹ کیے ہونٹوں پہ پنک کلر کی لپ اسٹک لگائے کانوں میں براؤن کلر کے چھوٹے سے ٹاپس پہنے اور گلے میں گولڈ کی باریک سی چین پہنے کلائی پہ ایک سائیڈ پہ قمیٹی گھڑی باندھے اور دوسری سائیڈ گولڈ کا بریسلٹ پہنے خود پہ پرفیوم چھڑکتے اسنے پاؤں میں براؤن کلر کی فلیٹ سی جوتی پہنی اور دوپٹے کو شانوں پہ اچھے سے پھیلائے ار قم کے آنے کا ویٹ کرنے لگی تھی ...

دس منٹ تو اسکو ادھر سے ادھر ٹہلتے ہو چکے تھے لیکن ار قم کا ابھی تک کوئی نام و نشان نا تھا لہذا اسنے فون اٹھاتے ار قم کا نمبر ڈائل کیا تھا جیسے ہی دوسری جانب سے کال اٹھائی گئی میرال جھٹ سے بول پڑی

ار قم یار کہاں ہیں آپ اتنی دیر سے آپکا ویٹ کر رہی ہوں ان فیکٹ میں تیار بھی ہو چکی ہوں " ... " پلیز اب تو آجائیں

میرال نے اداسی بھرے لہجے میں کہا تھا کہ ار قم کے ہونٹوں پہ ایک دلکش مسکراہٹ نے جھلپ --- دیکھائی تھی

... " اپنے پیچھے دیکھو "

ار قم کی بات سنکر پہلے پہل میرال حیران ہوئی لیکن جیسے ہی پلٹی ار قم کو اپنے سامنے دیکھ دھیماسا ... مسکرائی تھی

... " ارے آپ کب آئے اور اتنی دیر کیوں لگادی "

... میرال نے فون کو کان سے ہٹاتے ہوئے کہا تھا اور ار قم کی جانب بڑھی تھی

میں بس ابھی ابھی آیا ہوں جاناں دیر اسلیے ہو گئی کہ کرنل صاحب نے کھانے پہ روک لیا تھا " ...

... ار قم نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے پل بھر کا فاصلہ بھی مٹاتے ہوئے کہا تھا

آپنے کھانا کھا تو نہیں لیاد ادا جان سے بہت اصرار کیا تھا کہ آج رات کا کھانا ہم ان ہی کے " --- ساتھ کھائیں

.... میرال نے ار قم کی جانب دیکھتے کہا تھا

انکے پر زور اصرار پر بھی میں نے نہیں کھایا کیونکہ تمہارے بنا میرے حلق سے نوالہ کہاں " ... اترتا ہے جاناں

ار قم نے جذبات سے بو جھل لہجہ لیے کہا تھا اور میرال کے ہونٹوں پہ جھکنے ہی لگا تھا کہ میرال نے ... اسکے ہونٹوں پہ اپنا ہاتھ رکھا تھا

ارقم آپکے کپڑے نکال کر بیڈ پہ رکھ دیئے ہیں اچھے بچوں کی طرح تیار ہو کر نیچے آجائیں میں " ...
" ویٹ کر رہی ہوں آپکا

... میرا اپنا موبائل اور کلچ اٹھاتی اسکو گھور کر دیکھتی نیچے کی جانب بڑھی تھی
... جبکہ ارقم سر کو مسکرا کر نفی میں جنبش دے گیا تھا



دھڑکن کی آنکھ کھلی تو سر بھاری بھاری سا محسوس ہو رہا تھا اسنے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے
تھامتے اٹھ کر بیٹھنا چاہا تھا لیکن شدید تھکن ہونے کے باعث ایسا کرنا پائی تھی الٹا پھر سے تکیے پہ
گری تھی کہ عالم اسکی ساری حرکات و سکنات دیکھ کر ہنس دیا تھا عالم کے ہنسنے کی آواز سنکر
دھڑکن نے اپنی نظریں عالم پہ مرکوز کیں تھیں کہ جواب اسے گہری نظروں سے ہی دیکھ رہا تھا
... کہ دھڑکن کے کھا جانے والی نظروں کو خود پہ محسوس کرتے وہ لبوں کو دانتوں میں دبایا تھا

دھڑکن پھر سے اٹھنے کی کوشش میں تھی کہ عالم اب کی بار خود آگے بڑھتا تھا اور اسے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگوائی تھی

... " آپ کی ہیلپ کی کوئی ضرورت نہیں مجھے جائیں جا کر اس ثنا کی ہیلپ کریں "

دھڑکن کے کہنے پہ عالم نے گھور کر اسکی جانب دیکھا تھا اور پھر بیڈ پہ اس کے قریب ہی براجمان ... ہو گیا تھا

کیا ہے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں ویسے بھی میں دل سے اتر چکی ہوں نا تو جائیں جا کر اپنی ثنا کو ... " دیکھیں

دھڑکن جھنجھلا کر جلتی بھنتی بولی تھی کہ عالم نے ایک ہی دفعہ میں اسکی کلائی کو جھٹکا دیتے خود ... کے قریب کر لیا تھا جسکی بنا پہ وہ سیدھا اسکے سینے سے آگئی تھی

میں تو ایسے ہی دیکھوں گا تمہیں آخر کو بیوی ہو میری حق ہے تم پہ جیسے چاہے ویسے دیکھوں " ... مجھے منع کرنے کا حق تو تمہارے پاس بھی نہیں

... عالم کا طنزیہ لہجہ دھڑکن کو آگ ہی لگا گیا تھا

... " اچھا میں بیوی ہوں تو وہ ثنا کون ہے "

... " میری رکھیل "

عالم نے زہر خند لہجے میں کہا تھا کہ دھڑکن اپنی ہی کی گئی بات جو کہ عالم کی زبانی ہی دہرائی گئی تھی پر بیچ و تاب کھا کر رہ گئی تھی کچھ آنسوؤں مارے بے بسی کے لانی پلکوں پہ آٹھہرے تھے کہ --- عالم کا دل کیا انھیں اپنے لبوں سے چن لے لیکن وہ صرف سوچ ہی سکا تھا

ابھی وہ اسی اثنا میں بیٹھے تھے کہ ملازمہ نے دروازہ نوک کیا تھا جس پہ عالم نے دھڑکن کی کلائی کو ... چھوڑا تھا

... " آجائیں "

عالم کہتا دھڑکن سے تھوڑا دور ہو کر بیٹھا تھا جبھی ملازمہ مینہ ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوئی تھی ... جبھی دھڑکن کی نظر سوپ اور بریڈ پہ پڑی تھی کہ دھڑکن بیک وقت بول پڑی تھی

" مینہ یہ کیا بنالائی ہو لے جاؤ اسے اور میرے لیے اچھا سا تیز مصالے والا پاستہ بنا کر لاؤ "

دھڑکن نے مینہ کی جانب سپاٹ نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا کہ عالم نے دھڑکن کو شرر باز نگاہوں سے گھورا تھا جسکا کوئی اثر دھڑکن نے نالیا تھا

... " تم رکھ دو یہاں اور جاؤ "

... عالم کی تیز آواز پہ دھڑکن چونکی تھی

... " نہیں مینہ یہ لے جاؤ اور مجھے سپا سی پاستہ بنا کر لا دو "

... " مینہ تم رکھو اسے اور جاؤ یہاں سے "

اب کی بار عالم دھاڑا تھا کہ دھڑکن نے اپنے ہی کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں تھیں جبکہ مینہ کے ہاتھوں سے ٹرے چھوٹے چھوٹے بچی تھی وہ فوراً سے ٹرے کو سائیڈ ٹیبل پہ رکھتی خود کمرے سے رن ہو چکی تھی دھڑکن نے مارے طیش کے اپنے ہی لب بری طرح کچلے تھے

بہت زیادہ بکواس کرتی ہو تم دھڑکن ڈاکٹر نے سختی منع کر دیئے ہیں یہ سپاہی کھانے تمہیں "

...

... " اچھا میں بکواس کرتی ہوں نا وہ ثنا کے منہ کے سے تو جیسے پھول جھڑتے ہیں ہے نا "

... " تم ہر بات کا الٹا مطلب کیوں لے لیتی ہو یار "

... عالم نے بے چارگی سے کہا تھا

... " کیونکہ میں ایسی ہی ہوں دھڑکن علی شاہ ایسی ہی ہے عالم سلطان خان سمجھے تم "

دھڑکن نے اپنی انگشت شہادت اٹھا کر عالم کو وارن کیا تھا کہ عالم نے اسی وہی انگلی کو پکڑ کر

... گھماتے اسے اپنے قریب کر لیا تھا

میں تو سمجھ گیا ہوں لیکن شاید تم نہیں سمجھ پائی آج تک کہ عالم سلطان خان آخر چیز کیا ہے "

میرے جنوں کے ایک فیصد سے بھی نا واقف ہو تم اب تک اگر جو میں ایک جھلک اپنے جنوں کی

دیکھا دوں نا تو یقین جانو میری جان تمہاری سانسیں بھی میری محتاج ہو جائیں گی اس سے بہتر ہے

کہ میری بات چپ چاپ مان لو اور یہ کھانا کھا لو ورنہ تمہارے سارے کس بل نکالنے میں ایک ... " سکینڈ درکار نہیں ہو گا مجھے

اب کی بار عالم کے لہجے میں چھپی ذومعنیت کو محسوس کر دھڑکن کا چہرہ بھاپ چھوڑنے لگا تھا کہ عالم دلچسپی سے یہ منظر دیکھنے لگا تھا دل ہمک ہمک کر اسکو محسوس کر لینے کو چاہا تھا لیکن ارادہ ملتوی کرتے اسنے ٹرے اٹھا کر اسکے سامنے رکھی تھی کہ دھڑکن نے اب کی بار بنا کوئی چوں چراں کیے کھا لیا تھا اور کھا کر خود ہی اپنی دوائی بھی لے لی تھی جس پہ عالم کو ہنسی تو بہت آئی لیکن ضبط کر گیا تھا کھانے کے بعد دھڑکن میں اب کچھ ہمت آئی تھی جی بھی وہ اپنی پنک کمر کی سلک کی نانٹی لیے جو کے فل تو تھی لیکن نشیب و فراز چھپانے میں ناکام ہوتی تھی زیب تن کر لی تھی دھڑکن بھی اپنے نام کی ایک تھی جان بوجھ کر نانٹی پہنی کہ عالم کو سلاگاسکے اور ہوا بھی ایسا ہی تھا اسکے گہرے گلے کو دیکھتے عالم نے بامشکل اپنا تھوک نگلا تھا اور بنا اب کی بار کچھ کہے کمرے سے ... نکل گیا تھا

ہاہا بڑا آیا مجھ پہ حکم چلانے والا میری ایک محبت بھری نظر کی مار ہے خود کو تیس مار خان سمجھتا " ہے اسے تو ایسا خود کی ذات میں الجھاؤں گی میں کہ اس ثناؤاں کو اپنی زندگی ہی سے نکال باہر --- " کرے گا عالم صرف میرا تھا میرا ہے میرا ہی رہے گا

دھڑکن نے سائیڈ ٹیبل پہ پڑی عالم کی تصویر کو اٹھاتے چوم لیا تھا اور پھر اسکی تصویر ہی کو سینے سے لگاتے نیند کی وادیوں میں اتر گئی تھی ---



میرال اور ار قم میر علی سے مل چکے تھے ہمیشہ کی طرح آج بھی نانا بندہ میرال سے ملیں تھیں نا ہی سلطان خان میرال نے آنکھوں میں آئی نمی کو با مشکل پیچھے دھکیلا تھا ابھی میرال اور ار قم میر --- علی کے پاس بیٹھے باتوں میں مصروف ہی تھے جبھی ملازمہ نے کھانا لگنے کی اطلاع دی تھی

ملازمہ کی بات پہ وہ لوگ کمرے سے نکل کر باہر آئے تھے کہ سامنے ٹیبل پہ موجود تانا بندہ اور سلطان کو دیکھ میرال حیراں ہوئی تھی وہ آہستگی سے قدم اٹھاتی انکے قریب چلی گئی تھی جبھی ... تانا بندہ نے آگے بڑھتے اسے اپنے سینے سے لگا لیا تھا اور پھوٹ پھوٹ کر رودی تھیں

معاف کر دو بیٹا تمہاری ماں سے بہت بڑی غلطی ہو گئی پلیز معاف کر دو مجھے تمہیں خود سے " ...
" دور کر کے خود کو بھی اذیت میں مبتلا کیا اور خود کو بھی

... تابندہ نے روتے ہوئے کہا تھا کہ میرا ل نے ان کے آنسو صاف کرتے نفی میں سر کو ہلایا تھا
نہیں ماما پلیزیوں معافی مانگ کر مجھے مزید گناہ گار مت کریں میری غلطی تھی مجھے آپ لوگوں " ...
" کو اپنے اور رقم کے بارے میں بتادینا چاہیے تھا

میرا ل نے کہا تھا کہ سلطان خان سے اپنے بائیں پھیلائیں تھیں کہ میرا ل بھاگتی ہوئی ان کے
... سینے سے جا لگی تھی اور اپنا ضبط کھوتے پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی

ڈیڈ آئیٹم سوری پلیز معاف کر دیں مجھے آئی نو میں نے بہت غلط کیا مجھے آپ سب کو بتادینا چاہیے " ...
" تھا یہ سب پہلے سے ہی لیکن شاید میری ہی کم عقلی تھی جو نابتا سکی آپ سب کو
... میرا ل نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا تھا

بیٹا معافی تو مجھے مانگنی چاہیے تم سے کہ تم پہ تمہاری پسند پہ اعتبار نا کیا پلیز مجھے معاف کر دو "

... " میرے بچوں

سلطان نے اب کی بار میرال اور ارتم دونوں ہی کو گلے سے لگاتے کہا تھا کہ لاؤنج میں موجود ہر

... آنکھ ہی اشکبار تھی

" اچھا چلو بھی سلطان بیٹا اب کیا ساری باتیں یہی کر لو گے کھانا شروع کرو ٹھنڈا ہو رہا ہے "

...

میر علی کے کہنے پہ سبھی مسکراتے ہوئے کھانا کھانے کی غرض سے ڈائننگ ٹیبل کی جانب بڑھ

گئے پر تکلف انداز میں کھانے کے بعد چائے کا دورہ چلا تھا اور اس سبھی وقت میں سلطان اور

تابندہ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا کہ انہوں نے ارتم کو کتنا غلط سمجھا تھا بلکہ وہ تو انکی بیٹی کا محافظ تھا

قدم قدم پہ اس سے کیا گیا وعدہ نبھایا اور پھر محبت کے یہی تو اصول ہوتے ہیں آج میرال کے دل

سے یہ بوجھ بھی اتر چکا تھا وہ خود کو بہت ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی چائے کے بعد وہ دونوں ان...
تینوں سے اجازت لیتے اپنے گھر کی جانب روانہ ہوئے تھے



... " ار قم آج میں بہت خوش ہوں "

... میرال نے چمکتے ہوئے انداز میں کہا تھا

--- " اور میں تمہاری خوشی میں خوش ہوں "

ار قم نے گاڑی کو موڑ کر میرال کو دیکھتے کہا تھا جس پہ میرال کے چہرے پہ ایک دلکش مسکراہٹ
--- در آئی تھی

... " ویٹ ویٹ ار قم گاڑی روکیں "

... یکدم ہی میرال نے خوشی کے مارے اچھلتے کہا تھا

... " کیوں بھئی گاڑی کو روک کے کیا کرنا "

... ار قم نے میرال کی جانب دیکھتے کہا تھا

... " ار قم بارش مجھے بازش میں بھینگنا ہے "

ناٹ اگین جاناں ہر گز تمھیں یہ بے وقوفی نہیں کرنے دوں گا کیونکہ تم پچھلی بار بھی بیمار " ... " ہو گئی تھی

... " ار قم پلینز پلینز پلینز نا ار قم دیکھیں آپکو میری قسم چلیں نا "

میرال بچوں کی سی ضد کرتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئی تھی اور تیز بارش میں ... بھینگنے لگی تھی

ار قم نے پریشانی سے اسکی جانب دیکھا تھا کہ اسے صرف اسکی صحت کی ہی فکر لاحق تھی ایک نظر پھر سے اسکی جانب دیکھتے وہ مسکرایا تھا اور پھر خود بھی باہر نکل کر اسکے سامنے آکھڑا ہوا تھا ... کہ میرال نے یکدم ہی کہا تھا

...؟ " کیا آپ اپنی کیوٹ سی بیوی کے ساتھ ڈانس کرنا چاہیں گے "

" Would you like to dance with your cute wife?"

میرال نے بچوں کی طرح آنکھیں پٹپٹاتے کہا تھا کہ ار قم ہنسے بنا رہنا سکا تھا اور اپنا ہاتھ اسکے نازک مومی ہاتھ میں دیتے ایک ہاتھ اسکی کمر میں ڈالتے اسے خود سے قریب کر لیا تھارات کے اس پہر... وہ بھگتے کوئی دیوانے ہی لگ رہے تھے

میرال نے ایک نظر ار قم کی جانب دیکھا تو اسے بے ساختہ ہی اپنی قسمت پہ رشک آیا تھا میرال... کے گنگنا نے پہ ار قم نے اسکی جانب محبت پاش نظروں سے دیکھا تھا اور اسی کے پیچھے گنگنا یا تھا میری قسمتوں کو ملے ہاتھ تیرے "

پھر سے لکیریں دکھنے لگیں

دیکھا تمہیں تو ایسا لگا ہے

جیسے یہ آنکھیں ڈھرنے لگیں

رہوں عمر بھر میں تیری تو میرا

جب میں بادل بن جاؤں تم بھی
بارش بن جانا جو کم پڑ جائیں سانسیں
تو میرا دل بن جانا دم جھم ساون کی بوندیں
تو ہر موسم برسا نا جو کم پڑ جائیں سانسیں
☆... ☆... ☆... ☆... تو میرا دل بن جانا
میرے لبوں پہ آئے کبھی بھی ہو
نام پہلا تیرا میری زباں پہ
چاہے زمانہ منہ موڑ لے پر
" ہر پل تو رہنا میرا بس یہ دعا ہے
... ارقم کے یوں کہنے پہ میرا دل دھیمسا مسکرائی تھی

بنالونگی میں اب تجھے ہی خدا "

جب میں بادل بن جاؤں تم بھی

بارش بن جانا جو کم پڑ جائیں

سانسیں تو میرا دل بن جانا

رم جھم ساون کی بوندیں

توہر موسم برسانا جو کم

پڑ جائیں سانسیں تو میرا

" ☆ ... ☆ ... ☆ ... دل بن جانا

اب کی بار بار قم نے میرال کو اپنی جانب کھینچتے خود کے سینے میں بھینچ لیا تھا جب کے یہ رات انکی
... محبت کی گواہ بن چکی تھی



نیناں نے مندی مندی آنکھیں کھولیں تو خود کو ہاسپٹل کے بیڈ پہ موجود پایا سامنے ہی رحمان
... راجپوت فکر مندی سے ٹہلتے ہوئے دیکھائی دیئے تھے
... " آہہ "

اسنے اپنے سر کو تھامتے اٹھنا چاہ تھا کہ اسکے سامنے کھڑی نرس نے اسے سہارا دے کر بیٹھایا تھا

... " نویرہ میری بچی ٹھیک ہونا تم "

... رحمان راجپوت فکر مندی سے اسکی جانب بڑھتے ہوئے بولے تھے

آہہ ڈیڈی میں یہاں کیسے آئی می میں تو ایر پورٹ پہ تہی نامی میرے سر میں بہت درد "

... " ہے ڈیڈی کیا ہو رہا ہے یہ سب

... " بیٹا تم ایر پورٹ پہ بے ہوش ہو گئی تھی "

... " لیکن مجھے ہاسپٹل کون لایا "

... نیناں نے ذہن میں مچلتے سوال کو زباں پہ لایا تھا

... " حیدر علی شاہ "

... " کی کل کیا وہ می مجھے ایسے نہیں کیسے یہ سس سب "

... نیناں نے ذہن پہ زور ڈالا تو کچھ ہی پلوں میں اسے ایر پورٹ پر ہوا واقعہ یاد آچکا تھا

نن نی نی نہیں ڈیڈی مم می میری بات سنیں مم می مجھے مار دے گا وہ جان سے مارے دے گا "

مجھے پی یہ ہاسپٹل کی کھڑکیاں اور دروازے بند کریں وو وہ پپ پھر سس سے آجائے گا ڈیڈی

مم می میری جان قطرہ قطرہ کر کے لے رہا ہے وہ ڈیڈی پلیز سٹاپ ہم پلیز آئی ڈونٹ وانٹ ٹو ڈائی
.... " پلیز ڈیڈی

نیناں شدید روتے ہوئے خوف سے کانپتے چیخ رہی تھی رحمان راجپوت اسکی جانب سے بے حد
... فکر مند تھے

اچھا میری جان تم ڈرو مت تمہارے ڈیڈی تمہارے ساتھ ہیں وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا باہر "
... "سیکیورٹی موجود ہے ٹھیک ہے تم رونا بند کرو

رحمان راجپوت اسکو اپنے سینے سے لگاتے بولے تھے وہ خود بھی حیراں تھے کہ نیناں اتنا پینک
کیوں کر رہی ہے اسکی حالت پہ انھیں ترس آ رہا تھا اور حیدر پہ شدید قسم کا غصہ جو انکی بیٹی کی
.... جان لینے پہ تلا تھا اپنی حرکتوں سے

نیناں کو زبردستی تھوڑا سا دودھ پلا کر اسے میڈیسن دیتے وہ ایمر جنسی واڈ کی جانب گئے تھے جبھی
... انکے کمرے سے نکلتے ساتھ ہی حیدر کھڑکی سے اندر آیا تھا

نیناں کو دیکھتے شدید دکھ نے اسے آن گھیرا تھا وہ مر جھائی مر جھائی سی زرد رنگ میں صدیوں کی بیمار لگ رہی تھی اسکے ہونٹوں پہ نظر پڑتے جہاں اسکی شدت کا نشان واضح تھا ناچاہتے ہوئے اسکے ہونٹوں پہ ایک مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا کہ نیناں خود پر کسی کی لودیتی نگاہوں کو محسوس کر جھٹ پٹ آنکھوں کو کھول گئی تھی لیکن مقابل کو دیکھ اسنے کس کے بیڈ شیٹ کو اپنی مٹھیوں میں جکڑ لیا تھا خوف سے کانپتے جسم کو دیکھ حیدر نفی میں سر کو ہلا گیا تھا

--- " کیوں ڈرتی ہو مجھ سے اتنا نین یاد کرو وہی ہادی ہوں میں جس سے تمہیں محبت تھی "

حیدر کے قریب بیٹھنے پہ وہ بیڈ پہ مزید سمٹ کر بیٹھی تھی کہ حیدر کو اسکا گریز پسند نہیں آیا تھا جبھی اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے وہ اسے اپنی جانب کھینچ گیا تھا کہ نیناں بے آواز رونے لگی تھی خوف سے کچھ بولا بھی نہیں جا رہا تھا

آئی لو یو نین یاد ہے جو بد دعا تمنے مجھے دی تھی کہ مجھے عشق ہو جائے تم سے وہ سچ ہو گئی لگ گئی " تمہاری بد دعا مجھے جانتی ہو لوگ بد دعاؤں سے برباد ہو جاتے ہیں لیکن میں آباد ہو گیا ہوں جی اٹھا

ہوں تمہارے عشق نے ایک نئی زندگی بخشی ہے مجھے ایک نیا مقصد ہے میرے جینے کا تمہیں
... " حاصل کرنا تمہارے ٹوٹے ہوئے اعتماد کو پھر سے جوڑنا

حیدر کے لہجے میں کچھ تو ایسا تھا ناچاہتے ہوئے بھی نیناں اسکو دیکھنے پہ مجبور ہو گئی تھی تو کیا واقعی
ہی وہ بدل گیا تھا واقعی وہ پہلا والا ہادی بن گیا تھا جو صرف اپنی نین کا تھا لیکن کچھ ہی لمحوں کے
توقف کے بعد وہ اس سوچ جو جھٹک گئی بھلے ہی وہ اسکی محبت تھا لیکن کیا معاف کرنا اتنا آسان تھا
؟ معافی کے دو بول کیا اسکی کاٹی گئی افیت کا مداوا کر سکتے تھے؟ اس ستمگر کے ستم کو بھول جانا اتنا
آسان تھا کیا؟ اسکا ایک ایک ستم اسکے سبز بھگے نینوں کے سامنے لہرا گیا تھا کہ وہ کرب سے
... آنکھوں کو میچ گئی تھی

میرے اس ایک سال کی کاٹی گئی افیت کا حساب دے سکتے ہو جو تمہاری بدولت ہی ملی تھی "
مجھے پھر سے وہی نیناں سلطان خان بنا سکتے ہو مجھ میں پھر سے جینے کی چاہ پیدا کر سکتے ہو میری
روح کے بچنوں کو سمیٹ سکتے ہو میرے کردار پہ لگے سوالیہ نشان کو مٹا سکتے ہو میرا دردناک
--- " ماضی مجھے بھلا سکتے ہو تو تیار ہوں تمہیں معاف کرنے کو

نیناں اب کی بار ٹھہرے لہجے میں لیکن حیدر کی آنکھوں میں دیکھ کر گویا ہوئی تھی کہ اسکے ایسا... کرنے پہ وہ نظریں چرا گیا تھا

اب نظریں کیوں چرار ہے ہو حیدر علی شاہ ہممم آخر کو مجھ سے عشق کے دعوے دار ہونا تم " لیکن جانتے ہو تم ہمیشہ سے ایسے ہی ہو خود پرست خود غرض گھمنڈی ان کے بت جانتے ہو تمہاری اس جھوٹی انانے تمہیں مجھ سے محبت کرنے سے روکے رکھا تھا اور میری دی گئی بد دعا نے تمہیں مجھ سے عشق کرنے پہ مجبور کیا ورنہ تم تو آج بھی وہی حیدر علی شاہ ہو جو خود کی ذات ... " سے محبت کرنے والے شخص کی ذات ہی کو مٹا ڈالتے ہو

... نیناں تلخی سے کہتے مسکرائی تھی

... ایسا نہیں ہے پہلے جیسا کچھ بھی نہیں باقی رہا مجھ میں تم تو میری روح میں یوں اتر گئی ہو جیسے "

تو میری روح میں کچھ اس طرح بس گیا ہے "

کہ روح نکلے تو تو نکلے جو تو نکلے تو روح

.... " نکلے

حیدر کی بات سنتے نیناں کی پلکیں پل بھر کو لرزی تھیں کہ حیدر اسکی اٹھتی گرتی پلکوں کا رقص
... دیکھتا دیوانہ سا ہوا تھا اور جھک کر اسکی کان میں سرگوشی کرنے لگا تھا

" خود کو مضبوط کرو اور تیار ہو جاؤ اب اپنے سسرال جانے کے لیے مسسز حیدر علی شاہ "

... حیدر شوخ لہجے میں کہتا لٹے قدموں پلٹ گیا تھا

... " خود کو مضبوط تو کرنا ہی پڑے گا آخر کو تم سے بدلہ جو لینا ہے حیدر علی شاہ "

... نیناں نے زہرا گلتے لہجے میں کہتے اپنے آنسوؤں کو بے دردی سے رگڑ ڈالا تھا

★★★

میرال پیرٹ کلر کے لانگ شرٹ کے نیچے وائٹ کلر کی ہی ٹائٹ پینٹ پہنے گلے میں وائٹ کلر
کادوپٹ پہنے بھورے بالوں کو کھلا چھوڑے میک اپ کے نام پہ لبوں کو لال رنگ سے رنگے

پاؤں میں وائیٹ کلر کی پمپی پہنے کچ اور موبائل اٹھائے کمرے سے باہر نکل رہی تھی کہ سامنے
... سے آتے ار قم سے ٹکڑا گئی تھی

" ... اوہو بھئی دھیان سے چلا کرو جان تمہارا دھیان کہاں "

ار قم موبائل پہ ٹائپنگ میں مصروف سا بولا تھا

... کہ نظر میرال پہ پڑتے ہی ٹھہر سی گئی تھی لیکن ساتھ ہی ماتھے پہ بلوں کا جال گہرا ہوا تھا

؟ ... " کہاں جا رہی ہو "

پہلے پہل تو میرال ار قم کے فیس ایکسپریشنز دیکھ حیراں ہوئی تھی پھر خود کو کمپوز کرتے

... گویا ہوئی تھی

" ... ار قم میں مال جا رہی ہوں کچھ ار جنٹ چیزیں چاہیے تھیں مجھے "

میرال جلدی سے جواب دیتی آگے بڑھنے لگی تھی کہ ار قم نے اسکی بازو کو اپنی آہنی گرفت میں

... لے لیا تھا

... " لپ اسٹک ہلکی کرو اپنی "

ارقم نے ضبط سے کہا تھا کہ اسکا لال بھبھو کا چہرہ دیکھتی میراں چندپیل نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی
... تھی

... " ارقم یار میں آل ریڈی لیٹ ہو چکی ہوں جانے دیں مجھے "

میراں جھنجھلا کر کہتی آگے بڑھنے ہی لگی تھی جبھی اپنی کمر پہ ارقم کے کھر درے ہاتھوں کا لمس
محسوس کرتے کا پی تھی جان تو تب نکلی جب اپنے ہونٹوں پہ اسکے شدت بھرے لمس کا احساس
ہوا تھا بھرپور مزاحمت کرنے کے باوجود بھی خود کو رہانا کراسکی تھی تبھی کچھ دیر کے توقف کے
بعد ارقم اپنا پسندیدہ مشغلہ سرانجام دیتے پیچھے ہٹا تھا ایک گہری نظر اسکے ہونٹوں پہ ڈالی جن پر
لپ اسٹک ہلکی ہو گئی ایک نظر میراں کی جانب دیکھا جس کا چہرہ کچھ حیا کے اور کچھ غصے کے
... مارے سرخ ہو چلا تھا دیکھ گہرا مسکرایا تھا

--- " سکون نہیں ہے نا آپ کو میری جان کو مشکل میں ڈال کے ہی سکون ملتا ہے آپ کو "

میرال نے خفگی سے کہتے قدم آگے کو بڑھائے تھے جب ایک مرتبہ پھر سے اسکی کلائی اسکے
... ستمگر کی گرفت میں آگئی تھی

مجھے نظر انداز کرنے کی آئیندہ ہمت مت کرنا میرال ار قم علی شاہ اور آئیندہ کہیں بھی جانا ہو "

... " لپ اسٹک تم لائیٹ ہی لگاؤ گی میرے سامنے چاہے جتنی ڈارک لگالو

... ار قم نے سپاٹ اور پتھر لیے لہجے میں کہا کہ اب میرال بھی جھنجھلاہٹ کا شکار ہوئی تھی

--- " یار ار قم آپ کیوں تنگ کر رہے ہیں مجھے جانے دیں لیٹ ہو رہی ہوں "

... میرال نے منہ بسورتے کہا تھا کہ ار قم ایک گہرا سانس بھر کر رہ گیا تھا

اسے تنگ ہونا نہیں شدت پسند ہونا کہتے ہیں جو میں تمہارے معاملے میں ہوں اور تم اس چیز "

سے باخوبی واقف ہو جانتی ہونا کتنا ضدی ہے ار قم علی شاہ میری محبت ہی نہیں بلکہ میری ضد بھی

ہو تم تمہیں دیکھنے محسوس کرنے چھونے کا حق صرف مجھے حاصل ہے سمجھتی ہونا اسلیے میری

شدت کو اتنا بڑھا وامت دو کہ وہ جنوں میں بدل کر تمہارے سامنے آکھڑا ہو جائے میری جان تم

صرف میری ہو اس بات کو ہمیشہ ذہن میں رکھنا اب جاؤ اور جلدی واپس آ جانا میں ویٹ کرونگا
..."

ارقم نے دیوانہ دار اسکے چہرے کا طواف کرتے لہجے میں دیوانگی لیے کہا تھا کہ میرال سرکواثبات
میں ہلاتی آگے بڑھ گئی لیکن کچھ یاد آنے پہ فورامڑی اور ایک جھٹکے میں ارقم کے گرد بانہوں کا ہار
بناتے اسکے کان میں جھک کر ایک سرگوشی کر گئی جس کو سن ارقم کو اپنی رگوں میں سکون اترتا
... محسوس ہوا

... " آئی لو یو آلاٹ میرال صرف اپنے ارقم کی ہے اپنی آخری سانس "

میرال نے تیزی سے کہتے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے کہ اظہارِ محبت کر کے پھر ارقم کی
.... آنکھوں میں دیکھنا اسکے دنیا کا مشکل ترین امر لگتا تھا



دھڑکن آج صبح سے اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی کیونکہ جانتی تھی کہ عالم دودن کے لیے برنس میٹنگ کے لیے اسلام آباد گیا ہوا ہے آج رات میں عالم نے آنا تھا لہذا وہ اپنے ہاتھوں سے اسکے لیے کھانا تیار کرنے میں مصروف تھی وہ مصروف سی کڑاھی میں چچہ ہلا رہی تھی جبھی ثنا کی آواز سن کر وہ لمحے بھر کور کی تھی

دھڑکن کیوں فضول میں اپنی انرجی ویسٹ کر رہی ہو جبکہ تم اس بات سے باخوبی واقف ہو کہ " --- عالم کی نظر میں تمہاری اب رتی برابر بھی اہمیت نہیں رہی

اولانک سیریل سیلی اب میری یعنی دھڑکن عالم سلطان خان کی اہمیت ایک معمولی سی سیکریٹری " طے کرے گی ہممم؟ اوقات ہے میرے برابر کھڑا ہونے کی تمہاری جانتی ہونا میں کس کی بیٹی ... " ہوں کسی کی بہن اور کسی کی بیوی

... دھڑکن تمام حساب بے باک کرتی ثنا کو آگ ہی تو لگا گئی تھی

... (" یو " تم)

اس سے پہلے کہ ثناء دھڑکن پہ ہاتھ اٹھاتی دھڑکن نے وہی ہاتھ پکڑ کر زور سے جھٹک دیا تھا اور
... اپنی انگشت شہادت اٹھا کر ثناء کو وارن کیا تھا

اس بار صرف جھٹکا ہے اگلی بار مجھ پہ اگر یہ ہاتھ اٹھانے کا سوچا بھی تو اس ہاتھ ہی سے ہاتھ دھو "
... بیٹھو گی مائینڈاٹ

دھڑکن نے جلتے ہوئے چولہے کو آف کرتے اپنے قدم اوپر اپنے کمرے کی جانب بڑھائے
تھے...

--- "آہستہ نہیں"

... "اس بے عزتی کا بدلہ تو تم سے لے کر رہو گی میں دھڑکن علی شاہ"

ثناء نے ایک نظر چولہے پہ موجود کڑاھی پہ ڈالی تھی اور پھر ایک شاطرانہ مسکراہٹ اسکے چہرے
... پہ در آئی تھی



دھڑکن نے آج عالم کا فیورٹ کلر بلیک کا اوپن شرٹ والا فراک پہنا تھا جس کا گلا کافی گہرا تھا چونکہ دھڑکن نے شاور لیا تھا لہذا بال ڈرائے کرنے لگی تھی لیکن اگلے ہی پل ڈرائیٹر کو واپس رکھ دیا کیونکہ عالم کو اسکے گیلے بال زیادہ پسند تھے وہ آنکھوں میں کا جل لگائے اور ہونٹوں کو لال رنگ سے رنگے کانوں میں بلیک کلر کے ہی چھوٹے سے بوندے پہنے دوپٹے کو گلے میں ڈالے نیچے آئی تھی ملازمہ کے ساتھ مل کر ٹیبل پہ کھانا لگایا تھا جبھی اسکی نظر عالم پہ پڑی جو بلیک شلوار قمیض میں ملبوس نکھرا نکھرا سا زینے اتر رہا تھا کہ اسکے ہمراہ ثنا کو دیکھ دھڑکن کو گہرے دکھ نے آن گھیرا تھا لیکن جلد ہی آنکھوں میں چھائی نمی کو پیچھے دھکیل گئی تھی کیونکہ وہ یہ بات جانتی تھی کہ ... عالم اسی سے محبت کرتا چاہے زباں سے جو بھی کہے دل میں اسکے صرف دھڑکن ہی بستی ہے

... " اسلام و علیکم کیسے ہیں آپ "

... " و علیکم اسلام "

... عالم نے مختصر کہا تھا

اسکے حال پوچھنے پہ بھی وہ خاموش رہا تھا جسکی بنا پہ دھڑکن کی آنکھوں میں ایک بار پھر سے نمی
... اتری تھی جسے وہ کمال مہارت سے پیچھے دھکیل گئی تھی

--- " آج میں نے آپکی فیورٹ کڑاھی بنائی ہے ٹیسٹ کر کے بتائیں ناکہ کیسی لگی ہے "

... دھڑکن خود اٹھ کر عالم کی پلیٹ میں سالن نکالتے ہوئے بولی تھی

عالم نے بنا جواب دیئے نوالہ لگایا تھا اور نوالے لگاتے ہی اسے احساس ہوا جیسا اسکا پورا منہ جل رہا
ہو آنکھیں ضبط کرنے کے چکر میں خطرناک حد تک لال ہو چکیں تھیں جبکہ کانوں سے بھی
... دھواں نکل رہا تھا

... " آپکے لیے کڑاھی بنائی ہے مائے فٹ "

... بالا آخر عالم کا صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا اور اسنے پلیٹ اٹھا کر زمین پہ دے ماری تھی

ایسے بناتے ہیں کڑاھی اتنی لال مرچیں انڈیل دی تمنے اسے میں کسی کام کا ڈھنگ آتا بھی ہے "
... " یا صرف باتیں ہی کرتی ہو

عالم کے یوں دھاڑنے پہ دھڑکن لرز کے رہ گئی تھی جسکے ثنا کے چہرے پہ طمانیت بھری مسکان
... چھائی ہوئی تھی

--- " ایسے کیسے ہو سکتا ہے میں نے خود کڑاھی میں کم مرچیں ڈالی تھیں "

... دھڑکن نے آنکھوں میں آنسو لیے حیرانگی سے کہا تھا

... " اچھا ٹھیک ہے جب تمہیں خود پہ اتنا ہی یقین ہے نا تو یہ خود ٹیسٹ کر کے دیکھ لو "

ثنا نے کمال مکاری سے سالن کی پلیٹ اسکی جانب بڑھاتے کہا تھا کہ دھڑکن نے فوراً سے پلیٹ
کو پکڑتے سالن کو چکھا ہی تھا کہ اسکا پورا منہ جلنا شروع ہو گیا تھا جسکے دھڑکن خود حیراں تھی کہ
... ایسا کیسا ہو سکتا ہے اسنے تو اتنے کم مصالحے ڈالے تھے پھر یہ سرخ مرچیں کسنے ڈال دی
ایک نظر اسنے ثنا کے چہرے پہ ڈالی جہاں اب ایک شاطرانہ مسکراہٹ نے احاطہ کیا ہوا تھا اور
... دھڑکن کو اسکی یہی مسکراہٹ زہر لگی تھی

عالم آئی سویر میں نے اس میں تیز مرچیں نہیں ڈالیں بلکہ یہ سب اس ثنا کا کیا دھرا ہے "

جانتے تو ہیں آپ یہ شروع دن سے مجھ سے جلتی ہے مجھے آپ کی نظروں میں گرانے کے لیے

... " اسنے یہ سب کیا پلینز یقین کریں میرا

... دھڑکن تیز آواز میں بولی تھی

بس کر دو تم دونوں اور دھڑکن ویسے بھی تمہاری تو بچپن سے عادت ہے دوسروں پہ الزام "

تراشیاں کرنے کی آئندہ سے میرے لیے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں بخش دو مجھے

... "

عالم جھنجھلا کر کہتے تیز تیز قدم اٹھاتا اوپر کی جانب بڑھ گیا تھا جب کے دھڑکن اپنی جگہ ساکت

... کھڑی رہ گئی تھی

... " بتاؤ اب کیا کرو گی کیسے ثابت کرو گی کہ سب کچھ میں نے کیا ہے، ہممم "

ثنا نے دھڑکن کے سامنے کھڑے ہوتے اسکے چہرے پہ اپنے ہاتھ پہ انگلیاں پھیری تھیں کہ اسی... پل دھڑکن نے اسکا وہی ہاتھ پکڑ کر مروڑا تھا جسکی بنا پہ ثنا کی چیخ بے ساختہ تھی

تمنے آج جو کچھ میرے ساتھ کیا ہے نا وعدہ رہا سود سمیت واپس لوٹائے گی تمہیں دھڑکن " ... " علی شاہ

سنہری آنکھوں میں اتری ہوئی خون کی لالی دیکھ پل بھر کو ثنا گھبرائی تھی لیکن خود کو کمپوز کرتی... ایک ہی جھٹکے میں اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے آزاد کرا گئی تھی

یہ تو وقت ہی بتائے گا کہ کس کی ہار ہوگی کس کی جیت کون سب کچھ پالے گا کون خالی ہاتھ رہ " ... " جائے گا

... ثنا نے ایک ادا سے کہا تھا کہ دھڑکن اسکو دیکھ طنزیہ مسکرائی تھی

جانتی ہو ترس آتا ہے مجھ تمہیں پہ کہ مجھ سے انتقام لینے کی خاطر تم نے خود ہی کی ذات کو عالم " کے سامنے بے مول کر دیا تبت افسوس ہو رہا ہے مجھ تم جیسی کم ظرف لڑکی پہ لیکن خیر پھر یہ

سوچتی ہوں جس لڑکی کا پیشہ ہی یہ ہو امیر زادوں کی زندگیاں برباد کر کے ان سے پیسے بٹورنا انکو
... " تو اللہ بھی ہدایت نہیں دیتا

دھڑکن طنزیہ انداز میں کہتی اپنے قدم اوپر کی جانب بڑھا گئی تھی جسکے ثنا کاروم روم دھڑکن کے
.... کہے گئے الفاظ سے سلگ کر رہ گیا تھا



ڈھڑکن تیزی سے زینے چھڑتی اپنے اور عالم کے

--- مشترکہ روم کی جانب بڑھی تھی

--- "عالم آپکو زیادہ جلن ہو رہی ہے کیا لپس پہ"

ڈھڑکن نے عالم کی جانب دیکھا جو گلاس وال کے سامنے کھڑے اپنے اندر کے کھولن کو کم

--- کرنے کی کوشش میں مصروف تھا

--- "جیسے آئی ہو ویسے ہی واپس چلی جاو"

--- عالم نے کرخت لہجے میں کہا تھا

جبکہ دھڑکن نے اسکی بات کو سرے ہی سے نظر انداز کرتے اپنے قدم عالم کی اوور بڑھائے
--- تھے

آیک نظر عالم کی جانب دیکھتے جسکا چہرہ لال ہو رہا تھا

یکدم ہی اسکے چہرے پہ جھکتے اسکے لبوں پہ اپنے لب رکھتے وہ اسے بے انتہا حیرت میں مبتلا کر گئی
--- تھی

--- کچھ پلوں کے توقف کے بعد دھڑکن پیچھے ہٹی تھی

--- " یہ کیا بے ہودہ حرکت تھی "

--- " بے ہودہ حرکت تو نہیں ہے منہ لگایا ہے اور اپنے ہی شوہر کو لگایا ہے "

دھڑکن کے اتر کر بولنے پہ عالم عجیب سے انداز میں مسکرایا تھا اور اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسکے
--- چہرے پہ جھکا تھا

ہاں بے شک بیوی تم نے اپنے ہی شوہر کو منہ لگایا ہے لیکن منہ کیسے لگاتے ہیں اسکا پتہ تمہیں "

--- ہماری شادی کے ایک سال بعد بھی نہیں چلا

--- یہ کہہ کر عالم ڈھر کن کے لبوں پہ شدت سے جھکا تھا

--- کہ ڈھر کن اسکی شدت پہ لرز کے رہ گئی تھی

--- کچھ پلوں بعد وہ ہٹا تھا اور ایک گہری نگاہ ڈھر کن کے لرزتے وجود پہ ڈالی تھی

--- "امید ہے کہ اب سمجھ گئی ہو گی کہ شوہر کو کیسے منہ لگاتے ہیں "

--- عالم کی بے باک بات پہ ڈھر کن کا چہرہ ہل بھر میں لال ہوا تھا

کہ عالم کا دل یہی چاہا کہ اسے اپنے سینے میں بھینچ لے لیکن وہ یہ صرف سوچ ہی سکا تھا اس سے

... پہلے کہ وہ وہاں سے نکلتا ڈھر کن نے اس کے سینے پہ اپنا سر رکھ دیا تھا

... "عالم میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں پلیز مجھے خود سے دور مت کیجیے گا "

--- ڈھر کن کے کہے گئے الفاظ سن کر عالم ایک گہرا سانس بھر کر رہ گیا تھا

کچھ تو ایسا کرنا پڑے گا جس سے عالم سارا کا سارا دھیان مجھ پہ دے میں کبھی تم دونوں کو ایک " ...
" نہیں ہونے دوں گی یہ میرا خود سے وعدہ ہے

دروازے کے باہر کھڑی ثنائے نفرت سے ڈھرن کن کی جانب دیکھا تھا اور اپنے قدم اپنے کمرے
--- کی جانب بڑھائے تھے



میرال مال میں چیزیں لے کر فارغ ہی ہوئی تھی اور کاؤنٹر پہ اپنا سامان سبٹ کر آیا تھا کہ اسے
... اپنے پیچھے سے شاداب کی آواز سنائی دی تھی جسکو سن کر وہ چونکی تھی

... " کیسی ہو میرال "

شاداب کے یوں کہنے پہ وہ پلٹی تھی اور شاداب کو اپنے سے کچھ فاصلے پر کھڑا دیکھ حیران ہوئی
... تھی

... " تت تی تم باہر کیسے آئے "

... میرال کے سوال پوچھنے پہ شاداب دلکشی سے مسکرایا تھا

... " چلو کہیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں "

... شاداب کے یوں کہنے پہ میرال کارنگ فق پڑا تھا

بی ریلکس میرال آئی سوئیر کے میں تمہیں کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاؤں گا ایٹ لیسٹ یہی "

... " سوچ کر ساتھ آ جاؤ کہ تمہارے چچا کا بیٹا ہوں

میرال نے ایک نظر اسے دیکھا جو امید بھری نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا رہا تھا سر کو اثبات میں

ہلاتے وہ اس کے پیچھے چل پڑی تھی اور کچھ ہی دیر میں وہ دونوں ایک فینس کینے میں بیٹھے

... تھے

میرال میں جانتا ہوں کہ میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا ہے آئی سوئیر میں اپنے کیے پہ "

شرمندہ ہوں بہت میں نے عالم کے ساتھ بھی ارقم کے ساتھ بھی بہت غلط کیا ہے اور اس سب

... " میں نقصان صرف میرا اپنا ہی ہوا ہے

...؟ " تو تم یہ سب مجھے کیوں بتا رہے ہو "

... میرا ل نے کرخت لہجے میں کہا تھا

اسلیے کہ میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں میں سچ میں بہت شرمندہ ہوں پلیز معاف کر دو "

... " احسان ہو گا تمہارا مجھ پہ

... شاداب نے التجائی نظروں سے دیکھتے لہجے میں بیچارگی لیے کہا تھا

... " اور میں کیسے یقین کر لوں کہ تم بدل گئے ہو اور تم باہر کیسے آئے "

میرے ایک دوست نے میری بیل کرائی تم چاہے جو قسم لے لو لیکن میں بدل گیا ہوں "

... " میرے ضمیر پہ جو بوجھ ہے اسے اتار دو پلیز

... میرا ل نے ایک نظر شاداب کی آنکھوں میں دیکھا جہاں اسے سچائی ہی دیکھائی دی تھی

ٹھیک ہے میں نے معاف کیا تمہیں لیکن آئندہ کسی کی زندگی مت برباد کرنا ہی کسی کے "

... " جذبات سے کھیلنا

... میرال نے چہرے پہ سنجیدگی سجائے کہا تھا جسکے شاداب نے سر کو ہاں میں ہلایا تھا

... "ٹھیک میں مجھے لیٹ ہو رہا ہے میں چلتی ہوں بائے"

... میرال نے اب کی بار چہرے پہ مسکراہٹ سجائے کہا تھا

... "اوکے بائے اینڈ تھینک یوونس اگین"

شاداب کے یوں کہنے پہ وہ سر کو اثبات میں ہلاتی اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گئی تھی اسکی گاڑی کے

... وہاں سے نکلتے ہی شاداب کے چہرے پہ ایک عجیب مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا

... "جوٹاسک تمنے دیا تھا وہ مکمل کر لیا میں نے اب نیکسٹ کیا پلان ہے"

... شاداب فون پہ پلوشہ سے مخاطب تھا

... "ویری گڈ اب تم میری اگلی کال کا ویٹ کرو"

--- پلوشہ نے کہہ کر کال کاٹ دی تھی جسکے شاداب فون کو گھور کر رہ گیا تھا



نیناں نے حیدر سے بدلہ لینے کا ارادہ کر لیا تھا رحمان راجپوت نے اسے پہلے پہل روکا تھا لیکن وہ... جانتے تھے اب وہ انکی نہیں سنے گی ماضی کی تلخیوں نے اسے ضدی اور خود سر بنادیا تھا

فل وقت شام کے چھ بجے تھے اور نیناں انوار سلور کلر کی شارٹ ٹاپ پہنے جو سیلیو لیس ساتھ میں وائیٹ کلر کی ٹائیٹ پہنے

پاؤں میں سائیٹ کلر کی ہائی سیلرز پہنے کالے بالوں کی پونی ٹیل بنائے لبوں پہ پنک کلر کی لب اسٹک لگائے پلکوں پہ مسکارے کا کوٹ کیے کانوں میں ڈائمنڈ کے چھوٹے چھوٹے سے ایر رنگز پہنے موبائل اور اپنا کلچ اٹھائے وہ آگے بڑھی تھی لیکن کمرے کے وسط ہی میں رک گئی تھی کچھ... سوچنے پہ اسکے لبوں پہ ایک شاطرانہ مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا

کال لوگ میں جا کے حیدر کا نمبر ڈائل کرتے اسنے فون کو کان سے لگایا تھا جو کے پہلی ہی بیل پہ... اٹھالیا گیا تھا

... " ہیلو کیسے ہیں آپ "

--- " زہ نصیب آج کیسے یاد کر لیا اپنے دیوانے کو "

... حیدر کی بات پہ وہ عجیب سے انداز میں مسکرائی تھی

... " مجھے کچھ کام ہے آپ سے "

--- " آپکا غلام حاضر ہے میڈم آپ حکم کیجئے "

... حیدر کے کہنے پہ نیناں کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی

... " مجھے مام اور ڈیڈ سے ملنا ہے دادا جی سے ملنا ہے کیا آپ لے چلیں گے "

... نیناں اسکے جواب کی منتظر تھی

... " نیناں اسوقت میرے خیال سے مناسب نہیں رہے گا ہم پھر چلیں گے "

... " پلیز ہادی مجھے بہت دل کر رہا ہے سب سے ملنے کو مجھے بہت یاد آرہی ہے سبکی "

... " اچھا ٹھیک ہے بابا تم تیار ہو جاؤ میں آ رہا ہوں تمہیں پک کرنے کے لیے "

... " میں ریڈی ہوں بس آپکا ہی ویٹ کر رہی ہوں ابھی "

--- " ٹھیک میں میں دس منٹ میں پہنچ رہا ہوں "

... حیدر نے مسکرا کر کہا تھا اور گاڑی کی کیز اور اپنا والٹ اٹھاتے نیچے کی جانب بڑھ گیا تھا



نیناں کو حیدر کی گاڑی کا ہارن سنائی دیا تو وہ تیزی سے زینے اترتی باہر کی جانب بڑھی جہاں حیدر

... اسکا ویٹ کر رہا تھا

... " اسلام و علیکم "

... نیناں حیدر کو سلام کرتی گاڑی میں بیٹھی تھی

... " و علیکم اسلام یہ ڈریس کیسا پہنا ہوا ہے تم نے نین "

... حیدر کے نیناں کے ڈریس کو دیکھتے اسکے ماتھے پہ بلوں کا جال گہرا ہوا تھا

... " نیناں یہ کس قسم کی ڈریسنگ کی ہوئی ہے تم نے "

--- حیدر کے پوچھنے پہ نیناں دل ہی دل میں طنزیہ مسکرائی تھی اور پھر تحمل سے گویا ہوئی

" Excuse Me I'm Doctor Naina Sultan Khan I am an independent girl who earns her own food and eats her own, so I am free. I don't like to be stopped for no reason. This is my life " ...

توجہ فرمائیے ڈاکٹر نیناں سلطان خان ہوں ایک خود مختار لڑکی ہوں جو اپنا کماتی ہے اپنا کھاتی ہے " سو میں آزاد ہوں مجھے بلا وجہ کی روک ٹوک پسند نہیں یہ میری زندگی ہے میں اسے جیسے چاہو ... " گزاروں مجھے کون روک سکتا ہے کوئی نہیں ہے نا

نیناں کے کہے گئے الفاظ نے حیدر کا لہو گرمادیا تھا وہ کبھی اس سے ایسی ٹون میں بات نہیں کرتی تھی نا ہی اسے اس طرح کالب و لہجہ پسند تھا لیکن وہ اس بات سے قطعی واقف نہیں تھا کہ نیناں ... کے دل میں چل کیا رہا ہے

... " کوئی اور نہیں روک سکتا میں تو روک سکتا ہوں نا آخر کو شوہر ہوں تمہارا "

... حیدر نے اب کی بار سنجیدہ لہجہ لیے کہا تھا

میں نے اس بات سے قطعی انکار نہیں کیا کہ آپ میرے شوہر نہیں آپ ہیں میرے شوہر "

لیکن میں آپ کی بیوی ہوں آپ کی زر خرید غلام نہیں جو آپ کا ہر حکم بجالاؤں یا پھر آپ کی کہی گئی ہر

... " بات پہ تابعداری سے سر ہلا دوں

نیناں کا یوں کہنا حیدر کو آگ ہی تو لگا گیا تھا اس لیے اس نے لال آنکھوں سے ایک نظر نیناں کی جانب

... دیکھا تھا کہ اب کی بار نیناں نے خوف سے اپنا تھوک نگلاتا تھا

.... " ہاں "

اس سے پہلے کہ نیناں کچھ کہتی حیدر نے اسپر جھکتے اس کی شفاف گردن پہ پوری قوت سے اپنے

... دانت گاڑھے تھے کہ نیناں کی چیخ بے ساختہ تھی

... کچھ پلوں بعد اس نے ہٹے نیناں کا چہرہ دیکھا آنسو تو متواتر آنکھوں سے بہہ رہے تھے

آئندہ کے بعد مجھ سے اس طرح کے لب و لہجے میں بات مت کرنا ورنہ میں بھول جاؤنگا کہ میں " تم سے کتنی محبت کرتا ہوں یہ بات یاد رکھنا کہ تم حیدر علی شاہ کی عزت ہو اور حیدر علی شاہ اپنی ... " عزت پہ کسی قسم کا کوئی سمجھوتہ نہیں برداشت کرتا

حیدر کے یوں کہنے پہ تن بدن میں آگ سی لگ گئی تھی دل خون کے آنسو رو رہا تھا یہ شخص اول ... دن سے ہی اسکے لیے تکلیف کا باعث بنا تھا

خود پہ بات آئی تو برداشت نہیں ہونا لیکن میں وہ ہر کام کرونگی جس سے تم منع کرو جس سے " تمہیں شرمندگی محسوس ہو تمہاری اسی انا کو غرور کو اور تمہاری اس نام نہاد اکڑ کو توڑانا تو میرا نام بھی نیناں سلطان خان نہیں برباد کردونگی تمہیں اسی افیت سے گزاروں گی تمہیں جس ... " افیت سے تم نے گزارا تھا مجھے

نیناں نے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے دل ہی دل میں حیدر کو مخاطب کرتے نفرت بھرے ... لہجے میں کہا تھا



میرال جب گھر پہنچی تو گھر پہ کوئی نہیں تھا کیونکہ شاداب سے ملنے کے بعد وہ ماریہ کی طرف چلی گئی تھی کچھ ہی ٹائم میں ماریہ کی شادی تھی اور شادی کے بعد ماریہ یو کے جارہی تھی اسلیے وہ کچھ ٹائم اسی کے ساتھ گزار کر آئی تھی فل وقت رات کے آٹھ بجے تھے ماریہ کے ساتھ وقت کا پتہ ہی ناچلا اب جبکہ تو سامنے کسی کو موجود نا پا کر پریشان ہوئی تھی حیرت کی بات تھی کہ پبلس کی ... سبھی لائیس بھی آف تھیں

... "مام ڈیڈار قم کہاں ہیں آپ سب"

میرال کی آواز میں پریشانی کا عنصر موجود تھا کہ ابھی وہ اسی اثنا میں کھڑی تھی کہ یکدم ہی پبلس کی تمام لائیس آن ہوئیں تھیں لاؤنج میں کلر فل بلونز دیکھ کر وہ حیراں ہوئی تھی اور سامنے ہی ... دیوار پہ بڑے لفظوں سے لکھا گیا

"Happy Birthday Meeral" ...

... اسکو دیکھ وہ مسکرائے بنا رہا نا سکی تھی وہ اپنا برتھڈے بالکل بھول چکی تھی لیکن ار قم کو یاد تھا

ہیپی برتھڈے میرال بیٹا ہمیشہ خوش رہو سہاگن رہو جیتی رہو اللہ پاک تمہیں نیک اولاد سے
--- "نوازے

... روشنا بیگم نے اسکا ماتھا چومتے ہوئے کہا تھا جب کے میرال نے بھی انہیں گلے سے لگالیا تھا
... "تھینکس مام"

ہیپی برتھڈے بیٹا جیتی رہو اللہ پاک تمہاری اور ار قم کی جوڑی سلامت رکھے آمین ثم آمین

سکندر علی شاہ نے بھی دعائیں دے دے پانچ پانچ ہزار کے کئی نوٹ ار قم اور میرال دونوں پہ وار
... کر ملازموں میں تقسیم کر دیئے تھے
... "تھینک یو ڈیڈ"

... میرال نے مسکراتے ہوئے کہا تھا
... "ہیپی برتھڈے جان"

ارقم نے میرال کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسکے قریب ہوتے کہا تھا کہ میرال نے اسکا ہاتھ ہٹانا چاہ تھا... کیونکہ سبھی انھی دونوں کو دیکھ رہے تھے لیکن ارقم کی بے باکی کہیں بھی شروع ہو جاتی تھی پلو شہ پاکیزہ ثانیہ بیگم وہاں موجود تو تھیں لیکن مارے جلن اور حسد کے کچھ کہہ ہی ناسکیں... تھیں

... " میرال بیٹا آؤ نائیک کاٹو "

... روشنا بیگم نے کیک کی جانب اشارہ کرتے کہا تھا

... پھر میرال اور ارقم نے مل کر کیک کاٹا تھا اور سبھی کو کھلایا تھا

ارقم اب کیک میرال کے چہرے پہ لگائے اسے تنگ کر رہا تھا جبکہ میرال مسلسل ہنس رہی تھی... کہ پلو شہ تو جل بھن کر رہ گئی تھی دونوں کا پیار دیکھ

میرال بی بی منالو جتنی خوشیاں منانی ہیں میرا بھی وعدہ ہے تم سے انھی خوشیوں کو آگ نالگا " --- " دی نا تو میرا نام بھی پلو شہ شاہ نہیں

... نفرت سے پھنکارتے ہوئے وہ پیر پٹختی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی



میرال ڈریسنگ کے سامنے اپنے بندے اتارتی ار قم کو دیکھ رہی تھی جو بلیک کلر کی شرٹ اور

... ٹراؤزر میں ملبوس لیپ ٹاپ کھولے کسی اہم کیس کی فائل سٹڈی کر رہا تھا

... " ار قم آپ نے مجھے گفٹ ہی نہیں دیا کوئی "

میرال اب کی بار ڈریسنگ سے ٹیک لگا کر کھڑی ہوتی بولی تھی کہ ار قم دلکشی سے مسکراتے لیپ

ٹاپ میں فائل کو کلوز کر کے لیپ ٹاپ کو سائیڈ کرتے اسکی جانب بڑھا تھا اور ایک ہی جست

.... میں اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے نزدیک کھینچ گیا تھا

... " میں ہوں جو تمہارا گفٹ اور کیا چاہیے تمہیں ہاں "

اسکی کمر پہ اپنی انگلیوں سے دباؤ بڑھاتے وہ انچ بھر کا فاصلہ مٹا گیا تھا کہ میرال کی آنکھیں خود بخود

... ہی حیا کے مارے جھک گئی تھیں

اس کی اٹھتی گرتی پلکوں کا رقص اسکا لال پڑتا چہرہ اسکے کانپتے ہونٹ ار قم کو اسکا دیوانہ بنا رہے
نام کا پینڈنٹ پورے شان سے "S" تھے یکا یک اسکی نظر اسکی گردن پہ پڑی جہاں آج بھی
چمک رہا تھا ماضی کی سبھی باتوں کو یاد کرتے ار قم مسکرا گیا تھا اور جھک کر اسکی گردن پہ اپنے لب
رکھے تھے کہ میرا اب ہلکا ہلکا کانپ رہی تھی اسکے کانپنے کو دیکھ وہ نفی میں سر کو ہلا گیا تھا ایک
سال گزر جانے کے بعد بھی وہ آج بھی ویسی ہی تھی اسکے قریب آنے پہ وہ یوں ہی حواس باختہ
... ہو جاتی تھی لیکن اسکی یہ حالت ار قم کو کافی مزادیتی تھی

یکدم ہی میرا کو اپنی بانہوں میں اٹھائے وہ بیڈ پہ لایا تھا اور اسکو بیڈ پہ لیٹاتے وہ خود اسپر سایہ
... فگن ہوا تھا

... " ار رارق ار قم کی کیا کر رہے ہیں "

... میرا کے لہجے کی لڑکھڑاہٹ محسوس کر وہ گہرا مسکرایا تھا

... " گفٹ نہیں چاہیے تمہیں برتھڈے کا "

... ار قم کی بات پہ میرال نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا

... " میری دکھتی قربت ہی تمہارا گفٹ ہے "

... کہتے ار قم نے میرال کی سانسوں پہ اپنا تسلط جمایا تھا

کہ دور کھڑی قسمت بھی اداسی سے مسکرا دی تھی کیونکہ آنے والے وقت میں ان دونوں کی محبت کو کڑے امتحان سے گزرنا تھا



نیناں اور حیدر خان حویلی پہنچ چکے تھے ایک عرصے بعد اپنے گھر کو دیکھتے ناچاہتے ہوئے بھی... اسکی آنکھوں میں نمی اتری تھی جسکو وہ سرعت سے ہی پیچھے دھکیل گئی تھی

... " چلیں "

حیدر کے کہنے پہ وہ بنا کوئی جواب دیئے آگے کی جانب بڑھ گئی تھی کہ حیدر اسکی لا تعلق پہ لب
بھینچ کر رہ گیا تھا گیٹ پہ کھڑا گاڈ اور لان میں موجود ملازم سبھی نیناں کو ایک عرصے بعد زندہ دیکھ
... حیراں ہونے کے ساتھ ساتھ خوش بھی تھے



نیناں انٹرنیس پہ پہنچی جسکے نگاہ لاؤنج میں ڈورائی تھی سامنے ہی لاؤنج میں کام کرتی ملازمہ کے
... ہاتھ رکے تھے

... "نن نی نیناں بی بی"

... ملازمہ نے زیر لب دہرایا تھا

... جسکے نیناں کے اندر بڑھتے قدم دیکھ ملازمہ سبھی کو بلانے لگی تھی

... "بیگم صاحبہ مالک چھوٹے مالک یہ دیکھیے کون آیا ہے"

... "اوہو بھی رضیہ کیا ہو گیا ہے کیوں چیلار ہی ہو"

تابندہ بیگم کمرے سے باہر نکلی تھیں کہ لاؤنج میں کھڑی نیناں کو دیکھ وہ اپنی جگہ پہ لڑکھڑائیں
... تھیں

... "نن فی نیناں مم می میری بچی"

--- نیناں کو دیکھتے وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتی نیچے کی جانب بڑھیں تھیں

ملازمہ اور تابندہ بیگم کی آواز سنکر میر علی اور سلطان خان بھی لاؤنج میں آگئے تھے اور نیناں کو
دیکھتے ٹھٹکے تھے ان سب کو اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں آ رہا تھا کہ نیناں ایک سال بعد زندہ سلامت ان
... سبکی آنکھوں کے سامنے کھڑی ہے لاؤنج میں کھڑی ہر آنکھ نیناں کو دیکھ اشکبار تھی

... "نیناں میری بچی"

تابندہ بیگم بہتے آنسوؤں سمیت کہتی ہوئیں نیناں کی جانب بڑھیں تھیں کہ نیناں نے بیچ راستے
... ہی میں انھیں اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے روک دیا تھا

مجھ سے یہ جھوٹی ہمد دریاں کرنے کی ضرورت نہیں آپ سبکو میں بس یہی بتانے آئی تھی کہ " ...
" بچ گئی ہوں میں بد قسمتی سے

... " یہ کیا بکواس ہے نیناں "

... حیدر کو نیناں کا لہجہ بالکل پسند نہ آیا تھا اس لیے بول پڑا تھا

... " تم تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں قدم رکھنے کی گھٹیا انسان "

--- سلطان خان حیدر کو اپنے سامنے دیکھتے بھڑک اٹھے تھے

شوہر ہے یہ میرا اس ہمت سے اس حثیت سے اس گھر میں کھڑا ہے بھول گئے کیا کہ سلطان " خان کہ کون ہوں میں ہاں؟ بیٹی ہوں آپ کی وہی بد نصیب بیٹی جسکو آپ نے اپنے ہاتھوں سے ونی ...
" کرتے وقت موٹ کے گھاٹ اتارا تھا

... نیناں کے لہجے میں اپنے لیے نفرت محسوس کر کے سلطان خان کنگ رہ گئے تھے

نیناں بیٹا یہ کیا کہہ رہی ہو تم بھول گئی ہو کیا کہ یہ وہی حیدر علی شاہ ہے جس نے تم پہ مظالم " ...
" ڈھائے اسی کی وجہ سے تمہارا ایکسیڈنٹ ہوا تھا بھول گئی ہو

... تابندہ بیگم نے نیناں کی جانب دیکھتے کہا تھا

میں سب جانتی ہوں میں بھولی کچھ بھی نہیں ہوں نامیرا کوئی باپ ہے نابھائی ناماں نابہن اور نا " ...
" ہی کوئی شوہر

نیناں نے سامنے کی جانب نظروں کو مرکوز کرتے کہا تھا کہ حیدر اسکا خود کو دھتکارنا اگنور کرنا
برداشت نہیں کر پایا تھا

... " چلو یہاں سے نیناں "

حیدر اسکا بازو اپنی جانب کھینچتا ہوا بولا تھا جبکہ وہ ایک ہی بار میں اسکا بازو سختی سے جھٹک کر درشتی ...
سے بولی تھی

... " ڈونٹ یو دیئر ٹوٹچ می گوٹ مائے پوائنٹ "

... وہ بد تمیز سے کہتی ہوئی سلطان خان کی جانب بڑھی تھی

آپ سبھی لوگ سمجھتے ہوئے کہ میں آپ سب کے لیے یہاں آئی ہوں آپ سب سے ملنے " کے لیے بے تاب تھی تو اپنی غلط فہمی دور کر لیجیے ایسا کچھ نہیں ہے بلکہ میں آپ کو یہ بتانے آئی ہوں کہ جہاں میں رہ رہی ہوں نا وہاں میں بہت خوش ہوں اس سٹی کے سب سے فینس ڈاکٹر رحمان راجپوت کی بیٹی ہوں میں مجھے جنم تو آپ ہی نے دیا لیکن میرا خیال تو ویسا آپ نے بھی نہیں رکھا جیسے ڈیڈی نے پچھلے ایک سال سے میرا خیال رکھا جانتے ہیں جس رات میں کھائی میں گری تھی نا اس رات مجھے انھوں نے ہی بچایا تھا جبکہ آپ کو تو خبر بھی نہیں تھی کہ میں زندہ ہوں یا مر گئی آپ نے تو میرے مرنے پہ چند آنسو بہا لیے ہوئے اور پھر سے زندگی کی جانب لوٹ آئے ہوئے لیکن سلطان خان میں کبھی زندگی میں واپس نہیں لوٹ سکی تھی اس حادثے میں میں نے اپنی یادداشت کھودی تھی اور اچھا ہی ہوتا کہ میری یادداشت کبھی واپس نا آتی ایٹ لیسٹ ... " آپ سب کے یہ دو غلے چہرے تو نادیکھنے پڑتے مجھے

نیناں نے زہرا گلتے لہجے میں کہا تھا کہ لاؤنج میں موجود ہر فرد اسکے بدلتے رویے کو دیکھ حیراں
... تھا

؟ ... " نیناں یہ تم کیسے اپنے ڈیڈ سے بات کر رہی ہو ہاں "

... تابندہ بیگم اب کی بار سخت لہجے میں بولیں تھیں

آپ تو چپ ہی کریں آپ تو ماں تھیں نامیری ماں تو اپنی اولاد کے لیے کچھ بھی کر جاتی ہے "
... " آپ نے کیا کیا میرے لیے ہاں

... " نیناں کیا ہو گیا ہے تمہیں اتنا بدل کیوں گئی ہو تم ماں باپ ہیں یہ تمہارے "

... میر علی دکھی آواز میں بولے تھے

میں میں اتنا کیوں بدل گئی ہوں یہ تو آپ لوگ خود سے پوچھیے نا اور رہی بات ماں باپ کی تو "
نہیں ہیں یہ لوگ میرے ماں باپ ارے ماں باپ انکی طرح نہیں ہوتے جو اپنی ہی اولاد کو بیچ
... " ڈالتے ہیں

... "نیناں"

... حیدر کی ڈھار پہ خان حویلی لرزا ٹھی تھی

... بے ساختہ ہی حیدر کا ہاتھ اٹھا اور نیناں کے گال پہ اپنا نشان چھوڑ گیا تھا

بیچا نہیں تھا انھوں نے تمہیں نکاح ہوا ہمارا عزت ہو تم میری اپنے لیے کیسے اتنے گھٹیا الفاظ "

... " استعمال کر لیے تم نے

جبکہ نیناں اپنے گال پہ ہاتھ رکھے زمین کو گھور رہی تھی آنسو آنکھوں سے متواتر بہہ رہے تھے

...

مارو مجھے اور مارو مار ہی دو یہی چاہتے ہونا تم مجھے مارنا مجھے اذیت دینا چاہتے ہو تو دو جانتے ہو "

میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی ہی تم سے محبت کرنا ہے کوستی ہوں اس وقت کو جب تم

... " سے مدد لی تھی بھاڑ میں جاؤ تم حیدر علی شاہ

آپ لوگوں کو کبھی سکون نہیں ملے گا مجھے بے سکون کر کے اب آپ میری شکل دیکھنے کو بھی " ... ترسیں گے

نیناں زخمی نگاہوں سے ان سب کو دیکھتی ہوئی غرائی تھی اور ڈورتی ہوئی حویلی سے باہر نکل گئی ... تھی

... " آئیم سوری مجھے اسے یہاں نہیں لانا چاہیے تھا "

--- حیدر نے شرمندگی سے کہتے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے

... جبکہ سلطان خان صوفیہ پہ ڈھ گئے تھے

میری ہی غلطی ہے یہ سب کاش میں نے اسکی شادی ناکی ہوتی تو آج میری نیناں مجھ سے اتنی " ... بدگمان نا ہوتی

سلطان خان نے آنسو بہاتے ہوئے کہا تھا جبکہ میر علی نے آگے بڑھ کر انکے شانے پہ ہاتھ رکھتے ... آنکھوں ہی آنکھوں میں سب ٹھیک ہو جانے پہ یقین دلایا تھا



میرال کی آنکھ صبح دس بجے کھلی تھی چونکہ آج سنڈے تھا تو ار قم بھی گھر پر ہی تھا اسنے اٹھتے ایک نظر کمرے پہ ڈورائی تھی یعنی کے ار قم فریش ہو کر نیچے جا چکا تھا وہ جلدی سے اٹھی اور اپنے لیے... واڈروب سے سکائے بلیو کلر کی اوپن شرٹ اور ٹراؤزر لیے واشروم کی جانب بڑھ گئی تھی بیس منٹ بعد وہ باہر آئی تھی تو شرٹ کندھوں سے نیچے ڈھلکی ہوئی تھی شرٹ کی بیک پہ جو... زپ تھی وہ بند ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

ار قم جو کے اپنے ہی دھیان میں کمرے میں چلا آ رہا تھا اسکے رعنائیاں بکھیرتے وجود کو دیکھ ٹھٹک... کے رکا تھا

... وہ دبے پاؤں کمرے میں داخل ہوا تھا اور ڈریسنگ کے سامنے آکر رکا تھا

... اسے زپ سے الجھتے دیکھ وہ گہرا مسکرایا تھا

... " کہو تو میں مدد کردوں کچھ "

ارقم کی آواز سنکر اسنے جھٹکے سے جھکے سر کو اوپر کی جانب اٹھایا تھا ارقم کی آنکھوں میں ناچتی
... شرارت دیکھ اور آواز میں شوخی شامل دیکھ وہ گھبرائی تھی

... "نن فی نہیں می میں کرلوں گی"

... "آہاں وہ تو دیکھ ہی رہا کہیں کر ہی نالو تم"

ارقم نے مسکرا کر کہتے اسکی پشت میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی جانب کھینچا تھا کہ میرال کی سانس
... تھمی تھی اسکے اتنے قریب آنے پر

ارقم نے ایک نظر اسکی شفاف گردن کو دیکھا جو اسے بری طرح اپنی جانب مائل کر رہی تھی
ایک ہی جست میں گیلے بالوں کو پشت سے ہٹا کر آگے کرتے اسنے کندھوں سے شرٹ
ڈھلکاتے وہاں اپنے لب شدت سے رکھے تھے کہ میرال سختی سے اپنی آنکھوں کو بھینچ گئی
... تھی

اسکا گہرے گہرے سانس لینا دھڑکنوں کی اتھل پتھل اور قم کو بری طرح اپنی جانب مائل کر رہی تھی ایک نظر اسکی برہنہ کمر پہ ڈالی جسکو دیکھتے اور قم کی آنکھیں پل بھر میں خمار آلود ہوئیں تھیں وہ شدت سے اس کی کمر پہ جھکا تھا کہ اسکا لمس محسوس کر میرال تڑپی تھی اسکا تڑپنا محسوس کرار قم جھٹکے سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسکا رخ اپنی جانب موڑ گیا تھا اسکے سرخ بھگے لبوں کو دیکھتے اسے اپنے جذبات پہ قابو پانا دنیا کا مشکل ترین امر لگا تھا جی بھی وہ اپنا ضبط کھوتا شدت سے اسکے لبوں پہ جھکا تھا کہ میرال کا سانس اسکے شدت بھرے انداز پہ تھم سا گیا تھا دھڑکنوں نے شور... مچایا تھا

کچھ پلوں کے توقف کے بعد وہ ہٹا تھا اور ایک نظر میرال کا چہرہ دیکھا تھا جو سرخ انار ہو چکا تھا یکا یک اسکی نظر اسکی گردن پہ پڑی جو اسے ایک اور شرارت سو جی بھی تھی وہ جھٹکے سے اسکی بیوٹی بون پر اپنے لب رکھتا وہاں اپنی ڈارھی کو رب کر گیا تھا جس پہ میرال سسک کر رہ گئی تھی اسکی کمر گردن کندھوں لبوں پہ اور قم کی شدتوں کا گہرا رنگ چڑھا تھا جسکو دیکھتے اور قم گہرا مسکرایا تھا اور جھٹکے سے اسکا رخ موڑنے شرٹ کو کندھوں سے ٹھیک کرتے زپ بند کی تھی اور اسکی کان

کی لو کو چومتے ہوئے ایک دلکش مسکراہٹ اسکی جانب اچھالتے کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ
... میرال نے بالوں کو برش کر کے برش کو ڈریسنگ پہ پٹختا تھا

یا اللہ میرا شوہر اتنا چپکو کیوں ہے ہر وقت رومینس کی ہی پڑی رہتی ہے اسے اب اس حلیے میں "
--- " نیچے کیسے جاؤنگی

میرال نے روہانسی ہوتے لبوں پہ لپ اسٹک لگائی جبکہ گردن اور بیوٹی بون کے نشانات کو
... چھپانے کے لیے بیس اٹھالی تھی



دھڑکن اور عالم دونوں ہی ناشتے کے ٹیبل پہ پہنچ چکے تھے لیکن ابھی تک ثنائی نہیں آئی تھی
اسلیے عالم نے انسانیت کے ناطے ملازمہ کو اسے بلانے کے لیے بھیجا تھا لیکن جو نہی ملازمہ اوپر ثنا
... کے روم میں گئی چیلاتی ہوئی باہر آئی تھی

--- " کیا ہوا مینہ تم چیخنی کیوں "

...عالم نے پریشانی کے عالم میں پوچھا تھا

--- "صاحب وہ ثنابی بی نے اپنی کلانی کاٹ لی ہے"

... "واٹ"

...عالم مینہ کی بات سنتے اوپر کی جانب بڑھا تھا جبکہ دھڑکن بھی اسکے پیچھے ہولی تھی

★★★

...تھوڑی دیر میں وہ اسے ہاسپٹل لے گیا تھا جہاں اسکا ٹریٹمنٹ چل رہا تھا

--- "ڈاکٹر ثنا کیسی ہے اب"

...ڈاکٹر کو باہر آتے دیکھ عالم نے پوچھا تھا

شی از فائن ناؤ بینڈ تچ کر دی ہے آپ انکی ڈائٹ کا خیال رکھیں دو دنوں تک وہ ٹھیک ہو جائیں

... "گے"

...ڈاکٹر مسکرا کر بولی تھی

... " میں گھر لے جاسکتا ہوں انھیں "

... " یس شیور وائے ناٹ "

ڈاکٹر کے کہنے پہ عالم نے بل پے کرتے ثنا کی میڈیسن میڈیکل سٹور سے لیں تھیں اور اسے
... ساتھ لیتا گھر کی جانب چل پڑا تھا



... " یہ کیا حماقت تھی ثنا تم بچی ہو جو اس طرح کی بے وقوفانہ حرکتیں کر رہی ہو "

عالم آئی لو یو سوچ آپ جب جب اس دھڑکن کے قریب ہوتے ہیں میرا دل جل جاتا ہے کل
... " اسکو آپکے ساتھ دیکھ کر مجھے غصہ آگیا تھا اسلیے میں نے یہ غصہ خود ہی پہ اتار لیا

--- " ایکسوزمی مس ثنا دھڑکن میری من چاہی بیوی ہے "

... " اور میں کون ہوں "

... ثنا کے پوچھنے پہ عالم جھٹ سے بولا تھا

--- " ان چاہی "

جبکہ عالم کے اس بات جہاں شاجلی تھی وہی دروازے کے پاس کھڑی دھڑکن کا دل باغ باغ
... ہو گیا تھا

عالم اگر اپنے مجھ سے دور جانے کی کوشش بھی کی ناتو میں اس دفعہ اپنی دونوں کلاسیاں کاٹ
--- " لونگی "

... ثنائے غصے سے کہا تھا کہ عالم کا چہرہ ضبط کرنے کے چکر میں لال ہوا تھا

سٹاپ دس نان سینس ثنائے مجھے دھمکی دینے کی کوشش مت کرنا ورنہ میں اس بار ہر لحاظ بھول
--- " جاؤنگا "

عالم نے سختی سے کہتے ہوئے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے جبکہ دھڑکن فوراً سے اسے باہر آتا
دیکھ کر پردے کی اوٹ میں چھپی تھی اسکے چلے جانے کے بعد وہ دھڑکن کے روم میں داخل
... ہوئی تھی

واہ ثناواہ ماننا پڑے گا کہ تم تیز تو بہت ہو لیکن دھڑکن عالم سلطان خان سے زیادہ نہیں جانتی ہو " ... جہاں تمہاری سوچ ختم ہوتی ہے نا وہی سے دھڑکن عالم سلطان خان کی شروع ہوتی ہے دھڑکن اسکے بیڈ پہ کنارے پہ بیٹھتی بولی تھی کہ ثنا کے چہرے پہ ناگواری کے تاثرات ابھرے تھے...

--- " کیوں آئی ہو یہاں چلی جاؤ تمہاری بکواس سننے میں مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے "

... ثنا نے تیز لہجے میں کہا تھا کہ دھڑکن کھلکھلا کر ہنسی تھی جسکے ثنا حیراں ہوئی تھی

میری بات سننے کے علاوہ تمہارے پاس کوئی چارہ ہے بھی نہیں ثنا جانتی ہوا بھی جو تھوڑی دیر "

... " پہلے تم نے سوپ پیا ہے نا اس میں زہر ملا یا تھا میں نے

... دھڑکن کے کہنے پہ ثنا اپنی جگہ ہی سے اچھلی تھی

... " واٹ نن نی نہیں ایسا نن نہیں ہو سکتا می میں مم مرنن نہیں سکتی "

... ثنا نے خوف کے مارے اپنے گلے پہ اپنے ہی دونوں ہاتھ رکھے تھے

... جسکے دھڑکن اسکے فیس ایکسپریشنز کو دیکھتی کافی مشکل سے اپنی ہنسی کو ضبط کیے ہوئی تھی

ہاں نایار دیکھونا تمہاری پر اہلم سولو کر دی نامیں نے تم ہی نہیں کہہ رہی تھی ابھی عالم کو کہ " ایک کلائی کاٹنے کے بعد بھی تمہارا دل نہیں بھرا لہذا اب دوسری بھی کاٹنے کا ارادہ رکھتی ہو

...

--- " بکو اس بند کرو اپنی تم دھڑکن سمجھی ہائے اللہ میرے گلے کو کیا ہو رہا ہے "

... دھڑکن کا چہرہ ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں لال ہو اڑا تھا

" یہ دھڑکن عالم سلطان خان کا خوف ہے جو تم پہ طاری ہو رہا ہے ثنمان کیوں نہیں لیتی تم "

...

دھڑکن اب اٹھ کر ثنا کے قریب ہوئی تھی اور براہ راست اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا جہاں فل ... وقت نمی کے ساتھ ساتھ خوف بھی موجود تھا

می مجھ مجھے معاف کر دوپ پلیر دھڑکن دیکھومی میں مرنا نہیں چاہتی ابھی ہاں میں سچ میں " بہت ڈرتی ہوں تم سے اتنا ڈرتو عالم سے بھی نہیں لگتا جتنا تم سے لگنے لگا ہے پلیر میرے ساتھ --- " ایسا مت کرو

... دھڑکن ثنا کے التجا کرنے پہ کھل کر ہنسی تھی جبکہ ثنا کی بارنا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی بدھو کتنی بے وقوف ہو تم تمہیں کیا لگا کہ میں نے سچ میں سوپ میں زہر ملا دیا میں چاہوں ناتو " ایک پل میں تمہیں ختم کر سکتی ہوں لیکن فل وقت ایسا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں میرا یقین جانو تمہارے چہرے پہ صرف اپنا خوف دیکھنا چاہتی تھی میں جو کہ میں دیکھ چکی اسلیے اب تم سانس لے سکتی ہو کیونکہ سوپ میں کچھ نہیں ملا یا تھا میں نے لیکن یہ جھوٹ میں نے تم سے اسلیے بولا کہ اگلی بار مجھ سے ٹکرانے سے پہلے تم ہزار بار سوچو گی میرے اور عالم کے درمیان آنے کا سوچنا ... " بھی مت ورنہ یہ جھوٹ سچ میں بھی بدل سکتا ہے گوٹ مائے پوائنٹ ... دھڑکن مسکرا کر کہتی ثنا کا گال تھپتھپاتے ہوئے وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی

... " اس جھوٹ کی بھاری قیمت چکانی ہوگی تمہیں دھڑکن عالم سلطان خان "

... ثنائے لہورنگ آنکھوں سے کہتے اپنے موبائل کو سائیڈ ٹیبل سے اٹھایا تھا



نیناں روتے ہوئے سڑک کے کنارے چل رہی تھی جی پیچھے سے حیدر نے اس کے سامنے گاڑی
... آن رو کی تھی

... " اندر بیٹھو نین "

... حیدر کی چنگارتی ہوئی آواز سنکر نیناں نے بے ساختہ ہی دانت پیسے تھے

... " نونیور میں ہر گز آپ کے ساتھ نہیں جاؤنگی مسٹر شاہ "

نیناں کی بات سن اور ایک نظر اس کے حلیے پہ ڈالتے ہوئے اسکی شریانیں پھٹنے کے قریب تھی وہ
... اتنی ضدی کیوں تھی اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا

وہ لہورنگ آنکھیں لیے گاڑی سے باہر نکلا تھا اور دھاڑ سے گاڑی کا دروازہ بند کیا تھا کہ نیناں جو
... کے چلتی ہوئی کچھ ہی دور گئی تھی اسکی اس حرکت پہ کانپ گئی تھی

... " آئی سیڈ سیٹ ان دا کار ناؤ "

" I said sit in the car now " ...

حیدر نے چیختے ہوئے کہا تھا جسکے نیناں نے سنی ان سنی کرتے اسکے قریب سے نکلنا چاہا تھا جیہی
... اسکی کلائی حیدر کی سخت گرفت میں آگئی تھی

... " کک کی کیا کر رہے ہیں ہہ مسٹر شاہ پپ بلیک پلیس ہے یہ "

... نیناں کی بات سنکر حیدر استہزائیہ مسکرایا تھا

... " بلیک پلیس پہ تماشہ بھی تم خود ہی بنا رہی ہو "

کہہ کر نیناں کو تقریباً گھسیٹتے ہوئے گاڑی کی جانب لے گیا تھا اور گاڑی میں بیٹھا کر خود اپنی سائیڈ پہ آکر بیٹھا تھا اس سے پہلے کہ وہ گاڑی سٹارٹ نیناں کے کہے گئے الفاظ نے اسکا لہو گرمادیا تھا...

آپ ہوتے کون ہیں میرے ساتھ زبردستی کرنے والے ہاں کیا حق ہے آپکا مجھ پہ آخر کس " بات کا اتنا گھمنڈ ہے آپکو آپ نے مجھے سمجھ کر کیا رکھا ہے کہ میں کوئی کٹھ پتلی ہوں جسکو آپ جیسے چاہیں گے ویسے اپنے اشاروں پہ نہچائیں گے ہاں آپ کیا سمجھتے ہیں کہ مجھے پھر سے حاصل کر لیں گے نو نیوراب کی بار میں مر جاؤنگی لیکن خود کو آپکو نہیں سونپوں گی سمجھے آپ آپ سے ... " خلع لے کر آپکی آنکھوں کے سامنے ریان سے شادی کرونگی

نیناں کے آخری الفاظوں پہ تو جیسے حیدر کا ضبط ٹوٹنے کو آیا تھا آنکھوں کا رنگ اس قدر لال ہوا تھا کہ نیناں نے خوف سے باقاعدہ جھر جھری لی تھی نیناں نے یہ الفاظ اسلیے کہے تھے کہ وہ کسی ... طرح بھی حیدر کو تنگ کر کے اپنی جان اس سے چھڑوا لے گی لیکن یہ اسکی خام خیالی تھی

... " میرا تمہارا کون ہوں اور میرا کیا حق ہے تم پہ یہ آج میں تم پہ واضح کر کے ہی رہونگا " حیدر نے چبا چبا کر الفاظ ادا کرتے گاڑی کی سپیڈ بڑھائی تھی کہ نیناں کا سر ڈیش بورڈ سے لگتے... لگتے بچا تھا

... " کک کم کریں سپیڈ پ پاگل ہیں آپ آپ " ...

... نیناں خوف سے کانپتے ہوئے بولی تھی

تمنے کر دیا ہے پاگل مجھے چپ کر کے بیٹھی رہو ورنہ میرے اگل عمل تمہیں بالکل پسند نہیں " ... " آئے گا

حیدر نے ایک گہری بے باک نگاہ اسکے قیامت خیز سراپے پہ ڈالی تھی کہ نیناں نے خوف سے... تھوک نگلا تھا

حیدر نے گاڑی اپنے فارم ہاؤس پہ آ کے روکی تھی کہ نیناں اب باقاعدہ آنسو بہا رہی تھی اور... اپنے ہی کہے گئے الفاظ پہ پچھتا رہی تھی

... "کک کہ کہاں لے کے جارہیں ہہ ہیں آپ آپ "

حیدر نیناں کی کلائی کو جکڑے اب اپنے قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھا رہا تھا کہ نیناں مسلسل
... اس سے اپنی کلائی کو آزاد کرانے کی تگ و دو میں تھی لیکن بے سود

... اسکو جھٹکے سے بیڈ پہ گراتے اپنی شرٹ کے بٹن کھولتا وہ اسکی جان نکال گیا تھا

نیناں نے اسکو یہ سب کرتے دیکھ وہاں سے فوراً فرار ہونا چاہا تھا لیکن اس سے پہلے ہی حیدر نے
اسکا پاؤں پکڑ کر دوبارہ اسے بیڈ پہ دھکا دیا تھا اور خود اسپر سایہ فگن ہوا تھا اور اسکی شہ رگ پہ جھکتے
... وہاں شدت سے اپنے دانت گاڑھے تھے کہ نیناں کی سسکی کو سنتے وہ گہرا مسکرایا تھا

یہ سسکی تب بھر ناجب میں اچھی طرح تمھیں اپنی قربت میں سیکھاؤنگا کہ سسکیاں کیسے لی
... " جاتی ہیں

حیدر کے کہے گئے الفاظ کانیناں نے کانوں سے دھواں نکلنے لگا تھا وہ شروع دن ہی سے اتنا بے
... باک تھا

نیناں کو کسی سوچ میں ڈوبے دیکھ اسنے شدت سے اسکے سرخ لبوں پہ اپنے دہکتے لب رکھے تھے
کہ نیناں اسکی سخت گرفت میں جھپٹائی تھی اپنی پوری قوت لگا کر بھی وہ اس دیو ہیکل وجود کو ہلانا
پائی تھی جی بھی بے بسی کے مارے آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے منہ میں خون کا ذائقہ گھلتا
.... محسوس کر حیدر نے نرمی سے اسے اپنی سلگتی گرفت سے آزاد کیا تھا

امید ہے کہ تمہیں اب سمجھ آگئی ہو گی کہ میں کون ہوں اور میرا کیا حق ہے تم پہ لیکن اگر "
اب بھی نہیں آئی تو بتا دیتا ہوں کہ میں تمہارا شوہر ہوں اور تمہارے تمہاری پور پور پہ حیدر علی
... " شاہ کا حق ہے اور یہ حق لینے سے مجھے تم بھی نہیں روک سکتی

... حیدر نے مسکراتے ہوئے کہا تھا کہ نیناں کو اسکی یہ مسکراہٹ زہر لگی تھی
--- " حیدر علی شاہ میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں "

... " پلیر مجھے مت چھوڑنا "

حیدر کا جواب سنکر اسنے قہر بھری نظروں سے اسکی جانب دیکھا تھا کہ حیدر نے مزید اپنا وزن
... اسپر ڈالا تھا جسکی بنا پہ نیناں کا سانس لینا مشکل ہوا تھا

... " ہٹو میرے اوپر سے ڈانسو سار کہیں کے "

... نیناں نے بکھیرتے سانس کے ساتھ کہا تھا کہ حیدر نے اب کی بار سنجیدہ لہجہ اپنائے کہا تھا

... " آئندہ سے تمہیں میں ایسی ڈریسنگ میں نا دیکھوں سمجھی میری تتلی "

حیدر کے کہنے پہ نیناں نے آنکھیں گھومائیں تھیں اور اسے خود کے اوپر سے ہٹانے کی ناکام
... کوشش کرنے لگی تھی

لیکن جب اسکی ساری کوششیں بے کار گئیں تو آنسو ایک مرتبہ پھر سے بہہ نکلے تھے جنکو دیکھتے
حیدر ایک گہرا سانس بھرتے پیچھے ہوا تھا کہ نیناں آزادی ملنے پہ شکر کا کلمہ پڑھتی کمرے سے باہر
... نکلنے والی تھی کہ ایک مرتبہ پھر سے کلائی اس جلا د کی گرفت میں آچکی تھی

... " آئی ہیو آگڈ نیوز فار یو "

۔۔۔ حیدر نے اب کی بار مسکراتے ہوئے محبت پاش نگاہوں سے اسے تکتے ہوئے کہا تھا

... " کیسی گڈ نیوز "

... نیناں نے آبرو آچکاتے پوچھا تھا

اس منڈے کو میں نے ہماری گرینڈ ریسپشن پارٹی رکھی ہے جس میں میں تمہیں اپنی وائف " کے طور پہ انٹرڈیوس کراؤنگا سبکو بتاؤنگا کہ حیدر علی شاہ کتنا دیوانہ ہے اپنی نین کا حیدر علی شاہ کو ... " اپنی نین کا کتنا جنوں ہے کتنا عشق ہے

حیدر نے بہکے لہجے میں کہتے نیناں کو جھٹکے سے خود کی جانب کھینچا تھا کہ وہ کٹی ڈالی کی طرح اسکے ... سینے سے آن لگی تھی

حیدر نے ایک گہری نگاہ نیناں کے چہرے پہ ڈالتے اسکے رخسار کو دھیرے سے چوما تھا کہ نیناں ... نے اب کی بار کوئی مزاحمت نہیں کی تھی

گرینڈ ریسپشن یعنی کے میڈیا نیوز رپورٹر سبھی وہی موجود ہونگے اس سے بہتر موقع کونسا ہوگا " ...
شاہ خاندان سے اپنا بدلہ لینے کا

... نیناں نے دماغ نے تیزی سے سوچا تھا کہ لب آپ ہی آپ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے
... "کیا سوچ رہی ہو"

حیدر نے لگاتار اسکے چہرے پہ اپنا لمس چھوڑتے کہا تھا کہ نیناں اب کی بار اپنی سوچوں کے محور
... سے نکلی تھی

... "کچھ خاص نہیں بس یہی سوچ رہی تھی کہ ڈریس کیسے لونگی میں"

... نیناں نے ٹھہرے ٹھہرے لہجے میں کہا تھا کہ حیدر اسکی سوچ پہ مسکرایا تھا

تمہیں اپ سیٹ ہونے کی ضرورت نہیں تمہارا ڈریس جیولری شوز سب کچھ تمہارا ہادی خود " ...
"فائل کرے گا"

حیدر کی بات سنتے نیناں مسکرا دی تھی لیکن حیدر کو اس کی یہ مسکراہٹ عجیب سی لگی تھی لیکن
... پھر اپنا وہم سمجھتا گویا ہوا تھا

... " چلو تمہیں گھر چھوڑ دوں "

حیدر کے کہنے پہ نیناں نے سر کو اثبات میں ہلایا تھا حیدر کے ہمراہ چلتے ہوئے اسنے دماغ میں اپنا
اگلا لائحہ عمل تیار کرنا شروع کر دیا تھا جبکہ چہرے پہ ناختم ہونے والی خطرناک مسکراہٹ نے
... احاطہ کر لیا تھا



میرال ارقم کی کافی لے کر سٹڈی روم میں آئی تو اسے ہنوز فائلوں سے سرکھپاتا پایا تھا یقیناً وہ کسی
... اہم کیس کے متعلق کچھ سٹڈی کر رہا تھا

... " یہ لیں آپ کی کافی "

میرال نے کافی رکھ کر جانا چاہا تھا لیکن کلائی ار قم کی قید میں آچکی تھی ایک ہی جھٹکا دیتے وہ اسے
... اپنی گود میں گرا گیا تھا

... " کہاں بھاگ رہی ہیں بیگم صاحبہ کبھی یہاں بھی نظرِ کرم کر لیا کریں "

... " نظرِ کرم کیا نا تو کام کرنا مشکل ہو جائے گا آپکا "

... میرال کے کہنے پہ ار قم بے ساختہ ہنس دیا تھا

... " تیز ہو گئی ہو بہت "

... " آخر کو بیوی کس کی ہوں "

میرال نے نروٹھے پن سے کہا تھا کہ ار قم نے مسکراتے ہوئے آنکھوں میں خمار لیے اسکے بالوں
کا جوڑا کھولا تھا کہ جوڑا کھلتے ہی بھورے بال کمر پہ بکھر گئے تھے ار قم نے ان بالوں کی مہک کو
اپنے اندر اتارتے میرال کی گردن میں اپنا چہرہ چھپایا تھا کہ اسکے ایسا سے میرال کی پلکیں لرزی
... تھیں

اسکی گردن سے چہرہ نکالتے اسکی نظر میرال کے گلابی بھرے بھرے ہونٹوں پہ پڑی تھی جنکو دیکھتے ار قم کو اپنا حلق خشک ہوتا محسوس ہوا تھا اس سے پہلے کہ وہ ان پر جھکتا یکدم ہی میرال کے ... فون کی بیل بجی تھی

... " اے یار اب یہ کون ہے جسنے ہمارے سپیشل مومنٹ سپائل کر دیا "

... ار قم نے غصیلے لہجے میں کہا تھا جبکہ میرال نے بامشکل اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی

اچھا اب ہٹیں جانے دیں ایسا نا ہو کہ مام ہوں ویسے بھی میری ان سے دودن سے بات نہیں " ... " ہوئی

... " ابھی تو جانے دے رہا ہوں لیکن رات کا سارا وقت میرا "

ار قم نے آنکھ ونک کرتے کہا تھا کہ میرال کے چہرے پہ گلال ٹوٹ کے بھرا تھا اور اسے بنا کوئی جواب دیئے وہ کمرے کی جانب بڑھی تھی فون کو اٹھایا تو کسی ان نون نمبر سے کال آرہی تھی ... اسنے رانگ نمبر سمجھ کر کال کٹ کی تھی جبھی اسی نمبر سے اسے میسج موصول ہوا تھا

میرال میری جان پلیز کال اٹھاؤ کیوں اپنے دیوانے کو تڑپا رہی ہو جانتی بھی تمہارے بن زندگی " ... " کا تصور اب ناممکن سا ہے

میسج پڑھ کر میرال کا دل ڈوب کے ابھرا تھا دل میں خوف نے بھی جنم لیا تھا کہ یہ ہے کون جو اسے یوں مسلسل کالز کر کے اور اب میسیجز کر کے تنگ کر رہا ہے اگر یہ میسیجز اور کالز ارتم نے دیکھ لیں اس سے آگے کا وہ سوچ ہی ناسکی تھی اسلیے جھٹپٹ موبائل سے میسیجز کو ڈیلیٹ کر گئی تھی دل کی دھڑکن حد سے سواتھا کئی آنسو اسکی پلکوں پہ آٹھہرے تھے وہ کتنی خوش تھی ارتم کے ساتھ اگر ارتم اس سے دور ہو گیا تو وہ تو مر ہی جائے گی جتنی محبت ارتم نے اسے دی تھی اور جتنی محبت اسے ارتم سے ہو چکی تھی اسکی دوری کا خیال ہی اسکے لیے سوہان روح تھا ... لیکن جہاں محبت ہو اور وہاں مشکلات نا آئیں یہ تو بے معنی سی بات ہے



دھڑکن کو آج شاپنگ پہ جانا تھا اور عالم آفس جا چکا تھا اسے عالم سے اجازت بھی لینی تھی وہ اجازت نالیتی تو جانتی تھی عالم غصہ ہو جاتا تھا ویسے بھی آجکل وہ بات بات پہ بھڑک جاتا تھا اسلیے... اسنے اسے کال ملائی جو دوسری مرتبہ اٹھالی گئی تھی

کیوں فون کیا ہے مجھے جانتی بھی ہو میں بڑی ہوتا ہوں ابھی بھی میٹنگ میں تھا اور تمہاری کالز " --- " پہ کالز آر ہی تھیں کیا ہے جلدی بولو

... نجانے کیوں عالم کا رویہ دھڑکن کا دل دکھا گیا تھا کئی آنسو پلکوں کی بار توڑ کر بہہ نکلے تھے

... " ار قم جب میں آپ سے دور چلی جاؤنگی ناتب آپ کو میری قدر آئے گی "

دھڑکن نے رندھے ہوئی آواز میں کہتے فون کاٹ دیا تھا عالم جانتا تھا کہ دھڑکن روئی ہے اور اسکے رونے کی وجہ وہ تھا یہ سوچتے ہی اسکا خود پہ شدید قسم کا طیش آیا تھا اور اسنے ایک زوردار مکا... دیوار میں دے مارا تھا



دھڑکن نے آف وائیٹ کلر کی شارٹ فرائڈ اور اس کے ہم رنگ ہی پیٹ زیب تن کر رکھی تھی بالوں کی اونچی پونی ٹیل بنائے ہوئے نوٹوں کو پنک گلوں سے رنگے ہاتھ پاؤں میں وائیٹ کلر کی ہی فلیٹ جوتی پہنے جس کے چاروں اطراف میں وائیٹ موتی جڑے رہنے تھے پہنے ہوئے تھی اپنا موبائل اور کلچ اٹھائے وہ پورچ میں آئی تھی اور بجائے ڈرائیور کو ساتھ لے جانے کے آج وہ اکیلی ہی شاپنگ پہ چلی گئی کیونکہ اسے عالم پے بے حد غصہ تھا عالم ہمیشہ اسے ڈرائیور کو ساتھ لیجانے کو بولتا تھا یا پھر خود اسے لے کے جاتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ دھڑکن ڈرائیونگ کے ... معاملے میں اناری ہے

گاڑی کی سپیڈ بڑھاتے وہ گاڑی کو زن سے بھگالے گئی تھی جبکہ لاؤنج میں کھڑی ثنا کے چہرے پہ ... ایک کمینگی مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا



دھڑکن مال میں پہنچتے سب سے پہلے کپڑوں والی سائیڈ پہ گئی تھی دراصل اسے عالم کے لیے گفٹ لینا تھا کیونکہ عالم کی برتھڈے آنے والی تھی اور وہ جانتی تھی کہ عالم کو بلیک کلر بے حد

پسند تھا اسلیے شاپ میں لگے سب سے مہنگے اور قیمتی تھری پیس سوٹ کو پیک کراتے اسنے اسکے لیے برینڈ دگھڑی خریدی تھی اور پھر شوز اور پھر پرفیوم خریدتے وہ خوشی خوشی باہر کی جانب بڑھی تھی جہی اسکی نظر دس پے لگی بلیک کلر کی ساڑھی پہ گئی تھی اسنے عالم کے ساتھ میچنگ کرنے کا سوچا تھا عالم کے ساتھ ہوئی کچھ دیر پہلے باتوں کو وہ پیل بھر میں بھلا گئی تھی اسکی محبت ... میں شدت ہی اتنی تھی کہ وہ چاہ کے بھی عالم سے بدگمان نہیں ہو سکتی تھی نا ہی ناراض بھی

... " ایکسیوزمی یہ ساڑھی پیک کر دیجیے "

... دھڑکن نے بلیک کلر کی ساڑھی کی جانب اشارہ کیا تھا

... " شیور میم آپ پے منٹ کر دیں میں کرواتا ہوں پیک "

... " یہ لیں کریڈٹ کارڈ یہاں سے لے لیں "

دھڑکن نے اپنا کارڈ بڑھاتے کہا تھا جو کے سیل بوائے نے مسکراتے ہوئے پکڑا تھا اس سے پہلے کہ وہ دھڑکن کو پیک کی ہوئی ساڑھی پکڑتا چانک ہی گولیاں چلنے کی آواز آئی تھی کہ وہاں موجود سبھی لوگ ڈر کر بھاگنے لگے تھے دھڑکن کو بھی خوف نے گھیر لیا تھا وہ فوراً سے اپنے شاپنگ بیگز کو پکڑتے آگے بڑھی کہ پیچھے سے آتی آواز سنکر سارے بیگز چھوٹ کر اسکے ہاتھ سے زمین بوس ہوئے تھے

اے لڑکی وہی رک جا جہاں تو ہے اور ہمارے ساتھ چل چپ چاپ اگر ذرا بھی آواز نکالی ناتو " ... " یہی بھون ڈالوں گا

کڈنیپر کے کہنے پہ دھڑکن نے خوف سے اسکی جانب دیکھا تھا اس سے پہلے کہ دھڑکن انکو چکما دے کر وہاں سے نکلتی پیچھے سے کڈنیپر نے آکر اسکے منہ پہ کلوروفام لگا رومال رکھا اور وہ سیکنڈ ... میں اسکی بانہوں میں جھول گئی تھی دھڑکن کو اپنے ساتھ لیتے انہوں نے واپسی کی راہ لی تھی ... " یس میم آپکا کام ہو گیا "

... کڈ نیپرنے ثنا کو کال پہ بتایا تھا کہ ثنا گہری مسکرائی تھی

... "گڈ تم لوگوں کو تمہاری پے منٹ مل جائے گی بس اب آگے کام ٹھیک سے کرنا"

... "اوکے میم جیسا آپ کہیں"

دھڑکن عالم سلطان خان اب تمہاری زندگی کی ڈور میرے ہاتھ میں ہے میں چاہوں تو توڑ

... "دو چاہوں تو نا توڑوں"

... ثنائے دل ہی دل میں سوچا تھا جبکہ لبوں پہ ایک خطرناک مسکراہٹ در آئی تھی



عالم جو کے گھر آچکا تھا دھڑکن کو سامنے ناپا کر اسنے سوچا کہ شاید وہ اپنے روم میں تھی وہ تو نیچے

... نیچے بھی نہیں آئی تھی اسکو گھر میں موجود ناپا کر عالم بے چین سا ہوا اٹھا تھا

... "مینہ"

... مینہ عالم کی چنگاڑتی ہوئی آواز میں بھاگتی ہوئی اس تک پہنچی تھی

... " دھڑکن بی بی کہاں ہیں "

... " صاحب وہ تو دو گھنٹے سے گھر پہ نہیں ہیں "

... " واٹ گھر پہ نہیں ہے تو کہاں گئی "

... ثنا بھی شور سنکر روم سے باہر نکل آئی تھی

... " مجھے نہیں معلوم صاحب جی "

تم لوگوں کو کچھ معلوم بھی ہوتا ہے ہڈ حرام ہو تم سبھی لوگ نجانے تم لوگوں کا دھیان کہاں "

... " ہوتا ہے "

... عالم کی کرخت آواز پہ مینہ لرز کے رہ گئی تھی

عالم آپ مینہ کو کیوں ڈانٹ رہے ہیں اسکا کیا قصور ہے دھڑکن اپنی مرضی سے گئی ہے جہاں "

... " بھی گئی ہے ویسے بھی وہ کوئی چھوٹی بچی تو نہیں ہے ناجو یہ اسکے ہر قدم پہ نظر رکھیں

... ثنا نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا تھا

تم اپنی بکواس بند کرو میں قسم کھاتا ہوں اگر میری دھڑکن کو کھروچ بھی آئی نا تو تم سب "

... " لوگوں کی جان لینے سے بھی دریغ نہیں کرے عالم سلطان خان

... لہورنگ آنکھوں سمیت کہتے وہاں سے نکلا تھا

... اس سے پہلے کہ عالم گاڑی میں بیٹھتا ڈرائیور کو کھڑا دیکھ حیران ہوا تھا

... " تم دھڑکن بی بی کے ساتھ نہیں گئے "

نہیں صاحب بی بی جی بہت غصے میں تھیں میں نے کہا تھا ساتھ چلنے کو لیکن انھوں نے منع "

... " کر دیا

ڈرائیور کی بات سنکر عالم کو اپنے ضبط کی طنابیں ٹوٹی ہوئیں محسوس ہوئیں تھیں جی پل بھروہ

... ڈرائیور کو اسکے گریبان سے پکڑ چکا تھا

... " بتا کہ کہاں گئی ہے میری بیوی "

... عالم نے طیش بھرے لہجے میں پوچھا تھا

... " صاحب جی وہ مال گئیں ہیں میرے پوچھنے پہ انھوں نے یہی بتایا تھا "

... ڈرائیور نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا

... جسکے عالم نے جھٹکے سے اسکا گریبان چھوڑتے اپنے قدم گاڑی کی جانب بڑھائے تھے

★★★

... " آہہ میرا سر کوئی ہے یہاں نکالو مجھے یہاں سے کیوں قید کر رکھا ہے مجھے "

... دھڑکن مندی مندی آنکھیں کھولتے چیلانی تھی

... لیکن وہاں کوئی ہوتا تو جواب دیتانا

... " پلیز عالم آپ کہاں ہیں اپنی دھڑکن کو بچالیں عالم آئی نیڈیو عالم پلیز کم بیک ٹومی "

اس سے پہلے کہ دھڑکن مزید کچھ کہتی اسکی نظر اپنے سامنے پڑے موبائل پہ پڑی تھی جو اسی کا تھا لیکن اس سے فاصلے پہ پڑا تھا اسنے اپنی پوری جان لگاتے ہوئے اسے اٹھانا چاہا تھا مگر وہ اسے اٹھا ناپائی تھی چونکے اسکے ہاتھ رسیوں سے بندھے تھے جیھی مارے بے بسی کے آنکھیں نم ہوئیں

تھیں لیکن اسنے کوشش ترک نہ کی تھی یہی وجہ تھی کہ وہ کچھ ہی دیر میں ہاتھوں کو رسیوں سے آزاد کر گئی تھی اور تھوڑا سا آگے ہو کر اسنے فون اٹھایا تھا اور ایک پل کی بھی تاخیر کیے بنا عالم کو... کال ملائی تھی

... " ہیلو عالم پپ پلیز مجھے بچالیں می مجھے انھوں نے کڈنیپ کر لیا ہے "

دھڑکن کی آواز سن کر عالم کی جان میں جان آئی تھی لیکن اسکے نم لہجے کو محسوس کر کے وہ تڑپا... تھا

دھڑکن تم اپ سیٹ مت ہو میں آرہا ہوں بس تم نے ہمت نہیں ہارنی ہے اوکے میں بات ... " اب دھیان سے سنو

اس سے پہلے کہ عالم مزید کچھ کہتا وہاں موجود ایک کڈنیپ نے آکر فون دھڑکن سے چھیننا تھا... اور اسے دو ٹکڑوں میں تقسیم کر ڈالا تھا

... " ہم سے ہوشیاری کرے گی تو "

کہہ کر ایک زوردار تھپڑ دھڑکن کے چہرے پہ دے مارا تھا جس کی بنا پہ اسکا ہونٹ پھٹ گیا تھا
... اور وہاں سے خون رسنا شروع ہو چکا تھا
... " دیکھ لے گا میرا عالم ایک ایک کو "

دھڑکن روتی ہوئی ہندیانی لہجے میں چیلائی تھی جسکے وہاں موجود دوسرے شخص نے آگے بڑھ کر
سگریٹ اسکی دودھیا بازو پہ لگایا تھا جسکی بنا پہ دھڑکن بے ساختہ چیخنی تھی اور مزید تکلیف کو
... برداشت نا کرتے ہوئے ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی چلی گئی تھی



عالم جانتا تھا کہ دھڑکن کونسے مال جاتی ہے لہذا وہ اسی مال پہنچ چکا تھا اور ریسپشنٹ سے پوچھنے پہ
پتہ چلا تھا کہ مال میں دو گھنٹے پہلے ڈاکو گھس آئے تھے اور ایک لڑکی کو بھی ساتھ لے گئے یہ سب
سن کر عالم کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے یکا یک اسکے ذہن میں ایک ترکیب آئی جس سے وہ با
آسانی دھڑکن تک پہنچ سکتا تھا اسنے سب سے پہلے ایف آئی آر کٹوائی تھی کچھ ہی دیر میں پولیس
بھی پہنچ چکی تھی اسنے سی سی ٹی وی فوٹیج نکلوائی تھی جس میں واضح طور پہ دیکھا جاسکتا تھا کہ

دھڑکن کو کڈنیپ کیا گیا ہے پولیس نے ان اشخاص کے چہرے نوٹ کرتے دھڑکن کی لوکیشن کو ٹریس کر لیا تھا اب عالم پولیس کے ساتھ ہی تھا دھڑکن کو شہر سے دور ایک سنسان علاقے میں رکھا گیا تھا

عالم بار بار اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو جھٹکتا تھا دھڑکن سے دوری اسکی موت کے مترادف تھی وہ اسکے بنائندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا وہ لاکھ غصہ کر لے یا تلخ لہجہ اپنالے لیکن اس کا اس سے دور چلے جانا اس سے آگے وہ سوچ ہی نہیں سکتا تھا

... " آپ سے دور چلی گئی ناتب آپ کو میری قدر آئے گی "

... دھڑکن کی بات کو یاد کرتے وہ کرب سے آنکھوں کو میچ گیا تھا

میں تمہیں کبھی خود سے دور نہیں کرونگا نہ ہی خود سے دور جانے کی اجازت دوں گا تم صرف "

... " میری دھڑکن ہو اور میرا تمہارا عالم

... شدت بھرے لہجے میں کہتا وہ فل وقت کوئی دیوانہ ہی لگا تھا



عالم ابھی دھڑکن کے متعلق ہی سوچ رہا جیسی موبائل پہ ثنا کی کال آتی دیکھائی دی تھی جسکو وہ
... ناچاہتے ہوئے بھی اٹھا گیا تھا

... " عالم آپ ٹھیک ہیں نا اور دھڑکن کا کچھ پتہ چلا "

... ثنا منصوبی فکر مندی سے بولی تھی

... " ہاں پتہ چل گیا ہے وہی جارہا ہوں پولیس کے ساتھ "

نارمل لہجے میں کہتے اسنے کال کٹ کر دی تھی جبکہ اب سہی معنوں میں ثنا کی جان فنا ہوئی تھی
... اسنے جلدی سے کڈنپرز کو کال ملائی تھی

ہاں سنو میری بات غور سے اس لڑکی کو اس کے حال پہ ہی چھوڑو اور تم تینوں یہاں سے "
بھاگ جاؤ پولیس کو تم لوگوں کا پتہ چل چکا ہے کسی بھی وقت وہ لوگ پہنچتے ہونگے اور ہاں کچھ
دن کے لیے غائب ہو جاؤ تم لوگوں کے اکاونٹ میں آماونٹ میں نے ٹرانسفر کرادی ہے جیسا کہا

ہے ویسا ہی کرو اور غلطی سے بھی میرا نام تم لوگوں کی زبان پہ نہیں آنا چاہیے ورنہ تم لوگوں
--- " میری فطرت سے اچھی طرح واقف ہو

... " اوکے میم جیسا آپکا حکم "

... ثنائے کال کٹ کرتے شکر کا کلمہ پڑھا تھا



عالم اور پولیس لوکیشن پہ پہنچ چکے تھے عالم ایک پرانی سی کال کو ٹھہری میں داخل ہوا تھا اور
سامنے ہی اسے دھڑکن کا بے ہوش وجود رسیوں سے بندھا نظر آیا تھا سوائے ہاتھوں کے اسنے
ضبط سے اپنی ڈراہمی پہ ہاتھ پھیرا تھا اور ایک ہی جست میں اس تک پہنچتے وہ اسکو اپنی بانہوں میں
... بھر گیا تھا

دھڑکن میری جان اوپن یور آئز آنکھیں کھولو اپنی تمہارا عالم آگیا ہے نایار کیوں تڑپا رہی ہو " نہیں آتانا تمہارا بنار ہنا آئی پر اس کبھی غصہ نہیں کرونگا نا ہی خود سے دور جانے کو کہوں گا پلینز --- " گیٹ اپ پلینز

... عالم دھڑکن کے بے ہوش وجود کو یوں ہی بانہوں میں اٹھائے اپنی گاڑی تک لایا تھا

مسٹر عالم خان کڈ نیپر زیہاں سے فرار ہو چکے ہیں لگتا ہے انھیں ہمارے آنے کی خبر ہو گئی " ... " تھی

انسپکٹر صاحب لیٹ می ٹیل یون تھنگ مجھے یہ بندے زندہ چاہیے کیسے بھی کر کے کچھ بھی " ... " کر کے آپکو انھیں ڈھونڈیں ورنہ میں اب ڈائریکٹ آئی جی سے بات کرونگا

ٹھیک ہے مسٹر عالم خان آپ بے فکر ہو جائیں جیسے ہی ہمیں انکا کوئی سراغ ملتا ہے آپکو انفارم " ... " کر دیں گے

... " اوکے تھینک یو انسپکٹر "

...عالم نے کہہ کر گاڑی کو سٹارٹ کر کے ہاسپٹل کی جانب موڑ لیا تھا



...عالم پریشانی کے عالم میں ہاسپٹل کے روم کے باہر ٹہل رہا تھا جبھی ڈاکٹر روم سے باہر آئی تھی

... " ڈاکٹر میری وائف کیسی ہیں "

...عالم کی بے تابی پہ ڈاکٹر مسکرا دی تھی

ناؤشی از فائن وہ کسی خوف کے زیر اثر بے ہوش ہو گئی تھیں لیکن میں نے ان کی بازو پہ کئی " جگہ سگریٹ کے نشان دیکھے ہیں جو انکی سکن کو جلا چکے ہیں یہی نہیں انکے ہونٹ کا کنارہ بھی ... " پھٹ ہوا تھا مجھے لگتا ہے ان پہ کسی قسم کا تشدد کیا گیا ہے

ڈاکٹر کی بات سنکر عالم کا چہرہ غصے کی زیادتی سے لال ہوا تھا دھڑکن نے کتنی تکلیف برداشت کی ... تھی یہ سوچ کر ہی وہ تکلیف سے تڑپ اٹھا تھا آنکھوں میں خون کی لالی اتر آئی تھی ... " تو اب کیسی کنڈیشن ہے اسکی ڈاکٹر "

آپ اپ سیٹ مت ہوں مسٹر خان میں نے انھیں پر سکون کرنے کے لیے نیند کا انجیکشن " دے دیا ہے اور یہ کچھ میڈیسنز ہیں وہ بھی انکو ٹائم سے دے دیجئے گا باقی یہ کافی ویک ہیں انکی ... " ڈائٹ کا پر اپر خیال رکھیے گا باقی انشاء اللہ یہ دو دن تک ریکور کر لیں گی

... " اوکے ڈاکٹر تھینک یو "

... عالم نے مسکرا کر کہتے اپنے قدم اندر کی جانب بڑھائے تھے



میرال بریانی بنا کے فارغ ہوئی تو شاہور لینے کا سوچا کیچن سے نکلتے وقت ملازموں کو کھانا ٹیبل پر ... لگانے کا کہتی خود فریش ہونے چلدی تھی

بیس منٹ بعد وہ اورنج اور بلیک کلر کا کمبہ مینیشن کا فراک اور ٹراؤزر زیب تن کیے اسی کے ہم رنگ ڈوپٹہ لیے وہ باہر آئی تھی اپنے گیلے بالوں کو ڈرائیر سے سکھاتے وہ کمرے سے قدم باہر

بڑھانے لگی تھی کہ اچانک اسی نمبر سے کال آنے لگی تھی وہ کال کو کٹ کرتی نمبر بلاک کر گئی
... تھی اور فون کو ہاتھ میں پکڑے تیزی سے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے



... " واہ میرال بیٹا تمہارے ہاتھ کی بریانی کا تو مزہ ہی الگ ہے "

سکندر علی شاہ نے کہا تھا جبکہ رقم نے مسکرا کر میرال کی جانب دیکھا تھا جواب سکندر علی بات پہ
... کھل کر مسکرائی تھی

تینوں ٹائم کا کھانا روشنا بیگم اپنی ہی نگرانی میں ملازموں سے بنواتی تھیں لیکن بریانی میرال ہی
... بناتی تھی کیونکہ سب کو میرال کے ہاتھ کی ہی بریانی پسند تھی

جبکہ پلو شہ اسکی تعریف پہ ہمیشہ جل بھن کے رہ جاتی تھی ابھی سب میٹھا کھانے میں مصروف
تھے جبھی میرال کے فون کی ٹون بجی تھی جسکو نا محسوس طریقے سے میرال نے کال کاٹی تھی جو

کے پلوشہ کی نگاہوں سے مخفی نارہ سکی تھی کال جب مسلسل آنے لگی تو میرال کے ماتھے پہ پسینے
... کے ننھے قطرے نمودار ہوئے تھے

... " کیا ہوا میرال کس کی کال ہے "

... پلوشہ نے جان بوجھ کر بات کی تھی

... " وہ ایکچولی میری فرینڈ کی کال ہے "

... میرال نے گھبرا کر جھوٹ گھڑا تھا

... " تو بات کر لو نا جا کے روم میں "

... ارقم نے مسکرا کر کہا کہ میرال نے سر کو اثبات میں ہلاتے ہوئے بامشکل مسکرا سکی تھی



... " ڈیڈ میں نے آپ سب سے کچھ بات کرنی ہے کچھ بتانا تھا آپ سب کو "

... حیدر نے کھانے سے ہاتھ پیچھے کرتے کہا تھا

... " جی بر خور دار بولو "

... " ڈیڈ نیناں زندہ ہے اور اسی منڈے کو میں نے ہماری ریسپشن پارٹی رکھی ہے "

... حیدر نے شاہ پیلے کے مکینوں پہ بم گرایا تھا

؟ ... " کیا یہ سب سچ ہے حیدر بیٹا "

روشنا بیگم میں خوشی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات لیے پوچھا تھا جبکہ پاکیزہ کو تو اپنے کانوں پہ یقین نہیں آ رہا تھا اسنے کتنا اچھا پلان تیار کر رکھا تھا سکندر علی شاہ سے اپنے اور حیدر کے بارے میں بات کرنے کا نیناں کو سوچتے اسنے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں تھیں وہ ایک مرتبہ پھر سے حیدر ... اور اسکے درمیان حائل ہو چکی تھی

... " جی یہ سچ ہے "

... حیدر نے مختصر کہا تھا

... " لیکن بیٹا یہ سب کیسے ہوا اور تمہیں نیناں ملی کہاں "

سکندر علی شاہ نے حیدر کی جانب دیکھتے کہا تھا کہ اوپر سے آتی میرال کے قدم رک سے گئے تھے جب اسنے لاؤنج میں نیناں کو داخل ہوتے دیکھا تھا جو رائل بلیو کلر کی ٹاپ اور اسی کے ہم رنگ جینز پہنے ہوئے تھی لیکن کپڑے پورے پہن رکھے تھے شولڈر کٹ بالوں کو آگے کیے میک اپ کے نام پہ نیوڈ کلر کی لپ اسٹک لگائے وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی ...

... " نیناں آپی "

... میرال کی آواز سنکر سب نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور سبھی پلکیں جھپکانا سکے تھے

؟ ... " نین تم یہاں کیوں آئی ہو "

... حیدر نے فوراً سے نیناں کی جانب لپکتے کہا تھا کہ نیناں کھل کر مسکرائی تھی

... " کیا اب میں اپنے سسرال والوں سے ملنے بھی نہیں آسکتی "

... " نہیں بیٹا یہ تمہارا اپنا گھر ہے جب چاہو آسکتی ہو "

سکندر علی شاہ کی بات سنکر نیناں تلخی سے مسکرائی تھی اور بنا انکی بات کا جواب دیئے وہ روشنا بیگم کے سامنے آکھڑی ہوئی تھی

... " گلے نہیں لگیں گی اپنی بیٹی کے "

نیناں نے آنکھوں میں آنی نمی کو با مشکل پیچھے دھکیلتے کہا تھا کہ روشنا بیگم نے آگے بڑھ کر نیناں کو اپنے سینے سے لگالیا تھا لاؤنج میں موجود سبھی کی آنکھیں اشکبار تھیں سوائے پاکیزہ پلوشہ اور ثانیہ ... بیگم کے

اماں یہ نیناں کہاں سے زندہ ہو گئی اور دیکھو تو سہی زندہ ہونے کے بعد اسکے تورنگ ڈھنگ ہی " ... بدل گئے ہیں

پلوشہ نے حیران ہوتے کہا تھا جبکہ ثانیہ بیگم تو مارے حیرت کے کچھ کہہ ہی ناپائیں تھیں لیکن نیناں کے لیے آنکھوں میں نفرت ضرور تھی کیونکہ وہ پھر سے انکی بیٹی اور حیدر کے درمیان ... آچکی تھی

... "نیناں بیٹا تم زندہ کیسے ہو اور حیدر کو تم کہاں ملی "

... "کیا آپ کے لیے یہی کافی نہیں کہ آپ کی بیٹی کی خوشی واپس لوٹ آئی ہے "

... سکندر علی شاہ نیناں کی بات پہ جہاں لا جواب ہوئے تھے وہی حیدر گہرا مسکرایا تھا

... "نین آپی "

... میرال نے آگے بڑھنا چاہا تھا لیکن نیناں نے ہاتھ اٹھا کر وہی پہ روک دیا تھا

میں کسی کی کچھ نہیں لگتی یہاں میرا رشتہ صرف میری مام روضنا اور میرے شوہر حیدر سے ہے "

... "باقی یہاں میں کسی کو نہیں جانتی

نیناں کے جواب پہ حیدر نے لب بھینچ لیے تھے جبکہ ارتم نے میرال کی آنکھوں میں نمی اترتے

... دیکھ اسے اپنی بانہوں کے حلقے میں لے لیا تھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے تسلی دی تھی

مسٹر سکندر علی شاہ آپ تیاری کر لیجیے میرے اور اپنے بیٹے کے گرینڈ ریسپشن کی ریسپشن " انتہائی شاندار ہونا چاہیے اور میرا استقبال بھی ریسپشن جیسا ہی شاندار ہونا چاہیے آفر آل شاہ " خاندان کی بڑی بہو ہوں

نیناں نے کہتے ہوئے پاکیزہ کو آنکھ ماری تھی کہ پاکیزہ کا تو جیسے ضبط ٹوٹنے کو آیا تھا اسلیے وہ تیزی سے اپنے روم کی جانب بڑھ گئی تھی ... " کیسی ہے میری بیٹی "

روشنا بیگم اسے صوفے پہ ساتھ بیٹھاتے ہوئے اس کے ہاتھوں پہ بوسہ دیتے ہوئے بولیں تھیں انکی ... محبت کو دیکھتے نیناں کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں ... " مام میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں "

... نیناں نے انکے گال کو چومتے کہا تھا کہ حیدر نیناں کو گہری نظروں سے تنکے میں مصروف تھا ... " ٹھیک ہوں لیکن تمہارے آجانے سے مزید ٹھیک ہو گئی ہوں "

... " اچھا بتاؤ کہ کیا کھاؤ گی اپنے ہاتھ سے بنا کر دوں گی اپنی بیٹی کو "

... روشنا بیگم کے کہنے پہ وہ مسکرائی اور گویا ہوئی

... " نہیں مام میں اب گھر چلوں گی میں آل ریڈی لیٹ ہو چکی ہوں "

... " اچھا خان حویلی جاؤ گی حیدر چھوڑ دے گا تمہیں "

... " نہیں وہ میرا گھر نہیں ہے میں اپنے گھر جاؤنگی اپنے ڈیڈی کے پاس "

... اب کی بار نیناں کے چہرے کے تاثرات پتھر یلے ہوئے تھے

... " اچھا کچھ دیر تو ماں کے پاس بیٹھ جاؤ "

روشنا بیگم کے کہنے پہ نیناں نے ایک نظر حیدر کی جانب دیکھا تھا جو لودیتی نگاہوں سے اسی کی

... جانب دیکھ رہا تھا

... " نہیں مام میں پھر کسی دن آؤنگی اب جانے دیں ڈیڈی میرا ویٹ کر رہے ہونگے "

نیناں نے حیدر کی نظروں سے کنفیوز ہوتے کہا تھا اور آگے بڑھ کر پھر ایک بار روشنا کے گلے لگی تھی ...

... " اپنا خیال رکھیے گا اللہ حافظ "

... " تم بھی خیال رکھنا "

... نیناں نے سر کو اثبات میں ہلاتے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے

ڈیڈ آئی ہو پ آپ اس دفعہ میری خوشیوں میں شریک ہونگے اور ریسپشن کی تیاریاں بھی " ... " خود کریں گے

حیدر کے کہنے پہ سکندر علی شاہ نے نم آنکھوں سے مسکراتے اسے گلے سے لگایا تھا اور سر کو ... اثبات میں ہلاتے اپنے کمرے کی جانب بڑھے تھے



... نیناں جو کہ اپنی گاڑی میں بیٹھنے ہی والی تھی حیدر کے بلانے پہ ٹھہری تھی

... " رکونین "

... " جی فرمائیے "

... نیناں نے آنکھیں گھوماتے پوچھا تھا

... " چلو شاپنگ پہ چلتے ہیں "

... " شاپنگ پہ لیکن وہ کیوں "

... نیناں نے آبرو اچکاتے پوچھا تھا

... " ظاہری سی بات ہے پرسوں ریسپشن ہے ہمارا اور ڈریس تو لینا ہے تمہارے لیے چلو "

... " نہیں ابھی مجھے کچھ ارجنٹ کام ہے "

بھاڑ میں گیا کام مجھ سے زیادہ ضروری تمہارے لیے کچھ نہیں ہونا چاہیے نیناں حیدر علی شاہ "

...

حیدر نے کہتے نیناں کا ہاتھ پکڑا اور اپنی گاڑی کی جانب لیے بڑھا تھا جبکہ نیناں کا چہرہ حیرت کے ... مارے کھلا رہ گیا تھا

... "بی بی جی کی گاڑی انکے گھر چھوڑ آؤ"

ڈرائیور کو حکم دیتا وہ نیناں کو گاڑی میں بیٹھاتا خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا گاڑی کو سٹارٹ کر گیا ... تھا



حیدر نیناں کو کراچی کے فینس مال میں لے آیا تھا اور اب وہ دونوں صوفے پہ بیٹھے ڈریسز دیکھ رہے تھے نیناں کو تو کوئی دلچسپی نہیں تھی اس سب میں لیکن حیدر ہر ایک ڈریس کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانے میں مصروف تھا کہ نیناں پہ کونسا ڈریس سوٹ کرے گا یا ایک اسکی نظر ایک خوبصورت ماڈرن میکسی پہ پڑی تھی جو کے فل سلور کلر کی تھی البتہ اسپروائٹ ننگے خوبصورتی سے لگائے گئے تھے میکسی کا بیک گلا کافی حد تک گہرا تھا لیکن حیدر نے سوچا لیا تھا کہ وہ ہیوٹیشن کو ... کہہ دے گا کہ ڈوپٹ سے بیک کو کور کر دے

... " یہ سلور کلمر میں جو میکسی ہے وہ دیکھائیے گا "

حیدر کے کہنے پہ نیناں نے ایک نظر میکسی کو دیکھا تو واقعی ہی وہ اسے کافی خوبصورت لگی تھی
... لیکن یہ چیز اس نے حیدر پہ ظاہر ناک کی تھی

... " یہ لیجیے سر "

سیل بوائے نے میکسی حیدر کی جانب بڑھائی تھی جو کہ حیدر نے پکڑتے نیناں کا ہاتھ تھامتے
... چینجنگ روم کی جانب بڑھ گیا تھا

... " یہ میکسی پہن کر دیکھاؤ مجھے "

... " ایسے کیسے پپ پہنوں آپ باہر جائیں نا "

... " ویسے میرے سامنے چینج کرنے میں کیا قباحت ہے "

... حیدر نے نیناں کی گھبرائی ہوئی حالت سے لطف اٹھاتے کہا تھا

... " حیدر "

...نیناں جھنجھلا کر اپنی خفت مٹانے کے سبب چیلائی تھی کہ اب کی بار حیدر کا قہقہہ بے ساختہ تھا

... " اچھا بھئی تم آرام سے کر لو چینیج لیکن جب پہن لو تو مجھے بتا دینا "

حیدر نرم لہجے میں کہتا ہوا باہر چلا گیا تھا کافی دیر بعد بھی جب نیناں نے اسے نابلا یا تو حیدر خود ہی

... دروازہ پہ پہنچا تھا لیکن یہ کیا دروازہ کو اندر سے لا کڈ تھا

... " نیناں اوپن دا ڈور "

... حیدر نے دانت پیستے کہا تھا یعنی کے وہ اسی سے چھپ رہی تھی اپنے محرم سے

... " میں نہیں کھولوں گی "

نیناں نے دھیمی گہرائی ہوئی آواز میں کہا تھا کہ حیدر نے اپنی آنکھیں کو گھماتے اپنی پچھلی گردن

... کو رب کیا تھا

... " اوکے مت کھولو دروازہ میں توڑ کر اندر آ جاتا ہوں "

حیدر کی یہ دھمکی کارآمد ثابت ہوئی تھی جبھی نیناں نے آنکھیں میچ کر دروازہ کھول دیا تھا اور اپنے پشت روم میں موجود ڈریسنگ سے لگالی تھی حیدر جو کے سلگتا ہوا فوراً اندر آیا تھا نیناں کو دیکھتے سارا غصہ جھاگ کی مانند بیٹھ گیا تھا جبکہ کر سٹل گرے آنکھوں میں خمار کی سی سرخی در آئی ... تھی جسکو دیکھتے نیناں نے بے دردی سے اپنے لب کچلے تھے

نیناں اس میکسی میں چاند کا ٹکڑا معلوم ہو رہی تھی حیدر کی نظر جیسے اسپر ٹھہر سی گئی تھی اسکی لودیتی نظروں سے خائف ہوتی پلکوں کو جھکا گئی تھی کہ حیدر اسکی اس اداپہ قربان ہوا تھا اور جھک ... کرا سکی جھکی ہوئی پلکوں کی باڑ کو چوم ڈالا تھا

ڈریسنگ کے اطراف میں دونوں ہاتھ جماتے اسنے ایک نظر مرر میں دیکھا تھا جہاں سے نیناں کی ... دودھیا کمر واضح نظر آرہی تھی

... " اوہوں تو یہ وجہ تھی دروازہ ناکھولنے کی اور اتنا شرمانے کی "

... حیدر کی شرارت بھری آواز پہ نیناں اسے گھور کر رہ گئی تھی

حیدر نے ایک گہری بھرپور نظر اسکے قیامت برپا کرتے سراپے پہ ڈالی تھی اور اچانک ہی اسکی نظر اسکے سرخ لبوں پہ آٹھری تھی کہ اسکا دل ہمک ہمک کے ان گلاب کی پنکھڑیوں کو محسوس کر لینے کو چاہ تھا اور دل کی صدا پہ لبیک کہتے وہ شدت سے اسکے لبوں پہ جھکا تھا اسکی شدت کو برداشت کرتے ہوئے نیناں اپنی جگہ سے لڑکھڑائی تھی اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی ... حیدر نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا

نیناں اپنی جانب سے بھرپور مزاحمت کر رہی تھی لیکن اسکی مزاحمت کو خاطر میں نالاتے وہ اپنے ... سلگتے دل کو آرام پہنچا رہا تھا جسکو سکون نیناں کی قربت ہی میں ملتا تھا

آخر کار جب اسے احساس ہوا کہ نیناں نے مزاحمت ترک کر دی ہے تو وہ اسکے نچلے ہونٹ پہ اپنے دانت گاڑتے وہ پیچھا ہٹا تھا کہ نیناں نڈھال سی ہوتی اپنا سراکے سینے پہ ٹکا گئی تھی کچھ پلوں کے توقف کے وہ یکدم ہی اس سے دور ہوئی تھی لیکن حیدر کو اسکا دور ہونا پسند تو نہیں آیا تھا لیکن ... ضبط کر گیا تھا

یہ ڈریس تمہارے لیے ہی بنا ہے اب جلدی سے چینج کر لو اس سے پہلے کہ میں اپنا ارادہ " ... بدلتے ہوئے ایک بار پھر سے بہک جاؤں

... حیدر نے خمار آلود لہجے میں کہا تھا کہ نیناں کی دھڑکنوں نے سینے سے نکل کر باہر آنا چاہ تھا ... " مم می میں چینج کر لیتی ہوں پھر جیولری اور شوز بھی تو لینے ہیں "

نیناں نے اسکی بولتی نگاہوں سے پیچھا چھڑانے کے لیے کہا تھا کہ حیدر بھی سرکواشات میں ہلاتا ... روم سے باہر کی جانب بڑھا تھا

پانچ منٹ کے بعد جب نیناں وہ ڈریس ہاتھ میں پکڑے باہر آئی تو حیدر نے اسے دلکش سائل پاس کرتے سلور کلر کی خوبصورت ہائی ہیلز لیں تھیں جس پہ وائیٹ کلر کے موتی جڑے ہوئے تھے ساتھ ہی ڈائمنڈ کانازک نفیس سا ایک سیٹ لیا تھا جو نیناں کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کا باعث بنا والا تھا شاپنگ سے فری ہوتے حیدر نے اس سے کھانے کا پوچھا تھا کہ نیناں نے

تھکاوٹ کا بہانہ بناتے ٹال دیا تھا اور پھر حیدر اسے راجپوت مینشن ڈراپ کرتے خود شاہ پیلے کی
... جانب بڑھ گیا تھا



دھڑکن کی آنکھ کھلی تو خود کو اپنے کمرے میں پایا خود پہ کسی کی گہری نظروں کی تپش محسوس
... کرتے اسنے صوفے پہ نظر ڈالی تو عالم کو خود کو تکتا پایا تھا

... " کیسی ہو اب ٹھیک ہونا "

... عالم نے بے چینی سے پوچھا تھا

... " ٹھیک ہوں "

... دھڑکن نے مختصر کہتے اٹھنا چاہا تھا کہ عالم نے اسکو بازو سے جھٹکا دیتے خود کے قریب کر لیا تھا

... " کس نے کیا یہ سب "

... عالم نے لال آنکھیں لیے پوچھا تھا

... " فائدہ ہی نہیں بتانے کا رہنے دیں "

دھڑکن نے آہستگی سے کہتے اپنا بازو اسکی گرفت سے آزاد کرانا چاہا تھا لیکن اب کی بار عالم نے اسکی کمر جکڑے خود کو بیڈ پہ گراتے اسے خود پہ گرایا تھا کہ دھڑکن کا دل اسکے اتنا قریب آنے پہ ... سینے سے باہر نکلنے کی تگ و دو میں تھا

میں جانتا ہوں یہ سب کڈ نیپر ز نے کیا ہے اور میں قسم کھاتا ہوں جب بھی وہ ملیں گے انہیں " ... " اپنے زندہ ہونے پہ افسوس ہوگا

... عالم کے شدت بھرے لہجے کو محسوس کر دھڑکن کا دل تیزی سے دھڑکا تھا

... " نہیں عالم آپ کو میرے لیے کسی سے لڑنے کی ضرورت "

اس سے پہلے کہ دھڑکن اپنا جملہ مکمل کرتی عالم اپنی پوری شدت سے اسکے ہونٹوں پہ جھکا تھا کہ دھڑکن اسکی شدت کو اپنے لبوں پہ محسوس کرتے جی جان سے کانپی تھی لیکن اسنے مزاحمت نہیں کی تھی وہ جانتی تھی کہ مزاحمت کرنا بیکار ہے وہ اسے تبھی چھوڑے گا جب وہ خود چاہے گا

کچھ پلوں کے توقف کے بعد وہ پیچھا ہٹا تھا اور ایک گہری نظر اسکے چہرے پہ ڈالی تھی جو خفت کے
... مارے لال ہوا پڑا تھا

دھڑکن ایک بات یاد رکھنا تم میرے لیے اولین ترجیح ہو اسلیے اپنے دماغ میں ان فضولیات کو "
... جگہ مت دو

... عالم سیدھا ہو کر اٹھ بیٹھا تھا اور دھڑکن کو اپنی گود میں بیٹھا لیا تھا

میں آپکے لیے اولین ترجیح ہوں تو وہ ثنا کیا ہے عالم آپ کیوں نہیں سمجھتے میں آپ کو کسی سے "
شیر نہیں کر سکتی میں شروع دن سے ہی ایسی ہوں جو میرا ہے وہ صرف میرا ہے میں کسی اور کو
... " کیوں دوں

... دھڑکن نے ٹھہرے ٹھہرے لہجے میں کہتے عالم کے سلگتے دل کو ٹھنڈک پہنچائی تھی

بس اتنا جان لو کہ ثنا میری بیوی تو ہے لیکن میرے دل کی مسند پہ پوری شان و شوکت سے "
... " آج بھی دھڑکن عالم خان ہی براجمان ہے

عالم نے اب کی بار دھڑکن کی شہ رگ کو شدت سے چومتے کہا تھا کہ دھڑکن نے بے ساختہ ہی
... اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچا تھا

عالم زیادہ فری مت ہوا کریں نا آپ میں نے نوٹ کیا ہے میں جیسے ہی آپ سے پیار سے بات "
... " کروں فوراً آپ پٹھری سے اتر جاتے ہیں

... دھڑکن کی گئی بات پہ عالم کا قہقہہ بے ساختہ تھا

... " اچھا جی ہماری بلی اور ہم ہی کو میاؤں "

... " آہہ عالم خان میں بلی نہیں ہوں "

... دھڑکن نے چیختے ہوئے کہا کہ عالم دلکشی سے ہنسا تھا

" دھڑکن کیا تمہیں کسی پہ شک ہے کہ اس بندے کا ہاتھ ہو سکتا تمہیں کڈنیپ کرانے میں "

... عالم نے سنجیدہ لہجے میں استفسار کیا تھا

... " ثنائے کیا ہے یہ "

... عالم نے بے یقینی اور حیرانگی سے اسکی جانب دیکھا تھا

ایسا کیوں دیکھ رہے ہیں میں نے جھوٹ قطعی نہیں بولا ہزار بار اسنے مجھے میرے منہ پہ دھمکی " دی ہے کہ مجھے کہیں کا نہیں چھوڑے گی یا میں اس سے راستے سے ہٹ جاؤں ورنہ سنگین نتائج

... " بھگتنے کے لیے تیار رہوں

... دھڑکن اب عالم کی شرٹ کے بٹنوں پہ اپنی انگلیاں پھیرتی ہوئی بولی تھی

... " اگر یہ سب ثنائے کیا ہوا تو اسے میرے قہر سے کوئی نہیں بچا پائے گا "

... عالم نے کرخت لہجے میں کہا تھا

... " عالم آپ میری ایک بات مانیں گے "

... دھڑکن نے بہت امید سے پوچھا تھا

... " تمہاری بات کو پہلے کب ٹالا ہے میں نے "

...عالم نے اسکے رخسار کو چومتے اسے خود میں سمیٹنے میں مجبور کر رہا تھا

" اگر اس کام میں میں ثنا بھی ملوث ہوئی تو آپ اسے طلاق دے دیں گے وعدہ کریں مجھ سے "

...دھڑکن نے بہت آس سے اسکی جانب دیکھا تھا کہ عالم اسکی بات پہ گہرا مسکرایا تھا

... " آئی پراس اگر یہ سب سچ ہوا تو جیسا تم چاہو گی ویسا ہی ہوگا "

عالم نے مسکراتے ہوئے کہا تھا جبکہ دھڑکن کے رگوں پے میں بھی سکون سا اتر ا تھا اسنے

... مسکراتے ہوئے اپنا سر عالم کے سینے پہ رکھ دیا تھا

مجھے طلاق دلوائے گی یہ دو ٹکے کی لڑکی اس دفعہ تو بچ گئی لیکن اگلی بار نہیں بچ پائے گی اس کا "

... " جینا محال نا کر دیا نا تو میرا نام بھی ثنا نہیں

شنا دھڑکن اور عالم کی باتیں سن کر جلتی کڑھتی ہوئی بولی تھی اور پھر وہاں سے واک آؤٹ کر گئی

...تھی



... " میرال میرال "

... ار قم میرال کو ڈھونڈتا ہوا اپنے کمرے میں آیا تو اسے میرال ٹیریس پہ کھڑی دیکھائی دی تھی

... " میرال کہاں تھی تم کب سے ڈھونڈ رہا ہوں تمہیں "

ار قم نے آگے بڑھ کر ایک نظر میرال کی پشت پہ ڈالی جو سپمل سے سی گرین کلر کے لمبے فرائک
... میں ملبوس تھی بالوں کو کھلا چھوڑے وہ اپنا رخ آسمان کی جانب کی ہوئی تھی

... " میرال "

ار قم نے ایک قدم آگے بڑھایا اور میرال کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا لیکن جیسے ہی میرال پلٹی
... اسکی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو دیکھ وہ ساکت ہوا تھا

--- " کیا ہوا میرال میری جان کیوں رورہی ہو کسی نے کچھ کہا ہے کچھ ہوا ہے بتاؤ مجھے "

--- ار قم میرال کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے پیار بھرے لہجے میں گویا ہوا تھا

... " ار قم نیناں آپنی ایسی کیوں ہو گئی ہیں "

--- میرال کے سوال پوچھنے پہ وہ گہرا سانس بھر کے رہ گیا تھا

کچھ وقت دوانھوں بھا بھی ٹھیک ہو جائیں گے انہیں اپنا تلخ ماضی بھولنے میں کچھ وقت تو لگے "

... " گا ہی نا

... ار قم کے کہنے پہ میرال نے سر کو اثبات میں ہلایا تھا

.... " گڈ گرل اب رونا نہیں ہے "

جیسے ہی ار قم نے میرال کے گال پہ ہاتھ رکھا اسے احساس ہوا جیسے اس نے کسی دہکتے انگارے کو چھو

... لیا ہو

" مائے گاڈ یار تمہیں تو اتنا تیز بخار ہے اور ایک تم ہو کہ ذرا برابر بھی اپنا خیال نہیں تمہیں "

...

ارقم نے فکر مندی سے کہتے ہوئے میرال کو اپنی بانہوں میں اٹھایا تھا جسکی بنا پہ میرال نے اپنے... دونوں بازو ارقم کی گردن میں ڈالتے اسکے سینے پہ اپنا سر ٹکا دیا تھا

ارقم نے میرال کو بیڈ پہ لیٹاتے خود اٹھنا چاہا تھا کہ فیملی فزیشن کو کال کر سکے لیکن اس سے پہلے... ہی میرال نے ارقم کا ہاتھ اپنی گرفت میں لے لیا تھا

... "کیا ہوا میری جان"

ارقم اسکے قریب ہوا تھا کہ میرال نے جھٹکے سے ارقم کے کالر کو پکڑتے اسے مزید قریب کیا تھا... جس پہ ارقم چونکا تھا

... "ارقم آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں نا کبھی چھوڑ تو نہیں دیں گے نا مجھے"

... "یار کوئی اپنے دل کے ٹکڑے کو کیسے خود سے جدا کر سکتا ہے"

ارقم نے پیار سے کہتے میرال کے لبوں کو نرمی سے چوما تھا کہ اب کی میرال نے بھی آگے بڑھ کر... اسکے گرد اپنی بانہیں پھیلا لیں تھیں

... " آیم سو لکی ٹوہیو یو آئی لو یو آلات "

" I'm So Lucky to have you I love you a lot ! " ...

ارقم نے میرال کے ماتھے پہ اپنے لب رکھتے ہوئے کہا تھا کہ اب کی بار میرال نے اسکے کان میں
... فقط ایک سرگوشی کی تھی جسکو سننے ارقم سرشار ہوا تھا

میں تیرے بن ویران پیا "

... " تو میرا کل جہاں پیا

لیکن کیا یہ محبتیں ہمیشہ یو نہی قائم رہنی تھیں یا پھر جلد بدیر ہی ان محبتوں کو کسی کی بری نظر لگنے
... والی تھی اسکا فیصلہ تو آنے والے وقت ہی نے کرنا تھا



آج نیناں اور حیدر کا گرینڈ ریسیپشن تھا ریسیپشن کراچی کے سب سے فینس ہوٹل

" Beach Luxury Hotel " ...

میں رکھا گیا تھا نامور بزنس مین شو بزدنیا کے ستارے میڈیا جرنلسٹ نیوز رپورٹر مدعو تھے یوں ... معلوم ہوتا تھا کہ جیسے پورا کراچی ہی ہوٹل میں آگیا ہو



نیناں سلور کلر کی میکسی زیب تن کیے شولڈر کٹ بالوں میں لوز کرل ڈالے میک اپ کے نام پہ گہرے سبز نینوں پہ سمو کی آئی میک اپ کیے لانی پلکوں کو مسکارے سے بو جھل کیے ہونٹوں پہ ریڈ بلڈ کلر کی لپ اسٹک لگائے کانوں میں ڈائمنڈ ایر رنگز پہنے گلے میں ڈائمنڈ کانازک سانسفیس سیٹ پہنے کلائیوں میں ایک سائیڈ پہ ڈائمنڈ کی نازک سی چوڑیاں پہنے اور ایک سائیڈ پہ گولڈ کی چوڑیاں زیب تن کیے ہوئے تھی پاؤں میں سلور کلر کی ہیلز پہنے اسنے ایک طائرانہ نگاہ خود پہ ڈالی تھی ڈوپٹے سے اسکی بیک کو اچھی طرح کور کر دیا گیا تھا جس سے اسکے بدن کے خوبصورت خدو خال چھپ چکے تھے وہ اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ ہر اٹھتی ہوئی نظر اسپر ٹھہر سی جاتی ... تھی اور حیدر تو آج اسکا یہ روپ دیکھ کر بری طرح گھائل ہونے والا تھا



نیناں سہج سہج کر سیڑھیاں اترتی ہوئی لاؤنج میں آکھڑی ہوئی تھی کہ رحمان راجپوت کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں ایک پل کو انکو یہی لگا کہ جیسے انکی نویرہ رخصت ہو رہی ہو وہ اپنی آنکھوں میں آئی ... نمی کو پیچھے دھکیلتے ہوئے اسکی جانب بڑھے تھے اور اسکے ماتھے کو چومتے گویا ہوئے تھے

... " ماشاء اللہ میری بیٹی تو چاند کا ٹکڑا لگ رہی ہے "

رحمان راجپوت کی بات سنکر نیناں بے ساختہ ہی مسکرائی تھی اور رحمان راجپوت کے سینے سے لگتے بامشکل اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روکا تھا

ڈیڈی میں آپکے لیے بہت پریشان ہوں آپ کا خیال کون رکھے گا میرے بعد آپ خود کا ... " بالکل اپنا خیال نہیں رکھیں گے

... نیناں کی بھیگی آواز سنکر رحمان راجپوت نم آنکھوں سمیت مسکرائے تھے

... " بیٹا میں اپنا خیال رکھوں گا تم فکر مت کرو بس تم اپنے گھر خوش رہنا "

رحمان راجپوت مسکرا کر بولے تھے کہ نیناں نے اب کی بار پیچھے ہٹتے کچھ پیپر زان کی جانب
--- بڑھائے تھے

؟ ... " یہ کیا ہے بیٹا "

... رحمان راجپوت نے نا سمجھی سے پوچھا تھا

ڈیڈ یہ شرط نامہ ہے اس میں جتنی بھی شرائط لکھی ہیں ان سبھی شرائط کو حیدر علی شاہ کو ماننا "
... " ہو گا میں تبھی اسکے ساتھ اسکے گھر جاؤنگی

... نیناں نے اب کی بار چہرے پہ سرد مہری لیے کہا تھا

... " لیکن بیٹا وہ کبھی ان شرائط کو نہیں مانے گا "

... رحمان راجپوت فکر مند لہجے میں گویا ہوئے

اسکو ماننا ہو گا ڈیڈی ورنہ ساری زندگی میرے گھر کی دہلیز پہ آکر بیٹھا رہے گا ناتب بھی نہیں "
... " جاؤنگی اسکے ساتھ

نیناں بلند آواز میں چیلائی تھی کہ حیدر جو کہ نیناں کو ہی ہوٹل کے لیے ساتھ لے جانے کو آیا تھا نیناں کی باتیں سن کر بامشکل اپنے اندر البتے لاوے پہ قابو پایا تھا اور اپنے قدم اندر کی جانب ... بڑھائے تھے

... "مجھے منظور ہے رحمان انکل آپ کی بیٹی کی سبھی شرائط منظور ہیں"

... حیدر نے چباچبا کر الفاظ ادا کرتے کہا تھا کہ نیناں اب کی بار طنزیہ مسکرائی تھی

ایک دفعہ ان شرائط کو غور سے پڑھ لو اور ان پہ سائن بھی کر دو ایسا نا ہو کہ بعد میں مکر جاؤ اپنی " ... بات سے آخر کو دھوکا دینا باتوں سے مکر جانا تو حیدر علی شاہ کا شیوہ ہے نا

نیناں نے تمسخرانہ کہتے رحمان راجپوت سے پیپرز لیتے پین اٹھاتے پیپرز اور پین حیدر کو تھمائے تھے کہ حیدر نے ایک قہر بھری نظر اسکے قیامت برپا کرتے سراپے پہ ڈالے تھی نظروں کا رخ پیپرز کی جانب کیا تھا کہ جیسے جیسے وہ پڑھتا جا رہا تھا اس سے ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا آخر کار اس نے گہرا سانس بھرتے پیپرز پہ سائن کرتے پیپرز کو نیناں کی جانب اچھال دیا تھا کہ نیناں اس کی اس

حرکت پہ دانت پیس کر رہ گئی تھی پیپرز کو اٹھاتے نیناں نے وہ پیپرز رحمان راجپوت کی جانب
... بڑھائے تھے

ڈیڈی یہ پیپرز آپ کے پاس امانت کے طور پہ رکھوار ہی ہوں ایسا نا ہو کہ دوبارہ پھر کبھی آپ کے "
... " داماد کو یہ شرائط یاد دہانی پڑ جائیں

نیناں کی بات سنتے حیدر کی ضبط کی طنابیں جیسے ٹوٹنے کو تھیں اسلیے اسنے یکدم ہی نیناں کی نازک
... کلائی کو اپنی سخت سنگلاخ گرفت میں لیا تھا جسکی بنا پہ وہ سسک کر رہ گئی تھی

... " انکل میں اپنی بیوی کو ہوٹل لے کر جا رہا ہوں آپ بھی ٹائم سے آجائیے گا "

حیدر نے چہرے پہ سرد تاثرات سجائے اپنے قدم نیناں کو ساتھ لیے باہر کی جانب بڑھائے
... تھے



ہوٹل پہنچنے پہ حیدر اور نیناں کی شاندار انٹری نے تقریب کو چار چاند لگا دیئے تھے حیدر نے نیناں کی کمر کو سختی سے جکڑ رکھا تھا چہرے پہ مسکراہٹ سجائے وہ آگے بڑھ رہا تھا جبکہ نیناں کو تو لگ رہا تھا جیسے آج اسکی کمر کے ساتھ ساتھ اسکی پسلیاں بھی ٹوٹ ہی جائیں گی ینگ پارٹی نے تو انکو دیکھتے کافی ہوٹنگ کی تھی عالم دھڑکن کو تو اپنے آنکھوں پہ یقین نہیں آ رہا تھا کہ سامنے سیٹجہ موجود نیناں ہی ہے آنکھیں اسکو زندہ دیکھ کے خوشی کے مارے نم بھی تھیں ثنائے بھی آج کی تقریب میں شرکت کی تھی عالم کے قریب قریب رہنے کی لیکن اسنے ہمیشہ کی طرح آج بھی... اسے گھاس ناڈالی تھی جسکی بنا پہ ثنائی ہوئی تھی

حیدر عالم اور ار قم نے ایک جیسے ہی بلیک اور وائیٹ کلر کے تھری پیس سوٹ پہن رکھے تھے جن میں وہ انتہائی دلکش اور ہینڈ سم دیکھائی دے رہے تھے اسکے برعکس میرال نے پنک کلر کی میکسی زیب تن کی ہوئی تھی لائیٹ سے میک اپ میں وہ ار قم کو اپنی جانب متوجہ کی ہوئی تھی جب کے دھڑکن نے بلیک کلر کی ساڑھی پہن رکھی تھی جو کے فل تھی لیکن اسکی بیک صرف ایک باریک سی ڈوری پہ مشتمل تھی جو کے ہلکا سا کھینچ لینے ہی پہ ٹوٹ جائے اسنے اپنی ساڑھی کے پلو

سے بیک کو اچھے طرح سے کور کر رکھا تھا لائٹ سے میک اپ میں وہ عالم کو بے چین کیے ہوئے تھی جسکے نیناں نے تو محفل ہی لوٹ لی تھی وہ اس میکسی میں حوروں کو بھی مات دے رہی تھی جسکے ثنائے ایک بولڈ ساڈریس پہن رکھا تھا جو کے پریل کلر کا تھا لیکن عالم نے اسپر ایک غلط نگاہ بھی ناڈالی تھی یہی وجہ تھی کہ ثنائے پیر کی بلی کی مانند تڑپ رہی تھی حیدر نے ایک بھر پور گہری نگاہ نیناں کے سراپے پہ ڈالی تھی وہ تڑپا رہا تھا اسکے سرخ لبوں کو اپنی گرفت میں لینے کو اسکی گرے کر سٹل آنکھیں خمار سے سرخ تھیں نیناں باخوبی اسکی نگاہوں کو خود پہ محسوس کر رہی تھی ... لیکن ایک نگاہ بھی اسپر ناڈالی تھی

" You Look Gorgeous Today " ...

... " یولک گور جیس ٹوڈے

حیدر نے نیناں کو واٹس ایپ کیا تھا جسکے میسج کو دیکھتے نیناں کے ہونٹوں پہ ایک طنزیہ مسکراہٹ ... چھا گئی تھی

... " آئی ہیو آسر پر انزفار یو ڈیر ہی " ...

" I Have A Surprise For You Dear Hubby " ...

حیدر نے نیناں کے میسج کو دیکھتے نا سمجھی سے نیناں کی جانب دیکھا تھا دل میں یہ خیال بھی آیا ... کہیں اسکی دشمن جان کچھ الٹا سیدھا نا کر دے لیکن مصلحتاً خاموش رہا تھا

... کچھ ہی دیر بعد حیدر نے صوفے کی دوسری جانب دیکھا تو نیناں کو پاس ناپا کر وہ چونکا تھا

اچانک ہی پورے ہال کی لائٹس آف ہوئیں اور یکدم ہی آن ہوئیں لیکن حیدر اپنی جگہ سٹل بیٹھا ... تھانیناں کو سٹیج پہ کھڑا دیکھ کر چونک سا گیا کہ آیا وہ کرنے کیا والی ہے



رہا ہے دہائی لگے دنیا کیوں پرانی "

کرتی ہوں وفا تو ملتی ہے بے وفائی

تجھ پہ ہو گا کوئی ستم تو تب تو جانے گا

... چیرے گا جب دل کوئی غم تو تب تو مانے گا

نیناں کے رقص کرنے جہاں حیدر کے ماتھے پہ بل پڑے تھے وہی سکندر علی شاہ میر علی اور سلطان خان جلال میں آگئے تھے لیکن کسی کی ہمت نہیں ہوئی نیناں کو روکنے کی کیونکہ حیدر نے... سبھی کو اسکے اور نیناں کے معاملے میں بولنے سے منع کیا تھا

شیشے کی طرح میں تیرے بھرم کو توڑ "

ڈالو گی کیا ہوتی ہے بے وفائی تجھے کر کے

دکھا دو گی کسی دھوکے میں نا تو رہنا

.... " تجھے پل میں بھلا دوں گی

... نیناں نے حیدر کی جانب دیکھتے اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلتے کہا تھا

کب دل تھا میرا ایسے سمجھا تھا تو نے "

جیسے جب ٹوٹ کر تھا چاہا پھر بے وفا

تھی کیسے ساری چاہت تیرے لیے تھی
میری آنکھوں میں تیرا ہی بس نام تھا
باقی میری یادوں میں پھر بھی ہے تجھے
مجھ سے گلا تو تجھے یہ بتا دوں گی کیا
ہوتی ہے باوفائی تجھے کر کے دکھا دوں گی
کسی دھوکے میں نا تو رہنا تجھے پل میں
" ... بھلا دوں گی

نیناں نے اپنے بہتے آنسوؤں کو یونہی بہنے دیا تھا ماضی کا ایک ایک پل اسکی آنکھوں کے سامنے
... گھوم گیا تھا

حیدر اسکی نفرت کی انتہا آج دیکھ لینا چاہتا تھا جیسا خاموش رہا تھا اور اسکی ایک آج حرکت کا بغور
... جائزہ لے رہا تھا

کیا کچھ گنوا یا میں نے کچھ بھی ناپایا "

میں نے تیری خوشی کی خاطر ہر دکھ اٹھایا

میں نے جانے کا ہے دونوں رہے ہم پھر بھی

انجانے نینوں کی ہر پیاس بجھا کر پھر بھی

بیگانے تنہا تو ناروں کی تجھے بھی میں رلا

--- " دوں گی

نیناں نے اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روکا اور ایک زخمی مسکراہٹ لیے حیدر کی جانب دیکھا کہ
جس کا دل ان گہرے سبز نینوں کو دیکھتے دو ٹکڑوں میں بٹا تھا کر سٹل گرے آنکھیں سرخ ہوئیں
... تھیں

کیا ہوتی ہے بے وفائی تجھے کر کے دکھا "

دوونگی کسی دھوکے میں نا تو رہنا تجھے

... " پل میں بھلا دوں گی

گانا ختم ہوتے ہی نیناں اپنے پرانے روپ میں واپس لوٹی تھی چہرے پہ وہی سرد مہری کا خول
... چڑھایا تھا



... ریسپشن کی تقریب خیر و عافیت سے انجام پاگئی تھی

نیناں کا شاندار طریقے سے استقبال کیا گیا تھا کہ پاکیزہ تو اسکو اتنی اہمیت ملنے پہ جل کر راکھ ہو چکی
... تھی

نیناں کو حیدر کے کمرے میں پہنچا دیا گیا تھا کمرے کو گلاب کے پھولوں سے خوبصورتی سے سجایا
گیا تھا کمرے میں جلتی کینڈ لزا اور تازہ گلاب کے پھولوں کی مہک ماحول کو خوابناک بنا رہی تھی
نیناں آج کافی خوش تھی کیونکہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکی تھی چونکہ نیناں اس ڈریس
میں کافی تھک چکی تھی لہذا اسنے اس میک اپ اور جیولری سے آزاد ہونے بعد ڈریس سے چینج

کرنے کا سوچا بھی اسنے اپنی چوڑیاں اور کانوں سے ایئر رنگز اتارے ہی تھے جب کی کلک کی آواز سے دروازہ کھلا تھا اور حیدر نے کمرے میں قدم رکھا ہی تھا کہ نیناں کو یہ سب کرتے دیکھ شدید غصے کی لہر اس کے جسم میں ڈوری تھی جبھی ڈھار کی آواز سے دروازہ بند کرتے اسنے لاک لگایا تھا اور اپنا کوٹ اتار کی صوفے پہ بے ترتیبی سے پھینکتے اسنے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے اپنے قدم نیناں کی جانب بڑھائے تھے

... " لک لک دروازہ کک کیوں لک لاک کیا ہے "

... نیناں نے اپنے قدم پیچھے کی جانب بڑھاتے کہا تھا

آج ریسپشن میں اتنا تماشہ کیوں کیا جسکے میں نے توچپ چاپ تمہاری ہر شرط مان لی تھی پھر "

... " کیوں کیا ایسا جواب دو مجھے

حیدر کی دھاڑ پہ نیناں لرزی تھی اور پیچھے ہوتے دیوار سے جا لگی تھی کہ حیدر نے اپنی دونوں بازوؤں کو اسکے اطراف میں جمایا تھا

یہی سرپر از تھا ڈیر ہی اب جب کل ہر چینل پہ نیوز پیپر پہ سوشل میڈیا پہ یہ خبر سرفہرست " ہوگی ناکہ انڈسٹریل حیدر علی شاہ کی بیوی نے اپنے ہی ویسے میں رقص کرتے اپنے ہی شوہر کی ... " عزت کی دھجیاں اڑادیں اصل مزہ تو تب آئے گا

نیناں کے کہے گئے الفاظ نے حیدر کا اشتعال عود کر آیا تھا اور جی بھی اسے نیناں کا جبرِ سختی سے ... دبوچ لیا تھا کہ نیناں اسکی سخت گرفت پہ کراہ اٹھی تھی



اپنی بکواس بند کرو یاد کرو میں نے تمہیں کیا کہا تھا کہ حیدر علی شاہ اپنی عزت کے معاملے میں " ... کسی قسم کا کوئی سمجھوتہ نہیں کرتا لہذا اتنا ہی بولو جتنا سہن کر سکو ... حیدر کے کرخت لہجے پہ طنزیہ مسکرائی تھی

جانتے ہو یہ سب میں نے کیوں کیا تمہاری اسی اکڑ کو غرور کو انا کو توڑنے کے لیے لیکن دیکھو نا " رسی جل گئی لیکن بل نہیں گیا تم آج بھی وہی کھڑے ہو جہاں سے چلے تھے مجھے تو لگا تھا کہ میں

نے ڈانس کیا تم تو مجھے جان سے ہی مار دو گے لیکن یہ کیا تمہارا رد عمل تو میرے لیے بھی کافی
شاکنگ تھا نا تو میرا گلا دبایا نا مجھ پہ اپنی بندوق کی گولی خرچی نا ہی مجھے تھپڑ مارا کیا یہ تمہارا کوئی نیا
... " پلان ہے مجھے شیشے میں اتارنے کا یا پھر میری نفرت لے آگے ہار مان لی تم نے

... جسکے حیدر نے ایک شکوہ بھری نظر اسپر ڈالی تھی کب سے وہ اسکا ضبط آزمانے پر تلی ہوئی تھی
کیوں میری سزا ختم نہیں کر دیتی تم کتنی بار کہوں کہ میں بدل چکا ہوں تمہارے ہجر میں جتنا "
تڑپا ہوں کیا یہ سزا کم نہیں میرے لیے ایک سال جو سزا کاٹی میں نے کیا وہ سزا کم نہیں میرے
... " لیے بس اس بات کا جواب دے دو میری سزا کب ختم ہوگی

... حیدر نے کر سٹل آنکھوں میں سرخی لیے نیناں کی جانب دیکھتے کہا تھا

تمہارے جیتے جی تو یہ سزا کبھی ختم نہیں ہونے والی حیدر علی شاہ ہر پل ہر گھڑی ہر لمحہ تمہیں "
... " اس بات کا احساس دلاتی رہو گی کہ مجھے تم سے کتنی نفرت ہے

نیناں کی زباں سے اپنے لیے نفرت بھرے الفاظ سنتے حیدر کا خون کھول اٹھا تھا جبھی اسنے سائیڈ ٹیبل پہ پڑا اس اٹھا کر پوری قوت سے شیشے میں دے مارا تھا کہ جس سے شیشہ چکنا چور ہو گیا تھا کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اسی لیے آواز باہر ناگئی تھی جبکہ نیناں اسکے اس کئے عمل سے ڈر کر دو قدم دور ہٹی تھی جبھی وہ اسے بازو سے پکڑتا اپنے نزدیک تر گیا تھا کہ نیناں نے ایک نظر اسکی کر سٹل گرے آنکھوں میں دیکھا جہاں شدید سرخی چھائی ہوئی تھی خفگی سے اپنا منہ موڑنا چاہا ... لیکن حیدر کی سخت گرفت ایسا کرنے سے منع کر دیا تھا

خبردار جو آئینہ میرے لیے تمنے اپنے منہ سے یہ لفظ دوبارہ نکالا کہ تم مجھ سے نفرت کرتی ہو " ... " کیونکہ نیناں صرف حیدر کی ہے اور نیناں صرف حیدر سے محبت ہی کرے گی

حیدر کے لہجے میں چھپی دیوانگی جنونیت اور پاگل پن نیناں کو بہت کچھ باور کروا گئی تھی ایک پل کو اسکا شدت بھر انداز محسوس کر اسکے سینے میں دھڑکتا ننھا دل بھی کانپ سا گیا تھا وہ اپنے لیے اسکی آنکھوں میں عشق محبت دیوانگی جنونیت شدت ان سبھی جذبوں کو دیکھ چکی تھی لیکن اسکا

ماضی ان سب جذبوں کی نفی کرتا اسکو پھر سے اسی دورا ہے پہ لاکھڑا کرتا جہاں وہ آج سے ایک
... سال پہلے کھڑی تھی

... " پیچ چھوڑو مم می مجھے "

... " نہیں چھوڑوں گا یاد رکھنا مجھ سے رہائی تمہیں میرے مرنے کے بعد ہی ملے گی "

... حیدر نے لہجے میں شدت لیے کہا تھا کہ نیناں نے دانت پیسے تھے

... " کوئی زبردستی ہے کیا "

... " زبردستی ہی سہی لیکن تمہیں خود سے دور جانے نہیں دوں گا "

پھر تو اپنے مرنے کی دعا کرونگی کم از کم مر کے تم سے جان تو چھوٹے گی نا اچھا ہی ہوتا کہ اس "

... " دلہن کے جوڑے کے بجائے تم مجھے کفن پہنا دیتے

نیناں کی بات سنتے حیدر کا دماغ گھوم گیا تھا وہ نیناں پہ ہلکی سی خراش برداشت نہیں کر سکتا تھا اور

... وہ دشمن جاں تھی کہ اسے مسلسل اسکا امتحان لیتے ہوئے اسے تڑپا رہی تھی

... " مرنے کی بات آئندہ مت کرنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا "

حیدر نے نیناں کی بازو پہ اپنی گرفت سخت کرتے کہا تھا کہ ناچاہتے ہوئے بھی نیناں کی آنکھوں
... میں نمی اتری تھی

" تم سے برا کوئی ہے بھی نہیں ویسے بھی تم ستمگر ہو اور ستمگر کبھی مہرباں نہیں ہوا کرتے "

...

بھگی پلکوں سمیت کہتے نیناں نے آہستگی سے اپنی بازو اسکی گرفت سے نکالی تھی اور اپنی نائی
لیے واشروم کی جانب بڑھ گئی تھی وہ جانے انجانے میں آج پھر اسکو تکلیف دے گیا تھا یہ سوچ
آتے ہی اسے خود پہ شدید قسم کا طیش آیا تھا خود کو ریلکس کرنے کے لیے اسنے ایک گہرا سانس لیا
تھا صوفے پر پڑے کوٹ کی پاکٹ سے اپنا سیل نکالتے اسنے ایک نظر مڑ کے واشروم کے
دروازے کی جانب دیکھا جو کے بند تھا پھر نیناں سے بعد میں نیٹنے کا سوچتے اسنے تیزی سے قدم
... باہر کی جانب بڑھائے تھے



ہیلو ہاں یا سر سنو کل کسی بھی نیوز چینل پہ سوشل میڈیا کسی بھی اخبار میں نیناں کی تصویر
" میری تصویر یا کسی قسم کا کوئی سکیڈل نہیں بننا چاہیے سمجھ گئے

... حیدر نے سختی سے تنبیہ کرتے کہا تھا

... " جی باس سمجھ گیا آپ بے فکر ہو جائیں "

... " گڈ "

یا سر نے تابعداری سے سر کو ہاں میں ہلایا تھا کہ حیدر نے کال کٹ کرتے قدم اپنے روم کی
... جانب بڑھائے تھے



جو نہی حیدر دروازہ کھول کر کمرے میں آیا زمین پر پڑے تمام کانچ اٹھائے جا چکے تھے جو کے
نیناں نے ہی اٹھائے تھے اسنے ایک نظر نیناں پہ ڈالی جو فل بلیک کلر کی نائی میں شولڈر کٹ
بالوں کو یو نہی کھلا چھوڑے اپنا بیڈ سیٹ کر رہی تھی اپنے بے پناہ حسن سے وہ حیدر کے ہوش اڑا

چکی تھی وہ یہ بھی جانتی تھی کہ حیدر کمرے میں آچکا ہے لیکن اسنے ایک غلط نگاہ بھی اسپر ڈالنا ضروری نا سمجھا تھا نیناں نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے اپنا موبائل اٹھایا تھا کہ حیدر نے ایک گہری نظر اسکے دلکش سراپے پہ ڈالی تھی اور اپنے لیے بلیک کلر کی شرٹ اور اسی کے ہم رنگ ٹراؤزر لیے وہ واشروم میں بند ہوا تھا شاور لینے کے پندرہ منٹ بعد وہ واشروم سے نکلا تھا اپنے گیلے بالوں کو ٹاول سے رگڑتے اسنے ایک نگاہ نیناں پہ ڈالی جو ہنوز اپنے موبائل میں مصروف تھی

ٹاول کو بے ترتیبی سے کاؤچ پہ پھینکتے وہ قدم با قدم نیناں کی جانب بڑھ رہا تھا نیناں جو کے اسکی ایک ایک حرکت کو بغور نوٹ کر رہی تھی اپنی جانب بڑھتا دیکھ اسکی جان ہوا ہوئی تھی لانی پلکیں بے ساختہ ہی لرزا اٹھیں تھیں حیدر نیناں کے قریب پہنچتے ہی اسپر جھکا ہی تھا کہ نیناں کی ... آواز سنکر بد مزہ ہوا تھا

... " شرائط یاد ہیں نا بھول تو نہیں گئے "

... نیناں نے خفگی سے اسکی جانب دیکھتے کہا تھا

... " بھول بھی گیا تو تم ہونا مجھے یاد دلانے کے لیے "

حیدر نے دانت پیستے کہا تھا اور جھک کر نیناں کے پیچھے سے جلے بھنے انداز میں اپنا تکیہ اٹھایا تھا اور

... تکیہ صوفے پر رکھتے خود بھی صوفے پہ لیٹا تھا

صوفے اور تکیے سے اسے الجھتے دیکھ نیناں کے چہرے پر ناچاہتے ہوئے بھی ایک گہری

مسکراہٹ در آئی تھی لیکن اگلے ہی پل وہ مسکراہٹ سمٹی تھی اور چہرے کے تاثرات سرد

... ہوئے تھے

موبائل کو رکھتے اسنے سائیڈ لیمپ آف کیا تھا اور خود بھی لیٹی تھی کہ نیند تو ان دونوں کی آنکھوں

... سے کوسوں دور تھی



میرال پریشانی سے اپنے روم میں ٹہل رہی تھی جب ار قم روم میں داخل ہوا تھا ار قم نے ایک گہری نگاہ اسپر ڈالی تھی جو اضطرابی کیفیت میں یہاں سے وہاں ٹہل رہی تھی میرال اپنی سوچوں میں اتنی گم تھی کہ ار قم کو اندر آتا دیکھ ہی ناپائی تھی ار قم نے دبے پاؤں اسکی جانب بڑھتے جھٹکے ... میں اسکی پشت کو اپنے سینے سے لگایا کہ اس اچانک ہوئی افتاد پہ میرال بوکھلا کے رہ گئی تھی ... " کونسی سوچوں میں گم تھی جو میر نے آنے کا بھی پتہ ناچل سکا، ہمم "

ار قم نے میرال کے کان میں سرگوشی کرتے اسکی کان کی لو کو لبوں تلے دبایا تھا کہ میرال کے ... ہاتھوں کی گرفت ار قم کے ہاتھوں پہ یکدم ہی سخت ہوئی تھی

آہاں کچھ نہیں بس نیناں آپ کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ جو بے وقوفی انھوں نے آج " ... کی ہے حیدر بھائی انکو معاف بھی کریں گے کہ نہیں

میرال کو ناچاہتے ہوئے بھی جھوٹ بولنا پڑا تھا کیونکہ وہ ار قم کو ان سبھی میسجز اور کالز کے بارے ... میں بتا کر خود سے دور نہیں کر سکتی تھی

بی ریلیکس بے بی کچھ مت سوچو وہ ان دونوں میاں بیوی کا معاملہ وہ خود ہی سولو کر لیں گے تم " ...
" صرف اپنے شوہر پہ دھیان دو اسکے بارے میں سوچو کسی اور پہ مت دھیان دو

ار قم نے کہتے میرال کی کمر میں ہاتھ لیجاتے اسکارخ اپنی طرف موڑا تھا لیکن اسکی آنکھوں میں ...
چھائی پریشانی کو دیکھ ار قم نے ایک گہرا سانس بھرا تھا

... " بتاؤ مجھے کیا پریشانی ہے کیوں آپ سیٹ ہو "

... ار قم نے فکر مند ہوتے پوچھا تھا

... " کوئی پریشانی نہیں ہے ار قم بس ایک ڈر سادل میں بیٹھ گیا ہے "

... میرال نے ار قم کی شرٹ کے بٹنوں پہ ہاتھ پھیرتے کہا تھا

... ؟ " کیسا ڈر "

... " یہی کہ کہیں آپ مجھ سے دور نا ہو جائیں مجھے چھوڑنا دیں "

... " یہ خوف میرے دل میں اپنے پنچے گاڑھے بیٹھا ہے "

... میرال کے رندھے ہوئے لہجے کو محسوس کر کے ار قم تڑپ گیا تھا

میرال میں کبھی تم سے دور نہیں جاؤنگا اپنے دل کو اس خوف سے آزاد کر دو میری جان میں " ... تمہارے بنا جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا

ار قم نے اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے کہا تھا کہ ار قم کی اتنی محبت پہ ... میرال کی آنکھوں سے اشکوں کی برسات ہونے لگی تھی

میری ایک بات یاد رکھنا میرال جہاں محبت ہو وہاں یہ ڈرو سو سے اچھے نہیں لگتے اس دور کو " ... اپنے دل سے نکال پھینکو خود کو مجھ میں کھودو اور مجھے خود میں کھونے دو

ار قم نے اسکے آنسو اپنے لبوں سے چنتے ہوئے کہا تھا اسکی آنکھوں سے ہوتے اسنے لب اسکے گال پہ رکھے تھے اسکے کانوں سے بندے نکالتے اسکی کان کی لو کو چوما تھا کہ میرال نے بے ساختہ ہی اسکی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں بھینچ لیا تھا اسکی گردن کو بھاری ہار سے آزاد کراتے اسنے ایک نظر ... اسکی شفاف گردن پہ ڈالی تھی جو کے سرخ ہو چکی تھی ار قم نے ایک نظر اسے گھورا تھا

" جب نہیں پہنا جاتا تو کیوں پہنتی ہو یہ سب جانتی بھی ہو کہ تکلیف ہوتی ہے لیکن پھر بھی "

...

... " میری تکلیف پہ مرہم رکھنے کے لیے آپ ہیں نا "

میرال نے پلکوں کی چلمن گراتے ٹھہر ٹھہر کر دل موہ لینے والے انداز میں کہا تھا کہ ار قم نے گہری نگاہوں سے اسکی اٹھتی گرتی پلکوں کا رقص دیکھا تھا اور پھر ایک نظر اسکے گلابی بھرے بھرے ہونٹوں پہ پڑی اور یہی اسے اپنے جذبات پہ قابو رکھنا مشکل ترین لگا تھا دل کی پکار پہ لبیک کہتے اسنے شدت سے اسکے ہونٹوں کو اپنی سخت گرفت میں لیا تھا میرال کو یونہی بانہوں میں بھرتے وہ بیڈ تک لایا تھا اور خود اسپر سایہ فگن ہوتے اسکی سانسوں کو ایک پل کی آزادی بخشی تھی کہ میرال اپنی جان خلاصی ہونے پہ گہرے گہرے سانس بھرتی ار قم کے سوائے ہوئے جذباتوں کو بھی جگا گئی تھی اس سے پہلے کہ میرال بیڈ سے اٹھ کر واڈروب کی جانب ... بڑھتی بیڈ پہ نیم دراز ار قم نے اسکی کلائی کو پکڑ کر جھٹکا دیتے اپنے اوپر گرا گیا تھا

... " کہاں جا رہی ہو میری جان "

... ار قم کی خمار آلود آواز سنکر میرال کو اپنا دل کانوں میں دھڑکتا ہوا محسوس ہوا تھا

... " کک کپ کپڑے چینیج کرنے "

... میرال کے لہجے کی لڑکھڑاہٹ کو محسوس کرتے ار قم گہرا مسکرایا تھا

... " اسکی ضرورت نہیں پڑے گی میری جان "

یہ کہہ کر ار قم نے میرال کو خود کے نیچے کیے خود اسپر سایہ فگن ہوا تھا اور اسپر اپنی شدتیں لوٹاتا

چلا گیا تھا جبکہ میرال نے خود کو مکمل اسکے رحم و کرم پہ چھوڑ دیا تھا دور کھڑی قسمت ان دونوں کو

... دیکھتے ادا سی سے مسکرا دی تھی



دھڑکن عالم اور ثنا آجکی رات خان حویلی ہی ٹھہرے تھے تابندہ بیگم دھڑکن سے بہت شرمندہ تھیں انھوں نے اس سے اپنے کیے کی معافی بھی مانگی تھی اور اسکے سامنے ہاتھ بھی جوڑنے چاہے... تھے لیکن دھڑکن نے انکو ایسا کرنے سے روک دیا تھا اور انکو دل سے معاف کر دیا تھا

... " دھڑکن بیٹا تم نے بتایا نہیں کہ یہ ثنا کون ہے اور اسکا عالم سے کیا تعلق ہے "

... دھڑکن جو کے تابندہ بیگم کے پاس بیڈ پہ بیٹھی تھی ان کی جانب دیکھنے لگی

بتاؤ نابیٹا کون ہے ثنا اور جب میں نے نوٹ کیا ہے کہ وہ کچھ زیادہ ہی عالم کے ساتھ چپک رہی " تھی وہ گیسٹ روم میں نہیں بلکہ تمہارے اور عالم کے کمرے میں ٹھہرنا چاہتی تھی لیکن کس... " رشتے سے

... اب کی بار تابندہ بیگم نے فکر مندی سے پوچھا تھا

... " مام وہ عالم کی دوسری بیوی ہے "

... " کیا لیکن ایسے کیسے ہو سکتا ہے عالم اتنا بے وقوف تو نہ تھا "

... تابندہ بیگم نے حیران ہوتے پوچھا تھا

... "مام آپکا بیٹا اگر اتنا بے وقوف بھی نہیں ہے تو اتنا چلاک بھی نہیں ہے"

... دھڑکن نے منہ بسورتے کہا تھا

دراصل میری ہی غلطی ہے میرے ایک شک نے میرے اور عالم کے درمیاں کتنی دوریاں " پیدا کر دی ہیں عالم نے غصے میں ثنا سے شادی کی ہے لیکن ثنا بہت مکار لڑکی ہے شروع دن سے " اسکی عالم پہ نظر تھی اسنے میرے ذریعے عالم تک پہنچنا چاہ جس میں وہ کامیاب بھی ہو گئی ہے

...

دھڑکن نے افسردہ لہجے میں کہا تھا کہ تابندہ بیگم نے اسکی بات پہ ایک گہرا سانس بھرتے دھڑکن ... کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا تھا

دھڑکن بیٹا میری ایک بات اپنے پاس لکھ کے رکھ لو میں ماں ہوں عالم کی مجھے نہیں لگتا کہ " میرے بیٹے نے آج سے پہلے کسی اور اتنا چاہ ہو جتنا وہ تمہیں چاہتا ہے میں نے اسکی آنکھوں میں

تمہارے لیے بے پناہ عزت اور محبت دیکھی ہے میری ایک بات یاد رکھنا دھڑکن عورت اپنے گھر کو خود جنت بناتی ہے اپنا حق کبھی مت چھوڑنا چاہے کچھ بھی ہو جائے اور میرے عالم کو کبھی اکیلا مت چھوڑنا اس مکار ثنا کے سامنے خود کو کبھی کمزور مت پڑنے دینا میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ... " ہوں میرا مان رکھ لینا بیٹی یہ ایک ماں کی التجا ہے

... تابندہ بیگم نے آنکھوں میں آس لیے کہا تھا کہ دھڑکن انکی بات پہ بے ساختہ مسکرا دی تھی ... " آپکی بیٹی آپکا مان کبھی نہیں توڑے گی "

... دھڑکن نے تابندہ کے ہاتھوں کو چومتے کہا تھا

... " جیتی رہو میری بچی اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے سدا سہاگن رہو آمین "

... تابندہ بیگم نے مسکرا کر دھڑکن کے ماتھے کو چومتے کہا تھا

... " اچھا بیٹا جاؤ تم تھک گئی ہو گی نا آرام کرو میں ذرا تمہارے ڈیڈ کو دیکھ لوں "

تابندہ بیگم کے کہنے پہ دھڑکن مسکرا کر سر کو اثبات میں ہلاتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی

...



جو نہی دھڑکن کمرے میں داخل ہوئی نظر عالم پہ گئی جو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھوں کو
موندے ہوئے تھا بنا کوٹ اور ٹائی کے وہ شرٹ کو آستینوں تک فولڈ کیے وہ اس حیلے میں بھی
کافی ہینڈ سم اور دلکش لگ رہا تھا عالم کو محسوس ہوا کہ جیسے عالم سو رہا ہو تبھی وہ اپنی سیلرز کو وہی
دروازے پہ اتارتی دے پاؤں کمرے میں چلی آئی تاکہ عالم کی نیند ڈسٹرب نہ ہو، سیلرز کو واڈروب
میں جا کر رکھتے وہ دوبارہ سے ڈریسنگ تک آئی تھی اس سے پہلے کہ وہ اپنے کانوں سے ایئر رنگ
... اتارتی عالم کو اپنے پیچھے کھڑا دیکھ چوکی تھی

... "عالم آپ آپ سو نہیں گئے تھے"

... "جانتی بھی ہو کہ تمہارے بنانیند نہیں آتی مجھے"

عالم نے اسکی پشت کو اپنے سینے سے لگائے کہا تھا کہ یکدم ہی دھڑکن کی دھڑکنوں نے شور مچایا تھا...

... " مع عی عالم آپ تھک گئے ہونگے ناسو جائیں جا کر "

... " یہی تھکن تو اتارنا چاہتا ہوں تم پر "

... عالم کی بھاری گھمبیر آواز سنکر دھڑکن کا دل سینے سے باہر نکلنے کو تھا

... " نن نی نن نہیں ع عالم میرا مطلب کہ ہے میں بھی کافی تھک چکی ہوں سو جاتے ہیں نا "

... دھڑکن نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا جو خمار سے سرخ ہو رہی تھیں

... " ٹھیک ہے تم سو جاؤ میں ثنا کے پاس چلا جاتا ہوں "

عالم کی آواز سنکر تو جیسے دھڑکن کو آگ ہی لگ گئی تھی اس لیے اس نے عالم کا گریبان پکڑا سے مزید... خود کے قریب کیا تھا

... " خبردار جو اس چڑیل کے پاس جانے کا سوچا بھی تو جو کرنا ہے نا یہی پہ کر لیں "

دھڑکن جلدی جلدی میں تو بول گئی تھی لیکن جب اپنے الفاظوں پہ غور کیا تو شرم سے چہرہ لال... انار ہو گیا جسکی بنا پہ ناچاہتے ہوئے بھی عالم کا فلک شگاف قہقہہ گونج اٹھا تھا

جانم میں تو مذاق کر رہا تھا تم سے دور جاؤں بھی تو کہاں جاؤں کہ تم نے ایسا سحر پھونکا ہے ہر جگہ " ہر گھڑی عالم خان کو صرف تم ہی تم دیکھائی دیتی ہو تمہارا یہ چاند سا چہرہ تمہاری یہ سنہری آنکھیں جہاں عالم خان کو اپنا عکس دیکھائی دیتا ہے انکو چھوڑ کے جاؤں بھی تو کہاں جاؤں لوٹ کے تو ... " تمہارے پاس ہی آنا ہے

عالم نے اسکی اٹھتی گرتی پلکوں کا رقص دیکھتے مدہوشی کے عالم میں کہا تھا اور اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسکی گردن میں پڑے نیکس کا ہوک کھولتے جا بجا اپنا لمس چھوڑا تھا جسکی بنا پہ دھڑکن کا... دل پسلیوں سے سر پٹخنے لگا تھا

... " عہ مع عالم مم می میری بات تو "

اس سے پہلے کہ دھڑکن اپنا جملہ مکمل کرتی عالم نے دیوانگی سے اسے لال ہونٹوں کو دیکھتے اسکی سانسوں پہ اپنا تسلط جمایا تھا اسکے لمس میں شدت محسوس کر کے دھڑکن اسکے کالر کو اپنی مٹھیوں میں جکڑ گئی تھی عالم نے ہنوز اسکے لبوں پر اپنا تسلط جمائے اسکو اپنی بانہوں میں اٹھائے بیڈ کی جانب بڑھا تھا اسکو بیڈ پہ لیٹا کر اسکی سانسوں کو آزادی بخشی تھی کہ دھڑکن سرخ چہرہ لیے اپنا رخ پلٹ گئی تھی عالم نے خمار آلود نظریں دھڑکن پہ جمائیں جو گہرے گہرے سانس لیتی اسے بری طرح اپنی جانب مائل کر رہی تھی اسکی کمر پہ موجود واحد ڈوری کو کھینچا تھا جس سے وہ ٹوٹی تھی اور موتی ٹوٹ کر جابجا بکھر گئے تھے دونوں کا دل ایک تال پہ دھڑک رہا تھا عالم نے جھک کر دھڑکن کی کمر پہ اپنے لب رکھے تھے جسکی بنا پہ دھڑکن تڑپ کے سیدھی ہوئی تھی اس میں ہمت نا تھی کہ عالم سے نظریں ملا پاتی جیہی اپنی آنکھوں کو سختی سے میچ گئی تھی کہ عالم اب کی بار گہرا مسکرایا تھا اور اسکے ماتھے پہ اپنی محبت کی مہر ثبت کرتے اسکے وجود پہ اپنی جنونیت کی گہری چھاپ چھوڑنے میں مشغول ہو چکا تھا کہ دھڑکن اپنی قسمت پہ نازاں ہوتی اپنا آپ عالم کے ... سپرد کر گئی تھی



... تمہیں محبت سکھاتا ہوں یہاں بیٹھو "

... کچھ غزلیں سناتا ہوں یہاں بیٹھو

... کیا کہا وہ چاند پسند ہے تم کو

! اچھا تار کے لاتا ہوں یہاں بیٹھو

... اچھا تو ڈر کیوں رہی ہو میں ہوں نا

" اچھا سینے سے لگاتا ہوں یہاں بیٹھو

سورج کی چھن چھن کرتی کرنوں کی روشنی جب نیناں کے سرخ و سفید چہرے پہ پڑی تو اسکی آنکھ
کھلی سائیڈ ٹیبل پہ پڑا موبائل دیکھا تو صبح کے آٹھ بج چکے تھے ایک نظر صوفے پہ دیکھا جہاں اسکا
ستگر ہنوز آڑھتا ترچھا لیٹا محو خواب تھا اسنے اپنے گلابی پیروں میں وائیٹ کلر کے نرم دہ شواڑ سے
تھے اور اٹھ کر قدم با قدم چلتے حیدر کی جانب آئی تھی اسنے دیکھا کہ وہ سکڑ کر سویا ہوا تھا ویسے

بھی اکتوبر کا مہینہ چل رہا تھا لہذا سردی کی آمد آمد تھی اسنے ایک گہرا سانس بھر کر اے سی کی کولنگ کم کی اور اسپر کمفٹر ڈال کر اسنے جانا چاہ لیکن دل نے وہی روک دیا کیونکے اسکے ماتھے پہ بکھرے بال اسے بار بار ڈسٹرب کر رہے تھے جسکی بنا پہ اس کی نیند میں خلل پڑ رہا تھا اسنے آگے بڑھتے اسکے ماتھے سے بکھرے بال ہٹائے تھے لیکن جیسے ہی اسنے ماتھے پہ ہاتھ رکھا اسے لگا جیسے اسنے کسی دہکتے انگارے کو چھو لیا ہو اس کافی تیز بخار تھا جسکی بنا پہ نیناں کو پریشانی لاحق ہوئی تھی وہ فوراً سے پہلے اٹھی اور اپنے لیے بلیک کلر کا ویلوٹ کا سوٹ لیے واشروم میں گھسی تھی پندرہ منٹ کے بعد وہ نکلی تھی اور بجائے بال ڈرائی کرنے کے اسنے فوراً سے پہلے انٹرکام اٹھایا تھا اور ملازمہ کے ہاتھ ایک عدد نیم گرم دودھ کا گلاس ایک پیناڈول کی ٹیبلٹ اور ساتھ ہی ٹھنڈا پانی اور پٹیاں منگوائیں تھیں ملازمہ ٹرے میں سب لے آئی تھی اور رکھ کر جاچکی تھی نیناں فوراً سے پہلے حیدر کے پاس بیٹھی اور اسکے ماتھے پہ ٹھنڈی پانی کی پٹیاں رکھنی شروع کیں جن سے اسکا ... بخار کافی حد تک کم ہو گیا تھا

... " حیدر اٹھیں یہ دودھ پی لیں اور ٹیبلٹ کھالیں "

نیناں نے حیدر کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے کہا تھا کہ حیدر نے بامشکل اسکے پکارنے پہ آنکھیں کھولیں
... تھیں کر سٹل گرے آنکھیں بخار کی تما سے سرخ تھیں

حیدر نے ایک نظر نیناں کی جانب دیکھا جواب ادھر ادھر دیکھنے میں مصروف تھی ناچاہتے ہوئے
... بھی ایک دلکش مسکراہٹ نے اسکے ہونٹوں کا احاطہ کر لیا تھا

... " نین مجھ میں ہمت نہیں ہے پلیز یہ ٹیبلٹ بھی دودھ کے ساتھ تم ہی کھلا دو "

حیدر نے جان بوجھ کر کہا تھا کہ یہ تو صرف اس دشمن جاں کے قریب رہنے کا بہانہ تھا نیناں نے
ناچاہتے ہوئے بھی ٹیبلٹ کو اپنی ہتھیلی میں رکھتے اپنی ہتھیلی اسکے آگے کی حیدر نے اسکے ہاتھ کو
نازک مومی ہاتھ کو اپنے ہاتھ کی گرفت میں لیتے گولی منہ میں ڈالی تھی لیکن ساتھ ہی نا محسوس
طریقے سے اسکی ہتھیلی کو چوم بھی لیا تھا جیسے ہی حیدر نے گولی کھائی تھی بیک وقت نیناں نے اپنا
ہاتھ پیچھے کیا تھا کہ یکدم اسکی قربت کا فسوں ٹوٹا تھا نیناں نے ٹرے اٹھ کر سائیڈ ٹیبل پہ رکھی
... تھی اور واپس حیدر کی جانب آئی تھی

... " اٹھیں بیڈ پہ چل کر لیٹیں "

... " نہیں میں یہی ٹھیک ہوں "

... حیدر نے سنجیدہ چہرہ لیے کہا تھا

اٹھو میرے سامنے یہ ڈرامے کرنے کی کوشش مت کرو جانتی ناہوں تمہیں تب تو کہو چل "

... " اٹھو کر بیڈ پہ لیٹو "

... نیناں نے منہ بسورتے کہا تھا کہ حیدر اسکے جواب پہ عیش عیش کراٹھا تھا

... " ٹھیک ہے آکر پکڑو مجھے "

... " کیا "

... نیناں نے ہونقوں کی طرح کہا تھا کہ حیدر نے بامشکل اپنے امڈتے قہقہے پہ قابو پایا تھا

... " میرا مطلب ہے کہ آکر سہارا دو مجھے اکیلے کیسے جاؤنگا بیمار ہوں نا "

حیدر نے بیچارہ سامنہ لیے کہا تھا کہ نیناں نے آنکھیں گھوماتے اسکو کمر سے تھاما تھا اور اسکا ایک بازو اپنی گردن کے گرد حائل کرتے اسے بیڈ کی جانب لے آئی تھی اسے احتیاط سے بیڈ پہ لیٹاتے اسنے جانا ہی چاہ تھا لیکن حیدر نے ایک ہی جھٹکے میں اسے کلائی سے پکڑ کر خود پہ گرایا تھا جس سے نیناں اسکے حد درجہ نزدیک آن ٹھہری تھی دل کی دھڑکنوں نے سینے میں ادھم مچایا تھا ... لیکن جلد ہی اپنے حواس پہ قابو پاتے نیناں گویا ہوئی تھی

... " یہ کیا بے ہودہ حرکت ہے چھوڑو مجھے "

... " نہیں چھوڑو نگا "

حیدر نے بغور اسکے تھر تھراتے سرخ لبوں کو دیکھتے کہا تھا جو اسے کل رات سے بے چین کیے ... ہوئے تھے

... " کہیں مجھ سے محبت تو نہیں ہوگئی میری تتلی کو "

... " یہ عارضوں پہ سایہ فگن لرزتی پلکیں "

... " یہ تھر تھراتے ہوئے لب "

... " یہ گالوں پہ گلال کا بکھرنا "

... " کہیں تمہارا دل بھی تو اسی کا خواہشمند نہیں جس کا متمنی میں ہوں "

حیدر کے کہنے پہ جھٹکے سے جھکے سر کو اوپر اٹھاتے اسنے ایک نظر حیدر کی کر سٹل گرے آنکھوں کو دیکھا جہاں ہنوز سرخی چھائی ہوئی تھی لیکن اب یہ سرخی صرف بخار کی ہی نہیں بلکہ نیناں کی ... قربت کی وجہ سے بھی تھی

ہو نہہ محبت یاد ہے نا حیدر علی شاہ جس رات تم سے میں نے پانی مانگا تھا اور تم نے مجھے پانی کے دو " بوند بھی پینے نہیں دیئے تھے بلکہ سالن میں سرخ مرچ بھر کر ڈال دی تھی تاکہ میں کھاؤں اور میرا منہ جلے لیکن جانتے ہو حیدر علی شاہ اس دن میرا منہ ہی نہیں بلکہ میرا دل بھی جل گیا تھا مر گیا تھا میرا دل جس میں کبھی تمہارے لیے محبت ہوا کرتی تھی لہذا مجھ سے کسی قسم کی کوئی ... " امید مت رکھنا

نیناں سر دلہے میں کہتی جھٹکے سے اپنی کلائی کو آزاد کراتے واڈروب کی جانب بڑھ گئی تھی حیدر ... ایک گہرا سانس بھر کر رہ گیا تھا نجانے اسکی سزا کب ختم ہونی تھی



نیناں پندرہ منٹ بعد واڈروب سے باہر آئی تھی بلیک ویلوٹ کلر کی شارٹ فرائیڈ کے ساتھ اسکی ہم رنگ کیپری پہنے دوپٹے کو گلے میں ڈالے شولڈر کٹ بالوں کو یو نہی کھلا چھوڑے کانوں میں بلیک کلر کے چھوٹے سے ایئر رنگز ڈالے ہونٹوں پہ شاکنگ پنک کلر کی لپ اسٹک لگائے جبکہ سبز نینوں میں کاجل کی ایک لکیر ڈالے وہ حیدر کے ہوش ٹھکانے لگانے کا ارادہ رکھتی تھی حیدر ... وہی بیٹھانیناں کی ایک ایک حرکت کا بغور جائزہ لے رہا تھا

... " صاحب کا ناشتہ کمرے ہی میں بھیجواد و بخار ہے نیچے نہیں آسکتے "

نیناں نے انٹرکام رکھتے ایک سرسری نگاہ حیدر پہ ڈالی جو گہری نگاہوں سے اسکی جانب دیکھ رہا تھا اسکی نظروں سے خائف ہوتے اسنے اپنے قدم نیچے بڑھائے تھے جبکہ حیدر نفی میں سر کو ہلا کر ... مسکراتا ہوا اثر و م کی جانب چل دیا تھا تاکہ فریش ہو سکے



لنچ کا ٹائم ہونے ہی والا تھا نیناں روشنا بیگم کے کہنے پہ آج کھانا خود بنا رہی تھی مٹن بریانی کو دم لگاتے اسنے ایک نظر چکن وائیٹ کڑاھی پہ ڈالی تھی وہ بھی بس تیار ہی تھی بس دھنیے سے گارنش کرنا تھا میٹھا میں اسنے کسٹر ڈبنا یا تھا جو وہ پہلے سے ہی بنا کر اسے ٹھنڈا کرنے کے لیے فریج میں ... رکھ چکی تھی

... ار قم جو کے میرال کو ڈھونڈتا ہوا سیدھا کیچن ہی میں آیا تھا نیناں کو کام کرتے وہی رکا تھا

... " اسلام و علیکم بھا بھی "

ار قم نے مسکراتے ہوئے کہا

... " و علیکم اسلام "

--- نیناں نے مختصر کہا اور پھر سے اپنے کام میں جٹ گئی تھی

... " ا م م بھا بھی وہ اپنے میرال کو دیکھا ہے "

... ار قم نے نیناں کی جانب دیکھتے کہا تھا

... " تمہاری بیوی ہے تمہیں پتہ ہو گا کہ کہاں ہے "

... " میری بیوی ضرور ہے لیکن آپ کی بہن بھی ہے "

... ار قم نے اب کی بار چہرے پہ سنجیدگی سجائے پوچھا تھا

اچھا میری بہن ہے مجھے تو پتہ ہی نہیں "

... " تھا

... نیناں نے تمسخرانہ کہا تھا کہ ار قم اسکے اس رویے پہ دانت پیس کر رہ گیا تھا

بھا بھی آپ کیوں میرے اور میرال کے ساتھ ایسا بی ہو کر رہی ہیں ہم نے آپ کا کیا بگاڑا ہے "

" جانتی بھی ہیں میرال آپ کے بی اس رویے سے کتنی پریشان ہے بلکہ وہ تو روتی بھی رہی ہے

...

... ار قم کے کہنے پہ نیناں کے چہرے پہ ایک تلخ مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا

میرا رونا تو کسی کو نہیں دیکھائی دیتا خیر مجھے کسی سے اس موضوع پہ بات نہیں کرنی لہذا تم اپنی " ... بیوی کو ڈھونڈ رہے تھے نا جاؤ اسی کو ڈھونڈو جا کر

... نیناں نے کرخت لہجے میں کہا تھا جبکہ رقم اسکی جانب دیکھتا نفی میں سر کو ہلا کر رہ گیا تھا بس یہی کہنا چاہوں گا بھابھی کہ آپ اپنی ضد اور یہ سرد رویہ چھوڑ دیں ایسا نا ہو کہ کہیں بہت " ... دیر ہو جائے اور آپکے پاس کھونے کے لیے کچھ بھی نا بچے

ارقم نے ایک نظر نیناں کے چہرے پہ ڈالی جو کے سپاٹ تھا اور پھر اٹے قدموں پلٹ گیا تھا جبکہ ... اسکے جانے کے بعد نیناں نے غصے سے ہاتھ میں اٹھائے چاقو کو زمین پہ پٹختا تھا



ارقم جو نہی روم میں داخل ہوا میرال کو کسی سے بات کرتے ہوئے پایا تھا لیکن جو نہی میرال کی ... نظر ارقم کی جانب اٹھی تھی اسنے جھٹکے سے فون بند کر دیا تھا

... "کیا ہوا میرال سب ٹھیک ہے نا میرے آتے ہی فون بند کر دیا تمنے "

آہاں نن نی نہیں میرا مطلب سس سب ٹھیک ہے وہ دراصل می میں بات کر رہی تھی نائلہ " ...
" سے بات ہو گئی تو فون رکھ دیا

میرال چہرے پہ زبردستی مسکراہٹ سجائے بولی تھی جبکہ اسکا لہجہ کہیں سے بھی اسکی آنکھوں کا ...
ساتھ نادے رہا تھا

... " اچھا چھوڑو یہ سب میں کب سے تمہیں نیچے ڈھونڈ رہا تھا تم یہاں کیا کر رہی ہو "

... " آہاں وہ میں دراصل فریش ہونے آئی تھی تو نائلہ کی کال آگئی تھی اسلیے یہی رک گئی "

... " اچھا چلو تم جاؤ فریش ہو جاؤ میں یہی ویٹ کر رہا ہوں تمہارا اکھٹے نیچے چلیں گے "

میرال سر کو اثبات میں ہلاتی اپنے موبائل کو سائیڈ ٹیبل پہ رکھ کر واڈروب کی جانب بڑھ گئی تھی وہاں سے اپنے لیے پریل کلر کا سوٹ نکالتے وہ واشروم میں گھس گئی تھی میرال کے جانے کے کچھ ہی دیر بعد ارقم جو اپنے لیپ ٹاپ میں مصروف کسی کیس کی فائل کو کمپیٹ کر رہا تھا میرال کے بجتے فون نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا ایک دو دفعہ اسنے انگور کیا لیکن کال کرنے والا کوئی

بہت ڈھیٹ انسان تھا جو مسلسل کالز کر رہا تھا ار قم نے جھنجھلا کر لیپ ٹاپ کو سائیڈ پر رکھتے آگے بڑھ کر میرال کا موبائل اٹھایا تھا بنا نمبر دیکھے لیکن مقابل کی آواز سن کر بھوری آنکھیں پل بھر ... میں لال ہوئیں تھیں

ہیلو میر و میری جان کال کیوں کاٹ دی تھی تم نے کہیں وہ تمہارا نام نہاد شوہر تو نہیں آگیا تھا بیچ " میں اچھا سنو تم میرا نام جاننا چاہتی تھی نا کہ میں کون ہوں یا میں تمہارا شاداب ہوں اس دن جب کافی شاپ پہ تم سے ملنے کے بعد میری بے چینی مزید بڑھ گئی تھی تمہارے لیے جانتی ہو پل پل مر رہا ہوں تمہارے بغیر تم جانتی بھی ہو کہ میں کتنا پیار کرتا ہوں تم سے لیکن پھر بھی تم نے مجھے ٹھکرا کر اس ار قم کا انتخاب کیا لیکن چلو کوئی نہیں اب بھی ایک راستہ ہے جس سے تم اور میں ایک ہو سکتے ہیں تم ار قم سے طلاق لے لو میں تم سے شادی کر لوں گا آئی سوئیر ساری زندگی تم سے پیار کروں گا ہر خواہش پوری کروں گا اتنا پیار دوں گا کہ ار قم کو چھوڑنے کا دکھ بھی نہیں ہوگا ... " تمہیں

اس سے پہلے کہ شاداب مزید کچھ کہتا ار قم نے طیش میں آ کر کال کاٹ دی تھی اور میرال کے فون کو اسی کی جگہ رکھتے ایک قہر آلود نگاہ واشر و م کے دروازے پہ ڈالی تھی اور تیزی سے قدم ... کمرے سے باہر کی جانب بڑھائے تھے



میرال واشر و م سے باہر آئی تو ار قم کو روم میں ناپا کر حیراں ہوئی تھی لیکن پھر خیال آیا کہ ہو سکتا ہے کوئی کام پڑ گیا ہو جی بھی وہ بے فکر ہوتی بالوں کو ڈرائے کرنے لگی بالوں کو ڈرائے کر کے دوپٹے کو شانوں پہ پھیلاتے اسنے آنکھوں میں کا جل ڈالتے ہونٹوں پہ نیچرل کلر کا گلو س لگایا تھا اور پھر جیولری باکس سے پریل کلر کے چھوٹے سے ایئر رنگز نکال کر پہنتے قدم نیچے کی جانب ... بڑھائے تھے اس بات سے بے خبر کہ کتنا بڑا طوفان اسکا منتظر تھا



میرال نیچے آئی تو سبھی کو ٹیبل پہ موجود پایا تھا وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ار قم کی ساتھ والی کرسی پہ بیٹھی تھی ار قم کی خالی کرسی کو دیکھ کر اسکو گہری اداسی نے آن گھیرا تھا کیونکہ ار قم ہمیشہ ... اسی کے ساتھ کھانا کھاتا تھا لیکن نجانے آج بناتائے کہاں چلا گیا تھا

کے نیناں کا بنایا ہوا کھانا سبھی کو بہت پسند آیا تھا سکندر علی شاہ نے پانچ ہزار کے کئی نوٹ نکال کر اسے تھمائے تھے وہ لینا تو نہیں چاہتی تھی لیکن روشنا بیگم نے آنکھوں ہی آنکھوں میں لینے کا اشارہ کیا تو اسنے لے لیے تھے حیدر کی گہری نگاہوں کو خود پہ محسوس کرتی وہ کنفیوز ہو رہی تھی جبکہ پاکیزہ تو حیدر کو شرر باز نگاہوں سے گھور رہی تھی کہ کیسے وہ جان لٹاتی نگاہوں سے نیناں کو مسلسل تکے جارہا تھا آخر کو جب اسکی برداشت جواب دے گئی تو چیچ کو پلیٹ میں پٹختی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور نیناں کو تیز نگاہوں سے گھورتی ہوئی وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی نیناں نے اسکا یوں سب میں سے اٹھ کر جانا باخوبی محسوس کر لیا تھا لیکن کچھ کہا نہیں کیونکہ وہ اسے اپنے ... طریقے سے جواب دینا جانتی تھی



عالم اور دھڑکن میر علی اور سلطان خان کے کہنے پہ خان حویلی مستقل طور پہ ٹھہر چکے تھے تابندہ بیگم نے میر علی اور سلطان خان کو ثنا کی گھناؤنی سچائی بتادی تھی جسکی بنا وہ دونوں آگ بگولہ ہوئے تھے اور عالم سے کہا تھا کہ فوراً اس مکار لڑکی کے نام کے آگے سے اپنا نام ہٹائے لیکن عالم ... نے انکو یہ کہہ کر مطمئن کر دیا تھا کہ صحیح وقت آنے پہ وہ یہ بھی کر دے گا



دھڑکن سو کر اٹھی تو شام کے پانچ بج چکے تھے عالم کے آفس سے واپس آنے کا ٹائم ہو رہا تھا لہذا اسنے فوراً سے اٹھتے واڈرو ب سے اپنے لیے شاکنگ پنک کلر کا ڈریس سلیکٹ کیا اور فریش ہونے واشر و م گھس گئی تھی بیس منٹ بعد وہ باہر آئی اور بالوں کو ڈرائی کرنے لگی بالوں کو ڈرائے کر کے اسنے ایک نظر گھڑی پہ ڈالی جو ساڑھے پانچ کا ہندسہ بجا رہی تھی فوراً سے سنہری آنکھوں میں کا جل ڈالتے اسنے لبوں کو گلابی رنگ سے رنگا تھا کانوں میں گولڈ کے چھوٹے چھوٹے ٹاپس پہنتے اسنے دوپٹے کو کندھے پہ ڈالتے اپنا موبائل اٹھا کر اپنے قدم نیچے کیچن کی جانب بڑھائے تھے کیونکہ آفس کے واپس آنے کے فوراً بعد عالم کو اسکی سٹرانگ سی کافی

چاہیے ہوتی تھی جو کے وہ دھڑکن کے ہاتھوں کی پیتا تھا دھڑکن جو نہیں کیچن کی جانب بڑھنے لگی تیزی سے چلتی ثنا کو دیکھ کر ٹھہر گئی جواب موبائل کو کان سے لگائے قدم باہر لان کی جانب بڑھا رہی تھی دھڑکن بھی تجسس کے مارے اسکے پیچھے گئی تھی اور فوراً ایک سائیڈ پہ کھڑی ہو گئی کہ دیکھ سکے کہ وہ اتنی جلدی میں کرنے کیا والی ہے لیکن ثنا کی اگلی بات سنکر اسکو اپنے پاؤں تلے ... زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی

میں نے ایک بار کہا نا کہ تم لوگوں کو باقی کی رقم مل جائے گی کراچی کی جانب منہ بھی مت " کرنا اب ورنہ تم لوگوں کے ساتھ ساتھ مجھے بھی جیل کی چکی پیسنی پڑے گی اس دھڑکن کو اغوا کرنے کے چکر میں جانتے ہو عالم سلطان خان کے بندے پورے کراچی میں پھیلے ہوئے ہیں کتوں کی طرح تم لوگوں کو ڈھونڈ رہے ہیں اسلیے یہاں آنے کی غلطی مت کرنا جہاں ہو وہی رہو اور مجھے ہزار بار کہا ہے مجھے کال مت کیا کرو ہڈی ڈالتی ہوں نا تم لوگوں کو اب کیا مجھے ہی نوچ کر ... " کھا جاؤ گے

ثنا نے غصیلے لہجے میں کہتے فون بند کر دیا تھا اور اندر جانا چاہ تھا لیکن اپنے مقابل دھڑکن کو دیکھ کر
... اسکو اپنے قریب خطرے کی گھنٹی بجتی ہوئی محسوس ہوئی تھی

بے غیرت عورت تم ہو کیا چیز تم اس حد تک گرجاؤ گی میں نہیں سوچا تھا ارے تم تو عورت "

کہلانے کے بھی لائق نہیں ہو تم کیا سمجھتی ہو کہ تم میری پیٹھ پیچھے یہ گندہ کھیل کھیلو گی اور مجھے
پتہ بھی نہیں چلے گا بھول ہے تمہاری آلینے دو عالم کو ذرا بتاتی ہوں تمہارے کرتوتوں کے بارے
... " میں اپنا قصہ تو تم آج ختم ہی سمجھو ثنا بی

دھڑکن نے کہتے اندر جانا چاہ تھا لیکن وہی ثنا نے اسکی بازو کو پکڑتے اسے اندر جانے سے روکا تھا
...

تم لاکھ کوشش کر لو لیکن تم کبھی بھی میرا سچ عالم کو نہیں بتا پاؤ گی نا ہی میں تمہیں بتانے دوں گی "

بلکہ الٹا اس گھر سے تم جاؤ گی اور تمہیں اس گھر سے دھکے دے کر نکالنے والا کوئی اور نہیں بلکہ
... " تمہارا اپنا شوہر عالم ہی ہو گا یہ میرا وعدہ ہے تم سے

... ثنائے نفرت بھرے لہجے میں کہتے اپنے قدم اندر کی جانب بڑھائے تھے

کس کے مقدر میں جیت ہے اور کس کے مقدر میں ہاریہ تو آنے والا وقت ہی طے کرے گا "

... " اور مجھے میرے اللہ پہ پورا بھروسہ ہے ثنا وقت اس بار میرے ہی حق میں ہوگا

دھڑکن نے ثنا کی پشت کو دیکھتے ایک عزم سے کہا تھا جیسی عالم کی گاڑی کا ہارن سنائی دیا تھا تو وہ

... جھٹ پٹ اسکی جانب متوجہ ہوئی تھی

... " زہے نصیب کیا بات ہے آج تو دروازے پہ کھڑا رہ کر ہمارا انتظار ہو رہا ہے "

عالم نے دھڑکن کے قریب آتے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے پوچھا تھا جبکہ وہ اسکی بات پہ بے ساختہ

... ہی مسکرائی تھی

... " کیوں آپ کا انتظار نہیں کر سکتی میں "

بالکل کیوں نہیں کر سکتی بلکہ میں تو ہمیشہ یہی چاہتا ہوں کہ جب بھی میں گھر آؤں اسی طرح "

... " بنی سنوری تم مجھے میرا انتظار کرتے ہوئے ملو

... عالم نے محبت بھرے لہجے میں کہتے اسکے ماتھے پہ اپنے لب رکھے تھے

... " اچھا جائیں جا کر فریش ہو جائیں کافی لاتی ہوں آپکے لیے "

... " جو حکم ملکہ عالیہ "

... عالم شرارت بھرے لہجے میں کہتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا

... " اس دفعہ تمہیں نہیں جیتنے دوں گی ثناء میرا خود سے وعدہ ہے "

... دھڑکنے سوچتے ہوئے اپنے قدم اندر کی جانب بڑھائے تھے



رات کے بارہ بج رہے تھے اور ارقم ابھی تک گھر نہیں آیا تھا میرا لکڑے میں اضطرابی کیفیت

سے ٹھہل رہی تھی کئی دفعہ اسکا نمبر ٹرائے کر چکی تھی لیکن اسکا نمبر مسلسل بند جا رہا تھا وہ اپنا

موبائل سائیڈ ٹیبل پر سے اٹھاتے ایک بار پھر اسکا نمبر ٹرائے کرنے ہی لگی تھی کہ کلک کی آواز

سے کمرے کا دروازہ کھلا تھا اسنے مڑ کر دیکھا تو ار قم بکھری بکھری سی حالت میں اندر داخل ہوا تھا ... شرٹ کو آستینوں تک فولڈ کیے بھورے بال ماتھے پہ بے ترتیبی سے بکھرے ہوئے تھے ... " ار قم آپ اتنے لیٹ کیوں آئے ہیں "

... میرال نے آگے بڑھتے ار قم کو تھا منا چاہ تھا جب بیچ ہی میں اسنے اسے ٹوک دیا تھا ... " قریب مت آنا میرے "

ار قم نے اب کی بار نگاہیں اٹھائیں جبکہ میرال اسکی کالی آنکھوں میں اتری خون کی لالی کو دیکھتی ... ششدر رہ گئی تھی

ار قم کیا ہوا ہے آپکو آپ کی آئینا اتنی ریڈ کیوں ہوئی ہیں اور آپ ایسے کیوں بی ہیو کر رہے ہیں "

... میرال نے ایک مرتبہ پھر آگے بڑھنا چاہ تھا لیکن اس بار ار قم پیچھے ہٹا تھا ... " تم سے وفا کرنے کی خود کو سزا دی ہے "

... ار قم کی بات سنکر میرال نے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھا تھا

... " کیا مطلب ار قم آخر بات کیا ہے کھل کر بتائیں مجھے "

... " تم شاداب سے ملی تھی ہاں یانا میں جواب دو مجھے "

... ار قم کی بات سنکر میرال کے چہرے کا رنگ فق ہوا تھا

... " ار قم میں آپ کو بتاتی ہوں سب "

... " جواب دو ہاں یانا "

... ار قم کی دھاڑ سننے میرال پل بھر کو لرزی تھی آنسو متواتر آنکھوں سے بہہ رہے تھے

... " اور اس بھونڈے سے مل لینے کے بعد بھی تم نے مجھے بتانا ضروری نا سمجھا "

... ار قم نے استہزائیہ کہا تھا کہ میرال کا دل کٹا تھا اسکی بات پہ

تم نے تو مجھے یہ بھی نہیں بتایا کہ وہ فون پر بھی تم سے رابطے میں ہے کالز میسیجز کرتا ہے "

تمہیں کیوں چھپایا مجھے سے آخر کیا کمی رہ گئی تھی میری محبت میں جو تم نے مجھے دھوکا دینے کا

" سوچا اگر اتنا ہی تنگ ہو مجھ سے تو بتا دو میں خود ہی پیچھے ہٹ جاتا ہوں چھوڑ دیتا ہوں تمہیں

...

ارقم بس کر دیں خدا کے لیے بند کر دیں یہ سب کہنا میں نے کوئی بے وفائی نہیں کی آپ سے "

... " پلیز میری بات تو سنیں

... میرا ل نے اس کے قریب جاتے اسکے کالر کو دبوچتے روتے ہوئے کہا تھا

جانتی ہوں آج وہ کال پہ کیا کہہ رہا تھا کہ تم مجھ سے طلاق لے لو چھوڑ دو مجھے اتنا پیار دے گا وہ "

... " تمہیں کہ مجھے چھوڑنے کا بھی کوئی پچھتاوا نا ہو گا تمہیں

... ارقم نے اسکو شانوں سے جھنجھوڑتے ہوئے کہا تھا

ارقم مم می میں مانتی ہوں میں ملی شش شاداب سے لیکن اس دن اس نے اصرار کیا تھا وہ " اتفاق سے اسی مال میں موجود تھا جہاں میں تھی اور آپکو میں نے اس لیے نہیں بتایا کہ آپ ... " ناراض ہونگے

اچھا مان لیا تم سہی اور میں غلط لیکن کیا کالز میسیجز کا بھی تم نے ناراضگی کے ڈر سے نہیں بتایا کہ " ... " تم اب بھی شاداب سے رابطے میں ہو

ارقم آئی سویر میں نہیں جانتی تھی کہ وہ کالز میسیجز کرنے والا شاداب ہی ہے مجھے مسلسل " پچھلے ایک ہفتے سے رانگ کالز آرہی تھیں اور میرے بارہا پوچھنے پہ بھی اس نے اپنا نام نہیں بتایا ...

بس کر دو میرال اور کتنا جھوٹ بولو گی مجھ سے میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے وہ کہہ رہا تھا کہ " میں آگیا تو تم نے فون کاٹ دیا اسکا یعنی کے دن کو تم نائلہ سے نہیں شاداب ہی سے بات کر رہی ... " تھی

ارقم نے چیختے ہوئے لال آنکھوں سمیت کہا تھا کہ میرا ل کو یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے اسکے جسم سے جان نکل رہی ہو ...

ارقم پلیز ایک دفعہ تحمل سے میری بات سن لیں میں آپ سے بے وفائی کرنے کا سوچ بھی " نہیں سکتی اگر میں نے زندگی میں ایسا کچھ سوچا ہو تو مجھے اسی وقت موت آجائے پلیز ارقم میرے ... " ساتھ ایسا مت کریں مجھے خود سے دور مت کریں میں آپکے بنا جی نہیں پاؤنگی

... میرا ل نے گڑگڑاتے روتے ہوئے کہا تھا کہ ارقم ضبط سے اپنی آنکھوں کو میچ گیا تھا

مجھے کسی قسم کی کوئی صفائی کوئی دلیل نہیں سننی اگر مجھے علم ہوتا کہ تم مجھ سے میری محبت " سے اس قدر بیزار ہو چکی ہو اکتا گئی ہو تو پل بھر میں فیصلہ لے لیتا لیکن چلو میری قسمت میں یہی لکھا تھا اپنا آپ تم پہ وار دیا اور تم نے میری ہی پیٹھ پہ وار کیا بہر حال میں آئندہ اس موضوع پہ کوئی بات نہیں کرونگا نا ہی میں گھر میں سے کسی کے ساتھ اس بارے میں ڈسکس کریں گے نا ہی ... " تم تمہیں تمہاری آزادی کا پروانہ جلد ہی مل جائے گا

ارقم نے سردالفاظ میں کہا تھا لیکن یہ بات کہتے ہوئے اسکا دل دو ٹکڑوں میں بٹا تھا آنسوؤں کو بہنے سے پہلے ہی روک دیا تھا اور اٹے قدموں واپس پلٹ گیا تھا کہ میرا پتھرائی نظروں سے اسکی پشت کو دیکھتی رہ گئی تھی آنسو جیسے خشک ہو چکے تھے اور دل دل تو اسکا ستمگر لہو لہان ... کر کے جا چکا تھا



عالم آج آفس سے جلدی واپس آ گیا تھا کیونکہ آج آفس میں ایک ہی امپورٹنٹ میٹنگ تھی جس میں اسکا شامل ہونا ضروری تھا باقی سارا کام اپنے مینیجر اور ورکرز کو سونپا تھا کیونکہ آج اسے لاہور میں ایک ایڈ کے شوٹ کے لیے نکلنا تھا وہ پورچ سے سیدھا اپنے کمرے میں آیا دھڑکن کی تلاش میں ادھر ادھر نگاہیں ڈورائیں تھیں لیکن جب وہ نادکھی تو واڈروب سے اپنا وائٹ تھری پیس سوٹ لیتا واشروم میں چلا گیا تھا اسکو گئے ابھی دس منٹ ہی گزرے تھے جب دھڑکن اپنے روم میں داخل ہوئی تھی واشروم میں سے پانی کی آتیں آوازوں سے وہ سمجھ چکی تھی کہ عالم آچکا ہے اور وہ اندر ہی موجود ہے لہذا وہ گہرا سانس بھر کر ٹی وی آن کر گئی تھی ابھی اسکو بیٹھے پانچ

منٹ ہی گزرے تھے جبھی عالم شرٹ لیس وائیٹ پیٹ پہنے گردن کے گرد ٹاول ڈالتا گیلے
بالوں سمیت باہر آیا تھا کہ عالم کو شرٹ لیس دیکھتے دھڑکن نے فوراً سے نظروں کا زاویہ بدلا تھا
... عالم خود پہ دھڑکن کی گہری نگاہوں کو محسوس کر چکا تھا جبھی مسکرا کر رہ گیا تھا

... " جلدی کیسے آگئے آپ آج "

دھڑکن اٹھ کر سائیڈ ٹیبل تک گئی اور جگ سے گلاس میں پانی انڈیلنے اسکی جانب آئی تھی اور
... اسکو پانی کا گلاس تھمایا تھا

" تھینک یو ویسے بھی مجھے پیاس لگی تھی "

عالم نے گہری نگاہوں سے بغور اسکے گلابی لبوں کو دیکھتے گہرے الفاظ میں کہا تھا کہ دھڑکن نے
نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا جواب یکدم اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسکے گلابی لبوں کو اپنے عنابی لبوں کی
گرفت میں لے گیا تھا لبوں پہ سخت ہوتی گرفت پہ وہ جھپٹا کر رہ گئی تھی مزاحمت بھی کرنا چاہی
تھی لیکن عالم کو اسکی مزاحمت ایک آنکھ نابھائی تھی جبھی اسکی دونوں بازوؤں کو اسی کی کمر سے

لگاتے وہ اپنی گرفت کو مزید مضبوط کر گیا تھا ڈھرن کن کو تو جیسے اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہوئی تھی کچھ پلوں کے توقف کے بعد وہ ہٹا تھا ڈھرن کن کے ہونٹوں سے بہتے خون کو دیکھتے اسنے نرمی سے وہاں اپنے ہی لبوں سے مرہم رکھا تھا جبکہ ڈھرن کن کھینچ کھینچ کر سانس لیتی عالم کے سینے سے ہی سر کو ٹکائی تھی عالم نے اس کے گرد اپنی بانہیں پھیلاتے اسے خود کے سینے میں بھینچا تھا جبکہ کمرے کے باہر کھڑی شانے جلتے بھنتے یہ منظر دیکھا تھا اس سے پہلے کہ وہ اندر جاتی کچھ سوچتے ... وہی ٹھہری تھی

ڈھرن کن کو جب اپنی پوزیشن کا احساس ہوا تو یکدم ہی پیچھے ہٹی تھی چہرے پہ عالم کی قربت میں کئی ... قوس و قزح کے رنگ بکھرے تھے جنکو دیکھتے عالم سرشار سا مسکرایا تھا ... " عالم دراصل مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی شانے کے متعلق " ... ڈھرن کن نے اب کی بار سنجیدہ لہجے میں کہا تھا ... " ہاں کہو سن رہا ہوں "

... عالم نے اپنی شرٹ پہنتے ہوئے ایک نگاہ دھڑکن پہ ڈالتے کہا تھا

... " دراصل وہ ثنائی ہی "

اس سے پہلے دھڑکن کچھ کہتی ثنا کی بلند چیخ نے عالم کا دھیان خود کی جانب مبذول کرایا تھا جبھی ... عالم اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتا کرے سے باہر نکلا تھا اسی کے پیچھے دھڑکن بھی چلی آئی تھی

... " یہ کیسے ہوا ثنائی دیکھ کر نہیں چل سکتی ہو کیا "

... عالم ثنا کو سیڑھیوں پہ گرا ہوا دیکھ کر سر دلہجے میں بولا تھا

... " عالم میں نیچے کیچن میں جارہی تھی جبھی میرا پاؤں پھسل گیا "

... ثنائی بیچارہ سامنے بناتے کہا تھا کہ دھڑکن تو اسکی اداکاری پہ عیش عیش کراٹھی تھی

... " اچھا چلو چھوڑو اٹھو اب "

... ثنا تھوڑا سا اٹھی تھی لیکن پھر کراہ کر وہی بیٹھ گئی تھی

... "عالم پلیز مجھے میرے روم تک چھوڑ دیں لگتا ہے میرے پاؤں میں موج آگئی ہے"

ثنا نے کمال اداکاری کرتے کہا تھا کہ عالم نے ضبط سے اپنی داڑھی پہ ہاتھ پھیرتے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا جسکو ثنا نے فوراً اتھام لیا تھا اور پیچھے کھڑی دھڑکن کو دیکھ آنکھ ماری تھی جسکی بنا پہ ... دھڑکن نے کھولتی نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا تھا اور پھر خود ہی منظر سے ہٹ گئی تھی



نیناں اپنے کمرے میں بیٹھی ٹی وی پہ "تیرے بن" ڈرامہ دیکھ رہی تھی یہ ڈرامہ نیناں بہت شوق سے دیکھتی تھی اگر ڈرامہ ٹی وی پہ مس ہو جائے تو وہ یوٹیوب پہ دیکھ لیتی تھی

ڈرامے میں جو نہی مر تسم دیوانہ وار میرب کو ڈھونڈ رہا تھا وہی نیناں کی بے چینی بڑھتی جا رہی ... تھی اور اسکے لبوں پہ فقط ایک ہی دعا تھی

... "یا اللہ پلیز مر تسم کو اسکی میرب مل جائے"

حیدر جو کے سٹڈی روم سے باہر نکل کر اسی کی جانب آیا تھا نیناں کی برابراہٹ سنتے دلکشی سے مسکرایا تھا نیناں ڈرامے میں اسقدر محو تھی کہ حیدر کا اپنے قریب بیٹھنا محسوس ہی نا کر سکی تھی

...

... " اللہ کرے مجھے میری نیناں مل جائے "

حیدر نے نیناں کے مزید قریب ہوتے سرگوشی کی تھی کہ نیناں نے فوراً حیدر کی جانب دیکھا تھا ... جو اسکے اتنے قریب آ بیٹھا تھا اور وہ اسکا قریب آنا محسوس ہی نا کر پائی تھی

اللہ نا کرے کہ کبھی ایسا ہونا ہی کبھی ایسا ہوگا سمجھے تم اور اپنی حدود میں رہو حیدر علی شاہ سمجھے " ... " تم

... نیناں نے کرخت لہجے میں کہتے اس سے فاصلہ بنائے کہا تھا

حدود تو کب کی پار کر چکا میں اب چاہتا ہوں تم بھی ہر حد سے گزر کر مجھ میں سما جاؤ اور میں اپنا " ... " آپ تم پہ وار کر کے اس دنیا و مافیہا سے غافل ہو کر خود کو تم میں کھودوں

... " اداکاری کمال کر لیتے ہو شو بزم میں ٹرائے کرو خوب آگے جاؤ گے "

نیناں نے تلخ مسکراہٹ چہرے پر سجاتے کہا تھا اور اٹھ کر وہاں سے جانا چاہ تھا جی کلائی حیدر کی
... سخت گرفت میں آگئی تھی

... " یہ اداکاری نہیں میرے سچے جذبات ہیں یقین کیوں نہیں کرتی میرا "

... حیدر نے بے بسی سے کہا تھا

تم یقین کے قابل نہیں حیدر علی شاہ ایک دفعہ یقین کیا تھا نا کیا ملازمانے بھر کی رسوائی قسمت "
میں لکھوالی تھی اب اگر یقین کیا اور تمنے پھر سے دھوکا دیا تو اس بے جان سے جسم سے روح بھی
... " نکل جائے گی

نیناں کے الفاظ پہ حیدر تڑپ کر رہ گیا تھا وہی نیناں اپنی آنکھوں کے نم گوشوں کو صاف کرتی
... کمرے سے نکلتی چلی گئی تھی



میرال کمرے کے ٹیڑیس پہ کھڑی ار قم کی یادوں میں گم تھی دو دن سے اسنے ار قم کی شکل تک نہیں دیکھی تھی آج بھی ار قم کے کہے گئے الفاظ اسکے کانوں میں گونجتے تھے کیسے اسنے پل بھر ... میں اسے پرایا کر دیا تھا اسکی بات کا یقین کرنا تو دور اسکی بات سنی تک نا تھی

ار قم آخر کیوں کیا آپنے ایسا کیا قصور تھا میرا آپنے تو عمر بھر ساتھ بنھانے کا وعدہ کیا تھا ایک " کال کو سنکر آپ میرے خلاف ہو گئے میرے دی ہوئی قربانی کو میری کی گئی بے تحاشہ محبت کو آپ اپنے پاؤں تلے روندتے ہوئے چلے گئے ایسا کیوں کیا آپنے آخر کیوں اپنی محبت پہ یقین نہیں ... " کیا

میرال ہذیبانی انداز میں چیختی ہوئی اپنے ہی بالوں کو نوچ رہی تھی آنسوؤں سے ترچہرہ لیے وہ دیوار ... کے ساتھ لگ کر نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی

جب کافی دیر اپنی محبت پہ ماتم کر لیا تبھی وہ اٹھی تھی اور ٹیڑیس سے ہوتا سیدھا اپنے کمرے میں آئی لیکن جو نہی کمرے میں داخل ہوئی اسے ایک دم وامٹ آئی تھی وہ فوراً واشروم کی جانب

بھاگی تھوڑی دیر بعد وہ نڈھال سی واشر و م سے باہر آئی تھی وہ اپنی طبیعت کو محض فوڈ پوائزننگ سمجھ رہی تھی اس بات سے بے خبر کے اب اسکے اندر کوئی اور بھی ننھا سا وجود سانس لے رہا ہے ... " جو عنقریب اسکی زندگی کو خوشیوں سے بھر دے گا



میرال کی پچھلے ایک ہفتے سے طبیعت ناساز تھی ار قم تو اس دن کا ایسا گیا تھا کہ پھر واپسی کا راستہ بھول گیا تھا البتہ میرال نے کئی دفعہ اسکا نمبر ٹرائے کیا لیکن نمبر مسلسل آف جا رہا تھا وائس نوٹ بھی چھوڑا لیکن اسنے دیکھا تک نہیں تھا گھر والوں کے پوچھنے پہ میرال صرف یہی کہہ سکی تھی کہ کسی ضروری کام کی وجہ سے ار جنٹ نکلنا پڑا تھا فل وقت شام کے چار بجے تھے میرال آج اپنا چیک اپ کرانے کا ارادہ رکھتی تھی اسے شک تو پہلے ہی تھا لیکن وہ ایک کنفرم کر لینا چاہتی تھی بے بی پنک اور وائیٹ کلر کا سمپل سالانگ فراک پہنے وہ بنا میک اپ کے اپنا موبائل اور کلچ اٹھاتی وہ ڈرائیور کے ساتھ ہاسپٹل کے لیے نکل گئی تھی روشناسیگم کے پوچھنے پہ اسنے یہی بتایا تھا کہ وہ

مار یہ سے ملنے جارہی ہے جسکی اب شادی ہو چکی تھی اور وہ کچھ ہی وقت میں آؤٹ آف کنٹری
... جارہی تھی

... " مبارک ہو میرا آپ ماں بننے والی ہیں "

... لیڈی ڈاکٹر نے میرا کی رپورٹس دیکھتے ہوئے کہا تھا

ڈاکٹر کی بات سن کر میرا کا چہرہ کھل اٹھا تھا ہاتھ بے ساختہ ہی اپنے پیٹ پہ گیا تھا جہاں اسکی اور
ارقم کی محبت کی نشانی پل رہی تھی لیکن جلد ہی اسکا خوبصورت چہرہ مرجھا گیا تھا ارقم تو اب اسکی
کسی بات کا یقین نہیں کرے گا کئی دنوں سے وہ صرف اور صرف اسکی وجہ سے گھر واپس نہیں
... آ رہا تھا

... " کیا ہوا میرا آپ کو یہ خبر سنکر خوشی نہیں ہوئی "

... لیڈی ڈاکٹر کے پوچھنے پہ میرا کی سوچوں کا ارتکاڑ ٹوٹا تھا

... " نہیں ڈاکٹر میں بہت خوش ہوں بس میری طبیعت ٹھیک نہیں "

دیکھیے میرال اس مرتبہ آپکو بہت احتیاط سے کام لینا ہو گا اپنی ڈائٹ کا پر اپر خیال رکھیں کسی " قسم کی لاغوری اس دفعہ قابل برداشت نہیں میں یہ سپلیمنٹس لکھ کر دے رہی ہوں یہ پر اپر ... " ٹائم سے لیجیے گا

... " اوکے تھینک یو ڈاکٹر "

... میرال اپنی رپورٹس اٹھاتی بو جھل قدموں سے ڈاکٹر کے روم سے باہر نکلی تھی

... " یہ بچہ بھی میرے قہر سے نہیں بچ پائے گا "

میرال کے نکلتے ہی پلو شہ نے ایک نظر میرال کی پشت کو گھورتے ہوئے دیکھا تھا اور پھر قدم باہر ... کی جانب بڑھائے تھے



... ؟ " وہ بچہ معصوم ہے تم اسکی جان کیوں لینا چاہتی ہو "

... شاداب اور پلو شہ فل وقت کراچی کے سب سے فینس کیفے میں بیٹھی تھی

وہ بچہ ہی تو شیطان کی جڑ ہے اسکے دنیا میں آجانے سے میرال اور ار قم کا رشتہ مزید مضبوط " ...
" ہو جائے گا اور ایسا میں قطعی نہیں ہونے دوں گی

... پلوشہ نے پھنکار تے ہوئے کہا تھا

" اس ار قم میں ایسا ہے ہی کیا جو تم اسپر مر مٹنے کے لیے تیار ہو بھول کیوں نہیں جاتی اسے " ...

... شاداب نے ناچاہتے ہوئے بھی منہ بسورا تھا

بچپن سے لے کر جوانی تک اپنے نام کے ساتھ اسکا نام لگاتی آئی ہوں بھولنا آسان ہی نہیں " ...
" ناممکن ہے

... پلوشہ نے لہجے میں جنونیت کہا تھا

... " کیا تمہیں میرال سے محبت نہیں اب "

... پلوشہ نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا

شاداب خان کو ان چھوٹی چیز چاہیے ہوتی ہے استعمال شدہ چیز پہ وہ نظرِ کرم کرنا پسند نہیں کرتا " ...

" انڈسٹنگ " ...

پلوشہ نے شاداب کی آنکھوں میں براہِ راست دیکھتے ہوئے کہا تھا جو کے گہری نگاہوں سے اسکی ... جانب دیکھ رہا تھا

" اب نیکیسٹ کیا پلان ہے " ...

... شاداب نے پلوشہ کو بغور دیکھتے ہوئے کہا تھا

" پلان تو بنا لیا میں نے اب عمل درآمد کرنا باقی ہے " ...

" کیسا پلان " ...

... شاداب نے نا سمجھی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا

" ہر پلان میں تمہارا شامل ہونا ضروری نہیں بس جب کال کروں اٹھالینا " ...

پلوشہ تنکھے لہجے میں کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی تھی جبکہ شاداب بس اسکی پشت کو گھور کر رہ گیا تھا
نجانے کیوں وہ اسکے نخرے برداشت کر جاتا تھا یہ سوچتے ہی اسنے اپنے ہاتھ کو مکابنا کر ٹیبل پر
... دے مارا تھا



صبح حیدر کی آنکھ کھلی تو نیناں کو ڈریسنگ کے سامنے کھڑا پایا تھا اسکو دیکھتے اسکا رنگ پل بھر میں
متغیر ہوا تھا نیناں ریڈ کلر کی شارٹ سی ٹاپ کے نیچے ٹائٹ وائٹ جینز پہنے ہوئے تھے لبوں کو
لال رنگ سے رنگے آنکھوں پہ مسکارے کا کوٹ کیے شولڈر کو کھلا چھوڑے پاؤں میں ریڈ ہائی
... ہیل پہنے رعنائیاں بکھیرتے جسم کے ساتھ قیامت برپا کر رہی تھی
... " یہ کیسی ڈریسنگ کی ہے تمنے منع بھی کیا تھا نا کہ آئندہ ایسی ڈریسنگ مت کرنا "
... حیدر نے آنچ دیتے لہجے میں کہا تھا

واقعی کیا تم نے ٹھیک سے تمام شرائط نہیں پڑھیں تھیں میں کیا کرتی ہوں کہاں آتی ہوں کہاں " ... جاتی ہوں کیا پہنتی ہوں اس سے تمہارا کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے گوٹاٹ

نیناں نے وارن کرتے لہجے میں کہا تھا اور جانا چاہ تھا جی حیدر نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے ... اپنی جانب کھینچ لیا تھا

؟ ... " کہاں جا رہی ہو "

... " میں نے کہا نا وہ شرائط مت بھولو جن پہ تم نے اپنی مرضی سے سائن کیے تھے "

نیناں نے کھولتے ہوئے لہجے میں کہتے جھٹکے سے اپنا آپ اس سے چھڑایا تھا اور پھر اپنا ہینڈ بیگ اور ... موبائل اٹھاتی نیچے کی جانب بڑھ گئی تھی

... " یہ تو بھول ہے تمہاری کہ حیدر علی شاہ تمہاری جانب سے غفلت برتے گا "

... حیدر نے چبا چبا کر کہتے اپنے موبائل پہ یا سر کا نمبر ڈائل کیا تھا

... " جی سر آپ نے یاد کیا بتائیے میرے لائق کوئی کام "

یاسر تمہاری بھابی ابھی ابھی مینشن سے نکلی ہے جا کر دیکھو کس کے ساتھ اور کہاں گئی ہے "

"...

... " اوکے باس "



حیدر اضطرابی کیفیت میں یہاں سے وہاں ٹہلتے ہوئے مسلسل یاسر کی کال کا ویٹ کر رہا تھا جبھی ... اسکا سیل رینگ ہوا تھا

... " باس بھابی ہاسپٹل میں ہیں ریان ملک کے ساتھ گئی تھیں "

... یاسر نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا حیدر کے غصے سے وہ اچھی طرح واقف تھا

... " ٹھیک ہے "

... حیدر نے کہتے ایک ہی جست میں کال کاٹ دی تھی

آہہ کیوں کر رہی ہو میرے ساتھ ایسا تم نیناں کیوں میرے ضبط کا امتحان لے رہی ہو کیوں " ...
مجھے پھر سے وہی سفاک حیدر بننے پہ مجبور کر رہی ہو

حیدر اپنے ہی سر کے بالوں کو مٹھیوں میں نوچتے ہوئے لال آنکھوں سمیت چلایا تھا پھر فوراً سے
... اپنا سوٹ لیتا و اشروم میں گھسا تھا



... " کافی ٹائم بعد مل رہی ہو تم مجھے تم ٹھیک تو ہونا "

ریان فکر مندی سے نیناں کے چہرے پہ آئی لٹ کو پیچھے ہٹاتا ہوا بولا تھا جی حیدر یکدم نیناں کے
روم میں داخل ہوا اور سامنے کا منظر دیکھتے اسکی کر سٹل گرے آنکھوں میں خون کی لالی اتر آئی
... تھی

... " *** سالے تیری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو چھونے کی تیری تو میں "

حیدر نے جھٹکے سے ریان کا کالر پکڑتے اسے زمین پہ پٹختا اور پھر اسکے منے پے درپے مکے
... جڑے تھے

... " سٹاپ دس حیدر "

نیناں نے ریان کے لیے فکر مند ہو کر آگے بڑھنا چاہا تھا کہ حیدر کی شرر باز نگاہوں کی تاب نا
... لاتے ہوئے نگاہوں کا رخ پھیر گئی تھی

آئندہ کے بعد اگر کوئی میری بیوی کے آس پاس بھی دکھانا تو اپنے پیروں پر چلنے کے قابل
... " نہیں رہے گا

ریان کو جھٹکے سے چھوڑتے نیناں کے ہاتھ کو سخت گرفت میں لیتے قدم باہر کی جانب بڑھائے
... تھے کہ وہاں موجود کسی شخص کی ہمت نا ہوئی تھی کہ حیدر علی شاہ کو روک سکتا



حیدر نیناں کو تقریباً گھسیٹتے ہوئے اپنے کمرے میں لایا تھا اور کمرے کا لاک لگاتے اسنے اسکو بیڈ پہ دھکا دیا تھا اور خود اسپر سایہ فگن ہوتے اسکی ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں سے لاک کیا تھا ایسے کہ وہ ہل... تک ناپار ہی تھی

... " یہ کیا بد تمیزی ہے چھوڑیں مجھے "

شکر کرو ابھی صرف بد تمیزی کی ہے اگر آج ابھی اپنی حدیں پھلانگ جاؤں ناروتی رہ جاؤ گی " نیناں میں سب برداشت کر سکتا ہوں لیکن تمہیں کسی اور کے ساتھ دیکھنا میری جسم میں موجود لہو کو گرمادیتا ہے اور وہ بے غیرت شخص تم چھو رہا تھا اور تم اسے خود کو چھونے دے رہی تھی ڈیم... " اٹ

حیدر کی دھاڑ پہ نیناں کانپ کر رہ گئی تھی اسکا غصہ کس حد تک خطرناک تھا یہ تو نیناں باخوبی... جانتی تھی

... " میں نے اسے نہیں کہا تھا کہ مجھے چھوئے چھوڑو مجھے "

...نیناں بھی آنکھوں میں نمی لیے غصے سے بولی تھی

تم نے اسے منع بھی تو نہیں کیا تھا ناہاں میرے قریب آنے پہ تو جان نکلتی ہے تمہاری اور وہ "

... " *** (گالی) بھونڈا جب تمہیں چھو رہا تھا تب منع کیوں نہیں کیا تم نے جواب دو مجھے

... " میں اس بات کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھتی "

نیناں نے اپنی کلائیوں سے حیدر کو خود سے دور دھکیلنا چاہا تھا جیسی حیدر نے اسکی کلائیوں کو اپنے کھر درے ہاتھوں کی سخت گرفت میں لیا تھا کہ نیناں کراہ کر رہ گئی تھی چند آنسو اسکی پلکوں کی بار ... توڑ کر بہہ نکلے تھے

... " تم نے جواب نہیں دینا نا دو لیکن میرے اس عمل سے تم مجھے خود جواب دینا چاہو گی "

حیدر نے نیناں کے کانپتے سرخ لبوں کو دیکھتے کہا تھا کہ نیناں اسکی بات کا مطلب سمجھ کر نفی میں ... سر کو ہلاتے چیخی تھی

... " نن نہیں حیدر آپ ایساں "

اس سے پہلے کہ نیناں جملہ مکمل کرتی حیدر نے اسکی سرخ لبوں کو اپنے گرفت میں لیتے پوری شدت سے ان پر اپنے دانت گاڑھے تھے ہونٹوں پہ حیدر کی شدت سے گہرا کٹ لگ چکا تھا کہ نیناں درد کی شدت سے سسکی تھی آنسوؤں متواتر سبز نینوں سے بہہ رہے تھے وہ اسکی گرفت میں بن آب کی مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی لیکن اسکا ستمگر فل وقت اسپر مہرباں نہیں ہونا چاہتا ... تھا جی بھی اسکو اپنی گرفت سے آزاد نہیں کیا تھا

وہ وہ می میرا دوست ہے صرف اس سے زیادہ کچھ نہیں آج بھی وہ بس مجھ سے یہی پوچھ رہا " تھا کہ میں ٹھیک ہوں اور جو کچھ اسنے کیا تھا وہ بے ساختگی میں ہوا تھا نویرہ سے پیار کرتا تھا وہ اور جب میں نے اسے بتایا کہ میں نویرہ نہیں تو وہ خود بخود پیچھے ہٹ گیا تھا لیکن اسنے کہا تھا کہ وہ اور ... " میں ہمیشہ اچھے دوست رہیں گے اس سے زیادہ کچھ نہیں

نیناں نے بہتے ہوئے آنسوؤں سمیت خوفزدہ لہجے میں کہا تھا کہ حیدر اسکے آنسوؤں پہ خود بخود نرم پڑا تھا اور آگے بڑھ کر اسکی آنکھوں پہ اپنے لب رکھ چکا تھا کہ نیناں اسکے اس عمل سے ... ٹھہری تھی وہ اس ستمگر کے پل پل بدلتے رویے پہ حیراں تھی جو پل میں تولہ پل میں ماشہ تھا

آئیم سوری میری جان آئندہ میں ہمیشہ تمہیں ناچاہتے ہوئے بھی تکلیف دے جاتا ہوں پلیز "

مجھے معاف کر دو میں پوری کوشش کرونگا کہ آئندہ ایسا کبھی ناہو لیکن اگر میں نے دوبارہ تمہیں

... " ریان کے ساتھ دیکھ لیا نا تو میں خود کو روک نہیں پاؤں گا

... حیدر نے آہستگی سے اسے اپنی گرفت سے آزاد کیا تھا اور پھر اٹھ کر کمرے سے نکل گیا تھا

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرونگی حیدر تم آج بھی اتنے ہی سفاک اور بے رحم شتمگر "

... " ہو

... نیناں اپنے چہرے کو ہاتھوں میں چھپائے رو پڑی تھی



ار قم صبح ہی گھر آچکا تھا لیکن میرال سے پوری طرح سے لاپرواہی برتے ہوئے تھا اسکو بلانا تو دور

دیکھنے تک کار وادار نہیں تھا اسکا شتمگر میرال کو ار قم کی بے اعتنائی اسکا سردلہجہ اسکا روٹھنا اندر ہی

اندر ختم کر رہا تھا فل وقت صبح کے نوبے تھے ار قم شاو ر لے رہا تھا میرال کمرے میں آئی تاکہ

ارقم کو گڈ نیوز سنا سکے شاید یہ خبر سنکر ہی اسکا دل پگھل جائے لیکن یہ صرف اسکی خام خیالی تھی ٹیبل پر پڑے خاکی رنگ کے لفافے کو دیکھتے میرال اس جانب بڑھی تھی اسنے آگے بڑھ کر لفافے سے پیپرزنکالے تھے ڈائیورس پیپرزنکو دیکھتے ہی اسکو اپنا دماغ سائیں سائیں کرتا محسوس ہوا تھا بے تحاشہ آنسو پلکوں کی بار توڑ کر بہہ نکلے تھے ارقم نفرت میں اس حد تک آگے نکل جائے گا یہ تو میرال کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا آخر کیا ملا تھا اسے وفا کر کے کیا حاصل ہوا تھا ماں باپ کی ناراضگی کو مول لے کر ارقم ایک چھوٹی سی غلطی فہمی کی بنا پر اس سے رشتہ ختم کرنے جارہا تھا میرال نے گلابی لبوں کو اضطرابی کیفیت میں کاٹتے وہ پیپرزن واپس ڈال کر وہی رکھے تھے اور آنسو پیتی کمرے سے نکل گئی تھی وہ اب اسے اپنے بچے کے بارے میں بھی نہیں بتانا چاہتی تھی جب وہ اس سے اتنی نفرت کرنے لگا تھا تو کیا وہ اتنی حقیر تھی کہ اسکے ہر وار کو سہتی اسکی نفرت کو برداشت کرتی خود کی ہی ذات کو اسکے سامنے بے مول کر دیتی آخر کو اسکی بھی عزت نفس تھی کیا ہوا اگر وہ عورت تھی؟ عورت تھی تو کیا یوں ہی قربانیوں پہ قربانیاں دیتی چلی جاتی عورت تھی لیکن انسان بھی تو تھی نا ایک جیتا جاگتا وجود تھی جذبات وہ بھی رکھتی تھی تکلیف

اسے بھی ہوتی تھی ار قم نہیں جانتا تھا کہ وہ اپنے اس فیصلے سے میرال کو خود سے کس حد تک بد ظن کر چکا ہے اب وہ اپنا معاملہ اپنے اللہ کے سپرد کر چکی تھی جو بہترین انصاف کرنے والا ہے

...



ار قم جب شاور لے کر نکلا تو کمرے میں نگاہ ڈورائی میرال کو کہیں ناپا کر اسنے ایک گہرا سانس بھرا تھا کرتے کے کف لنکس کو بند کرتے اسنے ایک نظر ڈرینگ پہ ڈالی تھی جہاں اسکی فیورٹ پرفیوم موجود نا تھی جیہی واڈروب کا رخ کرتا وہ اسے کھولنے لگا تھا جو نہی اسنے واڈروب کھولی ایک بلیو کلر کی فائل نیچے گری تھی جس میں کچھ پیپرز تھے جو فائل سے نکل کر زمین پہ جا بجا بکھر گئے تھے جھک کر پیپرز اور فائل اٹھاتے اسنے جو نہی پیپرز کو کھولا تھا انکو پڑھتے اسکا رنگ ... خطرناک حد تک سرخ پڑا تھا جیہی وہ پوری قوت سے دھاڑا تھا

... " میرال "

... میرال اسکی بلند آواز سننے نا چاہتے ہوئے بھی اوپر کی جانب بڑھی تھی

... " بلایا آپنے "

... " کیوں چھپایا مجھے سے کہ میں باپ بننے والا ہوں "

ارقم کی میرال کی بازو کو دبوچے شرر باز نگاہوں سے اسے تکتے چلایا تھا کہ میرال اس کے پوچھنے پہ
... بجائے حیراں ہونے کے طنزیہ ہنسی تھی

میں نے آپ سے یہ بات چھپائی کہ آپ باپ بننے والے ہیں جبکہ آپ نے بھی تو مجھے بنا بتائے "
... " ہمارے رشتے کو ختم کرنے کا فیصلہ لے لیا

... میرال نے ٹیبل پہ رکھے پیپرزاٹھا کر ارقم کے منہ پر دے مارے تھے

... " اپنی حد میں رہ کر بات کرو میرال "

... ارقم نے انتہائی ضبط سے کہتے انگشت شہادت اٹھا کر اسے وارن کیا تھا

میں حد میں رہوں اور آپ اپنی حد بھول جائیں ارقم علی شاہ سن لیں میں کوئی بے جان کھلونا "
نہیں ہوں جسکو آپ کا جب دل چاہا قریب کر لیں جب دل چاہا دھتکار دیں انسان ہوں میں میں بھی

جذبات رکھتی ہوں چاہتی تھی کہ آپ میرا یقین کریں اپنی محبت پہ بھروسہ کریں لیکن آپ نے تو مجھے ہی میری نظروں میں گرادیا آخر ہیں تو ایک ٹیپیکل پاکستانی مرد ہی نا جو چاہے کتنا ہی پڑھا لکھا ... " کیوں نا ہو اپنی دقیانوسی سوچ کو آج بھی قائم رکھے ہوئے ہے

... میرال کے لہجے کی کاٹ محسوس کرار قم کا اشتعال عود کر آیا تھا

مجھے ماڈرنزم کا پاٹ مت پڑھاؤ میرال مجھے ٹیپیکل پاکستانی مرد ہی رہنے دو جو بے شک " دقیانوسی سوچ کا ملک ہی صحیح لیکن اسکی غیرت آج بھی زندہ ہے اپنی عزت پہ آج بھی بات ... " برداشت نہیں کر سکتا

ارقم نے ٹھہر ٹھہر کر لیکن غصیلے لہجے میں کہا تھا اس سے پہلے کہ میرال کچھ کہتی یکدم پلو شہ انکے ... کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تھی

... " ارے میرال بہت بہت مبارک ہو تم کنسیو کر رہی ہونا "

پلوشہ میرال کی بازو کو پکڑ کر چہکتے ہوئے بولی کہ ار قم اور میرال نے اب کی بار حیرانگی سے پلوشہ ... کی جانب دیکھا جو ان سے زیادہ خوش دیکھائی دے رہی تھی

--- " اماں تائی جان تایا جان نیناں بھا بھی حیدر بھائی کہاں ہیں آپ سب "

پلوشہ خوشی سے بلند آواز میں بولی تھی کہ اس کی آواز سنتے سبھی اپنے کمروں سے باہر نکلے تھے ...

... " کیا ہوا بھئی پلوشہ کیوں شور مچا رکھا ہے "

... " تایا جان آپ دادا بننے والے ہیں "

... پلوشہ مسکراتے ہوئے بولی تھی کہ سبھی افراد کے چہرے کھل اٹھے تھے

... " ماشاء اللہ بہت مبارک ہو بیٹا اللہ پاک تمہیں نیک اولاد سے نوازے آمین ثم آمین "

... روشنا بیگم میرال کا ماتھا چومتے ہوئے بولیں تمہیں میرال نم آنکھوں سمیت مسکرا دی تھی

... " بہت مبارک ہو میرا اللہ پاک تمہیں ڈھیر ساری خوشیاں نصیب کرے آمین "

نیناں نے بھی اپنی خوشی کا اظہار کیا جسکو دیکھ کر حیدر کو خوشگوار حیرت نے آن گھیرا تھا سبھی نے ... باری باری مبارکباد دیتے ان دونوں کو مسکرا نے پہ مجبور کر دیا تھا

تائی جان دیکھیے نا میں میرال سے ہی بات کرنے جا رہی تھی کہ ارتم کی بات سن لی کہ میرال " کنسیو کر رہی ہے تو کیا ہوا کہ میرال نے ارتم کو یہ خبر پہلے نہیں سنائی ہو سکتا ہے اسکے ذہن سے ... " نکل گیا ہوتا نا

ہاں بیٹا ارتم دیکھو تو صحیح میری بچی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے کیسے مر جھاسی گئی ہے لیکن کوئی " ... بات نہیں اب اسکا خیال میں خود رکھوں گی اور تم پہ بھی فرض ہے پورا کہ اسکا خیال رکھو ... روشنا بیگم کے کہنے پہ ارتم ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا کر سرکوا ثبات میں ہلا گیا تھا

تایا جان کیوں نا آج رات ہم میرال اور ارتم کے ماں باپ بننے کی خوشی میں ایک شاندار پارٹی " ... " تھرو کریں گھر پہ ہی

... پلو شہ نے مسکراتے ہوئے مکاری سے پتہ پھنیکا تھا

ہاں بھی گڈ آئیڈیا پلوشہ بیٹی تمنے خوب کہا آج رات پارٹی رکھ لیتے ہیں روشنا بیگم آپ تمام "

ملازموں کے ساتھ ملکر انتظامات دیکھ لیں حیدر تم میرے ساتھ آؤ جن لوگوں کو مدعو کرنا ہے

... " انکو کال کر کے بتادیں

سکندر علی شاہ خوشی سے کہتے ہوئے میرال کے سر پہ ہاتھ رکھتے وہاں سے چلے گئے تھے اب

... لاؤنج میں صرف پلوشہ اور ارقم ہی موجود تھے

... " دور رہو میری بیوی سے "

... ارقم نے پلوشہ کی جانب انگشت شہادت اٹھاتے اسے وارن کیا تھا

" کونسی بیوی کیسی بیوی، ہم تم خود تو اسے بیوی مانتے نہیں طلاق دینے والے ہونا تم اسے "

...

پلوشہ کے کہنے پہ ارقم نے اس کے چہرے کو دبوچ لیا تھا کہ پلوشہ اسکی سخت گرفت پہ کراہ اٹھی

... تھی

وہ میرا اور میری بیوی کا آپسی معاملہ ہے تم اس میں انٹر فیر مت کرو ورنہ میرے عتاب سے " ... اس بار تمہیں کوئی بچا نہیں پائے گا گوٹ مائے پوائنٹ

ارقم نے کاٹ دار لہجے میں کہتے اپنے قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھائے تھے کہ اسے پھر سے میرال کے پاس جاتا دیکھ کر پلوشہ کلس کر رہ گئی تھی لیکن پھر کچھ سوچتے ہوئے مسکرا دی تھی ... اسکی یہ مسکراہٹ کس قدر خطرناک تھی یہ آنے والا وقت ثابت کرنے والا تھا



رات کے آٹھ بج چکے تھے شاہ مینشن کے وسیع و عریض لاؤنج کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا ... مہمان آنا بھی شروع ہو چکے تھے

میرال اپنے کمرے میں ڈریسنگ کے سامنے کھڑی بے دلی سے تیار ہو رہی تھی ریڈ کلر کا پاؤں کو چھوتا فراک پہنے بھورے لمبے بالوں کو یونہی کھلا چھوڑے میک اپ کے نام پہ گلابی لبوں کو سرخ رنگ سے رنگے اوشن کلر کی آنکھوں میں کاجل کی لکیر ڈالے پلکوں پہ مسکارے کا کوٹ کیے جیولری میں ڈائمنڈ کاسیٹ زیب تن کیے پاؤں میں ریڈ کلر کا کھسہ پہنے وہ کوئی کالج کی گریڈ یا معلوم

ہو رہی تھی ار قم جو کے باہر سے آرہا تھا اسکو سوچوں میں ڈوبادیکھ کر تھا تھا میرال نے دوپٹے کو کندھوں پہ پھیلاتے اپنا رخ اسکی جانب کیا اور خود پہ ار قم کی گہری نگاہوں کو محسوس کرتے اسنے ... باہر جانا چاہتا تھا لیکن کلائی ار قم کی گرفت میں آچکی تھی

--- " اکھٹے باہر جائیں گے یہی رک کے ویٹ کرو میرا "

ار قم اسپر حکم صادر کرتا خود واشر دم میں گھس گیا تھا کہ میرال منہ بسورتے قریب ہی موجود ... صوفے پہ بیٹھ گئی تھی

تھوڑی دیر میں ار قم بلیک کلر کے شلوار قمیض میں باہر آیا تھا گیلے بالوں کو جیل سے سیٹ کرتا خود پہ پرفیوم چھڑکتا پاؤں میں پشاور ی چپل پہنے اور کندھوں پہ بلیک کلر کی ہی شال اوڑھے وہ دل دھڑکا دینے تک کا حسن اپنے پاس محفوظ رکھتا تھا میرال ناچاہتے ہوئے بھی اسے دیکھے بنانا رہ سکی ... تھی ار قم نے اسکی نگاہوں کو خود پہ محسوس تو کر لیا لیکن اسپر ظاہر نہیں کیا تھا ... " چلیں "

ارقم نے میرال کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا جسکو سرے سے نظر انداز کرتے میرال خود اٹھ کر آگے
--- بڑھ گئی تھی کہ ارقم اسکی اس حرکت پہ لب بھینچ کر رہ گیا تھا



نیناں رائل بلیو کلر کی پاؤں کو چھوتی میکسی ریب تن کیے لائٹ سے میک اپ اور جیولری میں
آسمان سے اتری اپسر معلوم ہو رہی تھی جبکہ حیدر وائٹ کلر کے شلوار قمیض میں ملبوس
کندھوں پہ وائٹ کلر کی ہی شال اوڑھے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے پاؤں کو پشاور ی چپل میں
قید کیے اپنی سحر زدہ شخصیت کے سبب سبکا دھیان خود کی جانب مبذول کر رہا تھا عالم سکائے بلیو
کلر کے شلوار قمیض میں ملبوس کندھوں پہ براؤن کلر کی شال اوڑھے بالوں کو جیل سے سیٹ
کیے پاؤں کو پشاور ی چپل میں قید کیے محفل کی جان بناوا اتحاد دھڑکنے نے سلور کلر کا سپرمل سا
لیکن پاؤں چھوتا فراک زیب تن کیے لائٹ سے میک اپ اور ہلکی پھلکی جیولری میں سسکی توجہ
اپنی جانب مبذول کرائی ہوئی تھی عالم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہاں موجود ہر ایک شخص کی
... آنکھیں پھوڑ دے جو اسکی دھڑکنے کو مسلسل اپنے نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھے

پلوشہ اور شاداب کی ڈریسنگ قدرتی طور پہ میچ کر گئی تھی پلوشہ نے براؤن کلر کافراک پہن رکھا تھا اور اتفاق سے شاداب نے بھی اسی رنگ کے شلوار قمیض زیب تن کیے ہوئے تھے شاداب نے سلطان خان اور میر علی سے باقاعدہ ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ لی تھی جسکی بنا پہ ناچاہتے ہوئے بھی انھیں اسے معاف کر دیا تھا کیوں کہ وہ انکا خون تھا ان کے بیٹے کا بھائی کا بیٹا تھا دھڑکن کو دیکھتے سکندر علی شاہ کی آنکھیں پل بھر میں نم ہوئیں تھیں دھڑکن نے بھی انھیں دیکھ لیا تھا عالم نے دھڑکن کو ان کے پاس جانے کا کہا تھا دھڑکن ڈورتی ہوئی جا کے اپنے باپ کے سینے سے چپک گئی تھی وہ رونا چاہتی تھی لیکن فنکشن کی وجہ سے اور لاؤنج میں موجود لوگوں کی وجہ سے رک گئی تھی البتہ وہ سکندر علی شاہ سے معافی مانگنے کا ارادہ دل میں کر چکی تھی لیکن وہ پاگل اس بات سے غافل تھی کہ ماں باپ اولاد سے چاہے جتنا ہی کیوں ناراض نا ہو جائیں ان سے غفلت ... نہیں برت سکتے اور سکندر علی شاہ تو کب کے عالم اور دھڑکن کو دل سے معاف کر چکے تھے



" Congratulations on becoming parents" ---

میرال ار قم لاؤنج کے وسط میں کھڑے لوگوں سے مبارکباد وصول رہے تھے پارٹی کافی بڑے
پیمانے پہ رکھی گئی تھی شہر کے نامور بزنس مین شو بز کے ستارے میڈیا والے سبھی موجود تھے
کچھ ہی دیر میں میرال اور ار قم نے ایک خوبصورتی سے ڈیزائن کیا ہوا ایک کٹ کیا تھا جس پہ
سبھی نے تالیاں بجائیں تھیں کیک کٹ کرنے کے بعد کھانا کھول دیا گیا تھا طرح طرح کے
... کھانے اور مشروبات کو دیکھتے لوگوں کی آنکھیں چندھیا گئیں تھیں
... " ہاں میڈم کام ہو گیا "

... وائس نوٹ سنتے ہی پلو شہ کے چہرے پہ دلکش لیکن خطرناک مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا
میرال لاؤنج کے وسط میں کھڑی نیناں اور دھڑکن کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی جبھی عین
اسکے سر پہ موجود جھومر جو پورے لاؤنج میں روشنی بکھیرے ہوئے تھا ار قم نے جھومر کے
گرنے کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اس سے پہلے کہ وہ جھومر میرال پہ گرتا ار قم نے پوری
قوت سے دھاڑتے آگے بڑھ کر میرال کو اپنی بانہوں کے حصار میں قید کر لیا تھا جھومر کے

گرتے ہی شاہ مینشن کے لاؤنج میں افراتفری مچ گئی تھی جھومر کا ایک کانچ نیناں کے پاؤں کو زخمی کر گیا تھا اس سے پہلے نیناں لڑکھڑا کر گرتی حیدر نے اسے اپنی بانہوں میں بڑھتے اٹھالیا تھا ...

... " میں نین کو ہاسپٹل لے جا رہا ہوں آپ لوگ مینج کر لیجیے گا "

حیدر نے فکر مندی سے نیناں کے چہرے کی جانب دیکھا جہاں درد کے آثار اسے دیکھائی دیئے تھے...

... " تم یہاں کی فکر مت کرو میری بچی کا دھیان رکھنا تم "

... روشنا بیگم نے نیناں کے لیے پریشان ہوتے ہوئے کہا تھا

... " ڈیم اٹ بچ کیسے گئی یہ "

پلو شہ نے جلتے کڑھتے ہوئے میرال کی جانب دیکھ کر سوچا جوار قم کے سینے سے لگی خوفزدہ

... نگاہوں سے ٹوٹے ہوئے جھومر کے کانچ کو دیکھ رہی تھی



حیدر نیناں کو لیے ہاسپٹل پہنچا تھا نرس نیناں کے پاؤں پہ پٹی کرنے میں مصروف تھی جب "

کے حیدر نیناں کے پاس ہی بیٹھ متفکر سا بیٹھا تھا نرس کے پٹی کرنے کے بعد ڈاکٹر اندر آئی تھی

...

" ڈاکٹر میری نین ٹھیک تو ہو جائے گی نا کوئی خطرے کی تو بات نہیں "

... حیدر کی فکر مندی جہاں نیناں حیراں ہوئی وہی ڈاکٹر اسکی بے تاب پی مسکرائی تھی

مسٹر شاہ آپکی وائف بالکل ٹھیک ہیں زخم تھوڑا گہرا ہے لہذا دو دن مکمل احتیاط کیجیے گا یہ خود "

سے بالکل نا اٹھیں اور زخم کو گھیلا بھی نہیں ہونے دینا یہ کچھ ٹیبلٹس لکھ دی ہیں میں نے پراپر ٹائم

سے لیجیے گا اور کوشش کریں کہ ہیلتھی چیزوں کا استعمال کریں آپ تھوڑی دیر تک انہیں گھر

... " لے جاسکتے ہیں

ڈاکٹر مسکرا کر کہتی کمرے سے واک آؤٹ کر گئی تھی جبکہ حیدر پر سکون ہوتا نیناں کی جانب بڑھا
... تھا

... " اب کیسا فیل کر رہی ہو درد تو نہیں ہو رہا زیادہ "

... حیدر کے فکر مند ہونے پہ نیناں کا دل تیزی سے دھڑکا تھا

... " میں ٹھیک ہوں آپ زیادہ اپ سیٹ مت ہوں "

... ناچاہتے ہوئے بھی نیناں نرم لہجے میں گویا ہوئی تھی

کیسے نا اپ سیٹ ہوں میں مر جاؤں گا اگر تمہیں کچھ ہو گیا یا میں نہیں رہ سکتا تمہارے بنا اب
..."

حیدر نے آنکھوں میں ڈھیروں محبت فکر مندی اور دیوانگی لیے کہا تھا جبکہ نیناں کا دل سینے سے
... باہر آنے کو مچلنے لگا تھا ایک انجانی سی خوشی بھی محسوس ہوئی تھی

نیناں کی لرزتی پلکوں کا رقص وہ مہبوت سے دیکھے گیا تھا اسکے سرخ پھولے ہوئے گال سبز نین
... جن میں اسکو اپنا عکس دیکھائی دیتا تھا اور سرخ لب بلاشبہ وہ حسن کا پیکر تھی

تم بہت خوبصورت ہو نین بہت خوبصورت میں بہت خوش قسمت ہوں جو مجھے تم "

... " ملی

حیدر نے نیناں کے قریب ہوتے ہوئے اسکے چہرے پہ جھکا تھا نیناں نے جھٹ سے اسکے سینے پہ
... ہاتھ رکھتے فاصلہ بنایا تھا

... " پپ پلینز پیچھے ہٹیں ہاسپٹل ہے کوئی دیکھ لے گا "

... نیناں کے چہرے پہ بکھیرتے گلال کو دیکھتے حیدر سرشار سا مسکرایا تھا

... " تمہیں کیا لگتا ہے آج پارٹی میں جھومر گرانے والی اتنی گھٹیا حرکت کس نے کی ہوگی "

... حیدر اب کی بار چہرے پہ سنجیدگی لیے سجائے بولا تھا

... " پاکیزہ نے "

...نیناں کی بات پہ حیدر چونکا تھا

؟ ... " پاکیزہ نے سچ میں تمہیں اسپر شک ہے "

... حیدر کے پوچھنے پہ نیناں طنزیہ مسکرائی تھی

محبت کرتی ہے وہ تم سے مجھے راستے سے ہٹانے کی خاطر پلان اچھا بنایا اسنے افسوس کامیاب نا "

... " ہو سکا

نیناں نے حیدر کی جانب دیکھتے نارمل لہجے میں کہا تھا جبکہ کر سٹل گرے آنکھیں پل میں سرخ
... ہوئیں تھیں

حیدر علی شاہ کی جان بستی ہے تم میں تم ہو تو میں ہوں جو تم نہیں تو میں نہیں اور اسنے میری ہی "
" جان کی جان لینے کی کوشش کی بہت بھاری قیمت چکانی پڑے گی اسے اس گھٹیا حرکت کی
...

حیدر کے لہجے میں چھپی جنونیت کو محسوس کرتے نیناں لانی پلکوں کی چلمن گرا

... گئی تھی سینے میں دھڑکتے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں تھیں

... "گھر چلیں اب ٹھیک ہوں میں"

نیناں نے گہرا سانس بھرتے کہا تھا جبکہ حیدر نے سر کو اثبات میں ہلاتے اسکو اپنی بانہوں میں بھر لیا تھا نیناں نے دونوں بازوؤں کو اسکی گردن کے گرد حائل کرتے اپنا سرا سکے سینے پہ ٹکایا تھا ... جسکی بنا پہ حیدر مسکرا کر رہ گیا تھا



میرال کپڑے چینج کرنے کے بعد روم میں آئی تو ارقم کو بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا تھا اور اب اسکی کی جانب دیکھ رہا تھا جو وائٹ شرٹ ٹراؤزر میں بہت پرکشش لگ رہی تھی اسکے ... چہرے پہ تھکن کے آثار دیکھتے وہ فکر مند ہوا تھا

... "تم ٹھیک ہونا میرال"

... وہ ناچاہتے ہوئے بھی پوچھ بیٹھا تھا

میرے ٹھیک ہونے نا ہونے سے آپ کو کیا فرق پڑتا ہے لہذا یہ سوال مت ہی پوچھیں آپ "

..."

میرال کی بے رخی پہ اسکا اشتعال عود کر آیا تھا جبھی وہ جھٹکے سے اسکی کلائی کو کھینچ کر اسے خود پہ

... گرا گیا تھا

میں نے اسلیے پوچھا کہ مجھے میرے ہونے والے بچے کی فکر ہے زیادہ خوش مت ہونا ہی کسی "

... غلط فہمی کا شکار ہونا سمجھی

... ار قم کے سرد لہجے کو محسوس کرتے میرال کا دل کٹا تھا

غلط فہمی کا شکار میں نہیں آپ ہیں مسٹر ار قم علی شاہ یاد رکھیے گا ایک دن سچائی سامنے آنے پہ "

... آپ مجھ سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہیں گے

میرال نے درشتگی سے کہتے اپنا آپ اس سے چھڑانا چاہ تھا لیکن ار قم کی سخت گرفت نے اسے

... ایسا کرنے سے روک دیا تھا

اپنی بکو اس بند کرو میرا کیوں کے اگر میں اپنی آئی پہ آگیا نا تو تمہاری اس چلتی زبان کو ایسا بند " ... کروں گا کہ پھر میرے سامنے بولنے کے قابل نہیں رہو گی

ارقم نے بغور میرا ل کے کانپتے لبوں کو فوکس کیے کہا تھا کہ اسکی ذومعنی بات پہ میرا کانوں کی لو تک سرخ پڑی تھی غصہ بھی عود کر آیا تھا اس سے پہلے کہ میرا کچھ کہتی اسکا سیل رنگ ہوا تھا جبھی اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا وہ اٹھ کر باہر کی جانب بڑھ گیا تھا جبکہ میرا ل غصے سے پاؤں ... پیچ کر رہ گئی تھی



پاکیزہ اپنے کمرے میں بیڈ پہ بیٹھی کسی گہری سوچ میں محو تھی جبھی کوئی دھڑلے سے اس کے ... کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آیا تھا اپنے سامنے حیدر کو دیکھتے اسکی آنکھیں چمک اٹھیں تھیں ... " حیدر آپ یہاں آئیے نا بیٹھے "

پاکیزہ دیوانہ وار اسکے چہرے کو دیکھتی ہوئی بولی تھی جبھی حیدر نے آگے بڑھتے اسکا منہ دبوچ لیا
... تھا کہ اتنی سخت گرفت پہ پاکیزہ کراہ کر رہ گئی تھی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی

--- " دور رہو میری نیناں سے ورنہ اپنا انجام سوچ لینا پاکیزہ شاہ "

... حیدر نے کرخت لہجے میں کہا جبکہ پاکیزہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا

... " چیچ چھوڑ چھوڑیں مم می مجھے پلینز "

... پاکیزہ کے بہتے آنسوؤں کو دیکھتے حیدر نے یکدم ہی اسکا منہ چھوڑ دیا تھا

--- " میں نے کیا کیا ہے آپ اس طرح کیوں بیہو کر رہے ہو "

اور ریلی اتنی بھی انجان مت بنو جھومر گرانے والی گھٹیا حرکت تمہاری ہی کی ہوئی "

... " ہے نا

حیدر کی بات پہ پاکیزہ نے جھٹ سے آنکھیں اٹھا کر اسکی کر سٹل گرے آنکھوں میں دیکھا جہاں
... اسوقت شاید قسم کی سرخی چھائی ہوئی تھی

... " نہیں حیدر قسم لے لیں میں نے ایسا کچھ نہیں کیا میں ایسا کیوں کرونگی بھلا "

... " مجھے جو پانا چاہتی ہو تبھی تو اتنا گھناؤنا کھیلار چاہتا تھے "

حیدر کی بات پاکیزہ نے روتے ہوئے نفی میں سر کو ہلایا تھا جبھی حیدر نے اسکی کلائی کو اپنے ہاتھ کی سخت گرفت میں لیا تھا اور اسکی کلائی کو موڑا تھا کہ پاکیزہ درد کی شدت سے چیخ اٹھی تھی

... " میں نے ایسا کچھ نہیں کیا حیدر پلیز میری بات پہ یقین کریں "

... پاکیزہ نے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے روتے ہوئے کہا تھا

یہ جھوٹی کہانیاں انھیں سنانا جنہیں تم جیسی مکار لڑکی پہ یقین ہو سمجھی اور ہاں آئندہ کے بعد "

میری نیناں کو کسی قسم کی نقصان پہنچانے کی کوشش کی نا تو میں خود اپنے ہاتھوں سے تمہاری جان

... " لونگا

جھٹکے سے اسے چھوڑتا وہ لٹے قدموں پلٹ گیا تھا جبکہ پاکیزہ کی آنکھوں میں نفرت کے شعلے جل
... اٹھے تھے

اگر اب اس نیناں کو اپنے راستے سے ناہٹایا نہ تو میرا نام بھی پاکیزہ شاہ نہیں حیدر میرا تھا میرا "
... " ہے میرے ہی رہے گا اگر وہ میرا نہ ہوا تو اسے تمہارا بھی نہیں ہونے دوں گی

... پاکیزہ زخمی ناگن کی طرح پھنکاری تھی



عالم فنکشن سے لوٹنے کے بعد سیدھا فیکٹری چلا گیا تھا صبح اسنے سائیٹ بھی وزٹ کرنی تھی آفس
میں دو تین اہم میٹنگز بھی نیپٹانی تھیں پھر فارن ڈیلیگیشن بھی آیا ہوا تھا وہ آجکل اپنے کام میں
بہت بڑی تھی زمینوں پہ تو اکثر سلطان خان چکر لگا آتے تھے اور میر علی بھی حساب کتاب دیکھ
لیتے تھے لیکن آفس کی تمام ذمہ داریاں عالم کے کندھوں پہ تھیں عالم رات کو فیکٹری سے ایک
بجے لوٹا تھا وہ اپنے روم میں گیا تو دھڑکن کو سوتا پایا تھا یقین وہ اسکا انتظار کرتی کرتی سو گئی تھی
اسے دھڑکن پہ بے تحاشا پیار آیا تھا اسکے ماتھے پہ اپنی محبت کی مہر ثبت کرتے اسنے واڈروپ سے

اپنا بلیک ٹراؤز اور بلیک شرٹ لیتے واشروم کی جانب قدم بڑھائے تھے پندرہ منٹ بعد وہ فریش فریش سا باہر آیا تھا گیلے بالوں کو تولتے سے رگڑتے اسنے ایک نظر پھر دھڑکن کی جانب دیکھا آج کے فنکشن میں وہ اسے بے چین کیے ہوئے تھی دل ہمک ہمک کے اسکو چھونے کی خواہش کر رہا تھا وہ وہی بیڈ پہ اس کے پاس بیٹھ گیا اور نظر اس کے خوبصورت چہرے پہ جمائی تھی نظر اسکی سنہری بند آنکھوں سے ہوتی اس کے نرم گلابی گالوں پہ گئی گالوں پر سے ہوتی اسکی نظر اس کے سرخ لبوں پہ گئی تھی کہ انہیں دیکھتے اسکو شدت سے پیاس کا احساس ہوا تھا وہ اٹھ کر اضطرابی کیفیت میں بالوں میں ہاتھ پھیرے گیا تھا ابھی وہ اسی اثنا میں کھڑا تھا جبھی اس کے سیل ٹون بجی وہ دھڑکن کی نیند کا خیال کرتا روم سے باہر نکلا تھا تھوڑی دیر بعد جب وہ کال پہ بات ختم کر کے اپنے روم میں واپس آ رہا تھا جبھی اسے ثنا کے روم کی لائٹ آن دکھی تھی وہ حیراں ہوا لیکن پھر سر جھٹکتا آگے بڑھنے ہی لگا تھا لیکن اسی وقت اسے روم سے ثنا کی سسکیوں کی آواز آئی تھی وہ ناچاہتے ہوئے بھی اپنے قدم اس کے کمرے کی جانب بڑھانے لگا دروازے پہ پہنچ کر اسنے ناک کیا تھا ...

... ؟ " ثنا کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو تم "

عالم کی آواز سنتے ہی ثنا کے چہرے پہ ایک مکرو مسکراہٹ در آئی تھی اور وہ فوراً سے پہلے اٹھی اور ... دروازہ کھولا تھا

... ثنا کو روتا دیکھ عالم بھی فکر مند ہوا تھا

... ؟ " کیا ہوا ثنا تم رو کیوں رہی ہو سب ٹھیک ہے نا "

... عالم نے اب ثنا کو دیکھتے ہوئے کہا جو بیڈ پہ جا کر بیٹھ گئی تھی

... " عالم مجھے چوٹ لگی ہے "

... ثنا نے سو سوں کرتے کہا تھا

... " کہاں چوٹ لگی ہے دیکھاؤ مجھے "

عالم نے اب نارمل لہجے میں پوچھا تھا تو ثنا نے اپنی دائیں ہاتھ کی ہتھیلی آگے کی تھی جس پہ واقعی

... ہی گہرا کٹ لگ چکا تھا اور کافی خون بہہ رہا تھا

... " دیکھ کر کام نہیں کر سکتی دھیان کہاں ہوتا ہے تمہارا "

... عالم نے ماتھے پہ بل لائے پوچھا تھا

ثنا نے جان بوجھ کر خود کو زخمی کیا تھا کیونکہ وہ کسی طرح بھی کر کے آج کی رات عالم کو اپنے پاس ہی روکنا چاہتی تھی اسکو اپنے چنگل میں پھنسانے کے ہزار طریقے آتے تھے اسے لیکن شادی کے بعد بھی عالم ایک دفعہ بھی ثنا کے قریب نہیں آیا تھا یہی بات ثنا کو اندر سے مار رہی تھی وہ اسے اپنا بنانا چاہتی تھی وہ چاہتی تھی کہ عالم کی اولاد اس سے پیدا ہو جسکی بنا پہ وہ عالم کے دل کی ملکہ تو بنے ہی بنے گی خان حویلی اور اس پوری بزنس ایمپائر پہ بھی ثنا حمید ہی کاراج ہوگا اور پھر دھڑکن کو بھی طلاق دلوادے گی لیکن وہ بھول چکی تھی کہ خدا کی لاٹھی بے آواز ہے وہ بھول چکی تھی کہ دوسروں کے گھر برباد کر کے انسان خود بھی کبھی خوش نہیں رہ سکتا بھول چکی تھی کہ وہ ایک سراب کے پیچھے بھاگ رہی ہے وہ اپنی ضد اور جنوں میں اسقدر آگے نکل چکی ... تھی کہ اب وہاں سے واپسی کا سفر ناممکن تھا

عالم نے ڈرا سے فرسٹ ایڈ باکس نکالتے اسکے زخم پہ مرہم لگانا شروع کیا تھا دوسری طرف دھڑکن جسکی آنکھ پیاس کی شدت سے کھل چکی تھی اٹھ کر بیٹھی تھی لیکن جگ میں پانی نادیکھ کر ... اسنے گہرا سانس بھرا اور اٹھ کر جگ اٹھاتے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے

عالم آئی ریئلی لویو آئی لویو آلات آپ سمجھتے کیوں نہیں مجھے آپ سے محبت ہے میں آپکی محبت " ... آپ کے پیار آپکی توجہ کے لیے ترستی ہوں لیکن آپ مجھے نظر بھر کے بھی نہیں دیکھتے

شانے رندھی ہوئی آواز میں کہتے اپنا سر عالم کے سینے پہ ٹکا دیا دھڑکن جو پانی پینے جارہی تھی یہ سارا منظر دیکھ کر سنکر اسکے ہاتھ میں پکڑا کچ کا جگ زمین بوس ہوا تھا بیک وقت عالم نے ہڑبڑا کے ثنا کو خود سے دور دھکیلا تھا اور دھڑکن کی جانب دیکھا تھا جس کی سنہری آنکھوں میں نمی ... چھائی تھی

" دھڑکن میری جان بات تو سنو "

... عالم دھڑکن کے پیچھے ہی بھاگا تھا

اب آئے گا ٹوسٹ کہانی میں ویسا جتنا سوچا تھا اس سے کئی زیادہ اچھا ہو گیا اب دھڑکن عالم " سے بدظن ہو جائے گی اور عالم میرا ہو جائے گا اور جب عالم میرا ہو گیا تو سمجھو یہ سب کچھ میرا ... " ہو جائے گا

... اپنے جھوٹ موٹ کے آنسوؤں کو صاف کرتے ثنائے ہنستے ہوئے سوچا تھا



... " دھڑکن لسن ٹومی یار جیسا تم سمجھ رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہے "

عالم نے دھڑکن کی بازو کو اپنی جانب کھینچتے ہوئے کہا تھا کہ دھڑکن نے یکدم ہی اس سے اپنا بازو ... چھڑایا تھا

دور رہیں مجھ سے اور اسی ڈائن کے پاس جائیں نا عالم آپنے تو اسے اپنے سینے سے ہی لگا لیا میرا " ذرا خیال نہیں آیا آپکو اتنی ہی محبت ہے اس سے تو چھوڑ دیں نا مجھے کیوں باندھ کر رکھا ہوا ہے اس زبردستی کے رشتے میں مجھے اور خود بھی مجبور آئیہ رشتہ نبھا رہے ہیں جسکے اس رشتے کی بنیاد ہی

نفرت پہ ٹکی تھی میں ہی پاگل تھی جو آپ کی ذرا سی توجہ کو محبت کا نام دے بیٹھی تھی ستمگر کبھی ... " محبت نہیں کیا کرتے مجھے یہ نہیں بھولنا چاہیے تھا

دھڑکن نے روتے ہوئے کہتے منظر سے ہٹنا چاہ تھا لیکن عالم نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے ... نزدیک کھینچ لیا تھا

ایک دفعہ میری بات تحمل سے سن لو پھر جو چاہے سزا دے دینا ف تک نہیں کرے گا تمہارا " ... " ستمگر

عالم کے کہنے پہ اسنے جھکی پلکوں کی بار اٹھا کر اسے دیکھا تو عالم کو اسکی سنہری آنکھوں میں اپنا دل ... ڈوبتا ہوا محسوس ہوا تھا

میں کال پک کرنے گیا تھا واپس ہمارے روم ہی میں آ رہا تھا تو اس کے رونے کی آواز سنائی دی " انسانیت کے ناطے میں نے پوچھ ہی لیا کہ مسئلہ کیا ہے اسکی ہتھیلی پہ کافی گہری چوٹ لگی تھی جیہی میں نے پٹی کر دی اسکی اور جو وہ بکواس کر رہی تھی ناٹرسٹ می سب یک طرفہ ہے وہ خود ہی

میرے گلے سے لگی تھی لیکن تم جانتی ہونا میں نے کبھی اسے نظر بھر کر اسے نہیں دیکھا گلے لگنا تو دور کی بات میں نے صرف تمہیں چاہا ہے تمہیں مانگا ہے تم سے محبت کی ہے میرا جنوں میری ... " شدتیں میری دیوانگی صرف اور صرف تمہارے لیے ہیں

عالم نے محبت پاش لہجے میں کہا تھا کہ دھڑکن کی دھڑکنوں نے سینے میں شور مچایا تھا سینے میں ... دھڑکتا دل اسکے نام کی مالا جھپ رہا تھا

... " ٹھیک ہے لیکن یہ انسانیت کچھ زیادہ ہی نہیں ہے آپ میں مسٹر عالم خان "

... دھڑکن ناک پھلا کر بولی کہ عالم ناچاہتے ہوئے بھی مدھم سا قہقہہ لگا گیا تھا

... " جیسلس ہو رہی ہے میری خانم "

... عالم نے اسکے گال کو چومتے کہا تھا

... " تو کیا نہیں ہونا چاہیے "

نہیں کیونکہ اس بات کو ذہن نشین کر لو عالم خان کے دل پہ راج صرف دھڑکن عالم خان ہی " ... کرتی ہے باقی کسی اور کی اس دل میں گنجائش باقی ہی نہیں

عالم کے کہنے پہ دھڑکن دلکشی سے مسکرائی تھی جبکہ عالم اسکی دلکش مسکراہٹ کو قید کرتے اسے ... شرمانے پہ مجبور کر گیا تھا



صبح کا سورج طلوع ہو چکا تھا خان حویلی میں سبھی ملازم اپنے کاموں میں مصروف تھے دھڑکن اپنے کمرے میں موجود تھی جبکہ میر علی سلطان خان تابندہ بیگم لاؤنج میں بیٹھے تھے عالم جسکو آفس گئے ہوئے ابھی آدھا گھنٹہ ہی گزرا تھا چہرے پہ غصیلے تاثرات سجائے لاؤنج میں داخل ہوا ... تھا

... " عالم بیٹا تم آفس سے اتنی جلدی آ گئے "

... تابندہ بیگم حیراں ہوتے بولیں تھیں

... " ثنا ثنا کہاں ہو تم باہر نکلو "

... عالم خان دھاڑا تھا کہ اسکی گرجدار آواز سنتے دھڑکن ثنادونوں ساتھ ہی نیچے آئیں تھیں

... " کیا ہوا بیٹا سب ٹھیک ہے نا "

میر علی فکر مندی سے بولے تھے جبکہ دھڑکن بھی عالم کو دیکھ کر پریشان ہو رہی تھی کہ وہ آخر

... اتنے غصے میں کیوں ہے

... " جی عالم آپنے بلایا مجھے "

ثنا عالم کے نزدیک جاتے بولی تھی کہ عالم نے ایک روز دار تھپڑا سکے منہ پہ دے مارا تھا دھڑکن

... نے بے ساختہ ہی اپنا ہاتھ اپنے منہ پہ رکھ لیا تھا

گھٹیا عورت نام مت لو میرا اپنی گندی زبان سے تمہیں کیا گاتم میری پیٹھ پیچھے یہ غلیظ کھیل "

کھیلتی چلی جاؤ گی اور مجھے پتہ تک نہیں چلے گا بھول ہے یہ تمہاری تمہاری ساری حقیقت مجھ پہ

... " عیاں ہو چکی ہے اب اپنی خیر مناؤ

... " لیکن عالم ہوا کیا ہے بیٹا بتاؤ تو سہی "

... تابندہ بیگم نے فکر مندی سے پوچھا تھا

مام اس گھٹیا عورت نے ہی دھڑکن کو کڈنیپ کرایا تھا اور اسکو جان سے مارنے کی کوشش کی " مجھے آج ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی انسپکٹر کی کال آئی تھی اسکے کتے پکڑے گئے ہیں جنکو یہ اپنا منہ بند کرنے کے لیے ہڈی ڈالتی تھی انھوں نے سارا سچ اگل دیا ہے دھڑکن کی رائے اس کے بارے میں بالکل درست تھی یہ تو عورت کہلانے کے لائق ہی نہیں ہے بے غیرت عورت

...

عالم نے ایک اور تھپڑ اسکے منہ پہ جڑا تھا کہ ثناب بکھرے ہوئے بالوں سمیت سرخ آنکھیں ... لیے چلائی تھی

ہاں کیا یہ سب میں نے تو اور کیا کرتی عالم نجانے اس نے ایسا کیا جادو کر دیا ہے آپ پہ کہ اسکے " سوا آپکو کچھ دیکھائی ہی نہیں دیتا نا ہی آپ دیکھنا چاہتے ہیں یہی قصور ہے میرا کہ میں نے آپکو

ٹوٹ کر چاہا ہے جنون کی حد تک چاہا آپکی محبت میں غلط صحیح کا فرق بھول گئی میں خود کی ذات کو ... " آپ پہ وارد یا لیکن آپنے کیا کیا اسی دو ٹکے کی لڑکی کے پیچھے مجھے دھتکار دیا آپ نے

بکواس بند کرو شاد دھڑکن میری بیوی ہے میری پہلی اور آخری محبت جسکے تم ایک گند کی پوٹلی " ہو جو گناہ کر کے دھڑلے سے اعتراف تو کر لیتی ہے لیکن اسے اپنے کیے پہ کوئی پچھتاوا نہیں ہوتا ... "

یہ کیا سمجھتی ہے خود کو کہ اسنے آپ کو پالیا میں نے آپکا پیچھا چھوڑ دیا تو سن لیں عالم خان شامید " مرتے دم تک آپ کا پیچھا نہیں چھوڑے گی اگر آپ میرے نہیں ہوئے ناتوا سکے بھی نہیں --- " ہونگے میں اسکی جان لے لوں گی

شناہزیانی انداز میں چیختی ہوئی دھڑکن کی جانب بڑھی تھی اس سے پہلے کہ وہ دھڑکن کو کوئی ... نقصان پہنچاتی عالم نے اسے زوردار دھکا دیا جسکی بنا پہ وہ نیچے فرش پہ جا گری تھی

میں عالم خان اپنے پورے ہوش و حواس میں ثنا حمید کو طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں طلاق " ... " دیتا ہوں

عالم نے چبا چبا کر الفاظ ادا کیے تھے جسکے ثنا سرخ نگاہوں سمیت فرش کو گھور کر رہ گئی تھی آنکھوں سے سیل رواں تھا خود کو اسنے اپنے ہاتھوں ہی برباد کر لیا تھا اسکی یکطرفہ محبت کا انجام ... اتنا بھیانک لکھا تھا یہ تو اسکے وہم و گماں میں بھی نہ تھا



صبح کے نو بجے نیناں کی آنکھ کھلی تو اسنے حیدر کو اپنے قریب پایا تھا جو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کے بے آرام ہو کر سو رہا تھا یقیناً وہ رات بھر اسکے پاس بیٹھ کر اسکا خیال رکھ رہا ہو گا کہ کہیں اسے کسی وقت کسی چیز کی ضرورت نہ پڑ جائے کیونکہ ڈاکٹر نے نیناں کو دو دن کے لیے سخت احتیاط بتائی تھی نیناں نے نظر بھر کر اپنے ستمگر کو دیکھا جو آج بھی سحر زدہ شخصیت کا مالک تھا اسے اپنے اتنے قریب دیکھ کر دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں تھیں لب آپ ہی آپ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے اسنے اسنے اسکے ماتھے پہ بکھرے بالوں کو اپنے مومی ہاتھ سے سائیڈ کرتے وہاں اپنا لمس

چھوڑا تھا اور فوراً سے پیچھے ہٹی تھی مبادا حیدر جاگ ہی نا جائے لیکن وہ اس بات سے بے خبر تھی وہ جو کے اسکا لمس پاتے ہی اٹھ چکا تھا اور اپنی نظروں کی پیاس اسکو دیکھتے بجھا رہا تھا اس سے پہلے کہ نیناں بیڈ سے اترنے کی کوشش کرتی حیدر نے اسکی کلائی کھینچ کر اسے خود پہ گرایا تھا کہ نیناں... جو اس افتاد کے لیے تیار نا تھی سیدھا اسکے سینے سے آن لگی تھی

--- " اتنے پاس آ کر دور کیوں جانا چاہتی ہو "

حیدر نے سرخ نگاہوں سے خمار آلود لہجے میں کہا تھا کہ نیناں باقاعدہ گھبراہٹ کا شکار ہوئی تھی ...

... " چھوڑیں مجھے حیدر پلیز مجھے فریش ہونا ہے "

... نیناں نے مزاحمت کرتے کہا تھا

یہ میرے سوال کا جواب تو نہیں بتاؤ نا میرے قریب آ کر بھی کچھ محسوس نہیں "

... " ہوتا

اب وہ کیا کہتی اسے کہ منہ سے چاہے جتنی نفرت ہی کا اظہار کیوں نہ کر ڈالے دل میں موجود
محبت کو آج ایک سال بیت جانے کے بعد بھی وہ بھلانا سکی تھی لیکن اسکے کیے ستم کو یاد کر کے وہ
سلگتی بھٹی میں ہی تو جل اٹھتی تھی پورا وجود آتش کی نذر ہو جاتا چاہ کر بھی اس ستمگر کا دیا ہوا دھوکا
... وہ بھلانا پائی تھی

؟ ... " حیدر پلیر مجھے چھوڑیں آپ آخر چاہتے کیا ہیں "

... نیناں نے زچ ہوتے پوچھا تھا

تمہیں چاہتا ہوں تم جانتی بھی ہو لیکن ہر بار یہی سوال کرتی ہو لگتا ہے جان بوجھ کر کرتی ہو "
... " کیونکہ میرے منہ سے یہ سننا اچھا لگتا ہے تمہیں ہے نا

حیدر نے شوخ لہجے میں کہا تھا جب کے نیناں تلملا کے رہ گئی تھی سبز نین اب غصے کی زیادتی کے
... باعث سرخ ہوئے تھے

... " تم تو غصے میں بھی مجھے گھائل کرنے کا ہنر رکھتی ہو اپنے پاس "

... حیدر نے اسکے لبوں کو فوکس کیے کہا تھا جواب اسکی قربت کے باعث لرز رہے تھے

... " بے ہودہ انسان چھوڑو مجھے ڈیڑی سے ملنے جانا ہے مجھے "

نیناں کے زچ ہونے پہ حیدر دلکشی سے ہنسا تھا اسکی ہنسی اتنی خوبصورت تھی کہ کئے ثانیے وہ اسپر سے نظریں ناہٹا پائی تھی

--- " اچھا ٹھیک ہے پہلے تم فریش ہو جاؤ پھر میں شام میں خود لے جاؤنگا "

--- " میں خود چلی جاؤنگی آپ میری فکر مت کریں "

" مجھ سے بحث مت کیا کرو جانتی بھی ہو ہو گا وہی جو میں چاہتا ہوں اور میں تمہیں چاہتا ہوں "

...

... حیدر نے اب کی بار مسکراتے ہوئے کہا تھا

--- " بھاڑ میں جاؤ ٹھہر کی انسان "

... اس سے پہلے نیناں اپنا پاؤں زمین پہ رکھتی حیدر نے اسکو گود میں اٹھالیا تھا

... " حیدر نیچے اتاریں مجھے یہ کیا کر رہے ہیں آپ "

... نیناں نے خفت کے مارے سرخ چہرہ لیے کہا تھا

یار ڈاکٹر نے تمہارے سامنے کہا تھا کہ دو دن تک مکمل احتیاط سے کام لینا ہے بس احتیاط ہی تو " ---
" برت رہا ہوں خود کا خیال تو تمہیں خود نہیں کہنے کو ڈاکٹر ہو

... حیدر نے سر کو نفی میں ہلاتے کہا تھا جسکے اب کی بار نیناں نے چپ ہی سادھ لی تھی



شام ہونے کو آئی تھی آسمان پہ سرمئی بادلوں نے احاطہ کیا ہوا تھا بارش ہونے کا امکان تھا میر علی
لان میں بیٹھے شام کی چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے ان کے ہاتھ میں ایک ڈائری تھی جسکو
وہ اکثر پڑھا کرتے تھے یہ ڈائری پڑھ کر انکو حد درجہ سکون میسر آ جاتا تھا لیکن اب ایک عرصہ
بیت گیا تھا اسے پڑھے ڈائری کافی پرانی تھی لیکن اس میں لکھا لفظ لفظ تازہ تھا اسکی خوشبو جوں کی
توں برقرار تھی انھوں نے آنکھوں پہ چشمے چڑھاتے ڈائری کا پہلا صفحہ کھولا تھا کہ پہلا صفحہ

کھولتے ہی انہیں ایک پرانا گلاب نظر آیا تھا جو کے مر جھا تو چکا تھا لیکن اسکی خوشبو آج بھی برقرار
... تھی کئی آنسو انکی پلکوں پہ آٹھہرے تھے وہ گلاب انکی زل کا دیا ہوا تحفہ تھا

کبھی رک گئے کبھی چل دیئے کبھی چلتے "

چلتے بھٹک گئے یوں ہی ساری زندگی گزار دی

یوں ہی زندگی کے ستم سہے کبھی نیند میں

کبھی ہوش میں تو جہاں ملا تجھے دیکھ کر

نہ نظر ملی ناز باں ملی یوں ہی سر جھکا کے

گزر گئے کبھی زلف پر کبھی چشم پر کبھی

تیرے حسین وجود پر جو پسند تھے میری

کتاب میں وہی شعر سارے بکھر گئے مجھے

یاد ہے کبھی ایک تھے مگر آج ہم ہیں جدا جدا

وہ جدا ہوئے تو سنور گئے ہم جدا ہوئے تو بکھر

گئے کبھی عرش پر کبھی فرش پر کبھی انکے

در کبھی در بدر غم عاشقی تیرا شکریہ

... " ہم کہاں کہاں سے گزر گئے "

★★★

☆ ماضی :

☆ پچیس سال پہلے :

میر علی اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے ماں باپ کے لاڈ لے تھے انکی شاندار پرسنالٹی انکی خوبصورتی کا ہر کوئی دیوانہ تھا امریکا سے بزنس میں ڈگری حاصل کر لینے کے بعد جب وہ پاکستان آئے تو انھوں نے اپنا بزنس سنبھال لیا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے پورے پاکستان میں اور پاکستان کے علاوہ بھی کئی جگہ پہ اپنے بزنس کی براہِ نچر کھول لیں تھیں میر علی کو اپنے لیے ایک پرسنل سیکریٹری کی ضرورت تھی تبھی انھوں نے انٹرنیٹ پہ اخبار میں جاب کا ایڈ دیا تھا زمل بخاری جو شاہ شاہ ویز علی شاہ کے خاص دوست کی اکلوتی بہن تھیں جاب کا ایڈ دیکھا تو اپنی سی وی ڈراپ کر... آئیں تھیں

زمل بخاری شاہ ویز علی شاہ کی پہلی نظر کی محبت تھیں لیکن انھوں نے کبھی بھی شاہ ویز کو اس (نظر سے نا دیکھا تھا زمل بخاری خاور بخاری کی اکلوتی اور لاڈلی بہن تھیں انھیں کسی چیز کی کمی نا تھی لیکن زمل یہ جاب شوق سے کرنا چاہتی تھیں لہذا انھوں نے اپلائی کر دیا اور انھیں انٹرویو کی کال آگئی اور وہ جاب کے لیے سلیکٹ بھی ہو گئی تھیں میر علی کی نگاہ جب پہلی بار زمل پہ اٹھی تو گویا پلٹنا ہی بھول گئی تھی وہ اتنی خوبصورت تھیں کہ وہ ان پر سے نگاہ نہاٹا سکے تھے زمل بھی اپنا

دے میر علی کو دے بیٹھی تھیں رفتہ رفتہ انکی محبت عشق بنتی چلی گئی تھی دونوں نے ساتھ جینے مرنے کی قسمیں کھالیں تھیں ایک دفعہ جب وہ دونوں ریسٹورنٹ میں ساتھ بیٹھے تھے جبھی شاہ ویز جو اپنے کلائنٹس کے ساتھ ایک اہم میٹنگ کے لیے آیا تھا ان دونوں کو دیکھتے اسکا پارہ ہائی ہوا تھا اور وہ تقریباً زل کو گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ لے گئے تھے خاور بخاری کو جو نہیں اس بات کا علم ہوا انکا ہاتھ بے ساختہ ہی زل پہ اٹھا اور ان کے چہرے پہ اپنا نشان چھوڑ گیا تھا زل نے اپنے اور میر علی کے بارے میں تمام تر سچائی بتاتے ہوئے میر علی سے شادی کرنے کی خواہش ظاہر کی جسکی بنا پہ خاور نے سختی سے منع کر دیا تھا اور بتا دیا کہ زل بخاری اگر دلہن بنے گی تو وہ صرف شاہ ویز علی شاہ ہی ہونگے زل دن رات میر علی کے لیے تڑپتی رہتی تھیں اور میر علی کا حال بھی ان سے کچھ جدا نہ تھا بالآخر وہ دن آ ہی گیا جس دن انکو شاہ ویز کا ہونا تھا میر علی ان دونوں کے نکاح سے کچھ دن پہلے باقاعدہ طور پہ زل کا رشتہ لے کر آئے تھے لیکن خاور بخاری نے رشتے سے انکار کرتے ہوئے زل اور شاہ ویز کے نکاح کے بارے میں بھی بتا دیا تھا میر علی نے اپنی جانب سے کوئی کثرنا چھوڑی تھی لیکن شاید ان دونوں کا ملنا قسمت ہی میں نہ تھا میر علی جانتے تھے کہ زل

ان سے بے انتہا محبت کرتی ہیں اس لیے انھوں نے خود ہی منظر سے ہٹنے کا فیصلہ لے لیا تھا شاہ ویز سے شادی کے بعد بھی وہ اپنے دل میں انکو جگہ نادے سکیں تھیں شادی کے کچھ ہی عرصے بعد ان کے ہاں سکندر علی شاہ کی ولادت ہوئی تھی اور پھر شاہ زیب علی شاہ کی ان دونوں کی ولادت کے بعد زمل کچھ حد تک سنبھل گئی تھیں اب انکا دل سکندر اور شاہ زیب سے لگا رہتا تھا لیکن شاہ ویز کے لیے کبھی انکا دل موم نہا ہو سکا تھا ایسا نہیں تھا کہ شاہ ویز نے ان سے محبت نہیں کی تھی شاہ ویز نے تو اپنا آپ ان پر نچھاور کر دیا تھا لیکن میر علی زمل کے دل میں بس چکے تھے چاہا کر بھی زمل انکو اپنے دل میں وہ مقام نادے پائیں جس مقام کا خواب شاہ ویز علی شاہ نے دیکھا تھا وہ اب اکثر اپنا حال دل ڈائری میں لکھتی تھیں ایک روز جب شاہ ویز کافی عجلت میں اپنے آفس کی کوئی فائل ڈھونڈنے میں مگن تھے جی بھی واڈرو ب سے ایک ڈائری نیچے فرش پہ گری تھی جسکو نیچے جھک کر شاہ ویز نے اٹھا لیا تھا اسکو پڑھ لینے کے بعد انھوں نے ضبط سے ڈائری کو بند کر دیا تھا اور ڈائری ساتھ لیے باہر کی جانب بڑھے تھے وہ کمرے سے باہر نکلے ہی تھے کہ انھیں سامنے سے زمل... آتیں ہوئیں دیکھائی دیں تھیں

... زمل کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ کر شاہ ویز وہی ٹھہر گئے تھے

... "کیا ہوا شاہ ویز کچھ چاہیے کیا آپکو"

زمل نے مسکرا کر پوچھا تھا جی وہ آگے بڑھے لال آنکھیں لیے کہ زمل کو انکی لال آنکھوں سے
... خوف محسوس ہوا تھا

... "کک لال کیا کر رہے ہیں شاہ ویز"

... زمل کے قدم اب پیچھے کی جانب اٹھنے لگے تھے

... "ڈائری میں جو لکھا ہوا ہے کیا وہ سب سچ ہے آج بھی میری علی سے محبت کرتی ہو تم"

... شاہ ویز کی بات سنکر زمل کے چہرے کا رنگ فق ہوا تھا

... "شش شاہ شاہ وی مم می میں"

مجھے ہاں یا نا میں جواب چاہیے جواب دو مجھے آج بھی دل میں اسے بسائے بیٹھی ہو اور شوہر جو

... "تم پر جان چھڑکتا ہے اسکو تو کبھی نظر بھر کے بھی نہیں دیکھا تم نے

... شاہ ویز کے چلانے پہ زمل کا چہرہ خطرناک حد تک سفید پڑ چکا تھا

... " ایسی ب بات نہیں ہے شاہ ویز میں بتاتی ہوں دراصل "

مجھے سچ سننے کی عادت ہے جانتی ہو تم جھوٹ سے نفرت ہے شاہ ویز علی شاہ کو لہذا مجھے سچائی "

... " بتاؤ کرتی ہو محبت

... " مم می ہاں میں نے ل لکھا تھا میں کرتی ہوں ل لیکن "

بس کر دوز مل اور کتنا ترپاؤ گی مجھے ساری عمر ترستار ہا ہوں تمہارے پیارے کے لیے اپنا آپ "

قربان کر دیا تم پہ اور تم اب تک اپنی پہلی محبت ہی نا بھلا سکی کیا ایک بار بھی تمہیں مجھ سے محبت

... " نہیں ہوئی

شاہ ویز نے کرب سے کہا تھا اور مزید دو قدم زمل کی جانب بڑھائے جو کے بالکل کونے پہ کھڑی

... تھیں ذرا سا پاؤں پھسلنے سے وہ سر کے بل نیچے جا گرتیں

... " شاہ ویز پلیر میری آخری بات سن لیں پھر جو چاہیں فیصلہ لے لیجیے گا "

... زمل نے بہتے آنسوؤں سمیت کہا تھا

کچھ باقی نہیں رہا زمل میں بکھر گیا ہوں اور یہ پہلی بار نہیں بکھرا میں جب بھی بکھرا ہوں "

تمہاری تمنا کی ہے لیکن تم نے ان گزرے پانچ سالوں میں مجھے کبھی سمیٹا ہی نہیں جب کے میں تو

... " ازلوں سے پیاسا ہوں تمہاری محبت کا لیکن یہ پیاس کبھی بجھی ہی نہیں

شاہ ویز نے آگے بڑھ کر زمل کو بازوؤں سے جھنجھوڑتے ہوئے کہا تھا کہ زمل انکی گرفت میں

... باقاعدہ کانپ رہی تھیں

... " شاہ ویز یقین کیجیے میں میر کو بھولنے کی کوشش کر رہی ہوں آپ می مجھے اچھے لگنے لگے "

اس سے پہلے کہ زمل اپنا جملہ مکمل کرتی روم میں موجود شاہ ویز کا سیل رنگ ہوا تھا اور شاہ ویز

نے یکدم ہی زمل کو اپنی گرفت سے آزاد کیا تھا ایک پل کے لیے ان کے ذہن سے بالکل ہی نکل

گیا تھا کہ پیچھے سیڑھیاں موجود ہیں جیسے ہی زمل کو چھوڑا ایک دلخراش چیخ زمل کے منہ سے

برآمد ہوئی تھی کہ شاہ ویز بے یقینی سے زمل کو سیڑھیوں سے گرتا دیکھ رہے تھے چاروں اوور

انکا خون دیکھتے وہ جیسے پاگل ہواٹھے تھے انجانے ہی میں صحیح لیکن زل کو اپنے ہاتھوں سے کھودیا ...
تھا انھوں نے انکے ذہن میں یہ الفاظ کسی ہتھوڑے کی مانند برس رہے تھے
... " آپ می مجھے اچھے لگنے لگے "

زل اپنا جملہ بھی مکمل نہیں کر پائی تھیں انکی کہانی ہمیشہ یو نہی ادھوری ہی رہی تھی شاید ان کی قسمت میں محبت تھی ہی نہیں یا شاید وہ زل کی محبت کے ہی قابل نہ تھے آج پندرہ برس گزر جانے کے بعد بھی ناہی میر علی کے دل سے زل نکل سکی تھیں اور ناہی شاہ ویزا انھیں بھلا پائے تھے زل کے مرنے کے کچھ ہی وقت بعد انھوں نے وہ ڈائری میر علی کو بھیجوا دی تھی اب انھیں کبھی میر علی سے حسد یا جلن محسوس نا ہوئی تھی وہ جان چکے تھے کہ محبت زبردستی نہیں کروائی جاسکتی زبردستی دلوں کے سودے نہیں کیے جاسکتے وہ اندر ہی اندر ختم ہو رہے تھے اپنی ساری جائیداد سکندر اور شاہ زیب کے نام کرتے وہ ایک کمرے میں بند رہنے لگے تھے اس کمرے میں ہر جگہ انھیں زل دیکھائی دیتی تھیں انکی خوشبو وہ آج بھی اپنے آس پاس محسوس کر سکتے تھے زل کے مرنے سے پہلے تک تو وہ انکی محبت تھیں لیکن انکے مرنے کے بعد وہ انکا

عشق بن چکی تھیں لا حاصل عشق وہ اب روتے ناتھے کیونکے انکے آنسو رو کر خشک ہو چکے تھے وہ ہنسنا بھول گئے تھے پھر ایک روز زل کی تصویر کو یو نہی سینے سے لگائے وہ گہری نیند سو گئے تھے سکندر اور شاہ زیب شاہ ویز کی موت پہ تڑپ تھے سکے تھے لیکن وقت سب سے بڑا مرہم ہے ان دونوں کو بھی صبر آہی گیا تھا لیکن خان خاندان اور شاہ خاندان کی دشمنی کی وجہ جان وہ دونوں بھائی خاموش رہے تھے کیونکے شاہ ویز نے مرتے وقت انہیں اپنی قسم دے کر کسی قسم کی دشمنی کرنے سے باز رکھا تھا لیکن اب جبکہ پچیس سال بعد پھر سے ارقم کا قتل ہوا اور یہ قتل کسی اور نے نہیں بلکہ عالم سلطان خان نے ہی کیا ہے یہ جان کر سکندر علی شاہ کے دل میں نفرت کی آگ جل اٹھے تھے انہیں اپنی ماں کی موت یاد آئی وہ ماں جو میر علی سے محبت کرتے کرتے مر گئی وہ باپ جو انکی ماں سے محبت کرتے کرتے مر گیا محبت نے تین زندگیوں سے کھلیا تھا زل کی جان میر علی سے محبت کرتے کرتے چلی گئی اور شاہ ویز زل سے محبت کرتے کرتے رخصت ہو گئے جبکہ میر علی کو تو عشق کا ایسا روگ لگ گیا جو آج پچیس سال بعد بھی جوں کا توں

قائم تھا آج بھی زل کا ہنستا شرماتا چہرہ انھیں بے چین کر دیتا تھا میر علی کا ایک آنسو ٹوٹ کر اسے
... بوسیدہ صفحے پہ گرا تھا

... " بڑے صاحب اندر چلیے مردان خانے میں کچھ مہمان آئے ہیں "

... ملازم کی پکار پہ وہ ماضی سے حال میں لوٹے تھے

... " تم چلو میں آتا ہوں اور یہ ڈائری میرے کمرے میں رکھ دینا "

میر علی نے محبت بھری نظروں سے ڈائری کی جانب دیکھتے کہا تھا جبکہ ملازم نے آگے بڑھ کر
... ڈائری ان سے لی تھی اور اندر کی جانب بڑھ گیا تھا



نیناں وائٹ کلر کی سمپل لانگ فرائک میں ملبوس تھی بالوں کو یونہی کھلا چھوڑے وہ بنامیک اپ
کیے اپنے گھر جانے کو تیار تھی حیدر جو کے اپنے سفید کرتے کی آستینوں کو موڑتا ہوا اندر داخل
ہو انیناں کو دیکھ کر ٹھٹھک کر رکا تھا وہ ہر حلیے میں خوبصورت لگتی تھی اس کسی قسم کی منصوبی

تیار کی ضرورت ہی نا تھی وہ پری پیکر بندے کو اپنے سبز نینوں سے گھائل کرنے کا ہنر اپنے
... پاس محفوظ رکھتی تھی

... " چلیں آل ریڈی لیٹ ہو چکے ہیں "

نیناں نے حیدر کی لودیتی نظروں خائف ہوتے کہا تھا جبکہ حیدر نے سر کو ہاں میں ہلاتے آگے
بڑھا تھا اور نیناں کو بانہوں میں اٹھایا تھا کہ اسکے ایسا کرنے سے نیناں نے فوراً سے اپنی بانہیں
... اسکی گردن کے گرد حائل کیں تھیں



؟ ... " کچھ کھاؤ گی "

سنجیدگی سے ڈرائیور کرتے حیدر نے ایک نظر نیناں کو دیکھتے پوچھا تھا جو کے اب سر کو نفی میں ہلا
رہی تھی کیونکہ اسنے صبح بھی ناشتہ ٹھیک سے نہیں کیا تھا اب حیدر نے گاڑی ایک بڑے سٹور
... کے آگے آرو کی تھی

... " گاڑی کیوں روک دی چلیں ناڈیڈی ویٹ کر رہے ہونگے میرا "

... " دومنٹ بس ابھی آیا "

وہ مسکرا کر کہتا گاڑی سے اتر اٹھتا کہ اسکے لیے جو س اور کچھ فروٹس لے سکے جیسے ہی حیدر نے سٹور میں قدم رکھا بیک وقت دو افراد جو موٹر سائیکل پہ سوار تھے پیچھے سے آئے اور ایک ان میں سے اتر کر نیناں کی جانب بڑھا تھا

... " اے لڑکی چل باہر نکل ورنہ یہی گولی سے اڑا دوں گا "

... وہ شخص نیناں کو دھمکتا ہوا بولا کہ گن کو دیکھتے نیناں کے ہوش اڑے تھے

... " لال کک کون ہو تم لوگ "

... نیناں نے ہکلاتے ہوئے پوچھا تھا

... " تیری موت "

اس شخص نے خباثت سے ہنستے کہا تھا کہ وہاں جو لوگ موجود تھے انکی دہشت کے سبب وہی
... کھڑے تھے کسی میں آگے بڑھنے کی ہمت نہ تھی

... " میں کہتا ہوں باہر نکل ورنہ اسی گن سے تیری کھوپڑی اڑا دوں گا "

نیناں نے لرزتے ہوئے لبوں سمیت شدت سے روتے ہوئے حیدر کے آنے کی دعا مانگی تھی
...

... " لگتا ہے تو ایسے نہیں مانے گی "

اس شخص نے کہہ کر نیناں کو گھسیٹ کر گاڑی سے نکالا تھا کہ حیدر جو کے اب چیزیں لے کر باہر
... آیا تھا نیناں کو ان کے درمیان دیکھ کر دھاڑا تھا

... " اوئے چھوڑ میری بیوی کو مہینے "

حیدر زمین پہ چیزوں کو پھینکتے بھاگتا ہوا نیناں کی جانب بڑھتا تھا اس سے پہلے کہ وہ شخص نیناں کی جان لیتا گن کارخ حیدر نے اپنی جانب کر لیا اور خود نیناں کے سامنے ڈھال بنکر کھڑا ہوا تھا کہ وہ ... دونوں ہی شخص اب گھبرا اٹھے تھے

دیکھ لڑکے تو ہمارے بیچ میں نا آہماری دشمنی تجھ سے نہیں اس لڑکی سے ہے ابھی بھی وقت " ... ہے پیچھے ہٹ جا

" یہ لڑکی میری بیوی ہے اور میرے ہوتے اسکا کوئی بال بھی بیکا نہیں کر سکتا "

حیدر نے کہتے ایک زوردار ٹانگ اسکے سینے پہ دے ماری تھی کہ وہ شخص درد سے کراہتا ہوا دور جا گرا تھا اس سے پہلے کہ وہ نیناں کی جانب بڑھتا وہاں موجود دوسرے شخص نے گن کارخ حیدر کی جانب کیا تھا اور حیدر جو کے اب مسکراتا ہوا نیناں کی جانب بڑھ رہا تھا یکدم ہی اسکی سانسیں تھمی تھیں لال خون سفید کرتے کورنگتا چلا گیا تھا گولی چلنے پہ وہاں افرا تفری مچ چکی تھی جب ... کے نیناں ساکت سی حیدر کو زمین پہ گرتے ہوئے دیکھ رہی تھی

... " مرگیا نا تو یاد کرو گی اپنے اس دیوانے کو لیکن شاید پھر میں واپس نا آسکوں "

حیدر کے کہے گئے الفاظ کسی ہتھوڑے کی مانند اسکے ذہن پہ برس رہے تھے وہ بنا اپنے زخمی پاؤں کی پروا کیے بھاگتی ہوئی اسکے قریب گئی تھی نیچے بیٹھ کر اسکا سراپنی گود میں رکھتے وہ چلا اٹھی تھی

...

تم ایسا نن نہیں کر سکتے حیدر بہ ہر بار ددھو کا نن نہیں دے سکتے تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتے " نہیں جانے دوں گی اس بارت تم تو محبت کرتے ہونا مجھ سے نہیں جاسکتے تم نہیں جانے دوں گی تمہیں مم می میں تم سے نفرت نہیں کرتی میں تم سے نفرت کر ہی نہیں سکتی میں تم سے بہت ... " پیار کرتی ہوں بہت زیادہ

نیناں چیختے ہوئے روتے ہوئے اپنی محبت کا اعتراف کر رہی تھی لیکن آج اسکا شتمگر یہ سب سننے ... کو وہاں موجود نا تھا

" ... میں تمہیں خود سے دور نہیں جانے دوں گی "

نیناں نے اسکا سراپنی گود سے ہٹایا تھا اور پھر اٹھی تھی پاؤں پہ لگی سفید پٹی خون سے بھر چکی تھی لیکن اسے اپنی پرواہ نہیں تھی اسے پرواہ تھی تو اپنے ستمگر کی جو ستم کر کے بھی اسکے دل پہ راج ... کرتا رہا تھا

وہ جانتی تھی کہ اگر ایمبولینس کو کال کی تو آنے میں دیر ہو جائے گی لہذا وہاں موجود دو شخص جنکو اسکی حالت دیکھتے رحم آیا اسکی مدد کرنے کو تیار ہوئے تھے حیدر کو سہارا دیتے گاڑی میں بیٹھایا تھا ... اور خود انکا شکریہ ادا کرتے وہ ڈائیونگ سیٹ پہ بیٹھی تھی

... " تمہاری نین تمہیں کچھ بھی نہیں ہونے دے گی ہادی "

... بہتے آنسوؤں کو صاف کرتے اسنے فوراً سے گاڑی کو سٹارٹ کیا تھا



نیناں حیدر کو ہاسپٹل لے آئی تھی اور فوراً سے پہلے اسے ایمر جنسی میں لے جایا گیا تھا ایمر جنسی کے باہر چل چل کے اسکے پاؤں شل ہو گئے تھے اسے اپنے پاؤں سے نکلتے خون تک کی پرواہ نہ تھی آنسو پہ بھی اختیار نہ تھا دل خوف کے مارے بری طرح دھڑک رہا تھا

... ؟ " ڈاکٹر پلیز بتائیے میرا حیدر کیسا ہے وہ ٹھیک تو ہو جائے گا "

نیناں نے ڈاکٹر کو ایمر جنسی سے باہر نکلتا ہوا دیکھا تو فوراً اسکی جانب لپکی تھی کہ ڈاکٹر کو اسکی ... حالت قابل رحم لگی تھی

... " بلڈ کافی ضائع ہو چکا ہے ہمیں فوری طور پہ آپریشن کرنا ہوگا "

... ڈاکٹر نے سنجیدگی سے کہا تھا

پپہ پی پلیز ڈاکٹر میرے ہادی کو بچالیں بدلے میں آپ جو کہیں میں دینے کو تیار ہوں پلیز ... " دیکھیں نامیرا اسکے سوا اور کوئی نہیں ہے پلیز

... نیناں نے بلکتے ہوئے کہا تھا

دیکھیے آپ رویے مت آپ دعا کیجیے اور آپ میرے ساتھ آئیے آپ اپنے پاؤں کی پٹی " ...
" کرالیں دیکھیں آپ کے پاؤں سے کتنا خون بہہ رہا ہے

... " نن فی نہیں میں ٹھیک ہوں ڈاکٹر آپ بس حیدر کا آپریشن شروع کیجیے "

دیکھیں مس نیناں آپ خود ایک ڈاکٹر ہیں آپ ہی حوصلہ ہار جائیں گی تو اپنے شوہر کو کیسے " ...
حوصلہ دیں گی آپ اپنا خیال رکھیں گی خود پر اپر ٹھیک ہوگی جبھی آپ انکا بھی خیال رکھ سکیں گی
... " نا

ڈاکٹر نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا کہ اب کی بار نیناں سر کو اثبات میں ہلاتی ہوئی انکے ساتھ
... چلدی تھی



حیدر کا آپریشن شروع ہوئے ایک گھنٹہ بیت چکا تھا لیکن ابھی تک کوئی ڈاکٹر یا نرس آپریشن تھیر
سے باہر نا آیا تھا نیناں کر سی پہ براجمان دیوار سے ٹیک لگائے ہوئے تھے آج اسے صحیح معنوں

میں اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا اس بات کا اسکو بھی باخوبی علم تھا کہ وی اس سے نفرت نہیں کرتی
بس وہ نفرت کا اظہار اپنے منہ سے کر کے حیدر کا خون جلاتی تھی اس سب کیا اس میں بھی قصور
ناتھا اسنے تھوڑے سے عرصے میں کافی کچھ سہ لیا تھا جب بھی وہ حیدر کے دیئے ہوئے ستم
بھولنے کی کوشش کرتی اسکا ماضی اسکے سامنے آ کر کھڑا ہو جاتا تھا لیکن آج اسے احساس ہو رہا تھا
کہ وہ غلطی پر تھی اگر وہ حیدر کو معاف کر دیتی تو آج یہ دن اسے نادیکھنا پڑتا وہ یہ بھی جانتی تھی
کہ حیدر بدل چکا ہے اسکے عشق نے اسکو بدل کر رکھ دیا تھا جو وہ اسے بننا دیکھنا چاہتی تھی اب جبکہ
وہ بن گیا تھا تو اسنے اس سے نظریں ہی پھیر لیں تھیں کتنا بڑی غلطی کر چکی تھی وہ لیکن اب اسے
سمجھ آچکی تھی کہ وہ تو خود حیدر کے بنا کچھ نہیں ہے لاکھ نفرت کا اظہار ہی کیوں نا کر ڈالے دل
... میں موجود محبت کو آج تک وہ نا نکال پائی تھی

میرا سوچنا تیری ذات تک "

میری گفتگو تیری بات تک

نہ تم جو ملو کبھی مجھے

میرا ڈھونڈنا تجھے پار تک

کبھی فرستیں جو ملیں تو آ

میری زندگی کے حصار تک

میں نے جانا میں تو کچھ نہیں

... " تیرے پہلے سے تیرے بعد تک



... " ڈاکٹر حیدر کیسا ہے اب ٹھیک ہے نا "

... ڈاکٹر کو باہر آتا دیکھ کر نیناں نے فکر مندی سے سوال کیا تھا

ہم نے آپریشن تو کر دیا ہے اگلے چوبیس گھنٹے انکے لیے انتہائی اہم ہیں فلحال ہم انہیں آندر "

" ... آبزرویشن ہی رکھیں گے آپ دعا کیجیے گا

... ڈاکٹر نے نیناں کو تسلی دیتے ہوئے کہا تھا

... " مل سکتی ہوں میں ان سے ابھی "

... " اوکے لیکن صرف دس منٹ کے لیے "

... ڈاکٹر نے کہتے ہوئے قدم آگے کی جانب بڑھائے تھے



نیناں چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی حیدر کے قریب آئی تھی سینے پہ موجود پیٹی کو دیکھتی اسکی آنکھیں نم ہوئیں تھیں بے ساختہ ہی نظر چہرے پہ گئی تو وہاں لگا آکسیجن ماسک دیکھ وہ تڑپ کر رہ گئی تھی

پلیز ہادی مجھے معاف کر دیں اپنی نین کو ایک موقع دے دیں میں قسم کھاتی ہوں دوبارہ ایسا " کبھی نہیں ہوگا میں آپکو چھوڑ کر کبھی نہیں جاؤنگی ناہی آپکو خود سے دور جانے دوںگی میں جانتی

ہوں آپ میری وجہ سے بہت ہرٹ ہوئے ہیں آئی پر اس ہر تکلیف پہ مرہم رکھوں گی ہر درد کا
... " ازالہ کرونگی بس ایک دفعہ اپنی نین کو معاف کر دیں پلیز

نیناں نے حیدر کے ڈرپ لگے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے اسکے ہاتھ پہ جا بجا بو سے دیتے ہوئے کہا
... تھا

نا بھلا سکا میں تیری چاہتیں "
عشق پہ کہاں بس کسی کا چلے
ہو بھی جائیں میری سانسیں چاہے ختم
کم نا ہوگی کبھی یہ وفا

میں نے تیرا نام دل رکھ دیا

میں نے تیرا نام دل رکھ دیا

دھڑکے گا تو مجھ میں سدا

... " میں نے تیرا نام دل رکھ دیا



... دھڑکن شاور لے کر نکلی تو فون پہ عالم کی کال آنے لگی تھی

... " اسلام و علیکم جی عالم آپ نے فون کیا سب خیریت ہے "

.... دھڑکن کے فکر مند ہونے پہ وہ گہرا مسکرایا تھا

ہمم سب خیریت ہے واڈروب میں ایک گفٹ باکس رکھا ہے اسے پہن کر تیار ہو جانا میں
... " آدھے گھنٹے تک آتا ہوں تمہیں لینے

... عالم نے ایک نظر اپنی کلائی پہ بندھی گھڑی پہ ڈالی کو ساڑھے پانچ کا ہندسہ بجا رہی تھی

... " لیکن عالم یوں اچانک کہاں جانا ہے "

... " سر پر اترے جا کر ہی پتہ چلے گا فلحال جو کہا ہے وہی کرو جانم "

... عالم نے کہتے ہوئے کال کاٹ دی تھی



دھڑکن واڈروب کی جانب بڑھی اور اس میں سے گفٹ باکس نکالا جس میں بلیک کلر کی خوبصورت ساڑھی تھی ساتھ ہی بلیک ہائی ہیلز اور اسکے ساتھ ہی گولڈ کانفیس ساسیٹ موجود تھا وہ تمام چیزوں کو محبت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی یقیناً یہ سب اسکے عالم کی پسند کا تھا وہ کچھ دیر وہی کھڑی رہی اور پھر ساڑھی لیتے واشروم کا رخ کیا پندرہ منٹ بعد جب وہ باہر آئی تو خود کو آئینے میں دیکھتے چہرہ لال ہوا تھا کیونکہ ساڑھی سیلو لیس تھی ساتھ ہی فرنٹ بیک کا گلا بھی کافی گہرا تھا عالم کی بے باک نظروں کو یاد کر کے وہ خود ہی میں سمٹی تھی ساڑھی کو دیکھتے ہی وہ عالم کے ارادوں کو پہچان گئی تھی کہ وہ کیا کرنا چاہتا ہے تمام تر سوچوں کو جھٹکتے ہوئے اسنے کالے ریشمی بالوں کو سکھاتے ڈھیلے سے جوڑے میں قید کیا تھا میک اپ کے نام پہ آنکھوں میں کاجل کی ایک لکیر ڈالے پلکوں پہ مسکارے کا کوٹ کیے اور لبوں کو پیور ریڈ کلر سے رنگے اسنے ایک سرسری نگاہ خود پہ ڈالی اور پھر پلٹ کر بیڈ پہ پڑا گولڈ کاسیٹ اٹھاتے پہنا ساتھ ہی دودھیانا زک پاؤں کو ہائی ہیل میں مقید کرتی اسنے ایک نظر گھڑی پہ ڈالی جواب چھ بجا چکی تھی اس سے پہلے

کہ وہ عالم کو میسج کرتی کہ وہ ریڈی ہو چکی عالم کی گاڑی کا ہارن سنائی دیا جیسی وہ پلٹی اور اپنا موبائل اٹھائے شانوں پہ عالم کی چادر پھیلانے نیچے چلی آئی تھی تابندہ بیگم کو عالم کے ساتھ جانے کا بتا کر وہ کارپورچ کی جانب بڑھی جہاں عالم بلیک اور وائٹ تھری پیس سوٹ میں ملبوس بہت دلکش ... دیکھائی دے رہا تھا

... " یولک بیوٹی فل "

... " you look beautiful "

عالم نے گہری خمار آلود نگاہیں دھڑکن کے سراپے پہ ٹکائے کہا تھا کہ دھڑکن اسکی بات سنکر ... مسکراتے ہوئے لانی پلکوں کی چلمن گراگئی تھی



" عالم یہ کہاں لے کے جا رہے ہیں آپ مجھے "

دھڑکن عالم کا ہاتھ تھامے چلتے ہوئے بولی تھی کیونکہ عالم نے اسکی آنکھوں پہ بلیک کلر کی پٹی
... باندھ رکھی تھی

... " یار جان تھوڑا صبر رکھو تم تو بہت ہی بے صبری ہو "

--- عالم نے آنکھیں گھماتے کہا تھا

... " آپ سے تو کم ہی ہوں "

... دھڑکن منہ ہی منہ میں بڑبڑائی تھی

--- " کیا کہا پھر سے کہو "

... " کچھ نہیں "

دھڑکن نے زباں کو دانتوں تلے دبائے کہا تھا کہ عالم اسکے ایسا کرنے سے سر تاسف میں ہلا گیا تھا

...

... " اب اپنی آنکھیں کھولو "

...عالم نے دھڑکن کی آنکھوں پر سے پٹی ہٹاتے ہوئے کہا تھا

جو نہی دھڑکن نے اپنی آنکھیں کھولیں یکدم ہی وہ خوشی سے اچھلی تھی کیونکہ وہ دونوں سمندر کے کنارے موجود تھے تھوڑا سا دور ہی ایک چھوٹا سا لکڑی کا کٹیج بنا ہوا تھا جسکے ارد گرد رنگ برنگی لائٹس لگی ہوئیں تھیں ساتھ ہی ایک خوبصورت سائیل رکھا ہوا تھا اسکے ساتھ ہی دو کرسیاں موجود تھیں ٹیبل پہ چاکلیٹ فورسٹ کیک پڑا ہوا تھا کیک کے ارد گرد تازہ گلاب کی پتیاں بکھری ہوئیں تھیں ساتھ ہی ایک چھوٹا سا گفٹ باکس پڑا ہوا تھا کیک پہ بڑے لفظوں میں ... "ہیپی ایناور سری خانم خانم" لکھا گیا تھا

... "او عالم آپ کو یاد تھا میں بھول گئی اس بار بھی"

... دھڑکن نے منہ لٹکائے کہا تھا جی عالم اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے قریب کھینچ گیا تھا ... "سب بھول جاؤ خانم صرف اپنے خان کو یاد رکھو"

عالم نے اسکی کان کی لو کو چومتے ہوئے کہا تھا کہ اسکا سر سر اتا ہوا لہجہ دھڑکن کو کپکپانے پہ مجبور
... کر گیا تھا

... " چلو آؤ کیک کاٹیں "

عالم اسے اپنے ساتھ لیے ٹیبل کی جانب بڑھا اور پھر دونوں نے کیک کاٹ کر ایک دوسرے کو
... کھلایا تھا

؟ ... " عالم اس باکس میں کیا ہے "

... دھڑکن نے چھوٹے سے گفٹ باکس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا
... " خود ہی کھول کر دیکھ لو "

عالم کے کہنے پہ دھڑکن نے گفٹ باکس کھولا تو اس میں ایک بہت خوبصورت سی انگوٹھی تھی جو
... کے ہیرے کی تھی اسے دیکھتے دھڑکن خوبصورتی سے مسکرائی تھی
... " پہنا دیں "

دھڑکن نے انگوٹھی عالم کو پکڑاتے ہوئے کہا تھا جبکہ عالم نے بھی سمانل پاس کر کے اسکی انگوٹھی

... پہناتے اسکا وہی ہاتھ چوم لیا تھا

... " کم آن لیٹس ڈانس "

" Come on Let's Dance " ...

... عالم نے موبائل پہ سونگ پلے کرتے دھڑکن کو کمر سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچتے کہا تھا

یہ جو مجھ پہ ہوا ہے تیرا ہی کرم "

بن گیا تو میری چاہتوں کا حرم

دھڑکنیں میری بس میں رہی نا صنم

رکھ لینا میری خواہشوں کا بھرم

تجھ کو پانے کو مچلے یہ دل ہر دم

" دھڑکنیں میری بس میں رہی ناصنم

عالم نے ایک ہاتھ دھڑکن کی کمر پہ رکھا جبکہ دھڑکن نے اپنی دونوں بائیں اسکی گردن کے گرد
... حائل کیں تھیں

میری آنکھوں کو خوابوں سے بھر دے گا ذرا "

اپنے لمحے میرے نام کر دے ذرا

ٹھہرے ٹھہرے سے ہیں راستے ان دنوں

بے سفر ہوں مجھے بھی سفر دے ذرا

بن تیرے میری ہوتی ہیں پلکیں یہ نم

میری بے چینیاں آ کے کر دے تو کم

" دھڑکنیں میری بس میں رہی ناصنم

عالم نے اب دھڑکن کی پشت کو اپنے سینے سے لگاتے اسکی گردن پہ اپنے لب رکھے تھے کہ
... دھڑکن نے کسی احساس کے تحت اپنی آنکھوں کو بند کر لیا تھا

زندگی کو بہت ہے ضرورت تیری "

پڑ گئی ہے اسے اب تو عادت تیری

میرے احساس پر کراہا بارشیں

مجھک رہی ہے ہر پل شدت تیری

میرے تیرے لیے ہی ہوا ہے جنم

اب تیری طرف ہی اٹھیں گے قدم

" دھڑکنیں میری بس میں رہی نا صنم



گانے کے ختم ہوتے وہ دونوں ہوش کی دنیا میں واپس لوٹے تھے دھڑکن نے لانی پلکوں کی چلمن اٹھاتے ایک نظر عالم کی کالی آنکھوں میں دیکھا تھا جہاں بیک وقت اسے اپنے لیے محبت ہی دیکھائی تھی لیکن آج عالم کی آنکھوں میں اسے محبت کے علاوہ ایک الگ ہی جنوں دیکھائی دیا تھا اسکی گہری بولتی نگاہوں کی تاب نالاتے وہ لانی پلکوں کی چلمن گرا گئی تھی اس سے پہلے کہ وہ ... منظر سے ہٹتی عالم نے جھٹکے سے اسکی بازو کو کھینچ کر خود کے سینے سے لگایا تھا

... " مجھے چھوڑ کے کبھی مت جانا میں جی نہیں پاؤں گا تمہارے بنا "

عالم نے دھڑکن کو اپنی سخت گرفت میں لیا تھا اسکی گرفت اتنی سخت تھی کہ دھڑکن کو پل بھر کے لیے یہی لگا جیسے اسکی پسلیاں ٹوٹ جائیں گی

... " عالم میں کہیں نہیں جا رہی ہوں آپکو چھوڑ کے "

... دھڑکن نے اپنا رخ عالم کی جانب کر کے اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا تھا

... " وعدہ کرو کہ کہیں نہیں جاؤ گی چھوڑ کر ہمیشہ پاس رہو گی "

... " آئی پر اس کہیں نہیں جاؤنگی "

دھڑکن نے جھک کر عالم کے گال پہ اپنے لب رکھتے ہوئے کہا تھا جبھی اسے اپنی کمر پہ عالم کی
... گرفت سخت ہوتی محسوس ہوئی تھی

... " آئی لو یو سو مچ یو آر مائے ریزن ٹولیو "

" I Love You So Much You Are My Reason To
Live " ...

عالم نے خمار آلود آواز میں کہتے دھڑکن کی سانسوں کو اپنی دسترس میں لیا تھا اسکا لمس لمحہ بالمحہ
شدت اختیار کرتا جا رہا تھا جبھی دھڑکن نے اسکی شرٹ کے کالر کو اپنے ہاتھ کی مٹھیوں میں بے
ساختہ ہی دبوچ لیا تھا کچھ پلوں کے توقف کے بعد وہ ہٹا تھا اور گہرے گہرے سانس بھرتی
دھڑکن کو دیکھ کر اسکی کالی آنکھوں میں خمار کی سی در آئی تھی جبھی ایک ہی جست میں اسے
اپنے کندھے پہ اٹھائے اپنے قدم کاٹیج کی جانب بڑھائے تھے دھڑکن کو احتیاط سے بیڈ پہ لیٹاتے

اسنے جھٹکے سے اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے اسے تن سے جدا کیا تھا کہ اس کے ایسا کرنے سے دھڑکنے بے ساختہ ہی لبوں کو بے دردی سے کچلا تھا جانتی تھی آج عالم نہیں رکے گا وہ اسے ... روکنا چاہتی بھی نہیں تھی کیونکہ عالم کو اسکا خود سے دور ہونا قطعی پسند نہیں تھا

خانم جانم ان گلاب کی پنکھڑیوں پہ اتنا ظلم کیوں کر رہی ہو جانتی بھی ہو کہ تمہارے وجود پر تم " ... سے بھی زیادہ حق عالم خان کا ہے

مسکرا کر کہتے اسنے اپنے لب اسکی شفاف گردن پہ رکھے تھے اور ساتھ ہی اپنی بئیر ڈکوری کیا تھا ... کہ اسکے اس عمل سے دھڑکن سسک کر رہ گئی تھی

اسکے سسکنے پہ عالم نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا جو ایک بار پھر سے اپنے لبوں کو بے دردی سے کچلنے میں مصروف تھی عالم کی گھوری پہ یکدم ہی لبوں کو دانتوں کی گرفت سے آزاد کر گئی تھی ...

" ... مع عالم می می میں "

دھڑکن عالم کی قربت میں گھبراہٹ کا شکار ہوتی بولی اس سے پہلے کہ وہ اپنا جملہ مکمل کرتی عالم سختی سے اسکے لبوں پہ قفل لگا گیا تھا کہ دھڑکن اپنی آنکھیں میچتے عالم کی پشت پہ اپنے ناخنوں کو گاڑھتی اپنا آپ اسے سپرد کر گئی تھی لیکن دونوں ہی اس بات سے بے خبر تھے کہ یہ قربت کے ... حسین لمحات انھیں کچھ وقت کے لیے ہی میسر آئے تھے



حیدر کی حالت اب خطرے سے باہر تھی اور اسے ہوش بھی آچکا تھا جبھی ڈاکٹر نے اسے نارمل روم میں شفٹ کر دیا تھا نیناں نے صبح صبح ہی گھر والوں کو فون کر کے بتایا تھا وہ سبھی لوگ حیدر سے ملنے آئے تھے لیکن حیدر کی بے قرار نگاہیں جس دشمن جاں کو دیکھنے کی منتظر تھیں وہ ابھی تک نا آئی تھی دراصل نیناں یہی سوچ کر کنفیوز ہو رہی تھی کہ وہ کیسے اسکا سامنا کرے گی وہ اپنے کیے پہ دل سے شرمندہ تھی وہ معافی مانگنا چاہتی تھی لیکن اسکے سامنے جانے کی ہمت خود ... میں مفقود پاتی تھی



عالم کی آنکھ کھلی تو دھڑکن کو اپنی شرٹ میں ملبوس پایا جو اسکی شرٹ پہنے اسی کے سینے پہ سر رکھے سکون کی نیند سو رہی تھی ایک ہاتھ اسکی کمر میں ڈال کر اسے اوپر اٹھاتے اسکا سر تکیے پہ رکھا تھا اور پھر گہری نگاہوں سے اسے دیکھے گیا تھا نظریں اسکی بند سنہری آنکھوں سے ہوتیں لال لبوں پہ پڑی تھیں شدت سے اسے پیاس کا احساس ہوا تھا جبھی وہ اسکے ہونٹوں پہ جھکا تھا اور دو سکینڈ کے بعد ہی پیچھے ہٹا تھا لیکن دھڑکن میڈم تو گھوڑے گدھے بیچ کر سو رہی تھیں جو اسکے لمس پہ بھی ناجاگی تھی عالم نے سوئی ہوئی دھڑکن کو اپنی بھوری آنکھوں سے گھورا تھا اور پھر کچھ سوچتے ہونٹوں پہ شدت سے جھکا تھا اب کی بار اسکے لمس کی شدت کو برداشت نہ کرتے ہوئے وہ ہڑبڑا کر اٹھی تھی اور اسکے برہنہ سینے پہ ہاتھ رکھتے اسے خود سے دور کرنا چاہا تھا کہ عالم کی مزاحمت اسکو ایک آنکھ نہ بھائی تھی جبھی اسکی دونوں کلائیوں کو تکیے پہ پن کر گیا تھا جب اسے لگا کہ دھڑکن سانس نہیں لے پارہی تھی جب جا کے اسنے اسے اپنی پر شدت گرفت سے آزادی بخشی تھی کہ آزادی ملنے پہ دھڑکن کھینچ کھینچ کر سانس لیتی ایک بار عالم کو اپنی جانب متوجہ کر گئی تھی کہ عالم نے بہکی بہکی نگاہوں سے اسکے حسین چہرے کو دیکھتے اسکی گردن پہ جھکا تھا اور وہاں

جا بجا اپنا لمس چھوڑا تھا کہ دھڑکن عالم کو رات والے موڈ میں آتا دیکھ کر بوکھلائی تھی ابھی رات
والی شدتیں اسنے اپنے نازک وجود اتنی مشکل سے سہی تھیں کہ عالم صاحب کو پھر سے رو مینس
... سو جھ گیا تھا

... "مع عالم پلیز تیج چھوڑیں می مجھے بھوک لگی ہے پلیز"

دھڑکن نے التجائی لہجے میں سنہری آنکھوں میں نمی لیے کہا تھا کہ عالم بامشکل اپنے جذبات کو
... کنٹرول کرتا پیچھے ہٹا تھا

چلو تم فریش ہو جاؤ میں ناشتہ بنا کر لاتا "

... "ہوں

... وہ اسکے ماتھے پہ اپنے لب رکھ کر مسکراتا ہوا بولا تھا



دھڑکن فریش ہو کر گیلے بالوں سمیت باہر آئی تھی ٹیبل پر بیٹھتے اسنے ایک نگاہ عالم پر ڈالی تھی
... جو شرٹ لیس ناشتہ بنانے میں مصروف تھا

... " یہ لیجیے میڈم آپ کا ناشتہ "

... عالم دھڑکن کے سامنے فریش جو س بریڈ جیم فرائی انڈہ اور ڈرائے کیک رکھتا ہوا بولا تھا
... " عالم آپ کو ناشتہ بنانے بھی آتا ہے "

دھڑکن اپنی سنہری آنکھوں کو کھولے حیرانگی سے بریڈ پہ جیم لگا کر عالم کے سامنے رکھتی ہوئی
... بولی تھی

... " جی میڈم آپکے ہی کو سب کام آتے ہیں کوئی شک اپنے ہی کی قابلیت پر "

... " نہیں میرا ہی تو ورلڈ بیسٹ ہی ہے "

دھڑکن کھکھلا کر عالم کے گال پہ چٹکی کاٹتی ہوئی بولی کہ عالم اسکو گھور کر رہ گیا تھا جبکہ عالم کے
گھورنے پہ دھڑکن منہ بسور کر رہ گئی تھی دھڑکن ناشتے سے فارغ ہوتے اٹھ کر اندر کی جانب

قدم بڑھائے اس سے پہلے کہ وہ اندر جاتی یکدم ہی عالم کے کھینچنے پہ وہ سیدھا اسکی گود میں آگری
... تھی

؟ ... " عالم یہ کیا کر رہے ہیں آپ "

... دھڑکن نے اس اچانک ہوئی افتاد پہ گھبراتے ہوئے پوچھا تھا

... " اب تو تمہاری بھوک مٹ گئی نا اب میری بھوک مٹاؤ "

... " بس کر دیں نا عالم رات سے آپ اپنی بھوک ہی تو مٹا رہے ہیں نا "

دھڑکن بے ساختگی میں کیا کہہ گئی خود نہیں جانتی تھی لیکن جب اپنے الفاظوں پہ غور کیا تو

... چہرے کا رنگ لال ہوا تھا

... " زیادہ زباں نہیں چلنے لگی تمہاری اب تمہیں اسکی سزا بھی ملے گی "

عالم نے معنی خیز نظروں سے اسکے سرخ لبوں کو دیکھا تھا جنکی کل رات سے سختی آئی ہوئی تھی

...

... "کک کی کیام"

اس سے پہلے کہ دھڑکن اپنا جملہ مکمل کرتی عالم اسکے لبوں کو اپنی سخت گرفت میں لے گیا تھا کہ
اسکی شدت پہ دھڑکن تڑپ اٹھی تھی ضبط کرنے کے چکر میں آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے
کچھ پلوں کے توقف بعد جب وہ ہٹا تو ایک نظر اسکے چہرے کو دیکھا جو خفت اور غصے کے ملے جلے
... تاثرات سمیت لال ہوا پڑا تھا

... "عالم آپ بہت بے شرم ہیں ایسے کون کرتا ہے کسی لڑکی کے ساتھ"

... دھڑکن نے سنہری آنکھوں میں غصہ لیے پوچھا تھا

ڈونٹ فارگٹ بے بی کہ یہ لڑکی میری بیوی ہے جو چاہے کر سکتا ہوں عام اجازت ہے مجھے "
...

... عالم نے دھڑکن کی گردن پہ لب رکھتے ہوئے شرارت بھرے لہجے میں کہا تھا

... "چھوڑیں مجھے گھر جانا ہے"

... دھڑکن اسکی بے باکیوں سے تنگ آکر بولی تھی

... " اچھا نا خانم کچھ دیر میں چلتے ہیں تب تک خاموش رہو اور مجھے میرا کام کرنے دو "

عالم ڈھیٹ بنا اسکی گردن کو اپنے لمس سے مہکاتا ہوا بولا تھا کہ نا چاہتے ہوئے بھی دھڑکن کو
... خاموش ہونا ہی پڑا تھا



حیدر کی آنکھ اپنے ہاتھ پہ کسی کا لمس محسوس کر کے کھلی تھی دیکھا تو نیناں اسکے ہاتھ پہ جا بجا اپنا
لمس چھوڑ رہی تھی کئی آنسو اسکی پلکوں سے ٹوٹ کر اسکے ہاتھ پہ گر رہے تھے اسکے بہتے ہوئے
آنسوؤں کو دیکھ کر وہ تڑپ اٹھا تھا کیونکہ وہ کبھی بھی ان آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا
... جہاں اسے اپنا عکس دکھتا تھا

... " نین "

... حیدر کے پکارنے پہ نیناں نے اپنا جھکا ہوا سراٹھایا تھا

حیدر پلیز مجھے معاف کر دیں مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی میں جانتی ہوں میں بہت بری "

ہوں شاید میں معافی کے لائق بھی نہیں لیکن آپ کا دل تو بہت بڑا ہے نا پلیز اپنی نین کو معاف کر دیں مجھے ایک موقع دے دیں آئی پراس ایسی غلطی پھر کبھی نہیں ہوگی پلیز مجھے سے ناراض ... " مت ہوں پلیز

نیناں نے ہچکیاں لیتے ہوئے کہا تھا کہ حیدر نے اپنا ہاتھ اس کے چہرے پہ رکھتے نرمی سے اس کے ... آنسوؤں کو صاف کیا تھا اور پھر گویا ہوا

ہادی اپنی نین سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتا اور معافی تو مجھے تم سے مانگنی چاہیے پلیز مجھے "

معاف کر دو میں جانتا ہوں میں تمہاری معافی کے قابل نہیں لیکن میں مجبور ہوں اپنے دل کے ... " ہاتھوں میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا پلیز مجھے معاف کر دو

حیدر نے نیناں کے سامنے اپنے ہاتھ جوڑنے چاہے تھے لیکن اس سے پہلے ہی نیناں نے اس کے ... ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا تھا

میں نے معاف کیا آپکو حیدر میں نے معاف کیا آپ بس جلدی سے ٹھیک ہو جائیں مجھے میرا " ... ہادی واپس چاہیے

نیناں نے حیدر کے چہرے کو پیار سے چھوتے ہوئے کہا تھا جسکے حیدر نے نیناں کا وہی ہاتھ پکڑ کر ... چوما تھا

... " آئی لو یو سو مچ حیدر آئی کانٹ لو و آؤٹ یو "

" I Love You So Much I Can't Live Without You " ...

نیناں نے نم لہجے میں بولتی اپنا حال دل حیدر پہ عیاں کر گئی تھی جبھی حیدر نے اسے اشارے سے اپنے پاس بلایا تھا نیناں کے قریب ہوتے ہی وہ اسکی بازو کو کھینچ کر خود پہ گرا گیا تھا جسکے نیناں اس اچانک ہوئی افتاد پہ حیراں ہوئی تھی اسکے حیراں ہونے پہ حیدر دلکشی سے مسکراتے ہوئے اسکی سانسوں کو اپنی دسترس میں لے گیا تھا کچھ پلوں کے توقف کے بعد جب وہ پیچھے ہٹا تو نیناں کا چہرہ

دیکھا جو لال بھبھوکا ہوا پڑا تھا اسکے حسین چہرے پہ بکھرے قوس و قزح کے رنگ اسے مزید
... خوبصورت بنا رہے تھے

... " افف ہادی آپ کو اس حالت میں بھی آرام نہیں بس موقع چاہیے ہوتا ہے آپ کو "
نیناں نے حیدر کو زبردست گھوری سے نوازتے ہوئے کہا تھا کہ حیدر نے مسکرا کر سکون سے
آنکھیں موند لیں تھیں ان دونوں کے درمیان اب بدگمانیوں کے بادل چھٹ چکے تھے یہ صبح
... ان دونوں کی زندگی کی خوشگوار صبح ثابت ہوئی تھی



میرال اور ارتم کے درمیان اب ہزاروں فاصلے آچکے تھے میرال نے بھی اب ارتم کو مخاطب
کرنا چھوڑ دیا تھا اور ارتم تو اب رات کو بھی گھر نہیں آتا تھا دونوں کے ہی درمیان اب میلوں
... فاصلے آگئے تھے دونوں میں سے کوئی جھکنے کو تیار نہ تھا

فل وقت صبح کے گیارہ بجے تھے ار قم صبح کے آٹھ بجے گھر آگیا تھا لیکن گھر آتے ہی بنا کسی سے بات کیے سٹڈی میں بند ہو گیا تھا پاکیزہ اور ثانیہ بیگم شاپنگ پہ نکلی ہوئیں تھیں جبکہ سکندر علی شاہ زمینوں کا چکر لگانے گئے ہوئے تھے اور روشنا بیگم کچن میں دن کے کھانے کی تیاریوں میں ... مصروف تھیں

میرال نیچے کیچن میں جارہی تھی تاکہ روشنا بیگم سے کہہ دے کہ وہ ار قم کو ملازمہ کے ہاتھ کھانا بھیجوا دیں کیونکہ وہ اب اسکے ہاتھ سے بنی کوئی چیز نہیں کھاتا تھا میرال نے بھی اب پرواہ کرنی ... چھوڑ دی تھی آخر خود کو کتنا گراتی اور ار قم کی نظروں میں میرال پلو شہ کے کمرے سے گزر کر نیچے جانے ہی والی تھی کہ پلو شہ کے کمرے سے آتی ... آوازیں سن کر ٹھہر گئی تھی

شاداب مبارک ہو ہمارا پلان کامیاب ہو گیا میرال اور ار قم ایک دوسرے سے بزن ظن ہو چکے " ... ہیں بس اس طلاق ہونا ہی باقی رہ گیا ہے ہم تقریباً اپنی منزل کے بہت قریب ہیں

... پلو شہ نے خوشی سے کہا تھا کہ میرا ل نے گرنے کے ڈر سے دیوار کا سہارا لے لیا تھا

میرا ل بامشکل خود کو گھسیٹتے اپنے کمرے میں لائی تھی آنسو نا چاہتے ہوئے بھی آنسو سے بہہ رہے تھے اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ کوئی عورت اس حد تک گھٹیا ہو سکتی ہے پلو شہ سے اسے ایسی امید نا تھی ٹھیک ہے کہ وہ ار قم کو پسند کرتی ہے لیکن اسے حاصل کرنے کی خاطر اس حد تک چلی جائے گی اسنے سوچا نا تھا اور شاداب اسنے تو اس سے معافی مانگی تھی تو کیا وہ سب جھوٹ تھا ہاں یہ سب جھوٹ ہی تو تھا اگر وہ اسپر یقین نا کرتی تو آج یہ سب نا ہوتا لیکن ار قم کا کیا وہ تو اسکا شوہر تھا کم از کم اسے تو اسکا یقین کر نا چاہیے تھا حالانکہ وہ باخوبی جانتا تھا کہ میرا ل کبھی ایسا کچھ نہیں کر سکتی نا ہی اسے دھوکا دے سکتی ہے اسنے تو اپنے ماں باپ کے رشتے کو قربان کر کے خود کو اسکی ذات پہ وار دیا تھا لیکن پھر بھی اسکے حصے میں بے اعتباری ہی کیوں آئی تھی وہ سوچ کر رہ گئی تھی لیکن ابھی ابھی سب کچھ ختم نہیں ہوا تھا وہ ار قم کو پلو شہ اور شاداب کی سچائی بتا کر اپنے رشتے کو بچا سکتی تھی جی بھی وہ اپنے آنسوؤں کو صاف کر کے اٹھی تھی اور سٹڈی روم میں داخل ہوئی تھی

... ار قم اسکی جانب پشت کیے کھڑا تھا

... " ار قم "

... اسکے بلانے پر وہ پلٹا بھی نا تھا اسکے دل میں ٹھیس سی اٹھی تھی

... " ار قم میں آپ کو کچھ بتانا چاہتی ہوں پلیز میری بات سن لیں "

... میرال کے بلانے پہ وہ نا چاہتے ہوئے مڑا تھا

... " کہو کیا کہنا ہے "

... ار قم ہنوز سرد لہجہ اپنائے بولا تھا

ار قم یہ کھیل پلوشہ اور شاداب کا رچایا ہوا ہے آپ جانتے ہیں وہ دونوں ملے ہوئے ہیں وہ مجھے "

اور آپ کو کرنا چاہتے ہیں آپ جانتے ہیں شاداب یہ سب پلوشہ کے کہنے پہ کر رہا ہے وہ ہی پلوشہ

کے کہنے پہ مجھے مختلف نمبرز سے کالز اور میسیجز کرتا تھا میں نے اپنے کانوں سے پلوشہ اور

" ... شاداب کو بات کرتے ہوئے سنا ہے

نجانے تمہاری جھوٹ بولنے کی عادت کب جائے گی میرا ہر بار تم اپنی غلطی دوسروں کے " --- " سر پہ ڈال دیتی ہو

... ار قم چیخا تھا کہ میرا ل نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی

ار قم پلیز پلیز خدا کے واسطے میرا یقین کریں میں کوئی جھوٹ نہیں بول رہی مجھے جھوٹ بول " ... " کر ملے گا کیا

... میرا ل ار قم کے قریب ہو کر بولی تھی

تم اتنا جھوٹ بولتی ہو نا میرا ل کہ اب مجھے لگنے لگا ہے کہ وہ محبت بھی جھوٹ تھی جو تم نے مجھ " سے کی تھی اصل میں تمہارا دل بھر گیا تھا نا مجھ سے اس لیے اپنے اس پرانے عاشق سے رابطے قائم " ... " کرنے کو دوبارہ سوچا

... " ار قم "

میرال اپنی پوری قوت سے چلائی تھی اور اسکا ہاتھ بے ساختہ ہی اٹھا تھا اور ار قم کے چہرے پہ اپنے نشان چھوڑ گیا تھا ار قم کی کالی آنکھوں میں خون کی لالی اتر آئی تھی جبھی وہ جھٹکے سے میرال ... کو دونوں بازوؤں سے جھنجھوڑتے ہوئے چلایا تھا

اتنی ہی تنگ آگئی ہو مجھ سے تو سیدھی طرح کہونا بھی تین لفظ بول کر تمہیں اس نام نہاد " --- رشتے سے آزاد کر دیتا ہوں

ار قم کے کہنے پہ میرال نے بے یقینی سے ار قم کی آنکھوں میں تھا جہاں اس ماسوائے شدید غصے ... اور حقارت کے سوا کچھ نادیکھائی دیا تھا

... " چھوڑ تو آپ پہلے ہی چکے ہیں اب تو صرف تین لفظوں کے کہنے کی دیر ہے "

میرال نے جھٹکے سے خود کو ار قم کی گرفت سے آزاد کراتے کہا تھا اور قدم آگے بڑھائے ہی تھے کہ یکایک اسے اپنی آنکھوں سے گرداندھیرا چھایا محسوس ہوا تھا اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس

ہوتی ار قم جو کے اسکی جانب دیکھ رہا تھا بھاگ کر اسے تک پہنچتے اسکے بے ہوش وجود کو اپنی
... بانہوں میں بھر لیا تھا



... " ڈاکٹر میری وائف کیسی ہیں یہ ٹھیک تو ہو جائے گی نا "

ار قم نے لہجے میں فکر مندی سموئے بیڈ پہ لیٹی ہوئی میرال کو دیکھتے کہا تھا جسکارنگ زرد پڑ چکا تھا
... اسے اس وقت خود پہ جی بھر کے تاؤ آیا تھا نجانے وہ کیسے اتنا روڈ ہو گیا تھا

مسٹر راقم آپکی وائف امید سے ہیں اور اس حالت میں انکا ٹینشن لینا سراسر بچے کو نقصان پہنچانا "
ہے سو کا سنڈلی آپ انکا اور انکی ڈائٹ کا پر اپر خیال رکھیں یہ بہت ویک ہیں لہذا میں انکو سپلیمنٹ
لکھ کر دے رہی ہوں یہ انکو ٹائم سے دیجیے گا اور انکی ڈائٹ کا پر اپر خیال رکھیں کسی بھی قسم کی
... ٹینشن لینا انکی جان کے لیے خطرے کا باعث بن سکتا ہے

... ڈاکٹر نے پیشہ وارانہ انداز میں کہتے ہوئے پرچی ار قم کی جانب بڑھائی تھی

... "تھینک یو سو میچ ڈاکٹر میں آئیندہ احتیاط کرونگا"

... ار قم نے تشکرانہ نگاہوں سے ڈاکٹر کی جانب دیکھا تھا



میرال کو ہوش آیا تو خود کو بیڈ پہ پایا تھا مندی مندی آنکھیں کھولتے اسنے اٹھ کر بیڈ کراؤن سے

... ٹیک لگانا چاہی تھی جبھی ار قم جو صوفے براجمان تھا آگے بڑھ کر اسکو تھام لیا تھا

... "مت اٹھو لیٹی رہو تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے"

ار قم نے اسکی بازو کو گرفت میں لیتے کہا تھا کہ میرال نے ایک سرد نگاہ اسپر ڈالتے اسکی بات کو

سرے سے نظر انداز کر کے اٹھ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگالی تھی کہ ار قم اسکی ہٹ دھرمی پہ

... اسکے ضدی پن پہ دانت پیس کر رہ گیا تھا

... ؟ "تمہیں ایک بار کی کہی ہوئی بات سمجھ نہیں آتی کیا"

... ار قم اب کی بار غصیلے لہجے میں بولا تھا

آپ کو میری اور میرے بچے کی فکر کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں میں اپنا اور اپنے بچے کا خیال " ... خود رکھ سکتی ہوں

" ... مت بھولو یہ میرا بھی بچہ ہے سمجھ آئی لہذا جو کہتا ہوں چپ چاپ مان لیا کرو "

میں آپ کی پابند نہیں ہوں ار قم علی شاہ جو چاہے کروں آپ ہوتے کون ہیں مجھے روکنے والے " ...

... میرا اب کی بار تیز لہجے میں گویا ہوئی تھی

" ... تم ہو میری پابند تم ہو میری بیوی ہو تم میری ملکیت ہو تم پر فرض ہے میرا کہا ماننا "

... ار قم اب کی بار چلایا تھا

" ... ہونہہ آپ کو سب میرے ہی فرائض یاد ہیں اپنے آپ بھول جاتے ہیں "

میرا ل نے تمسخرانہ انداز میں کہتے بیڈ سے اٹھنا چاہا تھا کہ ار قم کی سخت گرفت نے اسے ایسا کرنے ... سے باز رکھا تھا

چاہتے کیا ہیں آخر آپ ار قم کیوں مجھے بھی اور خود کو بھی افیت میں مبتلا کیے ہوئے ہیں سکون "

کاسانس لیتی ہوں تو اچھا نہیں لگتا کیا آپ کو؟ ویسے بھی آپ تو مجھے چھوڑنے والے تھے ناتواب

... " رک کیوں گئے ہیں جان چھڑالیں مجھ سے اور چلے جائیں پلوشہ کے پاس

میرال سردلہجے میں بولی تھی جی ار قم نے اسکے بالوں کو اپنی سخت گرفت میں لیا تھا کہ میرال

... اسکی سخت گرفت پہ کراہ اٹھی تھی

تمہیں چھوڑ دوں تاکہ تم آزاد ہو کر اپنے اس بھونڈے عاشق کے پاس چلی جاؤ، ہم یہی چاہتی "

ہونا تم تو سن لو ار قم علی شاہ مر کر بھی میرال سلطان خان کو نہیں چھوڑے گا بہت پلوشہ پلوشہ

کرتی ہونا ناتواب تمہاری نظروں کے سامنے پلوشہ سے منگنی کر کے دیکھاؤں گا اب تمہیں میں

صحیح معنوں میں بتاؤں گا کہ بے وفائی کسے کہتے ہیں تمہاری روح تک تو ناٹر پادیا ناتو میرا نام بھی

... " ار قم علی شاہ نہیں

نفرت آمیز لہجے میں کہتے ار قم نے جھٹکے سے اسے خود سے دور جھٹکا تھا کہ میرال نے نم نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا تھا جو کہیں سے بھی اسکا ار قم نالگ رہا تھا میرال کی بے یقین نگاہوں میں دیکھتے اسنے بے ساختہ ہی نظریں چرائیں تھیں اور پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکلتا چلا گیا ... تھا

تڑپے گے آپ ار قم علی شاہ ہر دفعہ تڑپ میرے حصے میں نہیں آئے گی اس دفعہ وہ تکلیف " ... آپ کو بھی محسوس کرنی ہوگی وہ افیت کاٹنی ہوگی جو میں نے سہی ہے

... میرال نے بے دردی سے اپنے آنسو کو رگڑتے ہوئے فون پہ تابندہ بیگم کا نمبر ڈائل کیا تھا

★★★

... " میرال بیٹا تم اتنی عجلت میں گھر کیوں آئی ہو وہاں سب ٹھیک ہے نا "

... تابندہ بیگم نے فکر مندی سے پوچھا تھا

... " ماما کچھ ٹھیک نہیں ہے کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے "

... میرال نے روتے ہوئے کہا تھا کہ تابندہ بیگم کو کسی انہونی کا احساس ہوا تھا

... "بتاؤ مجھے کیا ہوا"

تابندہ بیگم نے فکر مندی سے میرال کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیتے کہا تھا جبکہ میرال نے ... ساری بات انکے گواش گزار دی تھی

... "ارقم ایسے کیسے کر سکتا ہے اتنی بڑی بے وقوفی کی امید مجھے اس سے نہیں تھی"

... تابندہ بیگم نے میرال کو اپنے سینے سے لگائے کہا تھا

میرال میری بچی چپ کرو جاؤ اپنا نہیں تو اپنے ہونے والے بچے کا خیال کر لو یاد رکھو اللہ کی " لاٹھی بے آواز ہے وہ بہترین انصاف کرنے والا ہے تمہارے ساتھ برا کرنے والوں کا سچ اللہ پاک خود ارقم کے سامنے لائے گا اور تم یاد رکھنا ارقم خود اپنے پاؤں پہ چل کر تم سے معافی مانگنے ... " آئے گا

... تابندہ بیگم نے پر امید نگاہوں سے ہچکیاں بھرتی میرال کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا



عالم کو آفس گئے تین گھنٹے گزر چکے تھے دھڑکن کا آج اپنے گھر جانے کا پروگرام تھا عالم کو وہ رات ہی بتا چکی تھی اس لیے اب تیار ہونے کی غرض سے وہ اپنا ڈریس لیتی واشروم میں جا بند ہوئی تھی پندرہ منٹ کے بعد وہ سی گرین کلر کا شرٹ ٹراؤزر زیب تن کیے گیلے بالوں سمیت باہر آئی تھی گیلے بالوں کو ڈرائیر سے سکھاتے اسنے آنکھوں میں کاجل کی ایک لکیر ڈالی تھی پلکوں پہ مسکارے کا کوٹ کیے لبوں پہ لائٹ پینک کلر کا گلوں لگایا تھا جبکہ جیولری میں گولڈ کی چھوٹی سی چین اور ایررنگز ڈالتے اسنے کلائی میں گھڑی باندھی تھی گلے میں دوپٹہ ڈالتے پاؤں میں بلیک کلر کے کھسے پہنتے اسنے خود پہ پرفیوم چھڑکی تھی اور پھر اپنا موبائل اٹھاتے عالم کو کال ... ملائی تھی

عالم میں نکلنے لگی ہوں گھر کے لیے پہنچ کر آپ کو کال کر دوں گی ہو سکتا ہے آج وہی رک جاؤں "

...

... "خبردار جو تم نے وہاں رکنے کا سوچا بھی تم جانتی ہو کہ مجھے تمہارے بنانیند نہیں آتی "

... " عالم آج رات کی ہی تو بات ہے صبح واپس آ جاؤں گی نا "

... " ٹھیک ہے تم رک جاؤ لیکن پھر رات کو میں اٹھا کر تمہیں واپس لے آؤں گا "

... عالم کی بات کا مطلب سمجھتے دھڑکن کارنگ پل بھر میں لال ہوا تھا

... " عالم آپ بہت ہی چمچھورے ہیں "

... دھڑکن نے لال پیلے ہوتے کہا تھا کہ عالم کا قہقہہ بے ساختہ ہی گونج اٹھا تھا

... " اچھا ٹھیک ہے اب میں جانے لگی ہوں فون رکھ رہی ہوں "

... " اوکے خانم پہنچ کر اپنی خیریت کی اطلاع کر دینا "

دھڑکن نے سر کو اثبات میں ہلاتے ہوئے کال کاٹی تھی اور پھر قدم نیچے کی جانب بڑھائے تھے

...



... " چلیں بھائی گاڑی نکالیں میں تیار ہوں "

دھڑکن تابندہ بیگم کو بتا کر پورچ کی جانب آئی تھی میرال سے ملی تو تھی تاہم اسکے یہاں اچانک ... آنے کی وجہ معلوم ناہو سکی تھی

بی بی جی معاف کیجیے گا میں آج نہیں چل سکوں گا دراصل مجھے اپنے بیٹے کی سکول فیس جمع " کرانی ہے ابھی بارہ ہوئے ہیں اور ایک بجے سکول سے چھٹی ہو جانی ہے مجھے پہنچتے پہنچتے بھی ٹائم ... " لگے گا

اچھا بھائی کوئی بات نہیں میں خود ڈرائیو کر کے چلی جاؤنگی آپ فیس جمع کرا آئیں بلکہ یہ لیں یہ " ... " کچھ پیسے ہیں رکھ لیں آپ کے کام آئیں گے

... دھڑکن نے رشید (ملازم) کی جانب پانچ پانچ ہزار کے نوٹ بڑھائے تھے

... " بہت شکریہ بی بی جی اللہ پاک آپ کو اور عالم صاحب کو ہمیشہ خوش رکھے " ...

رشید نے پیسے لیتے خوشدلی سے دعا دیتے ہوئے کہا تھا جبکہ دھڑکن نے مسکرا کر سر کو اثبات میں ... ہلایا تھا اور خود گاڑی میں بیٹھتے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی تھی



دھڑکن کو ابھی گھر سے نکلے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ بیچ راستے میں پھر سے عالم کی کال ... آنے لگی جسکو دیکھ وہ مسکرائی تھی

"... کیا عالم آپکو آرام نہیں پھر سے کال کر لی"

"... میرا چین و سکون تو تم ہونا خانم"

"... عالم کی خمار آلود آواز سنکر دھڑکن کا دل زوروں سے دھڑکا تھا

"... اففف عالم آپ بھی نابلس ہر ٹائم رو مینس ہی سو جھتا ہے"

"... دھڑکن نے ہنستے ہوئے کہا تھا کہ پیچھے گاڑیوں کا شور سنکر عالم کے ماتھے پہ بل پڑے تھے

"... تم گاڑی خود ڈرائیو کر رہی ہو"

"... عالم کے پوچھنے پہ دھڑکن نے زباں دانتوں تلے دبائی تھی

دھڑکن ہزار بار تمہیں ڈرائیو کرنے سے منع کیا ہے جانتی بھی ہو کہ تم ڈرائیونگ کے " ... معاملے میں اناری ہو پھر بھی اور یہ رشید کہاں مر گیا تھا جو تمہیں خود گاڑی چلانی پڑی ... عالم اسکی اس حرکت پہ سخت برہم ہوا تھا

عالم دراصل رشید بھائی کو اپنے بیٹے کی فیس جمع کرانی تھی اسلیے میں نے کہا میں خود چلی جاؤنگی " پلیز ناخان ناراض تو مت ہوں ایسا نا ہو کہ یہ آخری دفعہ بات ہو رہی ہو ہماری میری آواز آپ ... آخری مرتبہ سن رہے ہوں

بکو اس بند کرو خانم تمہیں میری عمر بھی لگ جائے ایسی بات آئندہ تمہارے منہ سے نہیں " ... نکلتی چاہیے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا ... " اتنا پیار کرتے ہیں مجھ سے "

... دھڑکن نے محبت پاش لہجے میں کہا تھا

خود سے بھی زیادہ محبت ہے تم سے میری ہر آتی جاتی سانس پہ دھڑکن عالم خان کا حق ہے " ...
" مزید سننا چاہتی ہو تو کہو ہر پل ہر لمحہ تمہاری محبت کا راگ اپنے کو تیار ہے تمہارا خان ...
عالم کی بات سنتے دھڑکن کھلکھلا کر ہنسی تھی کہ اسکی کھکھلاہٹ سنتے عالم سرشار ہوا تھا ...
" مجھے آپ سے بہت محبت ہے اور یہ محبت دھڑکن مرتے دم تک نبھائے گی " ...
اور یہ خان مرنے کے بعد بھی صرف تم سے ہی محبت کرے تمہارے قرب کی ہی چاہ کرے " ...
گا

عالم کی محبت بھری سرگوشیاں سنتے دھڑکن لال ہوتے اپنا چہرہ جھکا گئی تھی لیکن جیسے ہی اسکی نظر اوپر کواٹھی سامنے سے ایک تیز رفتار گاڑی آتی ہوئی دیکھائی دی جو تیزی سے دھڑکن کی جانب ہی بڑھ رہی تھی اس سے پہلے کہ وہ گاڑی دھڑکن کو ہٹ کرتی دھڑکن نے اپنا پورا زور لگاتے سٹیرنگ کو موڑا تھا لیکن عجلت میں سامنے موجود درخت کو نا دیکھ پائی تھی کہ نجانے

کیوں عالم کا دل شور کی آواز سنکر دہل اٹھا تھا بند ہوتی آنکھوں سمیت اسکے ذہن پہ اپنے شکر کا
... چہرہ ہی لہرایا تھا اور پھر اسکا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا تھا

دھڑکن دھڑکن تم سن رہی ہونادھڑکن پلینز کچھ بولو تم کچھ بول کیوں نہیں رہی میرا دل بند "
... " ہو جائے گا دھڑکن

عالم نے پریشانی کے عالم میں کہا تھا لیکن دھڑکن کی جانب سے کوئی جواب ناپاکر وہ فوراً سے اٹھا
... اور ٹیبل سے اپنی گاڑی کی چابی اٹھاتے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے



ارقم گھر واپس آیا تو میرال کو گھر ناپاکر سارے کمرے کا حشر بگاڑ دیا تھا کالی آنکھوں میں خون کی
لالی اتر آئی تھی اسنے اسے جانے سے منع کیا تھا لیکن پھر بھی وہ بنا بتائے گھر چھوڑ کر چلی گئی تھی
اسنے اپنے دماغ کی کھولن ختم کرنے کی خاطر ٹھنڈے پانی کا گلاس منہ سے لگایا تھا لیکن سکوں کی
کمی محسوس کروہی گلاس زمین پہ دے مارا تھا آنکھیں لہو چھلکانے کو تیار تھیں ڈارہی پہ ہاتھ
... پھیرتے اسنے میرال کا نمبر ڈائل کیا تھا لیکن میرال کے مسلسل کال کاٹنے پہ وہ چیخ اٹھا تھا

... " پک اپ داکال میرال "

... ار قم نے ایک بار پھر ٹرائے کیا تھا لیکن اب کی بار اسے نمبر ہی آف ملا تھا

... " ڈیم اٹ "

... ار قم نے فون کو ایسے گھورا تھا جیسے وہی میرال ہو

میں ستمگر نہیں بننا چاہتا تھا لیکن تم نے بننے پہ مجبور کیا ہے ار قم علی شاہ کے قہر کو لکار کر تم نے اچھا "

... " نہیں کیا اب تو تمہیں میرے عتاب سے کوئی نہیں بچا سکے گا میں خود بھی نہیں

... ار قم نے کہتے ہوئے قدم کمرے سے باہر کی جانب بڑھائے تھے



حیدر نے ایک دن ہاسپٹل میں رہ کر خود کو گھر شفٹ کر لیا تھا لیکن اسے گھر ہی میں ہاسپٹل کی تمام تر سہولیات میسر کی گئی تھیں نیناں تو چاہتی تھی کہ حیدر ہاسپٹل ہی میں دو دن مزید سٹے

کرے لیکن وہ حیدر ہی کیا جسکو کسی بات کا اثر ہو جائے نیناں فل وقت کیچن میں موجود حیدر کے لیے سوپ بنا رہی تھی سوپ تیار کر کے وہ ٹرے میں رکھتی اوپر آئی تھی

... " چلیں اٹھیں ہادی سوپ پی لیں "

نیناں نے حیدر کے قریب بیٹھتے کہا تھا جو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر آنکھیں موندے بیٹھا تھا اسکی آواز پہ جھٹ سے آنکھیں کھولیں تھیں اور ایک نظر نیناں کی جانب دیکھا جو لائٹ پر پل کلر کی سمپل سی شلوار قمیض میں ملبوس تھی دوپٹے کندھے پہ جھول رہا تھا جسکے بالوں کو میسی جوڑا بنا ہوا تھا وہ سادگی میں اتنی خوبصورت لگتی تھی جس دن پور پور اسکے لیے سچی تب کیا حال ہوگا اسکا ... یہی سوچ کر حیدر کا دل زور سے دھڑکا تھا

... " یہ لیں "

... نیناں نے سوپ کو چمچ میں ڈال کر اسکے سامنے کیا تھا

... " بس اور نہیں پیا جائے گا "

تھوڑا سا پی کر حیدر نے منہ بسورتے کہا تھا کہ نیناں نے اسے گھورا تھا اور سارا سوپ پلا کر ٹرے کو سائیڈ پر رکھ کر خود اٹھنا چاہا تھا لیکن حیدر نے اسکی بازو کو اپنی سخت گرفت میں کر اسے خود پہ ... گراتے اسکی کوشش کو ناکام بنا دیا تھا

... "کیا کر رہے ہیں حیدر"

... نیناں اسکی گرفت میں مچلتی ہوئی بولی تھی

... "نین تمہیں نہیں پتہ کہ مجھے تیکھا کھانے کے بعد میٹھا کھانے پہ دل کرتا ہے"

... حیدر کی کئی گئی ذومعنی بات کا مطلب وہ سمجھنا پائی تھی

... "آپ کو میٹھا کھانا ہے میں لا دیتی ہوں نا"

نیناں نے کہہ کر اٹھنا ہی چاہا تھا کہ حیدر نے یکدم ہی اسکی گردن میں ہاتھ ڈالتے اسکی سانسوں کو اپنی دسترس میں لیا تھا کہ نیناں بے ساختہ ہی اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچ گئی تھی لمحہ بالمحہ حیدر کا جنوں حیدر کی شدت بڑھتی جا رہی تھی جو سہنا نیناں کے بس کی بات ہی نا تھی لہذا اسنے

مزاحمت کرنا چاہی تھی لیکن حیدر اسے چھوڑنے کے موڈ میں بالکل نا تھا جب اپنے منہ میں خون کا ذائقہ گھلتا محسوس ہوا جب جا کے اسنے اسے اپنی سخت گرفت سے آزادی بخشی تھی نیناں کو ... گہرے گہرے سانس بھرتے دیکھ کر حیدر نے بے ساختہ ہی زباں کو دانتوں تلے دبایا تھا

... " آپ بہت بے رحم ہیں ہادی میرا سانس بند ہو جاتا بھی "

نیناں نے خفگی سے کہا تھا کہ حیدر نے جھٹکے سے اسے پھر سے خود کے قریب کرتے اسکے ہونٹ ... پہ بنے چھوٹے سے زخم پہ نرمی سے اپنے لب رکھے تھے

... " اب ٹھیک ہے جان "

نیناں نے ایک نظر حیدر کے خوبصورت چہرے کو دیکھا تھا کیسا شتمگر تھا اسکا جوز خم بھی خود دیتا ... ہے اور پھر زخم پہ مرہم بھی خود لگاتا ہے

نیناں سوچ کر بے ساختہ ہی مسکرائی تھی جبکہ حیدر نے کھینچ کر اسے خود کے قریب کرتے اپنا سر ... اسکے کندھے پہ رکھ دیا تھا



عالم دھڑکن کی لوکیشن کو ٹریس کرتا جائے وقوعہ پہنچا تو اسے معلوم ہوا کہ یہاں کافی خطرناک ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور گاڑی چلانے والی ایک لڑکی تھی عالم کا دھیان فوراً دھڑکن کی جانب گیا تو اس کا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا تھا اسے معلوم ہی نہیں ہوا تھا کہ وہ اس دشمنِ جاں کی خاطر رو رہا ... تھا کچھ لوگوں کو تو باقاعدہ دھڑکن کی قسمت پر رشک آیا تھا

... " ہاسپٹل کا نام بتائیے جہاں انھیں لے جایا گیا ہے "

... عالم نے ہمت کر کے سامنے موجود شخص سے پوچھا تھا

--- " سٹی ہاسپٹل "

... اس شخص کے کہتے ہی عالم نے اپنی گاڑی سٹارٹ کی تھی



وہ دس منٹ میں ہاسپٹل پہنچا تھا کئی دفعہ تو اسکا اپنا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا وہ ہاسپٹل میں
اندھا دھندادھر سے ادھر بھاگتا ہوا دھڑکن کی تلاش میں تھا کہ پیچھے سے آتی ڈاکٹر کی آواز پہ
... ٹھہرا تھا

؟ ... " مس دھڑکن کے ساتھ کون ہے "

" ... مم میں ہوں ڈاکٹر پلیز بتائیے وہ کیسی ہیں "

" ... آپ کیا لگتے ہیں ان کے "

... ڈاکٹر کے سوال پوچھنے پہ عالم نے ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں

" ... شوہر ہوں میں اسکا اب بتاؤ مجھے کیسی ہے وہ "

... عالم کی کالی خون اتری آنکھوں میں دیکھتے ڈاکٹر نے باقاعدہ ایک جھر جھری لی تھی

" ... پپ پشینٹ کی حالت کافی کر ٹیکل ہے ہمیں فوری طور پہ آپریشن کرنا ہوگا "

" ... ٹھیک ہے آپ آپریشن شروع کیجیے "

... " آپ کو پیپر زپہ سائن کرنے ہوں گے "

... " چلیے "

عالم کے کہتے ہی ڈاکٹر نے قدم آگے کی جانب بڑھائے تھے جبکہ عالم اب کی اسکے پیچھے ہو لیا تھا

...



دو گھنٹے بیت چکے تھے لیکن ابھی تک دھڑکن کی جانب سے کوئی خبر نہیں آئی تھی عالم کے پاؤں

ہاسپٹل کے کوریڈور میں چل چل کے شل ہو چکے تھے جہی آپریشن تھیٹر کی لائٹس آف

... ہوئیں تھیں اور ڈاکٹر باہر آیا تھا بیک وقت عالم ڈاکٹر کی جانب لپکا تھا

؟ ... " ڈاکٹر میری دھڑکن کیسی ہے "

... عالم نے لال آنکھیں لیے بے تاب سے پوچھا تھا

ہم نے آپریشن تو کر دیا ہے بٹ انھیں ابھی تک ہوش نہیں آیا اور انکی حالت ابھی تک سٹیبل " نہیں ہوئی اسلیے ہم انھیں لگے چوبیس گھنٹوں تک آئی سی یو میں شفٹ کر رہے ہیں انھیں ہوش " آگیا تو ٹھیک ہے ورنہ وہ کومے میں جاسکتی ہیں اور کومے میں جا کر وہ واپس ہوش میں آئیں

...

" جسٹ شٹ یو ر ماؤ تھر رائٹ ناؤ جسٹ شٹ اپ "

" Just Shut Your Mouth Right Now Just Shut Up "

...

مجھے میری دھڑکن زندہ سلامت چاہیے ہر حال میں جو چاہے کرو مجھے میری دھڑکن زندہ " ... چاہیے ورنہ اس ہاسپٹل کا نام و نشان مٹا دوں گا

عالم نے ڈاکٹر کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اسکا گریباں پکڑتے اسے آڑے ہاتھوں لے لیا تھا
لہجے جنونیت لیے ہوئے تھا کہ اس وقت موجود وہاں ہر شخص کو عالم کی جنونیت سے خوف
... محسوس ہوا تھا

"... ہم انھیں بچانے کی پوری کوشش کریں گے"

ڈاکٹر نے خوف سے تھوک نگلتے اپنی بات مکمل کی تھی جسکی بناپہ عالم نے اسکا گریباں چھوڑا تھا
اور وہی موجود کر سی پہ بیٹھتے اپنے سر کو ہاتھوں میں گرا لیا تھا کئی آنسو پلکوں کی بار توڑ کر بہہ نکلے
... تھے یکایک اسکا سیل رنگ ہوا تھا تابندہ بیگم کی کال دیکھتے اسنے یس کا بٹن دبایا تھا

عالم بیٹا تم صبح سات بجے آفس کے لیے نکلے تھے اب تک نہیں لوٹے اور دھڑکن بارہ بجے نکلی
تھی اپنے گھر کے لیے ابھی تک اسکی جانب سے بھی کوئی خیر خبر نہیں آئی اور اب ٹائم دیکھو رات
... " کے آٹھ بج رہے ہیں

... تابندہ بیگم نے لہجے میں فکر مندی سموئے کہا تھا

مم مام دودھڑکن کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اسکی حالت بہت نازک ہے مام اگر اسے کچھ ہو گیا تو میں "

" مر جاؤں گا نہیں رہ سکوں گا اسکے بنا میں پل پل مر رہا ہوں مام وہ چلی گئی تو میں کیسے جیوں گا مام

...

... تابندہ عالم کی حالت پر تڑپ اٹھیں تھیں آخر کوماں تھیں اسکی کیسے نا انکی مم تاڑپتی

" میں اور تمہارے بابا بھی ہاسپٹل آرہے ہیں تم فکر مت کرو میرے بچے ابھی آتے ہیں "

...

... تابندہ کے کال کاٹتے ہی عالم اپنا سردیوار کے ساتھ ٹکا گیا تھا



نیناں ابھی ابھی حیدر اور اپنے لیے کافی لے کر روم میں آئی تھی جبھی اسکے موبائل پہ میرال کی

... کال آنے لگی تھی جسکو وہ فوراً سے پک کر گئی تھی

... " ہاں میرال خیریت تم نے اسوقت کال کی سب ٹھیک ہے نا "

کچھ بھی ٹھیک نہیں نین آپنی آپکو پتہ ہے دھڑکن بھابھی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے وہ آئی سی یو میں " ... ہیں

میرال کی بات سنتے نیناں کا چہرہ فق ہوا تھا جبکہ حیدر جو کے فریش ہو کے واشروم سے نکلا ہی تھا ... نیناں کے اڑے ہوئے رنگ کو دیکھتے پریشان ہوا تھا

" ... کیا ہوا نین تم اپ سیٹ لگ رہی ہو مجھے "

اچھا میرال تم اپ سیٹ مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں " ...

... نیناں نے کہتے ہوئے کال کاٹ ڈالی تھی

" ... کیا ہوا نیناں بتاؤ نا کیوں پریشان ہو تم "

" ... حیدر وہ دراصل دھڑکن کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے وہ آئی سی یو میں ہے "

ک کہ کی کیا مم می میری گڑیا کا ایکسیڈنٹ نہیں نیناں مم مجھے جانا ہو گا میری گڑیا کو میری " ... " ضرورت ہے

... اس سے پہلے کہ حیدر کمرے سے نکلتا نیناں نے اسکا ہاتھ پکڑا تھا

نہیں حیدر میں آپکو نہیں جانے دوں گی آپ اپنی حالت دیکھیں آپ ابھی مکمل صحت یاب " ... " نہیں ہوئے ہیں

... نیناں نے سر کو نفی میں ہلاتے کہا تھا

تو تم کیا چاہتی ہو نیناں یوں ہی ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے گھر بیٹھا ہوں نیناں میری دھڑکن میری گڑیا " ... " میری بہن اس وقت زندگی اور موت کی کشمکش میں ہے کیسے ناجاؤں

... حیدر کی کر سٹل گرے آنکھوں میں چھائی سرخی اور نمی کو دیکھتے نیناں تڑپی تھی

... " آپکو مجھے پہ یقین ہے نا "

... نیناں نے آگے بڑھ کر حیدر کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا تھا

... "خود سے بھی زیادہ یقین ہے تم پر"

بس پھر پریشان مت ہوئے اللہ سے دعا کیجیے انشاء اللہ ہماری دھڑکن بالکل ٹھیک ہو جائے گی " اور آئی پراس میں آپ کو خود ہاسپٹل لے کر جاؤنگی لیکن یہ وقت مناسب نہیں جانے کے لیے ...

... نیناں کی بات سنتے حیدر نے سر کو اثبات میں ہلایا تھا

"... چلیے اب کافی پی لیجیے ٹھنڈی ہو جائے گی"

اس سے پہلے کہ نیناں ٹیبل کی جانب جاتی حیدر نے اسکی کلائی تھام کر اسے خود کے نزدیک کیا تھا ...

... "تھینک یو سو میچ ہمیشہ میرا ساتھ دینے کے لیے آیم سو کی ٹو ہیو یوان مائے لائف"

حیدر نے نم آنکھوں سمیت کہتے نیناں کے ماتھے پہ اپنے لب رکھے تھے جبکہ نیناں نے مسکراتے ... ہوئے اسکا محبت بھرا لمس محسوس کیا تھا



ارقم تن قن کرتا خان حویلی پہنچا تھا جب میرال کے کمرے میں گیا تو اسے مزے سے سوتا پایا تھا
... یہ دیکھ کر اسے مزید طیش آیا تھا

... " اچھا تو یہ میڈم میری نیندیں حرام کر کے خود سکون کی نیند سو رہی ہیں "

ارقم نے لال نگاہوں سے میرال کو گھورتے کہا تھا اور بیڈ پہ اس کے قریب بیٹھتے یکدم ہی اس کی
سانسوں کو اپنی دسترس میں لے گیا لمس میں اتنی شدت تھی کہ میرال ہر بڑا کر جاگ اٹھی تھی
آج طبیعت خرابی کے باعث اتفاق اس کی آنکھ جلد لگ گئی تھی لیکن ارقم کو اس کا سونا پسند نہ آیا تھا
جبھی وہ پوری شدت سے اسپر جھکا اس کی سانسوں کو بند کرنے کے درپے تھا اپنے منہ میں خون کا
ذائقہ گھلتا محسوس کر وہ پیچھے ہٹا تھا اور ایک نظر میرال کی جانب دیکھا تھا جو جھٹکے سے اٹھ کر اس
... سے دور جا کھڑی ہوئی تھی

"... یہ کیا بد تمیزی تھی ارقم جانور ہیں کیا آپ "

تمنے بننے پہ مجبور کر دیا ہے مجھے میرے منع کرنے کے باوجود تم نے پیس سے قدم کیسے باہر نکالا " ...
" ہاں کرنا کیا چاہتی ہو تم

... ار قم کے چلانے پہ میرا ل نے ایک تمسخرانہ نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا تھا
... " ایسے کیا دیکھ رہی ہو مجھے "

... ار قم نے مسلسل اسے خود کو تکتا پا کر سوال داغا تھا

... " دیکھ رہی ہوں کہ آپ کیا آپ کی بہن کے سامنے آگیا ہے "

... " کک کہ کیا مطلب کیا ہوا دھڑکن کو "

... ار قم نے کسی انہونی کے تحت کہا تھا

... " دھڑکن بھا بھی کا کافی سیریس ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے آئی سو یو میں ہیں وہ "

"... واٹ ت تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا "

... " شاید آپ سننا ہی نہیں چاہتے تھے "

... میرال نے سردوسپاٹ لہجے میں کہا تھا کہ ار قم نے بے ساختہ ہی نگاہیں چرائیں تھیں

... " سٹی ہاسپٹل میں ہیں وہ انکو ضرورت ہے آپ کی جائیں آپ "

... میرال نے ضبط کی حدیں پار کرتے کہا تھا

... " اور تمہیں "

... ار قم نے نجانے کس احساس کے تحت اس سے پوچھ ہی لیا تھا

... " آپ کو اب میری ضرورت نہیں رہی اور نا ہی شاید اب مجھے آپ کی "

میرال نے زمین کو گھورتے ہوئے کہا تھا کہ ار قم نے بے یقین ہوتے اسکی جانب دیکھا تھا کچھ لمحے وہ وہی کھڑے رہ کر اسکے من موہن چہرے کو تکتا رہا تھا اور پھر اٹے قدموں پلٹ گیا تھا کہ ... اسکے جاتے ہی میرال کے آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر بہہ نکلے تھے



... " انشاء اللہ دھڑکن ٹھیک ہو جائے گی بیٹا تم صبر رکھو "

تابندہ بیگم نے عالم کے قریب بیٹھ کر اسکے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھتے اسے تسلی دیتے کہا تھا کہ وہاں موجود ار قم نے ایک نظر عالم کی جانب دیکھا تھا وہ پہلی نظر میں ہی دھڑکن کے لیے عالم کی آنکھوں محبت اور عزت دیکھ چکا تھا یہ بھی جانتا تھا کہ دھڑکن کو عالم سے زیادہ پیار اور کوئی کر ہی نہیں سکتا تھا اسکا تڑپنا اسکا سسکنا اسکا مچلنا وہ نوٹ کر چکا تھا لیکن قسمت کے ہاتھوں وہ بھی مجبور تھا ... صبح کے آٹھ بج چکے تھے لیکن اب تک دھڑکن کی جانب سے کوئی خبر ناموصول ہوئی تھی

... " عالم بیٹا تم کچھ کھا لو دیکھو کل صبح سے تم نے کچھ نہیں کھایا "

... تابندہ بیگم نے عالم کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا تھا

... " مام مجھے بھوک نہیں لگتی پیاس کا بھی احساس نہیں ہوتا "

عالم کے کھوئے کھوئے لہجے کو محسوس کر کے تابندہ بیگم تڑپ اٹھیں تھیں وہ اپنے بیٹے کی حالت سے باخوبی واقف تھیں جو دھڑکن کے لیے کل سے تڑپ رہا تھا اس سے پہلے کہ تابندہ بیگم مزید ... کچھ کہتیں ڈاکٹر کی آواز نے ان سب کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا

آئیم سوری مسٹر خان آپ کی وائف کو مہ میں جا چکی ہیں اور ہم نہیں جانتے کہ وہ کومہ سے کب " ... جاگیں گی بس اب تو کسی معجزہ کا ہی انتظار ہے

... ڈاکٹر کی بات سنتے عالم اپنی جگہ سے لڑکھڑا گیا تھا کہ ارقم نے آگے بڑھ کر اسے سنبھالا تھا سن رہے ہو ارقم یہ ڈاکٹر کو اس کر رہا ہے میری دھڑکن کو مہ میں نہیں جاسکتی نا مجھے ایسے اکیلے ... " نہیں چھوڑ سکتی سن رہے ہیں نا آپ مام ڈیڈ

... عالم کی حالت اس وقت قابل رحم لگ رہی تھی

ڈیڈ آپ تو مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں نا میں آپ کا کلو تا بیٹا ہوں نا ڈیڈ پلیز ڈیڈ مجھے میری " ... دھڑکن واپس لا دیں ڈیڈ آپ کا بیٹا اسکے بنا جی نہیں پائے گا ڈیڈ پلیز ڈیڈ پلیز

عالم کے پھوٹ پھوٹ کر رونے پہ سلطان خان نے اسکو اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا کہ آنسو ر قم
... اور تابندہ کی آنکھوں سے بھی رواں دواں تھے

بس میرے بچے حوصلہ رکھو جانتے ہونا اللہ پاک صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے یہ تم دونوں "
... " پہ اللہ کی جانب سے آزمائش ہے اور اس آزمائش پہ تم دونوں کو پورا اترنا ہے

سلطان خان نے عالم کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے کہا تھا جبکہ عالم نے
... بہتی لال آنکھوں سمیت سر کو اثبات میں ہلایا تھا

... " تمہیں کسی پہ شک ہے عالم جو دھڑکن کی اس حالت کا ذمہ دار ہے "

ار قم نے عالم کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا کہ جیہی عالم کے دماغ میں جھماکا سا ہوا تھا ایک جملہ
... ذہن کے پردے پہ لہرا گیا تھا

"... اگر عالم میرا نا ہوا تو میں تمہیں بھی اسکا نہیں ہونے دوں گی جان سے مار دوں گی تمہیں "

... " ثنا حمید "

عالم نے بلند آواز میں کہا تھا کہ تابندہ بیگم نے حیرانگی سے عالم کی جانب دیکھا تھا انھیں ثنا سے اس
... گھٹیا حرکت کی امید قطعی نا تھی

... " ثنا حمید "

... عالم نے ہولے سے کہتے اپنا سیل پاکٹ سے نکالتے ڈی ایس پی کا نمبر ڈائل کیا تھا
... " ڈی ایس پی صاحب مجھے ثنا حمید نامی لڑکی میری نظروں کے سامنے زندہ چاہیے "

... عالم نے اپنے بات کہہ کر کال کاٹ ڈالی تھی

مجھے دھڑکن کی قسم ہے اس بار تمہیں میرے عتاب سے کوئی نہیں بچا سکے گا تمہیں دنیا کے
... " لیے عبرت کا نشان نابنا دیا تو میرا نام بھی عالم سلطان خان نہیں

عالم نے لہجے میں جنونیت سموئے کہا تھا کہ آج پہلی بار سلطان خان نے عالم کو کسی کے لیے اس
... حد تک دیوانہ ہوتے دیکھا تھا



... ایک یہ ڈارک روم کا منظر تھا جہاں سے نسوانی چیخوں کی آوازیں آرہی تھیں

"... چھوڑ دو مجھے مت مارو مت مار چر کرو مجھے جانے دو کیوں قید کر رکھا ہے مجھے"

شانے تھکن سے چور بدن لیے چلاتے ہوئے کہا تھا عالم کے کہنے پہ پولیس والوں نے ثنا کو اپنی

... حراست میں لیتے ہوئے اسے لاک اپ میں بند کر دیا تھا

"... چھوڑ دو مجھے میں نے نہیں کیا کیا ہے کیوں افیت دے رہے ہو مجھے"

... ثنا حلق کے بل چلائی تھی

"... یہ افیت اب تمہیں عمر بھر سہنی ہوگی ثنا حمید"

... عالم نے لاک اپ میں داخل ہوتے کہا تھا اور وہی نیچے زمین پہ ثنا کے پاس بیٹھ چکا تھا

"... مم می میں نے کچھ نہیں کیا عالم سچ میں میں نے دھڑکن کو نہیں مارا"

"... اچھا سچ میں تم نے دھڑکن کی جان لینے کی کوشش نہیں کی"

... ثنائے عالم کی بات سنتے سر کو نفی میں ہلایا تھا

جبھی عالم نے اسکے بالوں کو اپنے ہاتھ کی آہنی گرفت میں لیتے موبائل میں چلتی ویڈیو کو اسکے سامنے کیا تھا جہاں پہ ثنا کا بندہ اس بات کا اعتراف کر رہا تھا کہ ثنائے ہی دھڑکن کی گاڑی کا ... ایکسیڈنٹ کرانے کا کہا تھا

؟ ... " تمہارا کتا تو تمہارے ہی خلاف بھونک رہا ہے اب بھی جھٹلا دو گی کیا "

عالم نے بھوری آنکھوں میں لالی لیے کہا تھا کہ ثنا کو عالم کی لہو برساتی آنکھوں سے خوف محسوس --- ہوا تھا

مم می مجھے معاف کر دیں عالم اس بار مجھے جانے دیں میں وعدہ کرتی ہوں کبھی پلٹ کر نہیں " ... " دیکھو نگنی نا ہی آپ اور دھڑکن کے درمیان آؤنگی پلیز

... ثنائے روتے ہوئے کہا تھا کہ عالم اسکے بالوں پہ اپنی گرفت سخت کرتے دھاڑا تھا

... " جواب دو مجھے کیوں کیا تم نے ایسا آخر چاہتی کیا ہو تم "

آپ کو چاہا ہے بے انتہا چاہا ہے اور اس چاہت میں اتنی دور نکل گئی کہ صحیح غلط کا فرق ہی بھول " بیٹھی میں بھٹک چکی تھی کیا کرتی آخر محبت انسان کو بے بس کر ہی دیتی ہے جیسے مجھے کر دیا عالم میں چاہوں بھی تو آپکو اپنے دل سے نہیں نکال سکتی چاہوں بھی تو نہیں بھلا سکتی شاید یہ محبت مر ... " کر ہی ختم ہوگی

... ثنائے آنکھوں میں نمی لیے عالم کو دیکھتے ہوئے کہا جوب بھینچے اسکی تمام باتیں سن رہا تھا پھر تو میں تمہارے مرنے کی دعا کرونگا کیوں تم مرنے کے بعد ہی اس قید سے رہا ہو سکتی ہو " ... " اور بقول تمہارے میری محبت سے بھی

... عالم نے کہتے وہاں سے جانا چاہا تھا لیکن ثنائے آگے بڑھتے اسکے پاؤں پکڑ لیے تھے ... " مجھے معاف کر دیں ایک آخری بار شاید مجھے سکون کی موت آ سکے "

ثنائے بلکتے ہوئے کہا تھا شاید اسے سمجھ آ چکی تھی زبردستی نا ہی دل کے سودے کیے جاتے ہیں نا ... ہی کسی کے دل میں زبردستی جگہ بنائی جاسکتی ہے

میں چاہوں بھی تو معاف نہیں کر سکتا کیونکہ جو گناہ تمنے کیا ہے وہ ناقابل معافی ہے اگر "

تمہیں کسی کی معافی کی ضرورت ہے تو وہ ہے دھڑکن کی معافی جو اس وقت تمہاری وجہ سے

زندگی اور موت کی کشمکش میں ہے بس دعا کرنا دھڑکن میرے پاس واپس لوٹ آئے ورنہ میں

... " خود نہیں جانتا کہ میں تمہارے ساتھ کیا کر بیٹھوں گا

... عالم نے بنا پلٹتے سر دوسپاٹ لہجے میں کہا تھا اور پھر گہرا سانس بھرتے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا

جبکہ شازمین کو گھورتے ہوئے عالم کے کہے گئے الفاظوں پہ غور کرتے اپنے سسکیوں کو روکنے کی

... ناکام کوشش کرنے لگی تھی



عالم نے ارتم اور اپنے والدین کو یہ کہہ کر گھر بھیج دیا تھا کہ وہ دھڑکن کا خیال خود رکھ لے گا اسے

بس ان سسکی دعاؤں کی ضرورت ہے ارتم کافی تھکا ہوا تھا لہذا اسنے سوچا وہ فریش ہو کر ہاسپٹل

واپس آجائے گا ابھی تھوڑی دور گیا تھا کہ اچانک ہی اسے چائے کی طلب محسوس ہوئی سردرد

بھی شدید تھا لہذا گاڑی کو پارک کرتے اسنے سامنے بنے ہوٹل کی جانب قدم بڑھائے تھے لیکن

جو نہی وہ ہوٹل میں داخل ہو اسائیڈ کارنر ٹیبل پہ موجود پلو شہ اور شاداب کو ایک ساتھ دیکھ کر رکا
تھاپل بھر کے لیے میرال کی باتیں ذہن میں گردش کرنے لگیں تھیں جبھی وہ دوسرے ٹیبل پہ
انکی جانب پیٹھ کیے بیٹھ گیا تھا اور ویٹر کو چائے لانے کا کہتا انکی باتوں کو انہماک سے سننے لگا تھا ساتھ
... ہی اپنے موبائل پہ وائس ریکارڈر آن کر لیا تھا

اب تو ارتم اور میرال کے درمیان ایسی دراڑ آچکی ہے ایسی بدگمانی نے جنم لے لیا ہے کہ وہ "
دونوں ایک دوسرے کی شکل دیکھنے کے روادار نہیں ہیں انکا یہ نام نہاد رشتہ بس اب صرف تین
... " لفظوں کا ہی محتاج ہے

پلو شہ کی بات سنتے ارتم کے چہرے کا رنگ فق ہوا تھا میرال کا کہا لفظ لفظ سنائی دینے لگا تھا دراڑھی
پہ ہاتھ پھیرتے اسنے اپنا غصہ ضبط کرنے کی کوشش کی تھی اور یکدم ہی اٹھتے انکے ٹیبل کی جانب
... بڑھاتا تھا

واہ پلوشہ شاہ واہ مان گیا تم نے یہ دھوکا دینا فراڈ کرنا لوگوں کی زندگیوں کی برباد کرنا اپنی ماں ہی سے " سیکھا ہے ہے نا آخر کو میرے ماں باپ کی زندگی بھی تو انھوں نے ہی برباد کی تھی نا تم بھی تو انھی کی بیٹی ہو کیسے نا انکے نقش قدم پر چلتی لیکن افسوس تمہاری یہ چال کامیاب ہوتے ہوئے بھی ناکام ہو چکی ہے کتنی ہی مرتبہ میرا ل نے مجھ سے کہا کہ تم دونوں اس گھناؤنی سازش میں ملوث ہو لیکن میں نے اس پر یقین ہی نہیں کیا کیونکہ مجھے لگتا ہی نہیں تھا کہ میرے چچا کی بیٹی ایسا کچھ کر سکتی ہے لیکن افسوس تم نے آخر کو یہ سچ کر ہی دیکھا یا کہ تم ایک خود پرست لڑکی ہو جسکو صرف اپنا مفاد دیکھائی دیتا ہے جو صرف دوسروں کی خوشیاں چھیننا جانتی ہے تم نے آخر کو یہ سچ کر ہی ... " دیکھا یا کہ تم ایک گھٹیا ماں کی بیٹی ہو

" ... ارقم بس ایک اور لفظ نہیں میں اپنی ماں کے خلاف کچھ اور نہیں سنوں گی سمجھے تم " پلوشہ حلق کے بل چلاتی ہوئی بولی تھی کہ وہاں موجود لوگ اب یہ تماشہ انہماک سے دیکھنے میں ... مصروف تھے

اور تم دغا باز بے غیرت انسان میرا ل نے تمہیں سچے دل سے معاف کر دیا تھا اور تم نے کیا کیا " پھر بھی اسکی ہی پیٹھ میں خنجر گھونپ ڈالا؟ اگر خدا کا خوف نہیں آیا تم دونوں کو آستین کے سانپ ... " ہو تم دونوں کو موقع ملنے پر اپنے ہی مالک کو ڈس لیتے ہیں

... ار قم نے ایک زوردار مکاشاداب کے منہ پہ جڑا تھا جسکی بنا پہ اسکے ناک سے خون بہنے لگا تھا جاؤ جو کرنا ہے کر لو میں نہیں ڈرتا کسی سے تڑپ رہا تھا تم دونوں سے بدلے لینے کو بھرے " مجھے میں بے عزت کر کے نکالا تھا تم نے مجھے ار قم علی شاہ کیسے بھول جاتا اپنی بے عزتی کیسے اپنی ہار ... " تسلیم کر لیتا

... شاداب نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں لیکن چبا چبا کر الفاظوں کو ادا کرتے ہوئے کہا تھا یہ دیکھ رہے ہو یہ کیا ہے یہ تم دونوں کی بربادی کو پروانہ ہے سوچا اگر یہ وائس ریکارڈنگ میں " ... " نے خان حویلی اور شاہ پیلے کے مکینوں کو دیکھا دی کیا عزت رہ جائے گی تم دونوں کی

ارقم نے اب کی بار چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ سجائے کہا تھا کہ اب کی بار پلوشہ کارنگ فق ہوا تھا
اگر ارقم یہ سب سکندر علی شاہ اور حیدر کو دکھا دیتا تو وہ تو اس سمیت اسکی ماں بہن کو گھر ہی سے
... نکال باہر کرتے اور انکا تو اور کوئی ٹھکانہ بھی نہیں تھا

... " ہم دونوں وہ سب کرنے کو تیار ہیں جو تم کہو گے کہو کیا چاہتے ہو "

... پلوشہ نے خوف سے تھوک نکلتے ہوئے کہا تھا

تم دونوں کو اپنے کیے کی معافی سب کے سامنے مانگنی ہو گی شاداب تمہیں خان حویلی کے "
مکینوں سے اور پلوشہ تمہیں میرال سمیت سب سے کہو منظور ہے تو ٹھیک ہے ورنہ یہ
... ریکارڈنگ میں سبکوا بھی فاروڈ کر دیتا ہوں "

... " نہیں ہم وہ سب کرنے کو تیار ہیں جو ہم کہو گے پلیز یہ مت کرنا "

... پلوشہ نے آنکھوں میں نمی لیے کہا تھا

ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا پلو شہ ہم دوسروں کا گھر برباد کر کے یا ان سے انکی خوشیاں چھین کر " کبھی خود بھی خوش نہیں رہ سکتے اور تم تو محض ایک سراب کے پیچھے بھاگ رہی ہو میں تمہیں دھڑکن کی طرح اپنی بہن کا درجہ دیتا ہوں تمہارے لیے میری فیملنگز کبھی بھی چینج نہیں ہو سکتیں لہذا جتنی جلدی حقیقت قبول کر لو گی تمہارے لیے اتنا ہی بہتر ہو گا آگے تم خود سمجھدار ... " ہو

... ار قم نے سرد لہجے میں کہا تھا اور اٹے قدموں پلٹ گیا تھا
... جبکہ پلو شہ کر سی پہ ڈھ سی گئی تھی آنکھوں سے متواتر آنسو جاری تھے
... " کیا ہوا پلو شہ تم ٹھیک تو ہونا "
... شاداب نے پلو شہ کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھتے کہا تھا

شاداب وہ سچ ہی تو کہہ رہا تھا میں آج تک ایک سراب کے پیچھے ہی تو بھاگتی آئی ہوں ار قم تو " شروع سے میرال کا تھا اسنے کبھی مجھے نظر بھر کر نہیں دیکھا تھا نجانے میں کیوں اور کیسے اس ... خوش فہمی میں مبتلا ہو گئی کہ ار قم بھی مجھ سے محبت کرتا ہے

پلوشہ نے کھوئے کھوئے سے لہجے میں کہا تھا جبکہ شاداب اسکی تکلیف کو محسوس کرتا ٹپ اٹھا تھا

...

اس سے پہلے کہ شاداب کچھ کہتا پلوشہ تیزی سے کرسی سے اٹھی اور ہوٹل سے باہر نکلنے ہی لگی ... تھی کہ شاداب کی پکار پر ٹھہری تھی مگر پلٹی نہیں

... " پلوشہ کیا تم مجھ سے شادی کرو گی "

اب کی بار پلوشہ پلٹی تھی اور بے یقینی سے شاداب کی جانب دیکھا تھا جو آنکھوں میں امید لیے اسکے جواب کا منتظر تھا پلوشہ کئی ثانیے اسکی آنکھوں میں دیکھتی رہی جہاں اسے خود کے لیے محبت دیکھائی دی تھی اور جو نہی اسے خود کے لیے اسکی آنکھوں میں محبت دیکھائی دی وہ فوراً سے

اپنا رخ پلٹ گئی تھی کئی آنسو پلکوں کی بار توڑ کر بہہ نکلے تھے یکا یک اسے اپنے بہتے آنسوؤں کو صاف کیا اور قدم اپنی گاڑی کی جانب بڑھائے تھے کہ شاداب وہی کھڑا اسے خود سے دور جاتا ... دیکھتا رہ گیا تھا



پلوشہ اور شاداب نے سب سے معافی مانگ لی تھی سب نے دل بڑا کرتے انھیں معاف کر دیا تھا جبکہ وہ دونوں میرال اور ارقم سے بہت شرمندہ تھے ان گزرے پانچ ماہ میں بہت کچھ بدل چکا تھا پلوشہ نے کینیڈا کی یونی میں ہائر ایجوکیشن کے لیے اپلائی کر دیا تھا اور اسے اب یونی کی جانب سے میل اگئی تھی اسنے کسی کو بتایا نہیں تھا وہ جانتی تھی اگر بتاتی تو کوئی اسے جانے نہیں دیتا اور یہاں وہ مزید نہیں رک سکتی تھی جانتی تھی کہ شاداب اس سے محبت کرتا ہے لیکن اب محبت کو قبول کرنا اسکے بس کی بات نارہی تھی ان گزرے پانچ ماہ میں عالم ایک پل کے لیے بھی دھڑکن کی جانب سے غافل نا ہوا تھا وہ روز اسکے سرہانے بیٹھ کر ڈھیروں ڈھیر باتیں کیا کرتا تھا جانتا تھا دھڑکن اسے سن رہی ہے اسے اللہ کی ذات پہ یقین تھا کبھی تو اس پاک ذات کو اسپر رحم آئے گا

کبھی تو اللہ اسے اسکے صبر کا پھل دے گا نیناں اور حیدر بھی اب زندگی میں آگے بڑھ چکے تھے
حیدر دن بہ دن اسکے لیے حساس ہوتا جا رہا تھا ہر گزرتا دن اسکی محبت میں اضافہ کرتا جا رہا تھا
میرال نے پلوشتہ اور شاداب کو معاف کر دیا تھا ہر قم ان گزرے پانچ ماہ میں کئی دفعہ اسے منانے
اپنے ساتھ لیجانے کے لیے آیا تھا لیکن شاید وہ اب اسکے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی اسکی بے
... اعتباری اسے اس پر ایک مرتبہ پھر سے یقین کرنے سے روکتی تھی



شام کا وقت تھا آسمان سرمئی رنگ کے بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا بارش کسی بھی وقت برس سکتی
تھی حیدر نے ایک نظر آسمان کی جانب دیکھا تھا نیناں اپنے میکے گئی ہوئی تھی حیدر نے کچھ سوچتے
... ہوئے اپنے قدم پاکیزہ کے کمرے کی جانب بڑھائے تھے

... دروازے پہ پہنچتے اسنے نوک کیا تھا

... " آجائے "

... پاکیزہ نے واڈروب کا دروازہ بند کرتے کہا تھا

... "ارے حیدر آپ آئیے نا بیٹھے نا پلیر"

پاکیزہ نے ایک نظر حیدر کی جانب دیکھا جو فل وقت سلور کلر کے قمیض شلوار میں ملبوس کندھوں پہ آف وائیٹ شال لیے ہوئے کہا تھا اسکی خوبصورتی کو دیکھتے پاکیزہ نے دل ہی دل میں ماشاء اللہ کہا تھا بیک وقت اسے نیناں کی قسمت پہ رشک آیا تھا کہ اتنا خوبصورت مرد اسکے نصیب ... میں لکھا گیا ہے

... "تمہارا کچھ وقت چاہیے تھا بات کرنی تھی تم سے کچھ"

... حیدر نے صوفے پہ بیٹھتے کہا تھا

... "میرا تو سارا وقت ہی آپ کا ہے حیدر آپ حکم تو کیجیے"

... پاکیزہ نے جان لٹاتی نظروں سے اسے دیکھتے کہا تھا اور اسکے برابر آن بیٹھی تھی

"... ایک سوال پوچھوں سچ سچ جواب دو گی"

... "جی پوچھیں"

... پاکیزہ نے حیدر کی جانب دیکھتے کہا تھا

... "اس دن نیناں کو مارنے کے لیے وہ دونوں بندے تمنے بھیجے تھے نا"

... حیدر کی بات سنتے پاکیزہ کا رنگ فق ہوا تھا جسکو حیدر نے باخوبی دیکھ لیا تھا

... "نن فی نن فی نہیں تت تو"

پاکیزہ مجھے جھوٹ سننا پسند نہیں ہے مجھے سچائی معلوم ہے بس تمہارے منہ سے سننا چاہتا "

... "ہوں"

... حیدر نے سپاٹ نگاہوں پاکیزہ کو دیکھتے کہا تھا

... پاکیزہ نے ایک گہرا سانس بھرا تھا اور پھر گویا ہوئی تھی

صرف آپ کو پانے کی خاطر یہ سب کیا میں کبھی بھی نیناں کو جان سے نہیں مارنا چاہتی تھی "

بس یہی چاہتی تھی کہ وہ آپ کی زندگی سے نکل جائے حیدر میں نے آپ کے علاوہ کبھی کسی کی چاہ

نہیں کی کسی کو اپنے دل میں جگہ نہیں دی پلیرز میں بہت مجبور ہوں میرے دل پہ میرا اختیار نہیں ... " ہے پلیرز میری سچو نمیشن کو سمجھیے

میں چاہتا تو یہ سچائی کب کا سبکو بتا چکا ہوتا لیکن میں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ میں تمہیں " سدھرنے کا موقع دینا چاہتا ہوں میں جانتا ہوں محبت نالے تو روح تڑپ اٹھتی ہے جیسے نیناں کے لیے میں تڑپتا تھا لیکن یہ بھی ضروری نہیں جس سے آپکو محبت ہو وہ شخص بھی آپ سے ... " محبت کرے ویسے بھی محبت تو قسمت سے ملتی ہے نا

... حیدر نے پاکیزہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا

... " آپ کیا چاہتے ہیں اب "

... پاکیزہ نے بہتے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہا تھا

... " یہی کہ تم زندگی میں آگے بڑھ جاؤ "

پاکیزہ نے ایک نظر حیدر کی جانب دیکھا تھا جہاں اسے اپنے لیے کوئی جذبہ نادیکھائی دیا خواہ وہ ... محبت کا ہو یا نفرت کا

... پاکیزہ نے گہرا سانس بھرا تھا اور ایک فیصلے پہ پہنچتے گویا ہوئی تھی

جیسا آپ چاہتے ہیں ویسا ہی ہوگا آپ چاہتے ہیں میں شادی کر کے اپنی زندگی میں آگے بڑھ " ... جاؤں تو ایسا ہی ہوگا

... پاکیزہ نے چہرے پہ زخمی مسکراہٹ سجاتے کہا تھا

... " بہت اچھا فیصلہ لیا ہے مجھے امید ہے کہ تم ہمیشہ خوش رہو گی "

... حیدر اپنی بات مکمل کرتا اٹھ کھڑا ہوا تھا

" کچھ دیر تو ٹھہر جائیں میرے پاس سکون مل رہا ہے مجھے خود کو جی بھر کر دیکھ تو لینے دیں "

...

... پاکیزہ نے لہجے میں دیوانگی لیے کہا تھا

یکطرفہ محبت ہمیشہ افیت اور رسوائی ہی کا باعث بنتی ہے اس بات کو جتنا جلد سمجھ جاؤ گی " ...
" تکلیف اتنی ہی کم ہو گی

... حیدر نے کہتے ہوئے قدم کمرے سے باہر کی جانب بڑھائے تھے
جبکہ پاکیزہ اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھتی رہ گئی تھی وہ سمجھ چکی تھی کہ حیدر صرف نیناں سے محبت کرتا ہے حیدر کی آنکھوں میں وہ نیناں کا عکس دیکھ چکی تھی جبھی اپنی یکطرفہ محبت پہ آنسو بہاتی ...
آنکھوں کو موند گئی تھی



دھڑکن کب تک تڑپانے کا ارادہ ہے مجھے نجانے یہ آزمائش کب ختم ہو گی اسی انتظار میں پانچ " ...
ماہ بیت گئے ہر پل ہر لمحہ تمہارے لوٹ آنے کا انتظار کیا ہے نجانے میرے خدا کو کب مجھے پہ رحم ...
آئے گا

عالم نے افسردہ لہجے میں کہا تھا جبھی دھڑکن کے سیدھے ہاتھ نے حرکت کی تھی عالم جو دھڑکن کا ہاتھ پکڑے بیٹھا تھا اسکے ہاتھ کو حرکت کرتا محسوس کر یکدم چونکا تھا اور ایک نظر دھڑکن کے چہرے کو دیکھا تھا اسے ہوش میں آتا دیکھ وہ خوشی سے پھولے نہیں سما پار ہاتھ جبھی ڈاکٹر کو ... آوازیں دینے لگا تھا

" ... ڈاکٹر میری دھڑکن کو دیکھیں اسے ہوش آرہا ہے "

" ... ٹھیک ہے آپ کچھ دیر باہر ویٹ کیجیے "

... ڈاکٹر کی بات سنتے اسنے بے تاب نگاہیں دھڑکن پر سے ہٹائیں تھیں اور روم سے باہر نکلا تھا



" ... ڈاکٹر میری دھڑکن کیسی ہے اب "

ڈاکٹر کو باہر آتا دیکھ عالم نے بے تابی سے پوچھا کہ ڈاکٹر اسکی بے تابی دیکھتے مسکرائے بنانا رہ سکا تھا

...

بہت مبارک ہو مسٹر عالم یہ یقیناً کوئی معجزہ ہی ہے ورنہ ہم تو امید ہی کھو چکے تھے آپ کی وائف " کو ہوش آیا ہے اب وہ خطرے سے باہر ہیں ہم نے انھیں روم میں شفٹ کر دیا ہے آپ ان سے مل سکتے ہیں اور آج رات تک انھیں ڈسچارج بھی مل جائے گا ...

" تھینک یو سوچ ڈاکٹر آپ سوچ نہیں سکتے آپ نے کتنی بڑی خوشی کی خبر سنائی ہے مجھے "

...

... عالم نے ڈاکٹر کو گلے سے لگاتے کہا تھا کہ ڈاکٹر بھی اسکے پاگل پن پہ مسکرا کر رہ گیا تھا

... " یور موسٹ ویلکم ینگ مین "

... ڈاکٹر کی بات سن کر مسکراتے ہوئے عالم روم کی جانب بڑھا تھا



عالم روم کا دروازہ کھولتے اندر داخل ہوا تھا دھڑکن آنکھیں موندے لیٹی تھی عالم نے محبت

... بھری نگاہ اسکے سراپے پہ ڈالی تھی اور اسکے قریب جا کھڑا ہوا تھا

تم نہیں جانتی اس پل کا کتنا انتظار کیا ہے میں نے دن رات تمہارے لیے تمہاری قربت کے " ...
لیے تمہاری محبت کے لیے تڑپا ہوں

عالم نے دھڑکن کے ماتھے پہ جھکتے اپنے لب رکھتے کہا تھا کہ عالم کا لمس پا کر دھڑکن کے پورے
... وجود میں سکون کی لہر دوڑ گئی تھی

عالم کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے اسکے بہتے آنسوؤں کو اپنے لبوں سے چنا تھا
...

آئیم سوری عالم میں جانتی ہوں میری وجہ سے آپ بہت تڑپے ہیں لیکن اب ایسا نہیں ہوگا " ...
آپکی ہر بات مانوں گی کبھی بھی آپ سے دور نہیں جاؤں گی پلیز رویئے مت آپکے آنسو مجھے بے
... چین کر دیتے ہیں

عالم نے دھڑکن کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے نزدیک کھینچا تھا جبکہ وہ سیدھی اسکے سینے سے
... آن لگی تھی

... " بہت ظالم ہو تم بہت تڑپایا ہے مجھے اب میری شدتیں جھیلنے کے لیے تیار رہو "

عالم نے لال آنکھیں اسکے سرخ بھرے بھرے ہونٹوں پہ ڈالیں تھیں اور پوری شدت سے ان پر جھکا تھا اسکے لمس کی شدت کو برداشت نہ کرتے ہوئے دھڑکن اسکے کالر کو جکڑ گئی تھی جیسے جیسے اسکی لمس میں شدت آتی جا رہی تھی ویسے ویسے دھڑکن کے ہاتھوں کی گرفت عالم کے کالر پر مضبوط ہوتی جا رہی تھی دھڑکن کی اکھڑتی سانسوں کو محسوس کر عالم نرمی سے پیچھے ہٹا تھا اور ایک نظر اسکے لبوں پہ ڈالی جو خون چھلکانے والے ہو گئے تھے دھڑکن کو گہرے گہرے سانس بھرتے

دیکھ عالم نے لبوں کو دانتوں تلے دبایا تھا جبکہ دھڑکن کے خفگی سے دیکھنے پہ وہ کھل کر مسکرایا تھا ...

... " اب کیسا فیل کر رہی ہو "

... دھڑکن کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے عالم نے پوچھا تھا

... " آپ کو دیکھا لیا ناب ٹھیک ہوں "

... عالم دھڑکن کے جواب پہ دلکشی سے مسکرایا تھا

تم اب ریست کرو رات کو ڈسچارج مل جانا ہے تمہیں میں کال کر کے گھر انفارم کر دیتا ہوں "

...

عالم نے دھڑکن کو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگوا کر اسکے گال کو چومتے کہا تھا کہ دھڑکن نے مسکرا کر ... سرکواثبات میں ہلایا تھا



میرال نے شیشے کے سامنے کھڑے ہوتے خود کے وجود پر ایک نظر ڈالی تھی پستہ رنگ کافراک پہنے بھورے بالوں میں لوز کرل ڈالے ہونٹوں کو لال رنگ سے رنگے پلکوں پہ مسکارے کا کوٹ کیے آنکھوں میں کاجل کی ایک لکیر ڈالے کانوں میں فراک کے ہم رنگ جھمکے ڈالے

دوپٹے کو گلے میں ڈالے پاؤں میں بلیک کمر کے کھسے پاؤں میں پہنے وہ پاکیزہ کے نکاح میں جانے ... کو تیار تھی

... " میرال تم تیار ہو نکاح میں جانے کے لیے لیٹ ہو رہے ہیں "

... دھڑکن رائل بلیو کمر کا فراک پہنے میرال کے کمرے کے وسط میں کھڑی ہوتی بولی تھی

... " جی بھا بھی میں ریڈی ہوں چلیے "

میرال نے مسکرا کر کہا اور جانے کے لیے مڑی ہی تھی کہ ہاتھ میں پکڑا ہوا موبائل رینگ ہوا تھا ...

... " ہیلو اسلام و علیکم جی کون "

... میرال نے یس کا بٹن دباتے کہا تھا

... " و علیکم اسلام بھا بھی میں فیصل ہوں ار قم بھائی ٹھیک نہیں ہیں انکو گولی لگی ہے "

... " واٹ کیا کہہ رہے ہو تم ار قم ابھی کہاں ہیں وہ ٹھیک ہیں نا "

... " بھا بھی میں آپکو لوکیشن فاروڈ کر رہا ہوں آپ ابھی آجائیں "

... " ٹھیک ہے میں آتی ہوں ابھی آرہی ہوں "

... " کیا ہوا میرا تم اسقدر پریشان کیوں ہو اور روکیوں رہی ہو "

... " بھا بھی ارقم کو گولی لگی ہے مجھے جانا ہوگا "

... " واٹ ارقم بھائی کو گولی مم میں بھی ساتھ چلتی ہوں "

نہیں آپ اور لالہ نکاح میں جائیے آپ کا انتظار کر رہے ہوں گے سب ویسے بھی حیدر بھائی کو "

لالہ کی ہیلپ کی ضرورت ہوگی اور یہ بات کسی کو بتائیے گامت میں پہنچ کر ساری بات آپکو

... " بتا دوں گی "

اچھا ٹھیک میں چلی جاتی ہوں تم رونا بند کرو انشاء اللہ سب ٹھیک ہوگا ارقم بھائی ٹھیک ہوں گے "

...

--- " انشاء اللہ "

... میرال نے نم آنکھوں سمیت کہتے قدم کمرے سے باہر کی جانب بڑھائے تھے



میرال فیصل کی بتائی ہوئی لوکیشن پہ پہنچی چکی تھی یہ توار قم کا اپارٹمنٹ تھا ایک پل کو اسکا دل زور سے دھڑکا تھا لیکن پھر تمام تر سوچوں کو جھٹلاتے ہوئے وہ اندر کی جانب بڑھی تھی جو نہی وہ اندر داخل ہوئی ساتھ ہی اس پورے اپارٹمنٹ کی لائٹس آف ہوئیں تھیں

"کک کی کونہہ ہے ارقق ار قم آپہ آپ کہاں پہ ہیں مم می مجھے اندھیرے سے ڈر لگتا ہے"

...

میرال کا لہجہ خوف کی وجہ سے لڑکھڑا گیا تھا بیک وقت کسی نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے سینے سے لگایا تھا اس سے پہلے وہ چیختی مقابل نے اسکے ہونٹوں پہ اپنا بھاری ہاتھ رکھتے اسے چیخنے سے باز ... رکھا تھا

... "ششش آواز مت کرنا"

ارقم کی بات سنتے میرال کا دماغ گھوم گیا تھا

... پل بھر میں ساری بات اسے سمجھ آچکی تھی

لیومی ارقم آپ کتنے جھوٹ ہیں جھوٹ بول کر مجھے بلایا کہ آپ کو کچھ ہو گیا ہے میری ہی غلطی "

... " تھی جو آپ کی باتوں میں آگئی

میرال مسلسل ارقم کے سینے پہ مکے برساتی مزاحمت کرتی بول رہی تھی اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتی جھٹکے سے اسکے سرخ لبوں کو اپنی سخت گرفت میں لیتے اسے کانپنے پہ مجبور کر گیا تھا اسکی سخت گرفت میں وہ بن آب کی مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی لیکن ارقم رحم کھانے کے موڈ میں نا تھا کچھ پلوں کے توقف کے وہ پیچھے ہٹا تھا اور میرال کالال بھبھو کا چہرے دیکھتے لبوں کو دانتوں ... تلے دبا گیا تھا

کیوں بلایا ہے مجھے یہاں کیا چاہتے ہیں مجھ سے جان کیوں نہیں چھوڑ دیتے میری کیوں مارنے "

--- " پہ تلے ہیں مجھے

میرال پھٹ پڑی تھی کہ اسکی آخری بات سنتے ار قم کا اشتعال عود کر آیا تھا جبھی اسکی بازو کو اپنی
--- سخت گرفت میں لیتا خود کے نزدیک کھینچ گیا تھا

میں میں مارنے پہ تلا ہوں تمہیں یا تم مجھے خود سے دور کر کے مارنا چاہتی ہو کتنی بار معافی "
مانگ چکا ہوں تم سے مانتا ہوں میں غلط تھا اپنی غلطی کو تسلیم بھی تو کیا ہے اسکا ازالہ بھی تو کرنا
--- " چاہتا ہوں اگر تم معاف کر دو تو

آپکی غلطی ناقابل معافی ہے کیسے معاف کر دوں آپکو جی تو چاہتا ہے جان لے لوں آپ کی یہ "
گولی والا جھوٹ بول کر ملا ہی کیا ہے آپ کو سوائے اسکے کہ میں یہاں آگئی لیکن معاف تو نہیں
--- " کیا نا آپکو نا ہی ساری زندگی کروں گی وہ تکلیف آپکو بھی سہنی ہوگی جو میں نے سہی ہے
... میرال نے بے حسی کی حدیں پار کرتے کہا تھا

پچھلے پانچ ماہ سے سزا ہی تو کاٹ رہا ہوں تکلیف ہی تو سہ رہا ہوں تم مجھے مارنا چاہتی ہو ناٹھیک "
... " ہے یہ لو مار دو مجھے

ارقم نے میرال کے ہاتھوں میں لوڈ ہوئی گن تھامتے کہا تھا کہ اب کی بار میرال کے ہاتھ کانپنے
... لگے تھے

کیا ہوارک کیوں گئی چلاؤ نا گولی نفرت کرتی ہونا مجھ سے آزادی چاہیے مجھ سے تو لے لو "
... " آزادی لیکن مجھے مار کر اسے سے پہلے تمہیں آزادی ملے گی یہ بھول جاؤ

ارقم کی بات پہ میرال نے جھٹکے سے گن زمین پہ پھینکی تھی اور ارقم کے گریبان کو پکڑتے چلا
... اٹھی تھی

کیا چاہتے ہیں آپ کہ اپنے ہی بچے کے باپ کا اپنی ہی محبت کا قتل کر دوں میں پہلے تو صرف "
... " بد کردار کہلاتی تھی بقول آپ کے کیا اب قاتلہ بھی کہلائی جاؤں یہ چاہتے ہیں

... میرال روتے ہوئے چلائی تھی کہ ارقم نے اسکے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر اپنے نزدیک کر لیا تھا

پلیز ایک موقع دے دو جانتا ہوں میں تمہاری معافی کے بھی قابل نہیں لیکن تم تو جانتی ہونا "
... " اپن تیرے بنا نہیں رہ سکتا

ارقم کو شمشیر کالب ولجہ اپناتے دیکھ میرال روتے روتے ہنس دی تھی کہ اسکی ہنسی کی گونج سنتے
... ارقم سرشار ہوا تھا

... " معاف کر دیا مجھے "

... ارقم نے آنکھوں میں امید لیے پوچھا تھا جبکہ میرال نے سر کو اثبات میں ہلایا تھا
"... پلیر اپنی زباں سے کہو کہ تم نے مجھے معاف کر دیا تاکہ میری بے چین روح کو سکون ملے "

--- " معاف کیا آپ کو کیا یاد کریں گے کہ کس سخی بیوی سے پلا پڑا تھا آپ کا "

... " اچھا جی اپن سے ہوشیاری "

ارقم نے میرال کو گد گدی کرتے ہوئے کہا تھا کہ میرال کی گونجی کھلکھلاہٹ ارقم کو سرشار
... کر گئی تھی اسنے محبت بھری نظروں سے اسکے بھرے بھرے وجود کو دیکھا تھا

... " آئی مسڈیو سوچ تم ساتھ نہیں تھی تو اندازہ ہوا کہ تم سے کس قدر محبت ہے "

--- ارقم نے لہجے میں دیوانگی لیے کہا تھا

"... ار قم پلیر آئیندہ کبھی بھی مجھ پہ شک مت کریئے گا ورنہ میں نہیں برادشت کر پاؤں گی "

... ار قم نے سر کو نفی میں ہلاتے اسے خود میں بھیج لیا تھا

"... چلیں ار قم چلتے ہیں پاکیزہ آپ کی کانکاح سب ہمارا ویٹ کر رہے ہونگے "

... " چلو "

... ار قم نے کہتے ہوئے میرال کے گرد اپنی بانہوں کا حصار باندھا تھا

بدگمانیوں کے بادل چھٹ چکے تھے چاروں سو محبت اپنے پر پھیلائے خوشی سے جھوم رہی تھی

...



نیناں بیٹا سبھی انتظامات ہو گئے ناملازموں سے کہہ کر مٹھائی کے سبھی ٹوکرے منگوا لیے تھے "

... " نا

روشنا بیگم نے ایک نظر نیناں کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا جو صبح سے روشنا بیگم کے ساتھ گھن چکر بنی ہوئی تھی شاکنگ پنک کلر کا فراک پہنے نیناں بہت خوبصورت لگ رہی تھی جبکہ پلو شہ بھی اور نج کلر کر کے فراک کے ساتھ لائٹ سی جیولری پہنے کافی خوبصورت لگ رہی تھی شاداب کا تو چین ... وقرار لوٹ لیا تھا پلو شہ نے کہ وہ لاکھ کوشش کے باوجود بھی اسپر سے نگاہیں نہیں ہٹا پا رہا تھا

... " کہاں بیگم آج تو آپ لفٹ ہی نہیں کروا رہی ہیں "

حیدر اپنے پاس سے گزرتی نیناں کا بازو پکڑ کر کھینچتے ہوئے اسے کارنر پہ لے آیا تھا اسے دیوار کے ... ساتھ پن کرتے دونوں دونوں اطراف پہ بازو ٹکائے اسپر جھکا تھا

... " حیدر کیا کر رہے ہیں چھوڑ مجھے کوئی دیکھ لے گا "

" ... تم بہت خوبصورت ہو نیناں اتنی خوبصورت کہ تمہیں تو چاند بھی دیکھ کر شرم جائے "

... حیدر کے خمار آلود لہجے کو محسوس کرتے نیناں کا چہرہ سرخ ہوا تھا

... نیناں نے حیدر کو گھورتے ہوئے کہا جواب نظریں اسکے ہونٹوں پہ ٹکائے ہوئے تھا

... " نہیں حیدر آپ ایسا نہیں کر سکتے ہر بار آپ میری لپ اسٹک کھا جاتے ہیں "

نیناں نے حیدر کو آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہا جواب اسکے لال لبوں کو کسی دیوانے کے جیسے دیکھ
... رہا تھا

--- " آپ میری بات سن "

اس سے پہلے کہ نیناں کچھ کہتی حیدر پوری شدت سے اسکی سانسوں پہ اپنا تسلط جما گیا تھا کہ نیناں
اسکی شدت پہ لڑکھڑائی تھی اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی حیدر نے اسکی کمر میں ہاتھ
ڈالتے اسے گرنے سے بچایا تھا شدت سے اسکی سانسیں پیتا وہ مدہوش ہو چکا تھا کہ نیناں کی
مزاحمت بھی اسپر کوئی اثر نہ کر رہی تھی منہ میں خون کا ذائقہ گھلتا محسوس کر وہ نرمی سے پیچھے ہٹا
... تھا اور ایک نظر نیناں کے لال قندھاری چہرے پہ ڈالی تھی

... " حیدر آپ کتنے بے شرم ہیں "

... نیناں نے حیدر کو گھورتے کہا تھا

جب سے تم ملی شرم کا حیدر علی شاہ سے کوئی واسطہ نارہا بلکہ آپ کے ہی توازل دن ہی سے " ... بے باک ہیں

... حیدر نے آنکھ مارتے ہوئے شرارت بھرے لہجے میں کہا تھا

... " توبہ بھی اللہ بچائے آپ سے تو "

... نیناں کے یوں کہنے پہ حیدر بے اختیار ہنسا تھا

اس سے پہلے کہ نیناں منظر سے ہٹی حیدر نے ایک مرتبہ پھر اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے ... نزدیک کھینچا تھا

--- " ہہ ہا ہادی پلیر چھوڑیں کوئی آجائے گا "

... نیناں حیدر کی گرفت میں مچلتے ہوئے بولی تھی

... " ابھی تو جانے دے رہا ہوں لیکن رات کو کوئی بہانہ نہیں سنوں گا "

حیدر کی گہری بولتی نگاہوں کی تاب نالائے نیناں نگاہیں جھکا گئی تھی حیدر مبہوت سے اس کے چہرے پہ بکھرا گلال دیکھنے لگا تھا دل نے ایک مرتبہ پھر شدت سے گستاخی پہ اکسایا تھا اس سے پہلے کہ وہ اسپر پھر سے جھکتا کسی کی آہٹ محسوس کرتے حیدر رکا تھا اور جیسے ہی اس کی گرفت ڈھیلی ہوئی نیناں نے فوراً سے خود کو اس کی گرفت سے آزاد کرایا تھا اور اٹے قدموں پلٹی کہ ... راستے میں دھڑکن سے مڈ بھڑ ہو گئی

... " بھا بھی یہ آپکے فیس کو کیا ہوا ہے اتنا ریڈ ہوا ہے "

... دھڑکن کے پوچھنے پہ نیناں گھبرا اٹھی تھی

... " ہہ ہاں کک کچھ نہیں لگتا ہے الرجی ہو گئی ہے "

... " اور آپکی لپ اسٹک وہ کہاں گئی "

... دھڑکن نے سہمزی آنکھوں کو بڑا کیے پوچھا تھا

... " وہ میں کھا گئی دراصل میری عادت ہے جب بھی لپ اسٹک لگاؤں میں کھا جاتی ہوں "

نیناں نے چہرے پہ منصوعی مسکراہٹ سجائے کہا تھا جسکے دل میں حیدر کو ہزاروں گالیوں سے
... نوازتے وہ منظر سے ہٹی تھی



... حیدر جو اپنے خاص مہمانوں کے ساتھ تھا ملازمہ کے پکارنے پہ اسکی جانب متوجہ ہوا تھا
... " ہاں بولو کیا ہوا "

... " صاحب جی وہ پاکیزہ بی بی نے آپکو اپنے کمرے میں بلایا ہے "

... " اسوقت وہ بھی نکاح کے عین وقت پہ لیکن کیوں "

... " صاحب جی انھوں نے کچھ ضروری بات کرنی ہے آپ سے "

... " اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ میں آتا ہوں "

... " جی بہتر "

... ملازمہ تابعداری سے سر کو ہلاتی ہوئی آگے کی جانب بڑھ گئی تھی



... "تمنے بلایا تھا مجھے"

حیدر نے کمرے میں داخل ہوتے پوچھا تھا کہ پاکیزہ جو وائٹ اور گولڈن کلر کے شرارے میں ملبوس ہیوی جیولری پہنے لائٹ سے میک اپ میں اپنا سوگوار حسن لیے بہت خوبصورت لگ رہی تھی نظریں جب حیدر پہ اٹھیں تو گویا پلٹنا ہی بھول گئیں وائٹ کلر کے شلوار قمیض میں ملبوس کندھوں پہ آف وائٹ کلر کی ہی شال لیے وہ کسی کے بھی چاروں خانے چت کرنے کا ہنر --- اپنے پاس محفوظ رکھتا تھا ایسے ہی تو نہیں پاکیزہ اسکی دیوانی تھی

میں نے سوچا نجانے پھر کب ملاقات ہوگی اسلیے ایک آخری دفعہ آپکا چہرہ اپنی آنکھوں میں " ... بسالوں آخری دفعہ آپکو جی بھر کے دیکھ لوں

... پاکیزہ نے آنکھوں میں نمی لیے کہا تھا کہ حیدر اسکی تکلیف محسوس کرتا لب بھیج گیا تھا

تم بہت اچھی لگ رہی ہو پاکیزہ میری دعا ہے کہ تم جہاں رہو ہمیشہ خوش رہو تم دیکھنا تمہارا " ... شوہر تمہیں اتنی محبت دے گا کہ میرا نام بھول جاؤ گی

حیدر کی بات سننے پاکیزہ نم آنکھوں سمیت مسکرائی تھی اب وہ اسے کیا کہتی کہ اگر اسکا دل دھڑکنا بھول بھی جاتا تب بھی حیدر کو وہ اپنے دل سے اسکی محبت کو اپنے دل سے نہیں نکال سکتی ... تھی

حیدر میری تو بس اتنی سی خواہش ہے کہ مجھے موت بھی آپکی بانہوں میں آئے میں اسے بھی " ... اپنی خوش نصیبی سمجھو گی

پاکیزہ کی بات پہ حیدر چونک سا گیا تھا جیسی ایک نظر اسے دیکھا جو لال بہتی آنکھیں لیے دیوانہ وار ... اسے ہی تکے جارہی تھی

" ... کیا آپ یہ جو س کا گلاس پاس کر دیں گے "

پاکیزہ نے حیدر کو سامنے ٹیبل پر پڑا جوس کا گلاس اٹھانے کو کہا تھا حیدر نے ایک نظر گلاس پہ ... ڈالتے وہ گلاس پاکیزہ کو پکڑا دیا تھا

... " کیا یہ جوس آپ مجھے اپنے ہاتھوں سے پلا دیں گے آخری دفعہ ہی سہی پلیز "

پاکیزہ کی آنکھوں میں التجا دیکھ کر وہ منع نہیں کر پایا تھا تھوڑا سا جوس پیتے پاکیزہ نے گلاس سائیڈ پہ ... رکھ دیا تھا

... " تھینک یو سو میچ "

... " ویلکم "

حیدر مسکرا کر آگے بڑھا ہی تھا کہ یکدم اس زمین پہ دھڑام سے کسی کے گرنے کی آواز سنائی دی تھی وہ پیچھے مڑا تو سٹل رہ گیا تھا پاکیزہ کے منہ سے نکلتا خون اور اسکی آنکھوں میں دکھتی خود کے ... لیے بے انتہا محبت اس پر سب کچھ عیاں کر گئی تھی

ثانیہ بیگم جو پاکیزہ کو لینے اسکے روم میں آئیں تھیں اسے زمین پہ گرا دیکھ روتی پیٹتی رہ گئیں تھیں
لیکن انکار و ناسکنا تڑپنا پاکیزہ کو واپس نہیں لاسکا تھا جبکہ حیدر کے ذہن میں فقط ایک جملہ ہی
... گردش کر رہا تھا

اور میں بھی قسم کھاتی ہوں حیدر علی شاہ اگر تم نہیں تو کوئی اور نہیں میرے زندگی میں اگر "
... " کوئی مرد آیا تو وہ تم ہو گے ورنہ میں کسی اور کی ہونے سے بہتر موت کو ترجیح دوں گی

اسے پتہ ہی نہیں چلا لیکن ایک آنسو اسکی آنکھ سے بہہ نکلا تھا وہ اس سے محبت کرتے کرتے خود
کی ذات کو اسپر قربان کرتے کرتے مر گئی تھی وہ اپنے قول کی پکی تھی اسنے کہا تھا کہ اگر حیدر
... نہیں تو پھر کوئی اور نہیں وہ تو مر چکی تھی لیکن خود کی محبت کو امر کر گئی تھی

پاکیزہ کو گرزے دو ماہ ہو چکے تھے زندگی اپنی ڈگر پہ واپس آچکی تھی نیناں حیدر عالم دھڑکن اور
میرال ار قم ایک دوسرے کی سنگت میں خوشحال زندگی گزار رہے تھے میرال کی ڈیلیوری کو

ایک ماہ ہی باقی رہ گیا تھا ثانیہ بیگم تو اپنے کمرے کی ہو کر رہ گئیں تھیں انکی اسی لالچ کی وجہ سے انکی اولاد تک انکی اپنی نارہی تھی پاکیزہ تو مر چکی تھی لیکن پلو شہ نے تو ان سے ترک تعلق کر لیا تھا بات تک کرنا چھوڑ دی تھی انھوں نے اپنے تمام گناہوں کا اعتراف سکندر علی شاہ کے سامنے خود کر لیا تھا وہ معاف کرنا تو نہیں چاہتے تھے لیکن روشنا کے کہنے پہ معاف کر چکے تھے سکندر علی شاہ کا ایک ایک ماہ پہلے ایک خطرناک ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس میں وہ اپنی دونوں ٹانگیں کھو بیٹھے تھے شاید یہ قدرت کا انصاف تھا کہ جو مظالم انھوں نے روشنا پہ ڈھائے تھے ان کا ازالہ ایسے ہی لکھا تھا روشنا سبکدول سے معاف کر چکی تھیں ان دو ماہ میں سکندر علی شاہ نے روشنا کو خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی حیدر نے بھی سب کے سامنے روشنا سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگی تھی اور سچے دل سے انھیں اپنی ماں کا درجہ دیا تھا دھڑکن نے بھی ثنا کو معاف کر دیا تھا دھڑکن کے ہی کہنے پہ عالم نے ثنا کی بیل کرائی تھی جبکہ ثنا پاکستان چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جا چکی تھی نیناں نے بھی تابندہ میر علی اور سلطان سے معافی مانگ لی تھی وہ ان کا خون وہ خون جسکے لیے وہ سبھی ایک سال تک تڑپتے رہے تھے کیسے نامعاف کرتے اسے اور اب تو نیناں کے دو دو میکے تھے خان حویلی اور

راجپوت مینشن پلوشہ کی آج رات کی کینیڈا کی فلائیٹ تھی فل وقت شام کے چار بجے تھے پلوشہ اپنے کمرے میں موجود ماضی کی سوچوں میں گم تھی جب اسکے موبائل پہ شاداب کی کال آنے لگی تھی ...

... " کیوں فون کیا ہے کیا چاہتے ہو مجھ سے "

... پلوشہ نے سر دوسپاٹ لہجے میں کہا تھا

دومنٹ ہیں تمہارے پاس صرف دو منٹ فوراً سے نیچے آؤ میں گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں "

... " تمہارا

--- " میں نہیں آنے والی جن قدموں پہ چلکر آئے ہونا انھی قدموں پہ واپس پلٹ جاؤ "

... " ٹھیک ہے میں خود اندر آ رہا ہوں "

... شاداب نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا تھا اور اسکی یہ دھمکی کارآمد ثابت ہوئی تھی

... " تم مت آنا میں آرہی ہوں "

پلوشہ نے دانت پیستے کہا تھا اور کال کاٹتے ہوئے اپنا موبائل اور بیگ اٹھاتے باہر کی جانب بڑھی
... تھی



... " کیوں لائے ہو مجھے یہاں "

... پلوشہ نے شاداب کے قریب آتے ہوئے پوچھا تھا

... " بات کرنی تھی تم سے "

... " بات کسی کیفے یا ہوٹل میں بھی ہو سکتی تھی اپنے گھر لانا ضروری تھا کیا "

... " یہ گھر تمہارا ہی تو ہے اس گھر کی بہت جلد ہونے والی مالکن تم ہی تو "

... شاداب نے دلکش سائل پاس کرتے کہا تھا

... " اوجسٹ شٹ اپ "

پلوشہ نے غصے سے ہانپتے کہا تھا کہ شاداب نے اب کی بار اسے سنجیدہ نگاہوں سے اسکی جانب ... دیکھا تھا

کیوں کر رہے ہو یہ سب جب جانتے بھی ہو کہ میں آج رات کی فلائیٹ سے کینیڈا جا رہی "

" ... ہوں

--- " پاسپورٹ تمہارے پاس ہو گا تو جاؤ گی نا "

... شاداب نے چہرے پہ مسکراہٹ سجائے کہا تھا

؟ ... " کیا مطلب "

... پلوشہ نے نا سمجھی سے پوچھا تھا

" ... مطلب یہ کہ تمہارا پاسپورٹ میرے پاس ہے یہ دیکھو "

... شاداب نے پلوشہ کا پاسپورٹ اپنی پاکٹ سے نکالتے کہا تھا

" ... واٹ یہ کیا بکواس ہے واپس کرو مجھے میرا پاسپورٹ "

پلوشہ نے آگے بڑھ کر شاداب سے پاسپورٹ لینا چاہا تھا کہ شاداب نے فوراً سے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا تھا اور یکدم ہی پلوشہ کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے قریب کھینچا تھا پلوشہ اس افتاد کے لیے ... تیار نا تھی لہذا سیدھا اسکے سینے سے آن ٹکرائی تھی

" کیوں کر رہی ہو یہ سب اپنی ضد چھوڑ کیوں نہیں دیتی جانتی بھی ہو محبت کرتا ہوں تم سے "

...

... " تم کرتے ہو میں تو نہیں کرتی نا "

میں تمہیں خود سے محبت کرنے پہ مجبور کر دوں گا ایک دفعہ مجھ پہ ٹرسٹ تو کر کے دیکھو خود کو "

" ... مجھے سونپ کر کے تو دیکھو آئی پر اس تمہارے سارے درد خود لے لوں گا

... " اور میرا ل اسکا کیا؟ اس سے تو محبت تھی نا تمہیں "

... پلوشہ نے شاداب کے سینے پہ ہاتھ جمائے آنکھوں میں نمی لیے پوچھا تھا

میرال کبھی میری محبت نہیں تھی وہ صرف میری ضد تھی جانتی ہو تم سے پہلی بار محبت کب " ... ہوئی تھی مجھے

... شاداب نے پلوشہ کے چہرے پہ بکھرے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہا تھا --- " کب "

... پلوشہ نے اب کی بار شاداب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا

... " جب تم نے مجھے جیل سے رہا کرایا تھا "

... شاداب کی بات سننے پلوشہ کھل کر ہنسی تھی

... " ایسے کیا دیکھے رہے ہو "

... پلوشہ نے شاداب کو مسلسل خود کو تکتا پا کر پوچھا تھا

... " یہی کہ کوئی اتنا پیارا کیسے ہو سکتا ہے اور پھر سارا سا راکیسے ہو سکتا ہے "

... شاداب کے یوں کہنے پہ پلوشہ کا چہرہ سرخ ہوا تھا جسکو شاداب نے دلچسپی سے دیکھا تھا

... "تمہیں دیکھتا ہوں تو سوچتا ہوں میرا رب مجھ پہ کتنا مہرباں ہے"

... "اس قابل میں بھی نہیں تھی جتنا اس پاک ذات نے مجھے نوازا ہے"

--- پلوشہ نے بھگے لہجے میں کہا تھا

--- "تم رورہی ہو"

... شاداب نے پلوشہ کو گھورتے ہوئے کہا تھا

... "ہاں پر یہ تو خوشی کے آنسو ہیں"

پلوشہ نے نم آنکھوں سمیت مسکراتے کہا تھا جسکے پلوشہ کو مسکراتا دیکھ کر شاداب بھی مسکرا دیا تھا

...



نیناں نے شیشے کے سامنے کھڑے ہوتے ایک طائرانہ نگاہ خود پر ڈالی تھی ڈارک میرون کلر کی ساڑھی پہنے کندھے سے نیچے تک آتے کالے ریشمی بالوں کو کھولے سبز نینوں میں کاجل کی ایک لکیر ڈالے ہونٹوں پہ میرون کلر کی لپ اسٹک لگائے پلکوں پہ مسکارے کا کوٹ کیے جیولری کے نام پہ گولڈ کانفیس ساسیٹ پہنے ہاتھوں میں میرون کلر کی چوڑیاں پہنے پاؤں میں دونوں طرف پازیب پہنے میرون کلر کی ہی ہائی سیلرز پہنے وہ حیدر کے لیے آج پور پور سچی تھی ٹیریس پہ کینڈل نائٹ ڈنر کا انتظام کیے وہ آج حیدر کو سر پر انڈینا چاہتی تھی گھڑی پہ ٹائم دیکھا تو رات کے دس بج چکے تھے حیدر کے آنے کا وقت ہو رہا تھا نیناں کے دل کی دھڑکن بے ساختہ ہی تیز ہوئی تھی وہ اضطرابی کیفیت میں یہاں سے وہاں ٹہل رہی تھی جیھی کمرے کا دروازہ کھلا تھا نیناں کی حیدر کی جانب پشت تھی وہ اسے دیکھ تو ناپائی تھی لیکن اسکی خوشبو محسوس کر چکی تھی دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں تھیں حیدر آنکھوں میں خماری لیے نیناں کی پشت کو دیکھے گیا کیونکہ ساڑھی کا فرنٹ اور بیک کا گلہ گہرا تھا ایک جست میں اس تک پہنچتے اسکی پشت کو اپنے سینے سے لگا گیا تھا

... سینے سے لگا گیا تھا

"... کچھ زیادہ پیار نہیں آ رہا اپنے شوہر پہ آج "

حیدر نے نیناں کے کان میں سرگوشی کرتے کان کی لو کو دانتوں سے کاٹا تھا کہ اسکا یہ عمل نیناں ... کو کانپنے پہ مجبور کر گیا تھا

"... حیدر چلیے کھانا کھاتے ہیں مجھے بہت بھوک لگی ہے "

... نیناں نے لرزتی پلکوں سمیت کہا تھا

ہاں ٹھیک ہے ویسے بھی آج تو تمہیں کھانے کی بہت ضرورت پڑے گی کھانا کھاؤ گی تو طاقت ... آئے گی نا طاقت آئے گی تو مجھے میری شدتوں کو اپنے نازک وجود پہ جھیل سکو گی نا

حیدر کی بے باک بات سنتے نیناں کا رنگ لال ہوا تھا کھانے کے دوران بھی حیدر اپنی لودیتی ... نگاہیں نیناں پر مسلسل ٹکائے ہوئے اسے کنفیوز کر رہا تھا

"... اچھا میرے لیے پاس تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے "

"... کیسا سرپرائز "

...نیناں نے نا سمجھی سے اسے دیکھتے کہا تھا

... "یہ کھول کر دیکھ لو"

حیدر نے چند پیپر زینیاں کی جانب بڑھاتے کہا تھا جنکو نیناں نے تھامتے انھیں کھولا تھا لیکن جیسے ہی اسے کھولا تھا اسکی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی تھی جو ہاسپٹل نیناں غریبوں کے لیے بنا رہی تھی وہ اب مکمل تعمیر ہو چکا تھا جو حیدر نے خود کرایا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ نیناں کی خواہش ہے کہ ... یہاں غریبوں کا مفت علاج کیا جاسکے اور اس ہاسپٹل کا نام بھی "نیناں ہاسپٹل" رکھا گیا تھا "

"تھینک یو سوچ حیدر آئی لو یو آلات آپ سوچ نہیں سکتے آپنے کتنی بڑی خوشی دی ہے مجھے"

...

نیناں نے بھیگی آنکھوں سمیت کہا تھا کہ حیدر نے اسکے چہرے پہ موجود آنسو اپنے لبوں سے چن لیے تھے

... " چلو آؤ ڈانس کرتے ہیں "

حیدر نے نیناں کی جانب اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا تھا نیناں نے ایک بھر پور نظر اسپر ڈالی تھی جو بلیک کلر کی شرٹ اور پینٹ پہنے شرٹ کو آستینوں تک فولڈ کیے نیناں کو محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا

... " لیکن مجھے تو ڈانس ہی نہیں آتا "

... " ارے اس اوکے میں سیکھا دوں گا "

نیناں نے اپنا ہاتھ حیدر کے ہاتھ میں رکھا ہی تھا کہ حیدر نے اسکا وہی ہاتھ کھینچ کر اسے اپنے سینے سے لگاتے اپنی گرفت اسکی کمر پہ مضبوط کی تھی موبائل پہ سونگ پلے کرتے وہ ڈانس سٹیپ ... لینے لگا تھا

جنم جنم جنم ساتھ چلنا یو نہی قسم "

تمہیں قسم آ کے ملنا یہی ایک جاں ہے

بھلے دو بدن ہوں جدا میری ہو کے ہمیشہ

... ہی رہنا کبھی نا کہنا الوداع

حیدر کی سرسراتی انگلیاں نیناں کی کمر پہ گردش کرتے ہوئے اسکی جان ہلکان کیے ہوئیں تھیں

...

تیری بانہوں میں ہیں میرے دونوں جہاں

تو رہے جدھر میری جنت وہی جل رہی آگن

ہے جو یہ دو طرفہ نا بچھے کبھی میری منت

یہی تو میری آرزو میں تیری عاشقی تو میری

... شاعری میں تیری موسیقی

طلب طلب طلب بس تیری ہے مجھے

نسوں میں تو نشہ بن کے گھلنا یو نہی

میری محبت کا کرنا تو حق یہ ادا

میری ہو کے ہمیشہ ہی رہنا کبھی نا

" ... کہنا الوداع



گانے کے ختم ہوتے وہ دونوں اسکے سحر سے واپس لوٹے تھے حیدر نے ایک نظر نیناں کو دیکھتے
... اسکے کان کے قریب جھکا تھا

--- " آج تو تمہارا حسن حوروں کے حسن کو بھی مات دے رہا ہے "

... حیدر نے نیناں کی شہ رگ شدت سے لب رکھتے اسکی گھبراہٹ میں اضافہ کر گیا تھا

" ... ہہ ہا ہادی مم می میں کیا کہہ رہی ہوں آپ آرام کر لیں نات تھک گئے ہونگے "

ہاں تھکا ہوا تو ضرور ہوں لیکن آج یہ تھکن میں تم پر اتارنا چاہتا ہوں تمہارے بدن کی خوشبو " ...
"میں گم ہو کر تمہیں خود میں گم کر کے ایک جسم ایک جاں کرنا چاہتا ہوں

حیدر نے نیناں کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے پوچھا تھا نیناں نے اپنے سبز
نیناں اٹھاتے اسکی کر سٹل گرے آنکھوں میں گاڑھے تھے کہ حیدر کو اپنا دل اسکے سبز نینوں میں
... ڈوبتا ہوا محسوس ہوا تھا

؟ ... " اجازت ہے کیا "

حیدر کے پوچھنے پہ نیناں نے لابی پلکوں کی چلمن گراگئی تھی جبکہ حیدر اسکا اقرار پہ سرشار ہوتا
اسکے لبوں کو اپنے لبوں کی سخت گرفت میں لے گیا تھا اسکی اکھڑتی سانسوں کو محسوس کرتے وہ
پیچھے ہٹا تھا اور اسکے نازک وجود کو اپنی بانہوں میں بھرتے کمرے میں لایا تھا آنے والے لمحات کا
سوچکر ہی نیناں کا دل لرز رہا تھا یہ پہلی دفعہ نہیں تھا حیدر جب جب بھی نیناں کے قریب آتا اسکی
... یہی حالت ہو جاتی تھی حیدر کو اسکی یہی ادائیں اسکا دیوانہ بناتی تھیں

اسے بیڈ پہ احتیاط سے لیٹاتے وہ اسکے پاؤں کی جانب بڑھاتا تھا اسکے پاؤں سے پازیب نکالتے وہ اسکے پاؤں کو چوم گیا تھا کہ نیناں نے اسکی اس حرکت پہ تڑپ کر اپنے پاؤں پیچھے کر لیے تھے اور اپنا رخ بدل لیا تھا اب حیدر کی خمار بھری نظریں نیناں کی شفاف کمر پہ ٹکی تھیں ایک جست میں اس کمر پہ لگی ڈوریوں کو کھینچ کر توڑ ڈالا تھا اور اسکی پشت پہ جا بجا اپنے لبوں کا لمس چھوڑنے لگا تھا کہ نیناں تڑپ کر بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں بھینچ گئی تھی اسکا رخ اپنی جانب پلٹتے حیدر نے ایک ایک کر کے اسکی جیولری کو اتارتے اسکے نقش نقش پہ اپنی محبت کے پھول برسائے تھے اور پھر... اپنی شرٹ کو اتار کر زمین پہ پھینکتے وہ اسپر سایہ فگن ہوا تھا

... ؟ " کچھ کہو گی نہیں کیا "

... حیدر نے نیناں کے کان کی لو کو چومتے ہوئے کہا تھا

... " مہرباں ہو امیرا ستمگر "

... نیناں نے حیدر کے کان میں سرگوشی کرتے اسے مسکرانے پہ مجبور کر دیا تھا

بس پھر کیا تھا حیدر تھا اور اسکی محبت بھری سرگوشیاں رات قطرہ قطرہ کر کے سرکتی جا رہی تھی
... لیکن حیدر کا جنوں مزید شدت اختیار کرتا جا رہا تھا



پلوشہ شاداب کی سیج سجائے بیٹھی تھی پیور ریڈ کلر کے شرارے میں ملبوس ہیوی ڈوپٹے جیولری
اور لائٹ سے میک اپ کے ساتھ وہ آج شاداب کے چاروں چت کرنے کا ارادہ رکھتی ابھی
تھوڑی دیر ہی پہلے میرال اور دھڑکن اسے شاداب کے کمرے میں چھوڑ کر گئیں تھیں پلوشہ بیڈ
پہ بیٹھی کنفیوز سی اپنی انگلیاں مڑورنے میں مصروف تھی جبھی کمرے کا دروازہ کھلا تھا پلوشہ نے
بے ساختہ ہی لبوں کو دانتوں تلے دبایا تھا نظریں اٹھا کر سامنے مرکوز کیں تھیں وائٹ کلر کے
شلوار قمیض میں شاداب آج اسے بہت خوبصورت لگا تھا جیسے جیسے وہ اسکے نزدیک آتا جا رہا تھا
.... پلوشہ کی دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوتی جا رہی تھیں

شاداب نے پلوشہ کا گھونگھٹ اتارتے اپنی گہری لودیتی نگاہیں اسکے حسین سراپے پہ ٹکائیں تھیں
... اور پھر چند پلوں کے توقف کے بعد گویا ہوا تھا

... " یقین نہیں آتا کہ یہ حور مجھ جیسے گناہ گار بندے کی قسمت میں لکھی ہے "

شاداب نے لہجے میں دیوانگی لیے کہا تھا کہ پلوشہ شرما کر اپنا چہرہ اپنے ہی ہاتھوں میں چھپا گئی تھی
... جسکی بنا پہ شاداب دلکشی سے ہنسا تھا

شاداب نے آگے بڑھ کر پلوشہ کے ہاتھوں کو اسکے چہرے سے ہٹاتے اسکے ماتھے پہ محبت کی پہلی
... مہر ثبت کی تھی

... " یہ لو تمہاری منہ دیکھائی "

شاداب نے اپنی پاکٹ سے ایک مخملی ڈبیانکا لے کھول کر پلوشہ کے سامنے کی تھی جس میں
... ہیرے کی ایک خوبصورت سی انگوٹھی تھی

... " بہت پیاری ہے "

... پلوشہ نے شاداب کو مسکرا کر دیکھتے کہا تھا

... " مے آئی "

شاداب نے انگوٹھی کی جانب اشارہ کرتے کہا تھا کہ پلوشہ نے مسکرا کر اپنا ہاتھ شاداب کے ... سامنے کیا تھا اور شاداب نے انگوٹھی اسے پہنا دی تھی

" ... تمہارے ہاتھ پر آکر اسکی خوبصورتی میں مزید اضافہ ہو گیا ہے "

... شاداب نے مسکرا کر پلوشہ کے ہاتھ پہ اپنے لب رکھے تھے

میں تم سے یہ نہیں پوچھوں گا کہ اجازت ہے کیونکہ میں جانتا ہوں سارے حق اب مجھے ہی " ... حاصل ہیں

شاداب نے مسکرا کر کہا تھا اور جھٹکے سے پلوشہ کو اپنی جانب کھینچتے اسے اپنی محبت کے رنگ میں ... رنگتا چلا گیا تھا آسمان پہ موجود چاند بھی انکے حسین ملن پہ مسکرا دیا تھا

★★★

: پانچ سال بعد

After Five Year's :



ارقم اٹھیں یاران دونوں میں سے کسی ایک کو سنبھالیں میرا جینا حرام کیا ہوا ہے آپ کی اولاد " ... نے

... میرا ل غصے سے تپتی ہوئی بولی تھی

... " یار مجھے بہت نیند آرہی ہے پلیز سونے دوان کو مام کو جا کے دے دو "

... " تو مام نے کہا تھا انکو پیدا کرنے کو "

... میرا ل نے بھی فوری طور پہ جواب دیا تھا

... " یار مجھے کیا پتہ تھا اللہ مجھے ٹونز سے نواز دے گا "

... " افلاطون کی اولاد "

... میرا ل نے ارسم اور پرپریسا کو گھورتے ہوئے کہا تھا

اللہ نے میرال اور ار قم کو ٹونز بے بیز سے نوازا تھا جو ہر وقت ان دونوں کا جینا حرام کیے رکھتے تھے حیدر اور نیناں کو اللہ نے حدید کی صورت میں بیٹے سے نوازا تھا جسکے دھڑکن اور عالم کی ایک ... ہی لاڈلی بیٹی تھی جسکا نام حورین تھا پلوشہ اور شاداب کے دو بچے تھے نوریان اور ایزل



حیدر یہ آپکے بیٹے نے میری زندگی اجیرن کر کے رکھ دی ہے ہر وقت میرے بال کھینچتا رہتا " ... " ہے سنبھالیں خود اسے

... نیناں نے حدید حیدر کو پکڑا تے کہا تھا جو ہو بہو حیدر کی کاپی تھا البتہ آنکھیں ماں پر گئی تھیں ... " کیا ہے نین ہر وقت میرے بیٹے کے ساتھ لگی رہتی ہو "

... " میں نہیں لگی رہتی آپکے بیٹے نے ہی تنگ کر کے رکھا ہوا ہے مجھے "

... " حدید بیٹا آپ دادی کے پاس جاؤ "

... حیدر نے حدید کے گال چومتے کہا تھا جسکے حدید بھاگتا ہوا کمرے سے نکلا تھا

... " ہاں بھی اب بتاؤ آجکل اتنا غصہ کیوں کرنے لگی ہو "

... حیدر نے نیناں کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے خود کے نزدیک کرتے کہا تھا

ہادی آپکا بیٹا آپکے لاڈ پیار کی وجہ سے بگڑتا ہی جا رہا ہے پلیز اسکی ہر خواہش پوری مت کیا کریں "

وہ بہت ضدی ہوتا جا رہا ہے اور پتہ ہے آپ کو حورین کو کسی کو ہاتھ تک نہیں لگانے دیتا جب میں

... " کہوں کہ حورین آپکی بہن ہے تو کہتا ہے وہ میری بہن نہیں بلکہ آپکی ہونے والی بہو ہے

... نیناں کے کہنے پہ حیدر کا قہقہہ بلند ہوا تھا

... " اسکا مطلب ہمارا بیٹا بڑا ہو گیا "

... " حیدر ابھی وہ ان سب باتوں کے لیے بہت چھوٹا ہے پلیز تھوڑا کنٹرول کریں اسپر "

اچھا بھی تم پریشان مت ہو میں دیکھ لوں گا اسے ہینڈل کر لوں گا تم بس اسکی بہن لانے کی تیاری "

... " پکڑو حدید کہہ رہا تھا کہ اس بھی بہن چاہیے جیسے ارسم اور نوریان کے پاس ہیں

--- " نہیں حیدر آپکے بیٹے کو سنبھالوں نا یہی بڑی بات ہے اور بچے نہیں چاہیے "

اس سے پہلے کہ نیناں وہاں سے فرار ہوتی اسکی تمام تر راہیں مسدود کرتے وہ اسے اپنی شدت
... بھری گرفت میں لے گیا تھا



... " عالم اپنی بیٹی کو دیکھا ہے آپنے صبح سے کیا کرتی پھر رہی ہے "

" --- کیوں بھئی ہماری پرس نس نے کیا کر دیا ایسا "

--- عالم جو لیپ ٹاپ پہ مصروف سا تھا گویا ہوا

یہ پوچھیں کیا نہیں کیا اسنے حدید کے ساتھ ملکر نوریان اور ارسم کو مار کر آئی ہے اور کہتی ہے "

... " مجھے آپکے ساتھ نہیں رہنا آپ مجھے مارتی ہو مجھے حدید کے ساتھ اسکے گھر بھیج دو

... دھڑکن کی بات سنتے عالم کا قہقہہ بے ساختہ گونج اٹھا تھا

... " عالم بجائے کے آپ اسے ڈانٹیں آپ ایسا کر کے اسے مزید شے دیتے ہیں "

... دھڑکن نے منہ بسورتے کہا تھا

اچھا بابا آئیم سوری اب نہیں ہنستیار میں سمجھاؤں گا اسے بچی ہے وہ وقت کے ساتھ ساتھ خود " ... " ہی سمجھ جائے گی بلا وجہ کی روک ٹوک کرو گی تو باغی ہو جائے گی وہ

اب بھی باغی ہے وہ ایک سوال پوچھو تو آگے سے ہزار جواب ہوتے ہیں اسکے پاس دینے " ... کو

... " اچھا خانم تم مت پریشان ہو میں نے کہانا میں خود اسے پیار سے سمجھاؤں گا " ...

... جبکہ دھڑکن نے مسکراتے ہوئے سر کو اثبات میں ہلایا تھا

... " گڈاب یہاں آؤ اچھی بیویوں کی طرح ذرا اپنے شوہر کو سکون دو " ...

جبکہ عالم کی بات سنتے دھڑکن نے عالم کو آنکھیں دیکھائیں تھیں اور اسے ٹھینکا دیکھاتے ہوئے

... وہاں سے رفوچکر ہوئی تھی جبکہ عالم اسکے بھاگنے پہ سر کو نفی میں ہلاتا ہوا مسکرا کر رہ گیا تھا



ان چاروں کی زندگی اب پر سکون تھی جہاں کہیں بھی پچھڑنے کا خوف باقی نہ تھا وہ چاروں ایک دوسرے کی سنگت میں بہت خوش تھے گزرتا ہر دن ان چاروں کی محبت میں مزید اضافہ کرتا جا رہا تھا ان چاروں کو اب کسی تیسرے کی ضرورت نہ تھی وہ چاروں ایک دوسرے کے لیے کافی تھے آخر کار بہت سی مشکلات کے بعد ان چاروں کی محبت جیت چکی تھی اور پھر محبت تو اپنا آپ منوا کر ہی رہتی ہے نفرت سے شروع ہوئی انکی کہانی کا اختتام محبت پر ہوا تھا آج وہ مکمل تھے انکی ... محبت مکمل تھی خوشیوں بھری زندگی میں محبت انکی ہمسفر تھی

